دہلی اُردو اخبار

مع مقدمہ

پروفیسر خواجہ احمد فاروقی

شائع کردہ

شعبۂ اردو، دہلی یونی ورسٹی، دہلی

سلسلۂ مطبوعاتِ شعبہ اُردو ، دہلی یونی ورسٹی

دہلی اُردو اخبار

قیمت : دس روپے

سنہ اشاعت : ۱۹۷۲ء

مطبع : جمال پرنٹنگ پریس ۔ دہلی

شائع کردہ : شعبۂ اُردو، دہلی یونی ورسٹی ، دہلی

از پروفیسر خواجہ احمد فاروقی

"دہلی اُردو اخبار" شاہ جہاں آبادِ دہلی کا پہلا اُردو اخبار ہے جس کے مطالعے سے مومن و غالب، شیفتہ و آزردہ اور ذوق و ظفر کا سارا ماحول اپنی پوری حشر سامانیوں کے ساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور ہم اس جامِ جم میں دو دُنیاؤں کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں، جس میں ایک اُبھرتی ہوئی ہے، دوسری ڈوبتی ہوئی۔ یہ اخبار کب جاری ہوا، اس کے متعلق مختلف بیانات ہیں: مارگریٹا بارنس نے لکھا ہے کہ وہ ۱۸۳۸ء میں شروع ہوا۔ پروفیسر اشتیاق حسین قریشی نے اس کی تاریخ اجرا ۱۸۳۷ء قرار دی ہے۔ محمد حسین آزاد نے لکھا ہے: "۱۸۳۵ء سے دفاتر سرکاری بھی اُردو ہونے شروع ہوئے۔ چند سال کے بعد کل دفتروں میں اُردو زبان ہو گئی۔ اسی سنہ میں اخباروں کو آزادی حاصل ہوئی۔

"۱۸۳۶ء میں اُردو کا اخبار دلی میں جاری ہوا اور یہ اس زبان میں پہلا اخبار تھا کہ میرے والدِ مرحوم کے قلم سے نکلا[1]۔"

مولانا محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر، دہلی اُردو اخبار کے اڈیٹر تھے اور وہ خود بھی اس سے وابستہ رہ چکے تھے، اس لیے ان کا بیان اہم ہے، لیکن اس کا دوسرا ٹکڑا کہ یہ اُردو کا پہلا اخبار تھا، صحیح نہیں۔ جامِ جہاں نما کی موجودگی میں یہ شرف دہلی اُردو اخبار کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ یوں گارساں دتاسی نے سراج الاخبار کو دہلی کا پہلا اخبار قرار دیا ہے[2]، حالانکہ وہ ۱۸۴۱ء میں شائع ہونا شروع ہوا۔ اسی

---

[1] محمد حسین آزاد: آبِ حیات ص ۲۶ طبع لاہور ۱۹۵۰ء۔

[2] خطباتِ گارساں دتاسی: اورنگ آباد ۱۹۳۵ء ص ۳۱۔

طرح مولوی ذکاؤ اللہ نے سید الاخبار دہلی کو اوّلیت کا درجہ دیا ہے اور اس کا سالِ آغاز ۱۸۳۵ء ٹھہرایا ہے۔ یہ بیان بھی ساقط الاعتبار ہے۔ اس بحث سے قطعِ نظر، مرزا غالب کے ایک خط سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ دہلی اردو اخبار ۱۸۳۷ء میں ضرور نکل رہا تھا۔ وہ چودھری عبدالغفور سرور کو لکھتے ہیں:

"جناب چودھری صاحب، آج کا میرا خط کاسۂ گدائی ہے، یعنی تم سے کچھ مانگتا ہوں۔ تفصیل یہ کہ مولوی محمد باقر دہلوی کے مطبع میں سے ایک اخبار ہر مہینے میں چار بار نکلا کرتا ہے مسمّی بہ اردو اخبار۔ بعض اشخاص سنینِ ماضیہ کے اخبار جمع کر رکھا کرتے ہیں۔ اگر احیاناً آپ کے یا آپ کے کسی دوست کے یہاں جمع ہوتے چلے آئے ہوں تو اکتوبر ۱۸۳۷ء سے دو چار مہینے کے آگے کے اوراق دیکھے جائیں جن میں بہادر شاہ کی تخت نشینی کا ذکر مندرج ہو۔ بے تکلف وہ اخبار چھاپے کا بجنسہٖ میرے پاس بھیج دیجیے۔"

مولانا محمد حسین آزاد کے اس بیان کی تائید کہ دہلی اردو اخبار ۱۸۳۶ء سے نکلنا شروع ہوا، قاسم علی سجن لال[۱]، ڈاکٹر عبد السلام خورشید[۲] اور مولانا امداد صابری[۳] نے بھی کی ہے۔

یہ ہفتہ وار اخبار ۲۰×۳۰ کے سائز پر چھپتا تھا۔ قیمت ماہ وار دو روپے اور سالانہ بیس روپے تھی۔ اس کا پہلا نام اخبارِ دہلی تھا لیکن یکشنبہ ۱۰ر مئی ۱۸۴۰ء (نمبر ۱۶۸۔ جلد ۳) سے اس کا نام دہلی اردو اخبار ہو گیا۔ کاغذ قدرے سفید اور کتابت قدرے جلی اور کشادہ ہو گئی۔ ۱۲ر جولائی ۱۸۵۷ء نمبر ۲۸ جلد ۱۹ سے اس کا نام اخبار الظفر ہو گیا۔ اخبار کا نمبر اور جلد کا شمار وہی رہا جو دہلی اردو اخبار کا تھا۔ اور یہ کھل کر انگریزوں کی مخالفت، اور بہادر شاہ ظفر کی حمایت کرنے لگا۔ لیکن جہادِ آزادی کی ناکامی اور سلطنتِ مغلیہ کی تباہی کے ساتھ بالآخر اس اخبار کی زندگی بھی ۱۳ر ستمبر ۱۸۵۷ء کو ختم ہو گئی۔

دہلی اردو اخبار کے مالک و مدیر مجتہد العصر مولانا محمد باقر، خاقانیِ ہند شیخ ابراہیم ذوق کے ارادت مندوں میں سے تھے۔ وہ علم و فضل ہی میں بڑا پایہ نہیں رکھتے تھے بلکہ دربارِ شاہی میں بھی ان کو بڑا درخور حاصل تھا۔ میں نے جیون لال کے روزنامچہ ۱۸۵۷ء کا اصل نسخہ لندن میں پڑھا ہے،

---

[۱] ISLAMIC CULTURE, JAN. 1950 (VOL. 24, NO. 1) P. 16

[۲] ڈاکٹر عبدالسلام خورشید: صحافت پاکستان و ہند میں مطبوعہ لاہور ۱۹۶۳ء ص ۱۰۳۔

[۳] امداد صابری: تاریخ صحافتِ اردو ج ۲ حصہ اول مطبوعہ دہلی ص ۲۸۔

اس میں کئی جگہ مولوی محمد باقر کی باریابیِ حضور کا ذکر ہے اور ان ہدایات کی صراحت ہے جو انھوں نے بادشاہ کے دستوں کو خزانۂ شاہی کی حفاظت کے سلسلے میں دی تھیں۔

مولوی محمد باقر، دہلی کالج میں اُستاد رہ چکے تھے۔ انھوں نے پرنسپل ٹیلر کو فارسی پڑھائی تھی اور وہ ان کی مسیحی سرگرمیوں سے واقف تھے۔ دہلی اُردو اخبار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ سرشتہ داری اور تحصیل داری کے علاوہ محکمۂ بند وبست میں سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر بھی کام کر چکے تھے۔ ۱۸۵۷ء کی بغاوت سے قبل اس اخبار کا رویہ انگریزوں کے خلاف معاندانہ نہیں، متحیرانہ تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس کی حیرت، مخالفت میں بدل گئی۔ ہم نے دہلی کالج میگزین کا قدیم دہلی کالج نمبر ۱۹۵۳ء میں شائع کیا تھا اور اس میں پہلی دفعہ مولوی محمد حسین آزاد کی نظم تاریخِ انقلاب افزا، دہلی اُردو اخبار سے لے کر چھاپی تھی۔ اس کے آخری شعر یہ ہیں:

کو ملکِ سلیمان و کجا حکمِ سکندر — شاہانِ اولی العزم و سلاطینِ جہاں دار

کو سطوتِ حجاج و کجا صولتِ چنگیز — کو خانِ ہلاکو و کجا نادرِ خوں خوار

نہ شوکت و حشمت ہے نہ وہ حکم نہ حاصل — کس جا ہے جہاں اور کہاں ہیں وہ جہاں دار

کو رستم و سہراب و کجا سام و نریمان — اس معرکے میں کُند ہے ایک ایک کی تلوار

کو حکمتِ لقمان و کجا علمِ فلاطوں — خیلِ حکما و علمائے اولی الابصار

ہوتا ہے ابھی کچھ سے کچھ اک چشم زدن میں — ہاں دیدۂ دل کھول دے اے صاحبِ ابصار

ہے کل کا ابھی ذکر کہ جو قومِ نصاریٰ — تھی صاحبِ اقبال و جہاں بخش و جہاں دار

تھی صاحبِ علم و ہنر و حکمت و فطرت — تھی صاحبِ جاہ و حشم و لشکرِ جرّار

اللہ ہی اللہ ہے، جس وقت کہ نکلی — آفاق میں تیغِ غضبِ حضرتِ قہار

سب جوہرِ عقل ان کے رہے طاق پہ رکھے — سب ناخنِ تدبیر و خرد ہو گئے بیکار

کام آئے نہ علم و ہنر و حکمت و فطرت — پورب کے تلنگوں نے لیا سب کو یہیں مار

یہ سانحہ وہ ہے کہ نہ دیکھا نہ سُنا تھا — ہے گردشِ گردوں بھی عجب گردشِ دوّار

نیرنگ پہ غور اس کے جو کیجے تو عیاں ہے — ہر شعبدۂ تازہ میں صد بازیِ عیّار

ہاں دیدۂ عبرت کو ذرا کھول تو غافل — ہیں بند یہاں اہلِ زباں کے لبِ گفتار

آنکھیں ہوں تو سب کھل گئی دنیا کی حقیقت — مت کیجو دلا اس کا بھروسا کبھی زنہار

عبرت کے لیے خلق کی یہ سانحہ بس ہے — گر دیوے خدا عقلِ سلیم و دلِ ہشیار

کیا کہیے کہ دم مارنے کی جائے نہیں ہے — حیراں ہیں سب آئینہ صفت پشت بدیوار

حکام نصاریٰ کا بدیں دانش و بینش — مٹ جائے نشاں خلق میں اس طرح سے یک بار

اس واقعے کی چاہی جو آزاد نے تاریخ

دل نے کہا: فاعتبروا یا اولی الابصار

۱۲۷۳ھ

(دہلی اردو اخبار مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۵۷ء)

یہ بڑھتی ہی جاتی ہے۔ ۳۱ مئی ۱۸۵۷ء کے اخبار میں لکھتے ہیں:

"(انگریزوں) کے تکبر نے ان کو قہرِ الٰہی میں مبتلا کیا۔ انا اللہ لایحب المتکبرین۔ اب کہاں ہیں انگلش مین اور فرنڈ آف انڈیا .... اور وہ لن ترانیاں۔ حکمت و حکومت دانا وُں انگلستانیوں کی .... آیا نہیں جانتے تھے کہ للہ الحکمۃ البالغۃ ولہ الحکم ولہ الملک وہو العزیز القدیر الملک المقتدر العلی الکبیر ؂

مُراد را رسد کبریا و منی

کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی"

مولوی محمد باقر کی شہادت کن حالات میں واقع ہوئی؟ اس کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے لکھا ہے، "۱۸۵۷ء کے ہنگامہ و آشوب میں" بہ ہزار دقت ٹیلر صاحب کالج کے احاطے میں آئے اور اپنے بڈھے خانساماں کی کوٹھڑی میں گھس گئے۔ اس نے انھیں مولوی محمد حسین آزاد کے والد کے گھر پہنچا دیا۔ مولوی محمد باقر سے ان کی بڑی گاڑھی چھنتی تھی، انھوں نے ایک رات تو ٹیلر صاحب کو اپنے امام باڑے کے تہ خانے میں رکھا لیکن دوسرے دن جب ان کے امام باڑے میں چھپنے کی خبر محلے میں عام ہوگئی تو مولوی صاحب نے ٹیلر صاحب کو ہندوستانی لباس پہنا کر چلتا کیا۔ مگر ان کا بڑا افسوس ناک حشر ہوا۔ غریب بیرام خاں کی کھڑکی کے قریب جب اس سج دھج سے پہنچے تو لوگوں نے پہچان لیا اور اتنے لٹھ برسائے کہ بیچارے نے وہیں دم دے دیا۔ بعد میں مولوی محمد باقر صاحب اس جرم کی پاداش میں سولی چڑھا دیے گئے اور ان کا کوئی عذر نہ چلا۔ مولوی محمد حسین آزاد کا بھی وارنٹ کٹ گیا تھا۔ مسٹر ٹیلر کے مارے جانے میں ان کی بھی سازش خیال کی گئی اور ان پر بھی قوی شبہ تھا۔ مگر یہ راتوں رات نکل بھاگے اور کئی سال تک سرزمینِ ایران میں بادیہ پیمائی کرتے رہے۔ جب معافی ہوئی تو ہندوستان واپس آئے۔[1]

---

[1] ڈاکٹر عبدالحق: مرحوم دہلی کالج دوسرا ایڈیشن ۱۹۴۵ء ص ۶۱۔

مولوی ذکاءُ اللہ، آغا محمد باقر اور جہاں بانو نقوی[1] کے بیانات اس سے قدرے مختلف ہیں۔ لیکن سب اس پر متفق ہیں کہ مولوی محمد باقر کو پرنسپل ٹیلر کے قتل کے الزام میں موت کی سزا دی گئی۔

سیاست سے قطعِ نظر، دہلی اُردو اخبار کی ادبی اہمیت بھی ہے۔ اوّل تو یہ کہ مولوی محمد باقر اور مولوی محمد حسین آزاد اس کے دامن سے وابستہ تھے جن کی علمی حیثیت مسلّم ہے۔ دوسرے غالب، ظفر، ذوق، حافظ غلام رسول ویران، میرزا نورالدین خلف میرزا سلیمان شکوہ، میرزا جیون بخت، میرزا حیدر شکوہ اور نواب زینت محل کے متعلق اس میں بے مثل مواد ملتا ہے۔ ان اوراق کے مطالعے سے ہم غالب کی زندگی کو سماج کے ایک بڑے نقشے میں دیکھ سکتے ہیں۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وہ بشری کمزوریاں جو غالب فہمی کے سلسلے میں گنائی جاتی ہیں، وہ دراصل ان کے طبقے اور سماج کی عام کمزوریاں تھیں، جن میں ان کی ذاتی مجبوریوں اور اقتصادی دشواریوں نے اور اضافہ کر دیا تھا۔ مے و قمار سے ان کا تعلق کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں۔ وہ جوئے کے الزام میں ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ معتوب ہوئے تھے۔

۱۵ر اگست ۱۸۴۱ء کے دہلی اُردو اخبار میں لکھا ہے:

"سُنا گیا ہے کہ ان دنوں تھانہ گذر قاسم جان میں مرزا نوشہ کے مکان سے اکثر نامی قمار باز پکڑے گئے مثل ہاشم علی خاں وغیرہ کے .... کہتے ہیں کہ بڑا قمار ہوتا تھا لیکن بہ سبب رعب اور کثرتِ مرداں کے یا کسی طرح سے، کوئی تھانے دار دست انداز نہیں ہو سکتا تھا، اب تھوڑے دن ہوئے یہ تھانے دار قوم سے سیّد اور بہت جری سُنا جاتا ہے، مقرر ہوا ہے۔ یہ پہلے جمعدار تھا۔ بہت مدّت کا نوکر ہے۔ جمعداری میں بھی یہ بہت گرفتاری مجرموں کی کرتا رہا ہے۔ بہت بے طمع ہے۔ یہ مرزا نوشہ ایک شاعر نامی اور رئیس زادہ نواب شمس الدین خاں قاتل ولیم فریزر صاحب کے قرابت قریبہ میں سے ہے۔ یقین ہے کہ تھانے دار کے پاس بہت رئیسوں کی سعی اور سفارش بھی آئی لیکن اس نے دیانت کو کام فرمایا۔ سب کو گرفتار کیا۔ عدالت سے جرمانہ علی قدر مراتب ہوا۔ مرزا نوشہ پر سَو روپے۔ نہ ادا کریں تو چار مہینہ قید۔ لیکن ان تھانے دار کی خدا خیر کرے، دیانت کو تو کام فرمایا انھوں نے لیکن اس علاقے میں بہت رشتے دار متمول اس رئیس کے ہیں، کچھ تعجب نہیں کہ وقت بے وقت چوٹ پھٹ کریں اور یہ دیانت ان کی وبالِ جان ہو۔ حکام ایسے تھانے دار کو چاہیے کہ

---

[1] جہاں بانو نقوی: محمد حسین آزاد ص ۷۔

بہت عزیز رکھیں۔ ایسا آدمی کم یاب ہوتا ہے[1]

مئی ۱۸۴۷ء کا واقعۂ اسیری اس کے بعد کا ہے جس کے متعلق منشی کریم الدین نے لکھا ہے[2]

"ان ایام میں یعنی درمیان ۱۸۴۷ء کے ایک حادثہ ان پر جانب سرکار سے بڑا پڑا جس کے سبب ان کو بہت رنج لاحق ہوا۔ عمر ان کی اِس میں قریب ساٹھ برس کے ہوگی۔"

لیکن اس سے غالب کی شاعرانہ عظمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ ان کی عظمت کے گوشے وہاں روشن ہوتے ہیں جہاں وہ شخصیت اور گرد و پیش سے اٹھ کر کائنات کی وسعتوں میں پہنچ جاتے ہیں اور یہی وہ منزل ہے جہاں ان کے اشعار تیر نیم کش بن جاتے ہیں۔

۸ر ستمبر ۱۸۵۲ء کے دہلی اُردو اخبار میں اس مشاعرے کا ذکر ہے جو میرزا سلیمان شکوہ کے بیٹے میرزا فخر الدین نے اگست ۱۸۵۲ء میں منعقد کیا تھا۔ اس مشاعرے میں غالب نے اپنی مشہور غزل "سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں" سنائی تھی جو آج بھی زبان زد خلائق ہے۔ بہادر شاہ ظفر نے طرح میں یہ غزل پیش کی تھی ؎

چار آنکھیں تیری اپنی آفت جاں ہوگئیں
تیر سی اس کی جگر سے پار مژگاں ہوگئیں

دہلی اُردو اخبار کا ذکر غالب کے خطوں میں، بہادر شاہ کے مقدمے میں اور گارساں دتاسی کے لیکچروں میں موجود ہے، جو اس کی اہمیت کے شاہد ہیں۔ اس سے زبان و ادب کی رفتار معلوم ہوتی ہے اور تاریخ کے بہت سے گوشے ایک ڈائری کی شکل میں ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔

ان امور کے پیشِ نظر ہم شعبۂ اُردو کی طرف سے دہلی اُردو اخبار کے ان تمام پرچوں کو من و عن چھاپنا چاہتے ہیں جو نیشنل آرکائیوز یا ادارۂ ادبیاتِ اُردو حیدر آباد دکن یا ذخیرۂ قاسم علی سجن لال عثمانیہ یونیورسٹی میں محفوظ ہیں۔ اس وقت قسطِ اول کے طور پر ۲۶ر جنوری ۱۸۴۰ء سے ۲۰ر دسمبر ۱۸۴۰ء کے پرچے پیش کیے جا رہے ہیں جو نیشنل آرکائیوز نئی دہلی سے حاصل ہوئے ہیں۔ ان میں پہلا پرچہ سید معین الدین کے اور آخری موتی لال پرنٹر اور پبلشر کے اہتمام میں شائع ہوا ہے۔ افسوس ہے کہ اس فائل سے مندرجہ ذیل پرچے غیر حاضر ہیں، لیکن نا تمام بھی اللہ آمیز کر کے رکھنے کے قابل ہیں:

۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۷۴، ۱۸۲، ۱۷۶، ۱۹۸ - ۱۸۸۔

---

[1] دہلی اُردو اخبار مورخہ ۱۵ر اگست ۱۸۴۱ء نیشنل آرکائیوز آف انڈیا

[2] تذکرہ کریم الدین ص ۳۷۸

۱۸۴۰ء کی جلد میں قرآن مجید ترجمۂ مولانا عبدالقادر اور شیفتہ کے تذکرۂ گلشن بے خار کا اشتہار ہے
اس جلد کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُردو نثر میں بے شمار لفظ انگریزی کے داخل ہو گئے تھے۔ ذیل میں
ایک مختصر سی فہرست پیش کی جاتی ہے:

آگزلری ___ ڈکشنری ___ اجنٹ ___ مجسٹریٹ ___ جنٹ ___ ڈیپوٹی ___
سارٹی فکٹ ___ کارسپانڈنٹ ___ پارلیمنٹ ___ سرکلر ___ اسکالر ___ اجنٹی ___ رجمنٹ
سپرنٹنڈنٹ ___ پولیس ___ اسٹامپ ___ پولیٹی کل ڈیپارٹمنٹ ___ پلاٹن ___ روبی ___
لفٹنٹ ___ شلنٹ ___ ایسٹنٹ ___ کپتان ___ ایمرلد ___ ردینو ___ پنشن ___ کلکٹر
سکرتر ___ کمینڈر ___ جوری اسیسر ___ کمسریٹ ___ سیشن ___ برگٹ

بعض ناموں اور لفظوں کا املا آج سے مختلف ہے:
مہرٹہہ۔ بنبئی۔ مندراس۔ اوریسہ۔ گوآ۔ گورکھہ (GORKHA) بارود۔
جمع اور اضافت کے بارے میں آزادی بھی مثلاً اتواپ (توپ کی جمع)، چٹھیات صدر،
کمیدانانِ پلاٹن، امورات، نوٹ ہائے جبلی، صاحب چٹھی، بابوے مذکور، کثرتِ بھیڑیہ،
برہمنانِ مذکورین۔

ابھی اُردو نثر فارسی کے غلبے سے آزاد نہیں ہوئی تھی۔ یہ فقرے ملاحظہ ہوں:
جب نوبت بہ نالش ہوئی۔ تماشاے رقص رقصانِ پری پیکر۔ اگر وہ دست آویز غیر
کامل القیمت پر لکھی گئی ہوتی۔ نظر بر وجوہاتِ چند در چند۔ خصومت بحدے تھی۔ بباعث انقضاے
مدتِ مقرری گورنری ہندوستان۔ درباب امتحان متوقعینِ عہدہ ہاے منصفی کے۔

۱۸۴۰ء کی جلد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پورا ایشیا مغربی اتصال کی وجہ سے اقتصادی
کرب میں مبتلا تھا۔ قلعۂ مبارک میں تنخواہیں بہت دیر میں تقسیم ہوتی تھیں اور لوگ اس کی وجہ سے
بہت پریشان تھے۔ دہلی اُردو اخبار کی ۱۸۴۰ء کی جلد ۳ میں لکھا ہے:

"بسبب الغیاث اور فریاد تنخواہ داروں کے مرزا شاہرخ بہادر کو تاکید ہوئی کہ تنخواہ تقسیم
کی جاوے۔ سو کچھ لوگوں کو تقسیم ہوئی اور بعضے بیچارے پھر باقی رہے۔ مختار کو لوگ بہت
دعاے خیر سے یاد کرتے ہیں۔ نواب تاج الدین حسین خاں کو از راہ مرحمت سلطانی ایک
جریب عنایت ہوئی۔ قرضخواہوں نے جو رستے میں گھیرا تھا سو مرزا شاہرخ بہادر نے
حکم دیا کہ قلعہ کے دروازے کے اندر گھسنے نہ پاویں اور بلکہ نیاز علی کے واسطے بھی،

لیکن حضور سے ارشاد ہوا کہ قرض خواہوں کو ممانعت قلعہ کی نہ کرنی چاہیے اور درستی اُن کی کرنی چاہیے۔"

سیاسی بحران کی یہی کیفیت ایران میں بھی تھی۔ اسی جلد میں ایک جگہ ایران کے بارے میں لکھا ہے:

"وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ امورات اندرونی اور بیرونی ممالک ایران بہت خراب حالت میں ہیں۔ شاہِ ایران نے بمجرد پہنچنے کے اصفہان میں، چار سو آدمیوں کو گرفتار کیا۔ چنانچہ اون میں ایک پیرزادہ بھی ہے اور جب کہ بادشاہ ہرات میں تھے تو یہ پیرزادہ بھی سرکشوں کے ساتھ تھا اور بسبب اس سرکشی کے، ناظمِ اصفہان نکال دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ان آدمیوں کے واسطے سزائے سخت تجویز ہوگی۔"

اس اخبار میں مقامی بدانتظامی اور چوریوں کا بھی ذکر ہے۔ ۱۹ر اپریل سنہ ۱۸۴۰ء کے اُردو اخبار نے کلکتہ کے بارے میں لکھا ہے:

"دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں میں ہنگامہ چوری کا وہاں ایسا گرم ہے کہ شہریوں نے رات کو سونا ترک کردیا ہے، ہر شب چور دولتمندوں کے گھروں میں آکے جو کچھ نقد جنس پاتے ہیں لیجاتے ہیں اور اربابِ پولیس سے کچھ تدارک اوس کا نہیں ہوسکتا، ظاہرا چوروں سے سازش رکھتے ہیں وگرنہ ممکن نہیں ہے کہ ہر شب بے سازش پاسبانوں اور اربابِ پولیس کے چوری کرنے میں جرأت کرسکیں۔"

۱۷ر مئی کا اُردو اخبار قندھار کی بدانتظامی کے بارے میں لکھتا ہے:

"وہاں کے خطوط سے دریافت ہوتا ہے کہ مابین قندھار اور کابل کے کئی ہفتوں سے راہِ آمد و رفت مسدود ہے۔ شاہ عالیجاہ شجاع الملک ماہ جولائی میں ارادہ جانے قندھار کا رکھتے ہیں۔ اس جگہ نرخِ غلّہ بہت گراں ہے لیکن توقع ہے کہ یہ فصل بہت خوب ہووے۔ شرابیں وغیرہ اسباب انگریزی یہاں بہت کم بہم پہونچتا ہے اور باعث یہ ہے کہ بباعث بے انتظامیِ راہ اور خوف لٹ جانے کے کوئی سوداگر اسباب نہیں لے جاتا۔"

دہلی اُردو اخبار مندرجۂ ذیل اخباروں سے خبریں اخذ کرتا تھا:

اخبار لدھیانہ۔ زبدۃ الاخبار۔ اخبار الکبیر۔ آگرہ اخبار۔ سماچار درپن۔ جامِ جہاں نما۔ آئینہ سکندر۔ اور اس میں بہت سلیقہ برتتا تھا۔ کئی جگہ اس کا ذکر ہے کہ "باشندگان خیوا اکثر آدمیوں کو روسیوں میں

سے، ساتھ تحریص و ترغیب اپنے بلک میں لا کر بہ تقریب غلاموں کے بیچ ڈالتے ہیں۔"

۲ر فروری ۱۸۴۰ء کے اردو اخبار میں لکھا ہے :

"عرصہ ایک سال کا گزرتا ہے کہ ترکانِ جنگجو نے قریب دس ہزار آدمیوں کے جمع ہو کر اور متوطنانِ روس پر حملہ کر کے کئی ہزار لڑکے اور لڑکیوں کو مع عورتوں کے بطور قیدیوں کے اپنے ملجیٰ و ماویٰ میں لے جا کر بطور غلاموں کے بیچ ڈالا۔ شاہِ روس نے بمجرد سُننے اس خبر کے والیٔ بخارا کو لکھا کہ اپنی رعایا کو اس کام سے باز رکھو۔ والیٔ بخارا نے جواب میں لکھا کہ اکثر پرگنہ جات کوہستان ہمارے علاقے سے خارج ہیں اور قدیم سے بردہ فروشی ان کا پیشہ ہے۔"

دہلی اُردو اخبار میں حضورِ والا کے عنوان سے بہادر شاہ ظفر ان کے خاندان اور قلعۂ معلی کی خبریں شائع ہوتی تھیں۔ ان خبروں کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انگریز روز بروز دخیل ہوتے جاتے تھے۔ اور بادشاہ کو طرح طرح سے ذلیل کرتے تھے۔

۹ر فروری ۱۸۴۰ء کے اُردو اخبار میں لکھا ہے :

"مرزا شاہرخ نے عرض کی کہ صاحب سکرتر بہادر بابت پیشکش حضور والا کے پچاس ہزار روپیہ نقد اور پچاس ہزار روپے کی اٹھنیاں دیتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ صاحب کلاں بہادر اور صاحب سکرتر بہادر کے نام شقہ جاوے کہ مابدولت کو اٹھ انیاں لینی منظور نہیں ہیں۔"

بادشاہ نے حکیم احسن اللہ خاں کو خطاب عنایت فرمایا۔ اس پر دہلی اُردو اخبار رائے زنی کرتا ہے :

"حکیم احسن اللہ خاں کو خلعت چھ پارچہ کا تین رقم جواہر معہ خطاب عمدۃ الحکما معتمد الملک حاذق الزماں حکیم احسن اللہ خاں بہادر ثابت جنگ مرحمت ہوا اور حکیم مذکور بجائے حکیم شرف الدین خاں کے واسطے خاص ..... حضور والا کے سرفراز ہوئے۔ کہتے ہیں کہ حکمائے ہندوستانیوں میں یہ حکیم بہت تیز ذہن اور سلیم الطبع تجربہ کار ہیں۔ پہلے والیٔ جھجر کے وہاں تھے۔ وہاں ان کا بہت اعتماد تھا لیکن ایک ظریف نے بطور ظرافت یوں بیان کیا کہ تذکار عمدگی حکمت اور حذاقت اور اعتماد جو خطاب میں مفہوم ہوتا ہے یہ تو مطابقت ظاہر ہے مگر بہادری اور ثبوت جنگ کا ثبوت نہیں معلوم، صرف وزن شعر ہے یا یہ کہ المعنی فی بطن الشاعر کہا چاہیے۔ ظاہر حال میں تو یہ امر وضع الشئی علی غیر محلہ معلوم ہوتا ہے۔ ہاں اور محاسن متعلقہ طبابت جو کہیے سو اس شخص کے حق میں بجا ہیں لیکن یہ ظرافت اون ظریف کی فراخ حوصلگی اور علو ظرافت سے باہر معلوم ہوتی ہے

اول تو یہ عنایات شاہانہ ہے یہ ضرور نہیں کہ مخاطب خطاب بجمیع الفاظ حرفاً حرفاً مطابق واقع ہی ہووے، دوسرے یحتمل کہ ایسا ہی واقع میں بھی ہووے۔ ثبوت اس کے خلاف کا بھی تو نہیں ہے۔ اور تناسب بہادری اور جنگ واسطے حکیم کے کچھ ممنوع نہیں ممکن ہے کہ ایک شخص بصفات متعددہ موصوف ہووے۔ اور علاوہ اس کے یہ بات کیا بہادری اور ثابت قدمی سے باہر ہے کہ حکیم قدیمی سالہاے سال کا جو مدت ہاے مدید سے مزاج داں حضور والا کا ہو، وہ بیس پا ہو جاوے اور ماضی پڑے اور یہ شخص غالب آوے اور اس شخص کا غلبہ ہو۔"

دہلی اُردو اخبار نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستانی جو نئی تعلیم سے بہرہ ور ہیں، وہ انگریزوں سے بہتر کام کر کے دکھاتے ہیں:

"ہندوستانی عملہ ناحق بدنام ہے۔ اگر ان کی تنخواہ بھی قرار واقعی ہو جاوے، اختیار ٹھہر جاوے مثل عملگانِ انگریزی کے موقوفی بحالی ان کی منحصر ہو حاکمانِ ذی اقتدار پر نہ ہر یک کلکٹر، مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر انِ نوآموز جواں عمروں پر، تو جو اوصاف انگریز لوگ انگریزوں کے بیان کرتے ہیں وہ انھیں ہندوستانیوں میں ظہور پکڑیں۔ دیکھو کہ صدر امینانِ اعلیٰ جو متصف ہیں اِن باتوں سے جو کہ اوپر بیان کی گئیں، وہ کس دیانت سے نیک نامی سے کام کرتے ہیں اور کارگذاری اکثروں کی اس میں شک نہیں کہ بدرجہا فائق پائی جاتی ہے بہتیرے انگریزانِ ہیولیٰ صورت سے۔"

دہلی اُردو اخبار کا انتخابی ذہن تھا اور وہ مغرب کی اچھی چیزوں کے خیر مقدم کے لیے تیار بیٹھا تھا۔ اس نے مغربی طب کو مشرقی طب پر ترجیح دی ہے۔ ۲۰ ستمبر ۱۸۴۰ء کے اخبار میں ایک خط شائع ہوا ہے اس کا اقتباس ملاحظہ ہو:

"میں نے ایک مریض کا حال دیکھا کہ کوئی شخص دیکھنے والا اوس کو نہ کہتا تھا کہ یہ شخص جیتا رہے گا اور ڈاکٹر نے اس کا علاج کیا، فوراً اچھا ہو گیا۔ مفصل حال اس کا یہ ہے کہ ایک غریب مفلس سا آدمی اچھا صحیح سالم بازار میں دیکھا کہ دفعۃً قریب ہلاکت کے ہو گیا یکایک مُنہ سے کف جاری ہونے لگے۔ توقع اوس کی زندگی کی کسی کو نہ تھی، مردہ میں اور اس میں کوئی فرق نہ تھا۔ اور پھر تحقیق ہوا کہ کوئی مرض مثلِ صرع وغیرہ پہلے سے بھی اوسے نہ تھا۔ تھانے دار نے فوراً اوس کو ڈاکٹر صاحب کے پاس جو اسپتال سرکاری

میں علاج کرتے ہیں، پہونچایا۔ ڈاکٹر صاحب نے فوراً اوس کی فصد کی، بمجرد فصد کے اوس
نے آنکھیں کھول دیں اور بات چیت کرنے لگا۔ پھر اور دوا بمقتضائے مصلحتِ وقت جو
مناسب جانی، ڈاکٹر صاحب نے اوسے دی، غرض وہ مریض اچھا ہوگیا۔ اب موجود ہے۔
الحاصل کہ ہر چند زندگی اور موت خدا کے اختیار ہے لیکن اگر اس مریض کی اجل پہونچی
ہوتی تو کسی ہندوستانی طبیب صاحب کے ہاتھ پڑتا، وہ پنڈول سونگھاتے، لخلخہ بنواتے
کیوڑہ گلاب پلاتے اور جو قرابادین وشفا میں واسطے ظاہر ہونے ایسی علامتوں کے لکھا
ہوتا، عمل میں لاتے۔ ایک گھڑی بھر میں مریض کو عقوباتِ دنیاوی سے چھڑا دیتے۔"

اس اخبار سے مغلوں کے آخری دور کی تمدنی زندگی کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ ۱۹ر اپریل کا اُردو
اخبار رقمطراز ہے:

"واضح ہوتا ہے کہ بابو کورچرن نامی ایک شخص ہیں اور موری میں کہ متصل اندول کے واقع
ہے رہتے ہیں سو انھوں نے شراد اپنی والدہ مرحومہ کا بڑی دھوم دھام سے کیا۔ قریب
سولہ ہزار روپیہ کے اٹھنیاں اور چونیاں فقیروں اور محتاجوں کو تقسیم کیں ـــــ قصہ
کوتاہ بہ تحقیق دریافت ..... قریب پچاس ہزار روپیہ کے اس کار دھرم میں صرف
کیے۔"

۲۴ر مئی ۱۸۴۰ء کا اقتباس ملاحظہ ہو:

"آرائش محل بیگم صاحبہ اب تک بدستور بیمار ہیں معالجہ بطور اطبا کے ہوتا ہے، صدہا
ملانوں اور مشائخوں کو کھانا کھلایا گیا اور بہت سا چاندی سونا اور لوہا اور ست نجا
اور گاؤمیش اور مادہ گاوِ سیاہ وغیرہ حیوانات اور اجناس و اقماش خیرات کیے
گئے مگر کچھ تخفیف اور فائدہ متصور نہیں ہوتا۔"

۳۱ر مئی کے اخبار میں فرزند تولد ہونے کی رسم ملاحظہ ہو:

"عرض ہوئی کہ مرزا شاہرخ کے گھر میں فرزند پیدا ہوا، حضور انور نے گیارہ کشتیاں
پارچۂ پوشاکی اور دو سو پچاس روپیہ نقد واسطے فرزندِ موصوف اور اس کی والدہ کے مرحمت
کیے اور داروغہ توشکخانہ کو حکم ہوا کہ ایک جوڑا زنانہ واسطے بیگم صاحبہ کے اور پانچ جوڑے
معہ دو سہرہ مقیشی کے واسطے اون کے فرزند کے بھیج دو۔

[illegible] تاریخ ماہِ مذکور کو مرزا شاہرخ کے ہاں [illegible]ئف لے جاکر بتقریبِ تولدِ فرزند رقص

طوایف کا ملاحظہ فرمایا۔ مرزائے موصوف نے گیارہ خوان بن سپاری کے نذر گزارے۔
لیکن اقتصادی بے چینی روز بروز بڑھتی ہی جاتی تھی جس میں انگریزوں کی پالیسی کو بڑا دخل تھا۔
یکم مارچ ۱۸۴۰ء کا اُردو اخبار کٹک کے بارے میں لکھتا ہے:

"ایک خط ادس سمت کے سے واضح ہوتا ہے کہ بسبب کمی بارش کے وہاں قحط غلہ ہو رہا ہے اور ہزارہا آدمی طعمۂ اجل ہوئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور علاوہ ازیں چیچک اور وبائے ہیضہ اور تپ غارت باشندوں میں کمی نہیں کرتا اور بہت خلقت مرتی جاتی ہے۔"

یہی اخبار آگے چل کر اوڑیسہ کا حال بیان کرتا ہے:

"از روئے خط ایک دوست کے دریافت ہوتا ہے کہ بسبب قحط غلہ کے وہاں کے غریب غربا نے پیشہ غارتگری اور راہ زنی کا اختیار کیا ہے اور زیادہ تر ظلم یہ ہے کہ جس کو لوٹتے ہیں اوسے جان سے بھی ہلاک کرتے ہیں اور یہ حال بلاسور سے پوری تک ہے اور ایسے مقامات میں جہاں آمد و رفت کم ہے۔"

۱۷ مئی کا اخبار آگرہ کی گرانی کے بارے میں لکھتا ہے:

"پیشتر یہاں کے لوگوں کو اُمید قوی تھی کہ غلہ ارزاں ہو جاوے گا لیکن خلافِ قیاس و توقع وقوع میں آیا یعنی نرخ غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے اور دو ہفتہ سے وبائی ہیضہ بھی جاری ہے چنانچہ کئی آدمی اس اثنا میں مر گئے..... بھیڑیوں کا اس جگہ پر غلبہ ہے اگرچہ زمانِ حال میں کسی لڑکے بالے کو نہیں لے گئے ہیں مگر راتوں کو گرد و نواح میں چھاونی اور شہر کے چلاتے پھرتے ہیں۔"

اقتصادی بدحالی کے ساتھ ساتھ انگریزوں نے ہندو مسلمانوں اور شیعہ سنیوں میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی اور کئی جگہ فسادات بھی ہوئے جن کی تفصیل دہلی اُردو اخبار میں درج ہے۔ ان اخباروں کے مطالعے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زمانہ قطعی طور پر زوال اور انحطاط کا نہیں تھا۔ سیاسی زوال کے اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں انصاف، بہادری، غیرت و حمیت، رعایا پروری، ادب نوازی کی صدہا مثالیں مل جاتی ہیں۔

۱۳ مئی کا اُردو اخبار لکھتا ہے:

"خوش خبری ہووے محتاج معافی دارانِ دس بیگھہ یا کم دس بیگھہ زمین والوں کو کہ صدائے مظلومیہ اُن مظلوموں کی، حاکمانِ باانصاف کے کان میں پہنچی اور اثر پذیر ہوئی۔ ان حضرات

کی رائے اور فہید اور کوشش کا حال تو معلوم، جیسی ان کی عقل ہے پیشتر لکھا گیا، لیکن یہ صرف اثر ہمت ہے اون رحم دلوں کا جنہوں نے سرکار کے گوش زد کیا اس ظلم کو، اور سرکار نے رحم کیا۔"

۲۰ر دسمبر کا اُردو اخبار لکھتا ہے:

"اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں بعلت کثرت مریضوں کے طبیب لوگ معالجے اور مداوا سے اُن کے بہ تنگ آگئے ہیں اور فرصت دم لینے کی نہیں رکھتے اس لیے پیش گاہِ ارباب کونسل سے یہ ایما ہوا ہے کہ ایک دارالشفا اور اثناء راہ جیت پور میں تعمیر کریں اور وہاں طبیب مقرر کیے جادیں۔

اون صاحبوں نے جن سے کہ کام مدرسوں کا تعلق رکھتا ہے حضورِ اربابِ گورنمنٹ میں درخواست کی ہے کہ لاکھ روپے سالیانہ جوکہ واسطے مصارف مدرسوں کے ملتا ہے اکتفا نہیں کرتا۔ اگر دو لاکھ روپیہ مرحمت ہوا کریں تو ارباب مدارس کو فارغبالی حاصل ہووے، سو درخواست مذکور واسطے منظوری کے گئی ہے۔"

۲۹ر مارچ کا اُردو اخبار مرادآباد کے بارے میں لکھتا ہے:

"ایک دوست کے خط سے معلوم ہوا کہ وہاں سے دس کوس کے فاصلے پر ایک مقام ہے اس کا نام ہے امروہہ، اب کے عشرۂ محرم میں وہاں بہت شہرہ تھا کہ دنگہ فساد قرار واقعی ہووے اس واسطے کہ وہاں مولوی سعادت نامی ایک صاحب ہیں پیش نماز شیعہ مذہب، سو گروہ اہلِ سنت جماعت نے قصد فساد کا اون سے کیا تھا اور مستعد فساد کے ہوئے تھے لیکن صاحب مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ مجسٹریٹ عشرۂ محرم میں خود امروہہ میں گئے اور اس طرح کا انتظام کیا کہ بسبب حسنِ انتظام اون کے شعلہ فساد اوٹھنے نہ پایا اور امن رہا۔ .... کہتے ہیں کہ صاحب مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ وہاں کے بہت مستعد اور انصاف دوست ہیں۔"

مسٹر نٹ راجن کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۴۴ء سے سنہ ۱۸۴۸ء کے درمیانی عرصہ میں دہلی اُردو اخبار کی اشاعت ۶۹ سے ۷۹ تک پہنچ گئی تھی۔ جو اس زمانہ میں جبکہ لاکھوں کروڑوں کی بات کی جاتی ہے عجیب معلوم ہوتی ہے۔

سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ اخبار اپنے مخالفوں کے خلاف بھی لکھتا ہے اور اُن

معزز دیسی شرفا پر ذاتی حملے کرتا ہے جو اس کے مذہبی خیالات سے متفق نہیں۔ تاہم اس کو موجودہ زمانے کے صحافی نقطۂ نظر سے جانچنا غلط ہوگا۔ اس کی پوری تاریخ کو سامنے رکھا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ دہلی اُردو اخبار نے نہ صرف اُردو صحافت میں بلکہ جہادِ آزادی میں بڑا حصہ لیا ہے۔

شعبۂ اُردو
دہلی یونی ورسٹی، دہلی
۱۵/ اگست سنہ ۱۹۷۲ء

اخبار دہلی

قیمت ماہواری ۲؎ اور جو پیشگی دے تو ۱۲؎ ششماہی اور ۲۴؎ سالیانہ

نمبر ۱۵۳ | ۲۶ جنوری ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ | جلد ۳

ص اکا

احکام

مسٹر بی ٹیلر صاحب جج صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے نے، رخصت چھ مہینے کی، واسطے امور خانگی کے حاصل کی ہے۔ مسٹر آر تھورن ہل صاحب تا صدور حکم ثانی جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر ضلع مہرٹھہ کے ہوئے اور حکم ۳ تاریخ ماہ حال کا جس کہ صاحب موصوف جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر بلند شہر کے ہوئے تھے، منسوخ ہوا۔ مسٹر اے روس صاحب تا صدور حکم ثانی بطور قایم مقام جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مہرٹھہ کے ہوئے اور صاحب موصوف کو حکم ہے کہ وقت پہنچنے مسٹر جی ایچ کلارک صاحب کے بجنور سے طرف مہرٹھہ کے روانہ ہوویں گے۔ اور مسٹر جی ایچ کلارک صاحب تا صدور حکم ثانی جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر بجنور کے ہوئے۔

لفٹنٹ آر روبرٹسن صاحب ۷ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے جو کہ آگز لری فوج اودھ میں مقررہ کئے گئے تھے، اب ایسسٹینٹ کمشنر ضلع اضلاع ساگر کے ہوئے۔ کپتان ڈبلیو اے لڈلو صاحب ۱۲ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے، جو کہ کمینڈر ۳ بندی نربدا کے تھے، بطور قایم مقام پوسٹ ماسٹر جبل پور کے ہوئے۔ لفٹنٹ آر اے ہربرٹ صاحب ۴۶ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے، جو کہ بطور قایم مقام ایسسٹینٹ اجنٹ اور کمشنر اضلاع دہلی کے تھے، ایسسٹینٹ کمشنر اضلاع ساگر کے ہوئے۔

اشتہارات

کتب منصلہ ذیل جو اس چھاپہ خانہ میں تیار ہیں، بتفصیل قیمت یہہ ہیں: قرآن مجید مولوی عبد القادر صاحب، اب قریب چالیس جلد کے اس چھاپہ خانہ میں رہ گئے ہیں۔ قیمت ہدیہ مقررہ دس روپیہ ہیں۔ جس کسیکو منظور ہو، موجود ہیں۔ اور جو سب اکٹھے کوئی لیوے تو بحساب نو روپیہ کے کل تین سو ساٹھہ روپیہ کو اوسے مل سکتے ہیں۔

قران جو ترجمہ کروایا ہوا حامد علی خاں کا، طیار ہو چکا ہے اور محشی ہے، قیمت ہدیہ اوسکی للعہ

قرآن تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذ کشمیری پر۔ حمہ ر

حلیۃ المتقین بخط نستعلیق ے ۸ ر

صحیفہ کاملہ مترجم بزبان فارسی للعہ ر

تذکرہ گلشن بیخار تالیف نواب مصطفیٰ خاں حمہ ۶ ر

تلوار

ایک تلوار جس پر کئی مورتیں اہل ہنود کے اوتار وں کی ہیں، مشہور ہے کہ کسی راناکی کمر کی ہے بطور سیف کے ہے، بہت بھاری جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔ قیمت اوس کی ....

ص ا کالم ۲

حضور والا

۱۷ تاریخ کو سواری حضور والا کی کالے صاحب پیرزادہ کے ہاں بتقریب عرس کے ہوئی۔ مرزا فخر الدین خواصی میں حضور کی اور نواب تاج الدین حسین خاں مرزا شاہرخ کی خواصی میں بیٹھے۔ مرزا شاہرخ بہادر معہ نواب محمد میر خاں صاحب اور .... اونکے حضور میں حاضر ہوئے۔ نواب موصوف سے حضور نے فرمایا کہ حضرت عرش آرام گاہ کے وقت میں تم ہماری ملازمت کو آتے تھے، اب کیا ہم سے ناراض ہو کہ خانہ نشینی اختیار کی۔ نواب ممدوح نے جواب میں عرض کیا کہ وہ محبت دلی بہت فرماتے تھے، جب حضور نے یاد فرمایا، جب حاضر ہوا۔

سنا گیا کہ منظور الدولہ مختارِ ولیعہد بہادر کی مختاری نے شکست پائی۔ محمد تقی نامی عرف میاں جان کوئی کشمیری صاحب مختار جدید ہوئے۔ دیکھا چاہیئے کہ یہہ کے دن فتحیاب رہیں۔ ممتاز الدولہ محمد تقی خان بہادر خطاب ہوا۔ کہتے ہیں کہ نواب تاج الدین حسین خاں سے حضور والا نے خلوت میں بہت کلمات فرمائے اور ایک لبادہ ملبوس خاص ازراہ مرحمت کے عنایت کیا۔ نواب موصوف نے اشرفی نذر گزرانی اور مرزا شاہرخ کو حکم ہوا کہ کوئی خدمت ......

سنا جاتا ہے کہ اکثر علاقونکی تنخواہ قلعہ مبارک میں بہت دیر کر تقسیم ہوتی ہے۔ کہتے ہیں .... باوجودیکہ ناخواندہ تھا، اسپر سب علاقوں کی خبر رکھتا تھا۔ کبھی شکایت ..... نہیں سنی جاتی تھی۔ اب اکثر لوگ نالاں رہتے ہیں، بسبب تقسیم نہونے تنخواہ کے

لاوارثی

ایک خط ایک صاحب کا ہمنے پایا۔ خلاصہ اوسکا یہہ ہے۔ بہت تعجب ہے کہ ایک سررشتہ لوکل اجنٹی کا یہاں مقرر ہے۔ چنانچہ مکانات لاوارث سب اس سررشتہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی لاوارث شخص مرجاتا ہے، اوسکے مال اسباب کی سررشتہ فوجداری میں ہوتی ہے۔ حال آنکہ از روے قیاس، تعلق تمام اشیا منقولہ لاوارثی کا، سررشتہ لوکل اجنٹی سے چاہیئے۔ کیونکہ یہ سررشتہ خاص اسباب ..... واسطے ہے۔ اغلب ہے کہ حکامِ وقت اگر اسے غور کریں گے، تو اس تجویز کو .... نہ کریں گے۔

خزانہ

۲۲ تاریخ کو ماہ حال کی تیرہ ۱۳ لاکھ روپیہ کلکتہ سے آن کر داخل خزانہ ہوئے۔

جے ایچ ٹیلر صاحب

تحقیق سنا گیا کہ صاحب ممدوح بعد صحت کے کلکتہ سے روانہ ہوے معہ عیال واطفال کے۔ اغلب ہے کہ نو دس کے مہینے میں یہاں داخل ہو دیں۔

.... بہادر

۲ تاریخ ماہ حال کو نواب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر سواد دھول پور میں رونق افروز ہوئے۔ رانا ے دھول پور

نے دور تک استقبال کیا اور بعد ادائے مراتب تعظیم و تکریم مراجعت کی۔ نواب ممدوح بھی اپنے خیمہ میں داخل ہوئے۔ وقت شام کے راناصاحب وساطت صاحب کمشنر آگرہ شرف یاب ملازمت نواب ممدوح کے ہوئے۔ ہنگام رخصت حسب معمول کئی کشتیاں اقسام ملبوسات کی مع ایک راس اسپ با ساز و اسباب حضور نواب محتشم الیہم سے مرحمت ہوئیں۔ ۶ تاریخ کو بوقت شام نواب عالیمقام راناصاحب کے ہاں تشریف لیگئے۔ ساتھ ملاحظہ روشنی اور رقص اور استلذاذ اور اسباب معاشرت کے بہت محظوظ ہو کر خیمہ دولت میں تشریف لیگئے اور پیشکش راناصاحب کی قبول ہوئی۔۔ اوسی دن بعد نواخت دوپہر کے مہاراجہ جھنکوراو سندھیہ بہادر واسطے ملاقات نواب ممدوح کے تشریف لائے۔ شرف تعظیم و تکریم مہاراجہ کی، سلامی توپوں اور سواروں اور پیادوں لشکر نواب مفخر الیہم سے عمل میں آئیں۔ اور مراتب استقبال اور مشایعت کے جیسے کہ شایان قدر و منزلت مہاراجہ کے تھے پیشتر پونہچائے گئے۔ دوسرے دن نواب گورنر جنرل بہادر باتفاق صاحب کمشنر آگرہ اور مصاحبان عظیم الشان کے خیمہ مہاراجہ میں تشریف فرما ہوئے اور بعد ایک ساعت کے خیمہ دولت و اقبال میں مراجعت فرمائی۔ لشکریان مہاراجہ نے ..... نواب ممدوح کی حسب معمول ادا کی۔ مگر رسمیں ہدایا اور پیکش کی ..... موقوف ..... پونہچنے گوالیار کے رہیں سنا جاتا ہے کہ مہاراجہ جھنکو سیندھیہ ...... ان کے بتقریب ملاقاتِ نواب ممدوح دھول پور میں تشریف لائے تھے۔ ..... کے واسطے تہیہ سامان ضیافت کے بجلدی تمام طرف گوالیار کے مراجعت .... کہتے ہیں کہ نواب محتشم الیہم ملاقات اور ملاحظہ حسن اخلاق مہاراجہ سے مسرور اور محظوظ ہوئے۔

آگرہ

.. کے اخبار سے منکشف ہوتا ہے کہ جب تک دایرہ دولت نواب معلی القاب گورنر ..... سواد اکبر آباد میں رہا، شیخ غلام حسین کوتوال آگرہ نے رسد رسانی اور خرائط احمال و اثقال ہمراہیان لشکر ظفر پیکر میں ایسی کوشش کی کہ کسی شخص کو ہمراہیان سے نوبت تلاش کی نہ پونہچی، اور تمام اسباب لشکریوں کا چوروں سے امن میں رہا۔ چنانچہ بیچ جلدوے ایسی خدمات شایان تردداتِ نمایاں کے، حکام ..... کوتوال مذکور سے بہت راضی ہوئے۔ کوتوال مذکور دربار عام کے دن باریاب ملازمت نواب مفخر الیہم کا ہوا۔ پیشگاہ نواب محتشم الیہم سے ایک بیش قبض نادر اور ایک گھوڑا مع ساز نقرہ مرحمت ہوا۔

مصر

اخبار مصر مورخہ ۲ تاریخ نومبر ۱۸۳۹ء سے ایسا واضح ہوتا ہے کہ واسطے استخلاص جہاز ہائے جنگی .... ص۲ کالم ۲
جہازات سلاطین انگلستان اور فرانس کے آب فرات سے گذر کے ساحل اسکندریہ میں لنگر انداز ہوئے۔ اون دنوں میں محمد علی پاشا واسطے نظم و نسق کے مقام ..... میں مصروف تھا۔ بغور سنتے ورود جہاز ہائے جنگی کے، بجلدی تمام مسافت طے کر کے، ۱۲ تاریخ اکتوبر کو اسکندریہ میں پونہچا اور امیر بحر کو واسطے تخلیص جہاز ہائے جنگی .... کے حکم

دیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر پاشا موصوف بیچ چھوڑ دینے جہاز ہائے ..... کے توقف کرتے، تو بیشک جہاز ہائے جنگی انگلستان اور فرانس سے جنگ صعب واقع ہوتی، اور فتنۂ عظیم ممالک مصر و شام میں پیدا ہوتا۔

خبر ہے کہ ان دنوں ابراہیم پاشا والی مصر نے رعایائے شام پر ظلم کر رکھا ہے۔ رعایا اوس کے ظلم سے عاجز ہو کر بہ ہزار دل یہ چاہتی ہے کہ ریاستِ شام قبضہ مصریوں سے نکل جاوے اور ساتھ مدد سلاطین فرنگ کے، قیصر روم ممالک شام پر کہ ملک موروثی اوس کا ہے، قابض و متصرف ہووے۔

صدر نظامت

سنا گیا کہ ایک چٹھی سرکلر صاحبانِ جج کے نام جاری ہوئی ہے، واسطے استفسار حقیقت اس حال کے کہ نقل نویس جو عدالتوں میں نقل لکھتے ہیں، اون کا کیا طریقہ ہے۔ وجہ اجرت اونکی کیا معین ہے۔ اس میں کسی پر جبر تو نہیں ہوتا۔ غرض حقیقت مفصل اس کی مستفسر ہے۔

عدالت سیشن

سنا گیا کہ مفتی محمد صدر الدین خاں بہادر صدر الصدور واسطے گفتگو بعضے مراتب کے، کالن لنیز صاحب سشن جج رخصتی کے پاس مہر ٹھہ میں بسیل ڈاک گئے تھے۔ دو گھنٹہ تک صاحب ممدوح سے جلسہ گفتگو گرم رہا۔ پھر ڈاک پر آئے۔

پولیس

تھانہ دار اور محرر گذر اجمیری دروازہ کا موقوف ہوا۔ سبب موتوفی کہ بہت طول و طویل ہے، انشاء اللہ پرچہ آئندہ میں لکھا جاوے گا۔ اغلب ہے کہ اب انتظام پولیس بخوبی ہووے۔ طبیعت حاکم کی بہت دادرسی کی طرف مصروف سنی جاتی ہے۔ افواہ ہے کہ رعایا بھی پولیس داروں کے ہاتھ سے خوش نہیں، اور اغلب ہے کہ عنقریب اسکا گل کھلے ــ پولسدار بھی تو بجائے خود اپنے تئیں فرعون بے سامان گنتے ہیں، تعمیل احکامات پر بیشتر توجہ بھی نہیں کرتے۔ چھ چھ مہینے تک تعمیل حکم کو آج کل ہی میں گذراتے ہیں۔

میران سندھ

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ سردارانِ سندھ کی دو گروہیں ہو گئی ہیں ایک گروہ ہمراہیان میر نور محمد صاحب سے ہے جو کہ ساتھ .... صلح رکھتے ہیں اور دوسری گروہ اوسے ہے جو خیال .... اکثر لوگ تو ملاحظہ حال محراب خاں بلوچ کے سے خوفناک ہیں کہ مبادا ہمارا بھی .... اب قرائنِ حال سے معلوم ہوتا ہے کہ میر نور محمد وقت پوچھے سرجان کین صاحب کے شیوہ سلوک اختیار کریں۔

ص ۳ کالم ۱

لدھیانہ

وہانکے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ سردار وزیر سنگھ حسب الطلب بانوئے کنور نونہال سنگھ کے، ریاست پٹیالہ سے

طرف لاہور کے روانہ ہوا تہا۔ قزاقانِ مرسلہ سردار جگت سنگہ بہدروالہ کے نے ایمکان ماچہی واڑہ میں، سردار وزیر سنگہ پر حملہ کر کے دو آدمیوں کو جان سے مار ڈالا، اور ایک آدمی اور ایک گہوڑے کو زخمی کیا۔ سودہیں فوجدار سنگہ ناظم ماچہی واڑہ نے اس شور غوغا سے آگاہ ہوکر، تمام قزاقوں کو گرفتار کیا۔ دوسرے دن قزاقان مذکورین (کو) بحفاظت اپنے ملازموں کے اجنٹی لدہیانہ میں ارسال کیا۔ سنا جاتا ہے کہ پچاس سوار جرار دکئی پیادہ واسطے گرفتاری قزاقوں مذکورین کے پٹیالہ سے طرف لدہیانہ کے روانہ ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر کا...... صاحب پشاور سے لدہیانہ میں آئے۔ سنا جاتا ہے کہ رسالہ متعینہ اس مقام کا ہانسی کو جاویگا اور اوسکے عوض میں ایک اور رسالہ فیروزپور سے آویگا۔

لاہور

وہانکے اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ راجا اور سردار دربار لاہور کے آپسمیں نااتفاقی رکھتے ہیں، بلکہ ایک دوسرے کے درپے تخریب ہیں۔ لیکن والی لاہور بہی بہت دانا ہے۔

اخباروں کا بہی کچھ ٹھکانا نہیں ہے، صبح کچھ سنتے ہیں اور شام کچھہ۔ اب اخبار لدہیانہ مورخہ ۱۸ جنوری سے نسبت محمد حیدر خاں خلف امیر دوست محمد خاں اور حاجی خاں کاکڑ یہہ دریافت ہوا ہے کہ سرداران مذکورین بحراست فوج بنگالہ کے ۸ تاریخ جنوری کو چہاونی فیروزپور سے طرف چنار گڈہ کے روانہ ہونگے۔

پشاور

از روے اخبار لدھیانہ کے منکشف ہوتا ہے کہ کپتان میکیش صاحب بہادر مقام جلال آباد سے طرف پشاور کے روانہ ہوئے تہے اور کچھہ ہرکارہ اور سپاہی اونکے ہمراہ تہے...... افغانان کوہ خیبر نے بلندیوں پر سے اول تو بندوقیں سرکیں اور بعد ازاں بہیر و بنگاہ پر آن گرے اور اسباب لوٹنا شروع کیا۔ سپاہیان ہمراہی کپتان موصوف نے اگرچہ بہت داد شجاعت دی، لیکن افغانان مذکورین معاینہ قلتِ سپاہیان انگریزی سے زیادہ تر دلیر ہوکر، اور اون کو خیال میں نہ لاکر، تمام نقد و جنس سپاہیوں کا لوٹ لیگئے۔

کوہ لقمان

ناظرین اخبار پر واضح ہو کہ افغانان کوہِ لقمان ساتہہ اغوای چوروں اور رہزنوں ملک سچہ کے، **گہاٹیوں** کوہستان نواح جلال آباد میں آنے جانے والوں اور مسافروں کو لوٹ لیتے تہے...... جلال آباد نے سزادہی اوس فرقہ کی مناسب جانکر کچھہ فوج اودسطرف...... تہوڑے سے دنوں میں قزاقان مذکورین کو زیر و زبر اور متفرق اور پریشان کرکے پہر جلال آباد آگئی کہتے ہیں کہ اوس طرف انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

بھکر

ایک اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک مذکور الصدر میں باعث کثرت زراعت اور افراط خرما اور اور میوہ جات

کے قحط سالی یا گرانی غلہ کا خیال بھی وہاں کے لوگوں کو نہیں آتا تھا، مگر عرصہ ایک سال سے بسبب نہ برسنے مینہ اور بند ہو جانے نہروں کے کچھ پیدا نہ ہوا۔ چنانچہ ہزارہا آدمی نایابی غلہ سے ہلاک ہو گئے اور آئندہ کو بھی زراعت فصل ربیع کا کچھ ٹھکانا نہیں ہے۔ دیکھا چاہیے کہ گذارہ رعایائے غریب کا کیونکر ہووے گا کہتے ہیں کہ میر رستم نامی ایک شخص نے ہزارہا من غلہ اپنے ذخیرہ میں سے غریب غربا کو تقسیم کیا۔ راس بیل صاحب بڑی نیک نامی شہرت رکھتے ہیں۔

سال

فوج سال اور فوج قلعہ عبداللہ خان اچک زئی جو کہ واسطے مدد لشکر بمبئی کے ہنگام تسخیر قلعہ قلات گئی تھی، اب دریافت ہوتا ہے کہ دونوں فوجوں نے لوائے فتح و نصرت بلند کر کے، اپنی اپنی چھاؤنیوں میں مراجعت کی ہے۔ مگر بہت سے آدمی شدتِ موسم زمستان سے اثنائے راہ میں ہلاک ہوئے۔

فوج بمبئی تا پہنچنے سر جان کین صاحب کے نواح قلات میں متوقف ہے۔

خیوہ

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ باشندگان خیوہ اکثر آدمیوں کو روسیوں میں سے ساتھ تحریص و ترغیب کے اپنے ملک میں لا کر بغرض (غلامی کے) بیچ ڈالتے ہیں۔ شاہ روس نے واسطے انسداد اس امر کے بارہا اپنے سفیروں کو دربار والی بخارا میں بھیجا، مگر اب تک یہ بات موقوف نہیں ہوئی۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس بات سے شاہ روس بہت غضبناک ہو گیا ہے۔

خطوط...... صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اخبار ...... باب لاخراج میں ایک خط آپ کے پرچہ میں چھپنے اس ...... جو مضمون تمہاری طرف سے تھا وہ بھی ملاحظہ کیا۔ نسبت ...... جو کہ اوسمیں مندرج تھا، البتہ بیشتر بہت صحیح اور درست ہے، لیکن درباب ...... ملنے نقل فیصلہ کے حق بجانب یہاں کے معافیداروں کے بھی ہے۔ کسواسطے کہ دفعات ...... آئین ہو ...... ۱۸۲۸ء میں جو کہ فارسی میں ہے صاف ...... ہے کہ حاکم تحقیقات نقل فیصلہ سادہ کاغذ پر معافیدار کو بھیجے بلکہ آئین دویم ...... میں بھی ...... بطور قانون زبان انگریزی کے مبہم پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ آئین سویم ۱۸۳۲ء اوس کے بعد کا ہے، تو صاف یقین ہوتا ہے کہ نقل فیصلہ پونہچانا معافیدار پاس، ذمہ ہے صاحب تحقیقات کا۔ کیونکہ سابق کے ابہام کو اوسنے رفع کر دیا۔ اسواسطے کہ قانون بعد کے، اصلاح اور ترمیم کرتے ہیں پہلوں کو، اور انگریزی میں ...... کی معنے میں بھیجنا مفہوم نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہہ بھی مفہوم نہیں ہو سکتا کہ بروقت درخواست کرنے معافیدار کے دیا جاوے، یا پیش کیا جاوے۔ بلکہ اوس کے معنی مطلق دینا یا پیش کرنا ہے جو کہ صدہا کتب ڈکشنیری میں موجود ہے، بلکہ اگر حاکمان منصف اور ماہران علوم انگریزی ازراہ مہربانی کے غور کریں گے، تو اسکی کیفیت اوٹھائیں گے کہ لغت میں اس لفظ کے معنی اگرچہ بہت ہیں لیکن ایک اونمیں سے اوسکے معنے ہیں نرم اور مہربان۔ تو اگر نظر غور سے دیکھئے تو مہربانی اور نرم دلی اسی کو تقاضا کرتی ہے کہ نقل فیصلہ اونکے پاس بھیجا جاوے، کیونکہ اس میں زیادہ مہربانی پائی جاتی ہے

اور ظاہراً بلاغت اور فصاحتِ صاحبان منصرم قانون سے یقین پڑتا ہے کہ قانون کی مراد یہی تھی اور قطع نظر اسکے انگریزی میں کچھ لفظ ہو اور فارسی میں کچھ ہو، ایک موٹی سی بات تو صاف یہہ ہے کہ قانون فارسی بھی تو بعد ترجمہ کے بے منظوری صاحبان مہتمم اس فن کے نہیں چھپتا۔ آخر یہی تو بعد منظوری کونسل کے جاری ہوتا ہے، پھر معافیدار کیوں محروم رہنے لگے۔ وہ بموجب اوسکے یوم وصول نقل فیصلہ سے مستحق منظوری اپیل کے دو مہینے تک بے شک ہونا چاہیں گے، اور علاوہ اس کے قانون سیوم ۱۸۴۱ شنہ میں یہہ بھی صاف مندرج ہے کہ کمشنر خاص ...... اپیل ...... مناسب بعد انقضاء میعاد بھی حاصل ہے۔

اور حال یہاں کی جہالت اور لاعلمی کا جو کچھ سو ظاہر ہے۔ اکثر تو ایسے ناواقف ہیں ...... ایک جگہہ جو ضبطی ہوئی سو ہوئی اونہیں یہ یقین کب تھا کہ پھر کسی محکمہ سے ...... بھی ہے۔ یہہ تو وکیل مختاروں نے اکثر لوگوں کو جتا کر اتنا بتلایا کہ اپیل بھی کرنے لگے اور بیشتر غریب ہیاں کی معافیدار تھیں تو نام سے محکمہ کے اور کچہری کے خوفناک ہوتی تھیں، وہ غریب کیا جانیں کہ اپیل کرنا کس مرض کا نام ہے۔ میری بھی یہی رائے پسند ہے کہ اپیل معافیداروں کی ...... سے دو مہینے تک منظور ہو جاوے تو بہتر ہے کہ انکار عذر مٹ جاوے ...... اعلیٰ کی اعلیٰ ہے وہ بہتر ایسے امورات کو سوچ سکتے ہیں۔ ...... اس علاقہ میں اجرای قانون کما حقہ کونسا ہے، سراغ کار روپیہ کونسے ...... یہاں اب تک جاری ہے اور بعضے امورات ہیں کہ میں آئندہ کو وقتِ فرصت لکھوں گا۔

الراقم م۔ ب

جواب خط

صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اخبار سلمہ

ایک خط میں نے زبدۃ الاخبار میں ایک لاخراجی دار کا دیکھا معلوم ہوا کہ وہ اپنے زعم میں اپنے تئیں ...... جانتا ہے اور بلکہ ہو خدا عالم الغیب ہے لیکن یہہ صاحب بمقتضائی قول ...... من زندم جہان زندہ من مردم جہان مردہ، بطور ایک شہر آشوب کے لکھتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ تمام مملکت کی مظلومی ان پر کیونکر ثابت ہوئی۔ تحمّل کہ اکثر ناحق آج تک حق سرکار رکھا ...... تو وہ مظلوم نہیں گنے جا سکتے اور بہت تعجب یہہ ہے کہ اتنا بڑا خط ان نے لکھا لیکن تمام مضمون اوسکا صرف مطابق قول شاعر کے ہے کہ ؛ دندانِ تو جملہ در دہانند ؛ کوئی وجہ کوئی دلیل اثبات ظلم و مظلومی کی نہیں پائی جاتی۔ اگر فی الحقیقت کسی ایک کی یا بہتوں کی، یا بالفرض سب کی زمین معافی ناحق ضبط ہوئی ہے، تو اوسکی وجہ اور سبب چاہیئے اور بے رزق ہو جانا معافیدار کا بسبب ضبطی معافی کے، یہ دلیل کافی مظلومیت کی نہیں ہو سکتی۔ غور کیا چاہیئے کہ یہ بات کیونکر ہو سکے۔ اگر ایک شخص کسی دوسرے شخص کا حق از راہِ غصب کھاتا ہوا اور از روئے قضا قاضی کے ثابت ہے کہ حق دوسرے شخص کا ہے اور قاضی اوس دوسرے شخص کو دلوا دے اور وہ شخص غاصب بسبب چھن جانے اوس شیٔ مغصوبہ کے، محتاج ہو جاوے قوت شبانہ روزی کو، تو اُسے ظلم نہیں کہا چاہیئے۔ ہاں اگر قاضی اور حاکم نے انصاف سے انحراف کیا ہے، تو البتہ یہ کہنا درست ہے۔ والبیان علی المدعی بالدلیل واجب فافہم۔

الراقم م۔ ب

لاخراج

خاص ضلعہ بہار کے حالاتِ لاخراج از روئے اخبار اوسطرف کے یوں واضح ہوئے کہ وہاں کے مہتمم بندوبست پرگنات

امرتھو وغیرہ نے دسمبر ۳۶ء میں جو روبکاری کی ہے اوس سے ہویدا ہے کہ نصفی جمع پر بندوبست دائمی لاخراجیداران سابق کے یعنی جنگی آراضی حال کی تحقیقات میں ضبط ہوئی ہے عمل میں آوے اور اشتہار اس مضمون کا جاری ہو گیا ہے ساتھ حوالہ چٹھی سکرتری صدر بورڈ نمبر ۲۰ مرقومہ ۱۸ نومبر سنہ ۳۹ء جو صاحب کمشنر رونیو کے نام جاری ہوئی، اور چٹھی صاحب کمشنر موصوف بندوبست کے نام واسطے تعمیل ...... چٹھی سکرتری گورنمنٹ انڈیہ مرقومہ ۱۴ تاریخ اکتوبر سنہ نمبر ۱۱ کے جو بنام سکرتری گورنمنٹ بنگالہ کے تھی۔

تجویز ملکہ انگلستان

واضح ہوا کہ ملکہ انگلستان نے بیچ جلدوے حسن خدمات صاحبان عالیشان کے جنگ افغانستان میں، عہدہ ہای جلیل پر اونکو سرفراز کیا، اور اسامی ان صاحبوں عالیقدار کے تفصیل ذیل ہیں: گورنر جنرل بہادر لارڈ اکلینڈ ارل — سرجان کین صاحب بہادر سپہ سالار بیرن — ولیم مکناٹن صاحب بہادر بیرنٹ — کرنیل پاٹنجر صاحب بیرنٹ — لفٹنٹ کرنیل ویڈ بخشی صاحب ...... — برگیڈیر سیل صاحب نائٹ — کپتان طاس .....

ارادہ ملکہ انگلستان

ازروے اخبار کے ظاہر ہوا کہ ارادہ ملکہ انگلستان .... شاہزادہ عالیقدر ملک جرمنی کے ....

باہتمام سید معین الدین مالک چھاپہ ہوا

اخبار دہلی

قیمت ماہوار ۸ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عـــہ سالیانہ

نمبر ۱۵۴ ٢ فروری سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

احکام

مسٹر ڈبلیو سٹر یچی صاحب سول سروس ایسسٹنٹ اجنٹ ممالک راجپوتانہ کے ہوئے۔ مسٹر ای تھورن ٹن صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر مظفر نگر کے نے علاوہ حصول رخصت سابق، ۸ تاریخ ماہ آیندہ تک اور رخصت حاصل کی۔ مسٹر جے ڈبلیو ٹان ٹن صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر ہمیر پور کے نے بذریعہ سارٹی (فکٹ) ڈاکٹر کے رخصت ایک برس کی حاصل کی۔ مسٹر جے میور صاحب بطور قایم مقام سپیشل ڈپوٹی کلکٹر ضلع میرٹھ کے ہوئے۔ مسٹر ایم۔ سی اومنی صاحب جو کہ ایسسٹنٹ کمشنر اضلاع ساگر کے تھے، بجاے میجر بو صاحب کے، ایسسٹنٹ کلاں ہوئے، بریوٹ میجر ڈبلیو ای بی لڈبیٹر صاحب ۲۵ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی بے، پوسٹ ماسٹر لدھیانہ کے ہوئے۔

اشتہارات

کتب مفصلہ ذیل، جو اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں، بتفصیل قیمت یہ ہیں۔

قرآن ترجمہ مولوی عبد القادر صاحب، قریب چالیس جلد کے اس چھاپہ خانہ میں رہ گئے ہیں، قیمت ہدیہ مقررہ دس عــہ روپیہ ہیں، جس کسی کو منظور ہو، موجود ہیں۔ اور جو سب اکٹھے کوئی لیوے تو بحساب نو للعہ روپیہ کے، کل تین سو ساٹھ روپیہ کو اوسے مل سکتے ہیں۔

قرآن ترجمہ مذہب شیعہ

قرآن جو ترجمہ کروایا ہوا حامد علی خاں کا طیار ہو چکا ہے اور محشی ہے قیمت ہدیہ اوس کی للعہ

قرآن تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذ کشمیری پر	صعہ ر
حلیۃ المتقین بخط نستعلیق	ے ۸ ر
صحیفۂ کاملہ مترجم بزبان فارسی	للعہ ر

تذکرہ گلشن بیخار تالیف نواب مصطفیٰ خاں ١٨٦ء

ایک تلوار جس پر کئی سورتیں اہلِ ہنود کے اوتاروں کی ہیں مشہور ہے کہ کسی رانا کی کمر کی ہے، بطور سیف کے ہے،
بہت بھاری، جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے مار

لاخراج

سنا گیا کہ محکمہ صاحب اسپیشل کمشنر سے ایک رپورٹ ہوئی تھی نسبت اون زمینوں کے جو دس بیگھہ اور کم دس بیگھہ سے تھیں اور صاحبان تحقیقات لاخراج نے ...... تھیں اور مرافعہ اون کا محکمہ اسپیشل کمشنر میں دائر تھا سو بموجب چٹھی .... مرقومہ ٢٨ تاریخ اگست ایسی مقدار زمین سے مزاحمت نہیں چاہیئے۔ اس واسطے صاحب ممدوح نے گورنمنٹ میں رپورٹ کی تھی ..... واسطے اس قسم کے معافی داروں کے تحقیق --------------

ص ا کالم ٢ — کہ ایسے مقدمات خارج کیے جاویں اغلب ہے کہ ظہور اس کا بہت کم مدت میں ہوجاوے۔ مگر نسبت منظوری اپیل اون معافی داروں کے جن کی ضبطیاں سنہ ٣٦ء اور سنہ ٣٧ء میں عمل میں آئیں اور نقل فیصلہ آج تک اکثر لوگوں کو نہیں ملا اور یہ بات اکثر اضلاع دہلی میں واقع ہوئی، ابھی تک کچھ قولِ فیصل نہیں قرار پایا۔ کچھ تعجب نہیں کہ اگر یہ لوگ دلیل کافی پیش کریں اور صاحب محکمہ کمشنری .... خاص توجہ اس کی حقیقت حال پر کریں تو شاہد مقصود ان کے ہاتھ آجاوے۔ لیکن یہ بات ان حضرات کو کہاں نصیب کہ بطورِ رفاہ عام کوئی بھی دلیل پیش کریں۔ ہاں منفرد منفرد بہتیرا غل مچانے کو موجود ہیں۔

پنسن داران

تحقیق سنا گیا کہ نظر بر قانون ١١ سنہ ١٨١٣ء تحقیقات حیات اور مقابلہ حلیہ تمام پنسن داران خاص دہلی کا درپیش ہے۔ جان ٹیلر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر واسطے اس امر کے مامور ہیں، بہت نظر توجہ بیچ تحقیقات کے رکھتے ہیں۔ سنا گیا کہ سابق میں درباب حلیہ پنسن داروں کے بہت بے سررشتگی تھی۔ اکثر کے حلیہ آج تک لکھے بھی نہیں گئے تھے۔ سو اب جن لوگوں کے حلیہ لکھے ہوئے ہیں وہ مقابلہ اور امتحان کیے جاتے ہیں، اور جن کے حلیے لکھے نہیں گئے ہیں، اون کے از سرِ نو لکھے جاتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ یہ صاحب بہت انصاف پسند ہیں نسبت عورات پردہ نشین کے اون کے مختاروں کو حکم دیا ہے کہ حی القائی اپنے موکلات .کی ثابت کریں کیونکہ اکثر ذی عزت اور مستورات ہیں، حلیہ اُن کا نازیبا ہے۔ بے شک اس تجویز میں تحقیقات قرار واقعی نسبت ...... بھی ہے اور کسی کی آبرو ریزی بھی نہیں۔

نواب گورنر جنرل بہادر

زبدۃ الاخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ۱۱ تاریخ ماہ حال روز شنبہ کو ڈیرہ نواب گورنر جنرل بہادر کا سوادِ گوالیار میں رونق افروز ہوا۔ وقت ورود نواب محتشم الیہم کے بہ تقدیم شرائط تعظیم و تکریم توپخانہ مہاراجہ سے توپ ہائے ------

۱۲ تاریخ روز دوشنبہ کو مہاراجہ عالی جاہ جھنکوراؤ سیندھیہ بہادر بہت سی حشمت اور شان و شوکت سے خیمہ نواب گورنر جنرل میں تشریف لائے۔ بعد معانقہ اور مصافحہ اور تواضع اور مدارات کے، ایک ساعت تک بزم یک جہتی حکایات محبت و اخلاص سے گرم رہی۔ وقت رخصت چار ہاتھی، ۱۱ گھوڑے معہ سازہائے سیم وزر کے اور اور بھی بہت سا اسباب قسم ملبوساتِ گراں بہا اور جواہرات سے نواب ممدوح نے پیش کش کیے اور مصاحبان جلیل الشان مہاراجہ کو خلعت ہائے فاخرہ مغرق جواہر اور خدمتگاروں اور شاگرد پیشوں کو دس ہزار روپیہ نقد مرحمت کیے۔ اور بتواضع عطر و پان رخصت ہوئے۔ وقتِ درآمد و برآمد شلک توپوں کی موافق قدر و منزلت مہاراجہ عالی جاہ مفخر الیہم کے عمل میں آئی۔

۱۴ تاریخ روز سہ شنبہ کو نواب مفخر الیہم باتفاق مصاحبان عالی شان منزل مہاراجہ میں تشریف لے گئے۔ بعد تناول ماحضر کے بآئینِ شاہانہ اسباب ضیافت آراستہ تھا، ایک ساعت ساتھ تماشا رقص رقاصان پری پیکر اور ملاحظہ آتشبازیوں رنگا رنگ کے حظوظ نفس حاصل کیا۔ وقتِ رخصت کارپردازانِ سرکار مہاراجہ ممدوح نے ۸ ہاتھی ۲۳ گھوڑے مع سازہائے طلا و نقرہ کے اور خلعت ہائے فاخرہ مرصع اور مکلل ساتھ جواہر اور گوہر کے اور--- انواع اجناس اور اقمشۂ نفیسہ کے حضورِ نواب محتشم الیہم میں پیش کش کیے اور پندرہ ہزار روپیہ خدمت گاروں اور شاگرد پیشوں کو نواب ممدوح کے عنایت کیے اور بہت اعزاز و اکرام سے رخصت کیا۔ وقت درآمد و برآمد شلک اتواپ حسب معمول ہوئی۔

۱۵ تاریخ نواب مفخر الیہم نے قواعد لشکر مہاراجہ کی ملاحظہ فرمائی، اور سولویں تاریخ کو ساتھ ملاحظہ فیلانِ کوہ شکوہ کے انبساطِ خاطر حاصل کر کے، ۱۸ تاریخ کو طرف کالپی کے کوچ فرمایا۔

مرشد آباد

از روے ایک اخبار کے دریافت ہوتا ہے کہ سید قاسم علی خاں صاحب عرف میاں منگو کہ متوسلان سرکار ناظم مرشد آباد میں سے ہیں، اونھوں نے درحالتِ خشم و غضب ایک خادم سید یار علی نام باشندہ مرشد آباد کے تئیں بہت ذلت و خواری سے مار ڈالا۔ اور مواخذہ میں حاکم وقت کے ماخوذ تھے۔ مدت تک یہ مقدمہ زیر تجویز حکام ضلع کے رہا۔ ان دنوں میں بموجب رائے حاکم ضلع اور فتواے مفتی عدالت حاکمانِ صدر دیوانی عدالت کلکتہ کے حکم قید اکیس برس کا صادر ہوا کہ ساتھ مشقت اور جولانہ کے انقضاے میعاد مذکور تک بسر کریں۔ اور واسطے اون تین آدمیوں کے بھی----

قتل سید مقتول کے، مددگار قاتل کے تھے، حکم دس دس برس کی قید کا ہوا معہ ۔۔۔۔۔ اور جولانہ کے۔ بعد صدور اس حکم کے، جج اوس ضلع کے نے ۔۔۔۔۔ صدر میں بصد منت و الحاح لکھ بھیجا کہ سید قاسم علی مرد جلیل القدر اور عالی مرتبہ ہے اور سرکارِ نواب ناظم میں توسل قدیمی رکھتا ہے، امید کہ اوسے سزا مشقت اور جولانہ کی معاف ہووے۔ حکام صدر اس بات پر راضی نہ ہوئے، جواب میں لکھا کہ بنظر تونگری مجرم کے، آئین کے خلاف کرنا منافی آئین معدلت اور مخالفِ قانونِ نصفت ہے۔ لیکن چونکہ قاتل مذکور کو زندان مرشد آباد میں رکھ کر، کارِ مشقت مثل اور قیدیوں کے لینا، باعث وفورِ ذلت اور رسوائی اوس کا ہے۔ اس صورت میں صاحب جج اوس ضلع کو اختیار ہے کہ قاتل کو کسی اور ضلع میں بھیج دیویں۔ مگر مشقت اور جولانہ جاری رکھیں تاکہ قانونِ معدلت میں خدشہ نہ ہووے اور بے حرمتی اور بے آبروئی مجرم کی اہم چشموں میں نہ ہووے۔

ص ۱۲ کالم ۲

نواح مندراس

اخبار آگرہ سے منکشف ہوتا ہے کہ اودی گری نام ایک مقام ہے مضافاتِ ریاست مندراس میں سے، چند مدت ہوئی کہ گورنر مندراس نے بذریعہ جاسوسوں کے خبر پائی کہ نواب مقام مذکور کا، مانند والی کرنول کے گورنمنٹ انگریزی سے مخالفت رکھتا ہے اور شکست عہود و مواثیقِ سابقہ کرتا ہے۔ سو گورنر موصوف نے میجر کبشر صاحب کو واسطے دریافت اور تحقیقات اس حال کے مقام مذکور میں مامور کیا تھا۔ میجر موصوف نے جو کچھ مراتب تحقیقات کے تھے پیش پونہچائے۔ چنانچہ آثار و اطوار اور اقوال و افعال نواب مذکور سے صاف ظاہر ہوا کہ ۔۔۔۔۔ گورنمنٹ انگریزی سے انحراف رکھتا ہے۔ ناچار میجر موصوف نے مراجعت کی اور جو کچھ کہ دیکھا اور سنا تھا گورنر صاحب ممدوح سے ایک ایک بیان کیا۔ ارباب گورنمنٹ نے مشورہ کیا کہ اب تک یہ آتش فتنہ بلند نہیں ہوئی ہے، اس کی تدبیر جتنی جلد ہووے، صلاحِ دولتِ گورنمنٹ اوس میں متصور ہے۔ القصہ کچھ سپاہ انگریزی اوس طرف بھیجی گئی تھی۔ اوس فوج نے تھوڑی سی سعی اور کوشش میں نواب مذکور کو قید کر کے، مقام جنگلی مست میں بیچ ایک قلعہ متین کے محبوس کیا اور رفیقوں نواب مذکور میں سے بھی جو کہ مشیر تدبیر تھے بہت سے مقید ہوئے اور تمام دیہات اور مواضعات جاگیر نواب کے ضبط ہو گئے۔

۔۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ نواب مذکور روسائے اوس طرف کے سے موافقت کر کے، واسطے استیصال ریاست انگریزی کے، خفیہ کوشش کرتا تھا۔ لیکن چونکہ اقبال اہالیانِ کمپنی کا روز بروز ترقی پر ہے، کچھ تدبیر دشمنوں کی پیش رفت نہیں ہوتی، بلکہ خود باداش اعمال نکوہیدہ اپنے میں ماخوذ ہوتے ہیں۔

جلال آباد

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ سردارِ قوزنے باوجود اختیار اور اقرار کرنے متابعت اور فرماں برداری

شاہ شجاع الملک کے، پھر ایک خط بنام شاہ ممدوح کے بھیجا کہ افواجِ روس اس طرف کو ہوتی چلی آتی ہے، سو میرا ارادہ یہ ہے کہ اون سے جاملوں۔

نظر بریں سر ڈبلو بی کوٹن صاحب نے بمزید احتیاط، کچھ فوج سوار و پیادہ انگریزی اور ہندوستانی اور اٹھارہ ضرب توپ بسر کردگی کرنیل اور رچہڈ صاحب کے بھیجی ہے۔

کہتے ہیں کہ اوس طرف پانچ قلعہ فتح کرنے منظور ہیں، چنانچہ سردار دو قلعوں کے بظاہر اظہار دوستی کرتے ہیں لیکن اون کا اظہار قابلِ اعتبار نہیں ہے۔ اغلب ----- قلعہ بھی مثل ---- و قلات خوب لڑیں گے۔

بارش

بارشِ بارانِ رحمت الٰہی ہفتہ گذشتہ میں خوب ہوئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ فصل -----

شکارپور

اخبار لدھیانہ سے دریافت ہوتا ہے کہ بعضے ہندو دولت مندنے، بباعث ظلم ناظموں کے، مقام مذکور الصدر سے اوٹھ، لاہور میں سکونت اختیار کی تھی۔ سو ان دنوں میں ------ آوازہ انصافِ اہالیان گورنمنٹ کا سن کر، ارادہ رکھتے ہیں کہ اپنے وطنِ مالوف کو جاویں۔ چنانچہ جیٹھ مل ساہوکار نے اپنے قبایل کو اوس طرف روانہ کیا اور آپ بھی -------

سندھ

تحریر ساہوانِ ملکِ مذکور سے دریافت ہوتا ہے کہ میر نور محمد نے اکثر فتنہ پردازانِ سندھ کو بہ بہانہ ضیافت قلعہ حیدر آباد میں بلا کر قید کر لیا، اور جو لوگ کہ اس محفل میں نہ گئے تھے، وہ طرف کراچی بندر کے بھاگ گئے۔ میر سکندر اور میر نور اللہ صندوق جواہرات کا خزانہ حیدر آباد میں سے توڑ کر اور بہت سا جواہر لے کر کئی سو آدمیوں سے طرف بلوچستان کے بھاگ گئے۔ سواران نے تعاقب کیا ہے، لیکن اب تک گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔

جالندھر

سنا جاتا ہے کہ حاکم جالندھر مسلمان ہے اور رعایا بھی وہاں کی مسلمان ہے، لیکن جو اوس طرف سے آتا ہے، شاکی حاکم مذکور کا ہے۔ در نیولا پندرہ ہزار روپیہ ایک شخص بیگناہ سے بطریق تاوان لیے ہیں۔ خلقت اوس طرف کی ایک تو امساک باران اور دوسرے ظلم حاکموں سے بہت تنگ ہیں۔

بھاولپور

اخبار لدھیانہ سے دریافت ہوتا ہے کہ نواب بھاول خاں نے بغور سنے خبر تشریف آوری سر جان کین صاحب

کے، کارپردازانِ علاقہ اپنے کو پروانجات جاری کیے کہ جس جگہ دایرۂ دولت صاحبِ موصوف از راہِ دریا وارد ہو، رسدِ غلہ وغیرہ موجود رکھیں۔ چنانچہ آپ بھی واسطے ملاقات صاحب محتشم الیہم کے خیرپور میں خیمہ زن ہے۔

کوہِ خیبر

صاحبِ اخبار لدھیانہ بحوالہ اخبارِ پشاور لکھتے ہیں کہ رئیسانِ کوہِ خیبر نے حاکمانِ علی مسجد ادر جلال آباد کو عہد نامہ اس مضمون کا لکھ دیا ہے کہ سرکار فیض آثار کمپنی سے اسّی ہزار روپیہ سالیانہ ہم نے اپنا مقرر کرلیا ہے واسطے حفاظت راہوں خیبر کے۔ سو اب اگر کسی کی حد میں چوری یا غارت گری واقع ہووے، نشان دہی اوس کی ہمارے ذمہ ہے۔

غارت گری وخون

ایکڑیہ ایک پیشے کے لوگ ہیں کہ مہاجنوں کے روپے اطراف دہلی سے لاتے ہیں اور دہلی سے اطراف کو لے جاتے ہیں۔ چنانچہ چار اشخاص اس قسم کے ایک ایک ہزار روپیہ کی تھیلیاں دہلی سے طرف نواح کے لے جاتے تھے۔ نواح سہنہ میں غارت گروں نے اون کو آن گھیرا، جو کہ پہلے سے گھات میں تھے۔ ایکڑیہ تو بھاگ نکلے اور ایک وزیر خاں نامی اون کے ہاتھ آگیا، سو روپیہ اوس کے لٹ گئے اور وہ مارا گیا۔ انجام کار چار شخص غارت گروں میں سے گرفتار ہوئے۔ مقدمہ صاحب ضلع گوڑگانوہ کے ہاں سے بعد -------------- ہوا اور بسبب سنگینی کے وہاں سے سپرد صدر نظامت کے ہوا۔ کہتے ہیں کہ یہاں کے مفتی عدالت نے تین مدعا علیہم کے حق میں عقوبت شدید مثل حبسِ دائمی لکھی اور نسبت ایک شخص مسمیٰ گھسیٹا کے کہ بعلت تھانگداری تفویض ہوا تھا، رہائی لکھی اور مفتی صدر نظامت نے چاروں کے حق میں سزا لکھی بلکہ نسبت دو شخص مسمیان کیڑا اور پرتاپ کے فتوے میں لکھا کہ حاکم وقت کو ان کے قتل کا بھی اختیار ہے۔ لیکن ۱۰ جنوری سنہ حال کو صدر سے حکم ہوا کہ مسمی گھسیٹا مدعی علیہ رہائی پاوے اور تین مدعی علیہم دائم الحبس ہوں۔ سو وارنٹ اوس کا پیشی سے بہ دستخط صدر الصدور صاحب بہادر انچارج سشن دہلی جاری ہوا۔

بابو رام پرشن سنگھ

یہ بابو نبیرہ بابو دیوکی نندن سنگھ رئیس بنارس، بطور جاترا متھرا میں آئے تھے اور اس شہر میں بھی وارد ہوئے۔ معرفت محکمہ اجنٹی کے، حضور والا سے ملازمت ہوئی۔ خلعت حضور سے مرحمت ہوا۔ اس دفعہ پرچہ اخبار میں جگہ نہیں رہی، اس لیے حال تفصیل لکھنا متعذر ہے۔ انشاء اللہ بشرط امکان پرچہ آیندہ میں حال مفصل درج کیا جاوے گا۔ کیونکہ حالات ان کے بہت طول طویل ہیں۔

دہلی

کل رات کو محلہ چوڑی والوں میں ایک بڑی چوری ہوئی ...... کہتے ہیں کہ بہت قسم زیور اور لباس سے گیا۔ بہت افسوس ہے کہ اہالیان پولیس کو کچھ خبر نہیں ہوئی۔ تنخواہ گورنمنٹ سے اسی کی حفاظت کو پاتے ہیں۔ حال مفصل .... جاوے گا۔ سنا جاتا ہے کہ مقام واردات سے تھانہ بھی قریب ہے۔

چین

اخبار کلکتہ سے دریافت ہوتا ہے کہ سردارانِ چین نے اپنے پادشاہ کو...... خبر کی ہے کہ بعد جنگ مقام چمپی کے، جہازہائے جنگی انگریزی نے کشتیوں چین کی سے شکست کھاکر، ٹونگ کو مراجعت کی ہے، اور بہت آدمی فوج کے جہازہائے مذکور میں...... اور مردمانِ چین میں سے بہت تھوڑے ضائع ہوئے، مگر کچھ آدمی... آگ لگ جانے بارود کے جل گئے۔ نتیجہ اس رپورٹ کا یہ ہوا کہ جہازہائے جنگی...... فوکین کو حکم ہوا کہ جہازہائے انگریزی پر حملہ کرو۔ چنانچہ افسر خورد جہازہائے انگریزی نے ایک چٹھی سرکلر جہازہائے انگریزی کو بھیجی ہے کہ اپنا بچاؤ کرتے رہیں۔

جنگ چمپی میں جو سپرنٹنڈنٹ انگریزی طرح دے گیا اور جہازہائے چین ...... تو اوس کو انھوں نے بباعث کمزوری کے تصور کیا۔ لیکن اب فوج انگریزی اونھوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرے گی...... حاکمان پورچوگل وہاں کے قلعہ کو مضبوط کرتے جاتے ہیں واسطے مقابلہ چینیوں کے۔ تجارت انگریزی یک قلم مسدود ہے۔ مگر ایک دو جہاز امریکا کے آمد و رفت کرتے ہیں۔

اور ایک اور اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ بالفعل توجہ گورنر جنرل لارڈ آکلینڈ صاحب بہادر کی طرف مہم چین کے مصروف ہے۔ کیونکہ درمیان گورنمنٹ انگریزی اور والی چین کے بالکل نا اتفاقی ہوگئی ہے اور ابواب رسل و رسائل یک قلم مسدود ہے۔ سامان جنگ طرفین سے طیار ہوتا جاتا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ کئی جہاز کلاں جنگی اور بہت سے جہاز چھوٹے انگلستان سے روانہ ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ چھ رجمنٹیں تو عنقریب جہاز پر سوار ہو کے روانہ ہوں گی اور کئی پلٹنوں کو واسطے تیار رہنے کے حکم سنایا گیا ہے۔ پریسیڈنسی مندراس سے توپخانہ وغیرہ بھیجا جاوے گا اور یہ بھی افواہ ہے کہ گورنر صاحب ممدوح خود بھی اوس طرف روانہ ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ مردمانِ چین اس مہم سے بہت لرزاں ہیں۔

مصر

وہاں کا پادشاہ چاہتا ہے آزادی ممالک مصر اور سیریا کی معہ کنیڈیا اور اس ضلع عرب کے، جو کہ اس نے مسخر کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ان پچھلے ضلعوں کو سلطان روم کی طرف سے متصرف رہوں اور بیچ حکومت ان

اضلاع کے کوئی اور شخص میرا سہیم و شریک نہ ہووے، مگر کچھ خراج دیا کروں گا۔

ملک مذکور میں فصل خوب ہوئی ہے اور دریائے نیل خوب طغیانی پر ہے۔ یقین کہ سال آئندہ بھی بہت اچھی فصل ہووے۔ والی مصر نے کچھ محصول مقرر کر کے، اجازت تجارت غلہ کی دے دی ہے۔

عدن

ایک اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ عرب لوگ یہ چاہتے ہیں کہ انگریزوں کو رسد نہ پہنچنے دیں، اور اس طرح اونھیں بھوک سے ہلاک کریں، لیکن یہ .... بیوقوفی اون کی ہے، کیونکہ بباعث نہ ہونے کسی دشمن کے، سپاہ انگریزی کو .... بہت رسد پونہچ سکتی ہے۔

ہندو پاٹشالہ

.... کو بیچ مجمع مردمان انگریزی اور ہندوستانی کے پاٹشالاے .... سر اڈورڈ رائن صاحب نے یہ گفتگو کی کہ یہ خیال لوگوں کا محض وہم ہے کہ تربیت مردمان ہندوستان کی صرف واسطے داخل کرنے زبان انگریزی کے تھی، بلکہ اون کا مطلب بیچ تربیت کے بوسیلہ زبان انگریزی کے یہ تھا کہ اون کی ولایت کے آدمی ساتھ اس ذریعہ کے ہندوستانیوں میں جاکر، اون کو .... اور اور قسموں کے علوم سے آگاہ کریں۔ اگر ان لوگوں کو صرف علم اون کے ملک کے ہی سکھاتے، تو طالب علم بڑی جماعتوں کے کسب علم کو اتنا نہ قدر کرتے جتنا کہ اب کرتے ہیں۔

ہینڈیالہ تعلقہ لاہور

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر ریڈر صاحب مقام لدھیانہ سے ہینڈیالہ میں گئے تھے۔ رات کے وقت چوروں ملک مانجھ کے نے، گھوڑا ڈاکٹر موصوف کا چرا لیا۔ مہاراجہ والی لاہور نے بمجرد استماع اس خبر کے، تین سو روپیہ کاردار ہنڈیالہ پر جرمانہ کیے، تاکہ بار دیگر کوئی کاردار ایسی سستی اور تغافل نہ کرے، اور تین سو روپیہ معہ خلعت پارچہ کے صاحب موصوف کو مرحمت کر کے رخصت فرمایا۔

توران

صاحب اخبار لدھیانہ اس خبر کو لکھتے ہیں کہ خبر محقق ہے، سو واسطے ناظرین اخبار کے مندرج ہوتی ہے عرصہ ایک سال کا گزرتا ہے کہ ترکان جنگ جو نے قریب دس ہزار آدمیوں کے جمع ہو کر، اور متوطنان روس پر حملہ کر کے، کئی ہزار لڑکوں اور لڑکیوں کو معہ عورتوں کے بطور قیدیوں کے اپنے ملجا و ماوا میں لے جاکر بطور غلاموں کے بیچ ڈالا۔ شاہ روس نے بمجرد سننے اس خبر کے، والی بخارا کو لکھا کہ اپنی رعایا کو اس کام سے باز رکھو۔ والی بخارا نے جواب میں لکھا کہ اکثر پرگنہ جات کوہستان ہمارے علاقہ سے خارج ہیں اور قدیم سے بردہ فروشی اون کا

پیشہ ہے اون کی سزا دہی کا اختیار رکھتے ہو، میں مزاحم نہیں ہوں۔ چنانچہ بموجب لکھنے والی بخارا کے، کچھ فوج روس کی واسطے تنبیہ اون متمردوں کے چلی ہے۔

حضور والا

۲۴ تاریخ جنوری کو شقہ واسطے طلب مولوی فضل حق کے صادر کیا۔ مرزا شاہرخ سے فرمایا کہ ما بدولت نے واسطے تاج الدین حسین خاں کے خدمت مستوفی گری کی تجویز کی ہے۔ حامد علی خاں سے کہو کہ خان مذکور کو کاغذ سمجھا دیویں اور فرمایا کہ ۴ ہزار روپیہ شیر علی کے پاس سے حامد علی خاں کے پاس پونہچے ہیں، تسپر بھی اوس نے تنخواہ ملازمین تقسیم نہ کی۔

تاج الدین حسین خاں کہتے ہیں کہ میں اضافہ تنخواہ حضور والا کا سرکار کمپنی سے کروا دوں گا۔ چار تھیلیاں گرم مصالح انگریزی آمد کلکتہ کی ملاحظہ سے گزریں۔ ایک قاب زنگترہ اور ایک دستہ نرگس کا کالے صاحب پیرزادہ کو عنایت ہوا۔ مرزا شاہرخ اور حامد علی خاں حاضر ہوئے، حضور نے فرمایا کہ تم اپنے کام میں مصروف رہو۔ نواب حامد علی خاں نے عرض کی کہ حضور مالک ہیں، اگر فدوی کسی کا زیردست نہ رہے گا۔

شقہ بنام روشن الدولہ بہادر کے صادر ہوا کہ اگر اشتیاق قدم بوسی کا رکھتے ہو، آن کر حاضر ہو۔

اجنٹی

چند صاحب لوگوں نے چھاونی سے آن کر، صاحب سکرتر سے ملاقات کی۔ خط نواب جھجر کا پونہچا کہ ہم نے ایک بردہ فروش کو قید کر کے، صاحب کلاں کے پاس بھیج دیا ہے۔ لفافہ صاحب کلاں بہادر آمد ہانسی میں سے، عرضی واسطے حضور والا کے، اور خطوط واسطے جاگیرداروں کے نکلے۔

باہتمام سید معین الدین مالک

اخبار دہلی

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۵۵ ۹ فروری سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

کالم ۱

احکام

مسٹر آر بی تھورن ہل صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر فرخ آباد کے ہوئے۔

پولیٹی کل ڈیپارٹمنٹ

موافق اوس اشتہار کے جو کہ گورنمنٹ مورخہ دویم مارچ ..... میں جاری ہوا اطلاع دی جاتی ہے کہ بباعث شرایط و اقرارات صلحنامہ کے جو کہ از سر نو امیان سندھ سے کئے گئے ہیں، محصول کسی قسم کا اسباب تجارت پر نہ لیا جاویگا، جو اسباب کہ دریا سے جاویگا۔ لیکن محصول مقرری لنگر گاہ کا تمام اسباب پر لیا جاویگا۔ اور سفاین ذخیرہ وغیرہ ضروریات گورنمنٹ جو کراچی میں لنگر ڈالا کریں گے، اون پر محصول نہ لیا جاویگا۔

اشتہارات

کتب مفصلہ ذیل جو اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں، بتفصیل قیمت یہ ہیں۔

دستکات جو کلکٹری سے بموجب حکم صدر کے جاری ہوتی ہیں، بموجب اوسکے، اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں قیمت فیصدی دو روپیہ مقرر ہے۔ یعنی بیس روپیہ ہزار۔ جتنی جن صاحب کلکٹر کو منظور ہوں، اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھیں فوراً بھیجی جائیں گی۔

قرآن جو ترجمہ کروایا ہوا حامد علیخاں کا طیار ہو چکا ہے اور محشی ہے۔ قیمت ہدیہ اوسکی	للعہ
قرآن تقطیع خورد بے ترجمہ، کاغذ کشمیری پر	حمہ ر
حلیۃ المتقین بخط نستعلیق	۸ ے
صحیفہ کاملہ مترجم بزبان فارسی	للعہ ر
تذکرہ گلشن بیخار تالیف نواب مصطفیٰ خاں	

تلوار

ایک تلوار جس پر کئی مورتیں اہل ہنود کے اوتاروں کی ہیں، مشہور ہے کہ کسی رانا کے کمر کی ہے، بطور سیف کے ہے بہت

بھاری، جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔ قیمت اوسکی ما ر

رجمنٹ

بباعث کثرت بارش باراں کے دریای جمن نزدیک کرنال کے بہت طغیانی پر تھا اسلئے ۶ رجمنٹ نیزہ برداران ملک انگلستان کی کرنال سے میرٹھہ کو نہ جاسکی اور یوم چہارشنبہ گذشتہ کو از راہ دہلی منزل مقصود کو روانہ ہوئی۔

انتظامِ پولیس

ایک خط ہمارے ایک کارسپانڈنٹ صاحب کا بابت انتظامِ پولس میں آیا، سو مقام خطوط میں مندرج ہی۔ چونکہ اس باب میں سابقاً بہت کچھہ تحریر ہو چکی ہی اور سنا جاتا ہی بلکہ یقین ہی کہ تحریر مستحسن ظہور میں آوے۔ اسواسطے ہم خوشخبری دیتے ہیں مشتاقان انتظام جدید پولس کو کہ اغلب ہی کہ کوایف اور مرائے صاحبان اصلاح وغیرہ کی گورنمنٹ میں پیش ہوکر حکم اس باب میں جاری ہو ویے۔

پُل

واضح ہوتا ہی کہ عنقریب پُل ہنڈن ندی کا بنہا چاہتا ہی اور خبر ہی کہ بہت جلد طیار ہوگا۔ صاحبان عالیشان دہلی اور میرٹھہ کو مژدہ ہو، اسلئے کہ اون کو اس سے بہت آرام ہوگا۔

سفینۂ دخانی

ہویدا ہوتا ہی کہ ارباب کورٹ ڈائی رکٹرس نے دو کشتیاں دُخانی بہت بڑی طیّار کروائی ہیں۔ ایک واسطے آمد و رفت ملک بمبئی کے اور دوسری واسطے کلکتہ کے۔ اور ان کشتیوں پر اسباب جنگی بھی مہیّا کیا ہی۔ کہتے ہیں کہ ہنگام جنگ چینیوں کے بہت کام آویں گی۔

حضور والا

خلعت تین تین پارچہ کا معہ سہرہ، دو نواسونکو نجف علیخاں فوجدار کے مرحمت ہوئے۔ اور خلعت تین پارچہ کا قصہ خواں کو۔

مرزا شاہرخ نے عرض کی کہ صاحب سکرتر بہادر بابت پیشکش حضور والا کے، پچاس ہزار روپے نقد اور پچاس ہزار روپیہ کی اٹہہ انیاں دیتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ صاحب کلاں بہادر اور صاحب سکرتر بہادر کے نام شقہ جاوے کہ بابدولت کو اٹہہ انیاں لینی منظور نہیں ہیں۔

مرزا بلاقی کو قبای کمخواب مرحمت ہوئی۔ دروازۂ قلعہ پر حکم بہیجا کہ بادشاہ ..... ممتاز قلی چیلونکو آمد و رفت قلعہ مبارک سے مزاحمت نہ کریں۔

...... زر تنخواہ خزانہ انگریزی سے داخل خزانہ شاہی ہوا۔ ایک طرہ موتیوں کا مرزا فخر الدین کو عنایت ہوا۔ نواب تاج الدین حسین خاں سے خلوت رہی۔

اجنٹی

تنخواہ قلعہ مبارک حسب ایمائے صاحب سکرتر بہادر کے داخل قلعہ ہوئی۔

...... وکیل نے نواب حسن علیخاں والی جھجر کے عرض کی کہ موکل میرے ہمراہ پالمر صاحب کے طرف میرٹھہ کے جاتے ہیں، دروازے پر واسطے عدم مزاحمت سواری کے حکم ہو جاوے۔

چوری

سنا گیا کہ خاص صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر دہلی کے بنگلہ میں کل رات کو چوری ہوگئی۔ صندوقچہ ...... وغیرہ پہ کچھہ اسباب چوری گیا۔ ابھی تک کچھ سراغ نہیں نکلا۔ حال مفصل انشاءاللہ تعالیٰ پرچہ آئندہ میں لکھا جائیگا۔ بالفعل تو سنتری موقوف ہوا ہی۔

گوچین

ان دنوں میں قطاع الطریق دریائے گوچین اور سنگاپور اور سیام، آپسمیں متفق ہو کر کشتیوں پر رہتے ہیں اور وقت فرصت کے جہازونکو تجار کے لوٹ لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر عنقریب بندوبست اسکا نہ ہوگا تو تھوڑے دنوں میں مقامات اودہر کے ویران ہو جاوینگے

چٹھیات سرکلر یعنی گشتی

چٹھی سرکلر نظامت کی مرقومہ دسویں جنوری سنہ حال اس مضمون کی جاری ہوئی ہی کہ جس مقدمہ میں کوئی مجرم بسبب نہ ثابت ہونے جرم کے محکمہ دائرسائر سے مخلصی پاوے تو کیفیت اوسکی رہائی کی ساتھہ روبکاری صاحب مجسٹریٹ کے کہ مشتمل ثبوت جرم کی ہوگی، ہمراہ نقشہ معمولی سشن کے، صدر کو روانہ ہوا کرے تاکہ صاحبان صدر ملاحظہ کریں کہ رائے صاحب مجسٹریٹ کسطرح پر تہی اور رائے صاحب دائرسائر کی کیونکر ہی۔

فی الحقیقت اس طریقہ میں حقیقت لیاقت اور قوت عقل اور حسن تجویز ہر ایک کی معلوم ہوتی رہے گی۔ اغلب ہی کہ صاحبان مجسٹریٹ محتاج سعی وسفارش کے نہ رہینگے۔ اونکی اپنی لیاقت بہت جلد ترقی کروا ئے گی۔

ایک چٹھی سرکلر صدر نظامت کی اس مضمون کی آئی کہ صاحبان صدر کو معلوم ہوا ہی کہ بعضے ضلاع میں وقت پھانسی کے مجرم کی رسی ٹوٹ جاتی ہے۔ چونکہ یہ بات موجب بے انتظامی کی اور بدنامی عملہ توابع صاحبان مجسٹریٹ کی ہی اسلئے ...... کہ صاحبان مجسٹریٹ اس امر میں بہت احتیاط اور بندوبست کامل کریں کہ آئندہ کو ایسا امر واقع نہ ہووے۔

ایک چٹھی سرکلر صدر دیوانی مرقومہ ۲۳ دسمبر ۳۹ء جاری ہوئی ہی بیچ انتظام نیلام اراضی مالگزاری .... درخواست

صاحبانِ کلکٹر کے بموجب ضمن پہلی دفعہ ۲۸ قانون مجریہ ۱۸۲۲ء۔ مضمون اوسکا بہت طول وطویل ہے، اس دفعہ میں اس پرچہ میں جگہ اندراج کی نہیں۔

ہنگامہ پردازی

ایک قیدی جیکھ نام جیلخانہ دہلی میں قید تہا، سڑک پہ سے ساتہہ اور قیدیوں کے ہنگامہ پردازی کر کے بہاگ گیا تہا اور اس ہنگامہ میں ایک دفعدار دو سپاہی قتل ہوئے اور دو سپاہی زخمی ہوئے تہے۔ انجام کار مقدمہ سپرد دائرہ سائر ہوا، اور وہانسے بسبب سنگینی کے سپرد صدر نظامت کے ہوا۔ سو واضح ہوا ...... سے ۱۸ جنوری سنہ حال حکم جاری ہوا کہ مدعا علیہ کو عوض اس جرم کے ساٹھ برس اور سوائے بقیہ میعاد سابق کے قید رہوے۔

ہزاری باغ

واضح ہوتا ہے کہ مسکر ہزاری باغ میں کہ طرف جنوب صوبہ بہار کے درمیان کوہستان کے ...... دو ہاتہی مست جنگل سے آبادی میں آ کے وہانکے باشندونکو طرح طرح کی ...... پونہچاتے تہے اور کشت زار کو ضایع کر کے پیش از طلوع آفتاب جنگل کو چلے جاتے تہے۔ جبکہ مدت تک ایسی ہی واردات ہوتی رہی تو گانو کے لوگوں نے آزار ہاتہیوں سے عاجز ہو کر، کمال خوف و ہراس سے امیر فوج کے پاس فریاد کی۔ امیر فوج نے ہر چند ذریعہ ہاتہیوں سرکار کمپنی اور بوسیلہ ہنر فیلبانونکے واسطے گرفتاری فیلانِ مذکور کے تدبیریں کیں، کوئی موثر نہوئی۔ آخر الامر یہ صلاح ٹہری کہ اون دیو زادوں کو توپ کے گولہ سے مارا جائے۔ چنانچہ اس تدبیر سے اونہیں ہلاک کیا۔ کہتے ہیں کہ طول و عرض اور جثہ اونکا اوس مرتبہ تہا کہ پیرانِ کہن سال مثل اونکے کم نشان دیتے ہیں۔ ہاتہی سرکار کمپنی کے اونکے سامنے ایسے معلوم ہوتے تہے کہ بلی کے آگے چوہا ہوتا ہے اور اونکے سامنے سے چلا چلا کر بہاگ جاتے تہے۔

برہما

اخبار مقام مولمین سے دریافت ہوتا ہے کہ شاہ برہمانے ناظم سابق رنگون کو معزول کر کے، ۲۸ تاریخ ماہ نومبر کو ایک اور ناظم مقام مذکور میں بہیجا۔ چنانچہ ناظم مذکور بہت توزک اور شان و شوکت سے رنگون میں داخل ہو کر امورات حکومت اور فرماں روائی میں مصروف ہوا۔ پہلی تاریخ دسمبر کو .... صاحب رزیڈینٹ انگریزی واسطے ملاقات ناظم مذکور کے گئے اور دیر تک کلمات محبت و اخلاص ہوتے رہے۔

ڈاک

منکشف ہوتا ہے کہ نواب معلی القاب گورنر جنرل بہادر نے منتظمان ڈاک انگریزی کو حکم ناطق بہیجا ہے کہ ہر روز کلکتہ سے لدہیانہ میں تہیلی ڈاک کی دو دفعہ پونہچا کرے اور علی ہذا القیاس لدہیانہ سے بہی کلکتہ میں دو دفعہ ایک دنمیں ڈاک لگا کرے۔ سُنا جاتا ہے کہ اور اضلاع میں بہی نسبت ڈاک کے ایسا ہی حکم ہوا ہے۔

قلات

صاحب اخبار لدہیانہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے رازداران میر محراب خاں متوفے میں سے، انگریزان متعینہ اوس نواح کو ظاہر کیا کہ بزرگوں نے حاکم اس مقام کے بہت صندوق جواہرات کے زمین میں دفن کئے ہیں۔ اگر مجھکو دسواں حصہ اوسکا ملے تو میں نشاندہی کر سکتا ہوں۔ چنانچہ صاحبان عالیشان نے حسب نشاندہی شخص مذکور کے، زمین کھدائی اور جواہرات چار لاکھ روپے کا پایا۔ کہتے ہیں کہ قلعہ مذکور میں بادشاہان پیشین کے وقت سے خزانہ وغیرہ بہت دفن ہیں۔

لدھیانہ

دہانکے اخبار سے دریافت ہوتا ہو کہ اہالیان حرم محترم حضرت خلافت پناہ شاہ شجاع الملک اور زمان شاہ کے لدہیانہ سے کابل کو عنقریب روانہ ہونگے۔

دوست محمد خاں

واضح ہوتا ہو کہ امیر دوست محمد خاں اپنے قبائل کو خروم میں چھوڑ کر بخارا کو گیا ہو۔ خانمذکور کے وہاں جانیکا سبب یہ سنا جاتا ہے کہ بموجب کہنے ایلچی شا . . . . کے والی بخارا نے خانمذکور کو بلاکر اقرار کیا ہو کہ بعد انقضای ایام گرما کے، موسم بہار میں دس ہزار سوار جنگی تمہارے ساتھ کریں گے اور بیچ دلوا دینے تمہارے ملک کے ہر نوع تمہاری مدد کردیں گے۔ اور اوسطرف افواہ ہو کہ خانمذکور ایام بہار میں بامیان اوتر کر اور افواج گورکھ اور توپخانہ اسپی کو جو کہ وہاں متعین ہیں، قتل کر کے، سیدھا کابل کو چلا آویگا۔ ص ۳ کا

گورنر جنرل بہادر

نواب گورنر جنرل بہادر ۳۰ تاریخ ماہ گذشتہ کو ہمراہی مسٹر ڈاک صاحب سکرٹری کے، ربیل ڈاک کالپی سے روانہ ہوئے کپتان اوسبرن صاحب ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کو گورنر صاحب سے پہلے ہی روانہ ہوگئے تھے۔ صاحبان عالیشان متعینہ گوالیار جو کہ ہمرکاب نواب محتشم الیہم کے آئے تھے، ۲۱ تاریخ ماہ مذکور کو رخصت ہو کر چلے گئے۔

سمنول

راجہ ستارا جو کہ بیچ قید اہالیان سرکار کمپنی کے ہے، ۲۴ تاریخ ماہ گذشتہ کو بحراست سپاہیوں رجمنٹ . . . . کے سمنول میں پونہچا۔ وہاں سے الہ آباد کو بھیجا جاوے گا۔ اور قلعہ الہ آباد میں مقید رہیگا۔

گجرات

منکشف ہوتا ہو کہ وہاں کے راجہ نے سوالات اور شرائط پیش کئے ہوئے گورنمنٹ بمبئی کے قبول کرلئے۔ اور اظہار دوستی ساتھہ گورنمنٹ کے کرتا ہو۔ کہتے ہیں کہ راجۂ موصوف نے سرگذشت راجہ ستارا کی سنکر، عبرت قبول کی۔ وگرنہ اغلب ہو کہ شرائط اہالیان گورنمنٹ کو ہرگز قبول نہ کرتا۔ ظاہرا راجہ موصوف بہت دانا معلوم ہوتا ہو، اس واسطے کہ مصلحت وقت جان کر

متابعت گورنمنٹ بجان و دل قبول کی۔

ستارا

واضح ہوتا ہی کہ نیا راجہ ستارا کا بہت نیک بخت اور رعیت پرور اور منصف ہی۔ رعایا اوس سے راضی اور شاکر ہی، اور اہالیانِ سرکار کمپنی بہی اوسکے چلن سے خوش ہیں۔

چین

بموجب جنرل اوڑر کے سپاہ ولینٹیر کرتپیدا اور دیناپور کی قریب ایک ہزار آدمیونکے طرف چین کے روانہ ہوگی چنانچہ تین رجمنٹیں انگریزی ملکہ انگلستانکی کو بہی یہی حکم سنایا گیا ہی۔ سواس سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ بیشک فیمابین ان دونو ریاستونکے جنگ عظیم واقع ہوگی۔ افواہ ہی کہ گورنر صاحب بہادر بہی سنگاپور تک تشریف لیجاویں گے۔

آگرہ

دریافت ہوتا ہی کہ مسٹر ٹی سی روبرٹسن صاحب نے لفٹنٹ گورنری ان اضلاع کی قبول کی ہی اور نواب گورنر جنرل سے یہہ درخواست کی ہی کہ دو سکرتر واسطے اہتمام رونیو جڈیشل اور پولٹی کل ڈیپارٹمنٹ ہمارے ساتہہ مقرر ہوویں اور ایک سکرتر جنگی واسطے انتظام امور اس پریسیڈنسی کے ہمارے تعینات رہے۔

جودہ پور

سُنا جاتا ہی کہ پہر درمیان اہالیان گورنمنٹ اور مہاراجہ والی جودہ پور کے فیصلہ ہونیکو ہی۔

لاہور

وقت دربار کے دیوان دیناتہہ کو حکم ہوا کہ مصر بیلی رام خزانچی سے حساب خزانہ کا لو۔ کنور نونہال سنگہ نے دیانتداری مصر مذکور دیکہہ کر، اوسکو اور اوسکے بہائیوں کو خلعت دس ہزار روپے کے مرحمت کئے۔

غوربند

واضح ہوتا ہی کہ مالصاحب انگریز نے معہ فوج ظفر موج انگریزی نواحِ غوربند میں خیمہ زن ہوکر، انتظام اوس ملک کا بوجہ احسن کیا۔ اور طرفہ تر یہہ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہ اکثر انگریزونکو غوریں میں مار ڈالا تہا، وہ بہی تدبیر صاحبِ موصوف سے گرفتار ہوئے۔

غارتگری

سوداگر ہرات کے بارادہ بیچنے گہوڑوں کے طرف لاہور کے روانہ ہوئے تہے۔ اثناء راہ میں بلوچانِ غارت شعار نے اون پر حملہ کیا۔ سوداگروں نے دادِ شجاعت کی دے کر تمام مال و اسباب کو بچایا۔ مگر..... گہوڑے بادرفتار چوروںکے نیزونسے زخمی ہوئے۔

بھوپال

مسٹر ایل ولکن سن صاحب اجنٹ بھوپال کے نے رخصت چار مہینے کی حاصل کی ..... ڈبلیو رڈل صاحب ۶۰ رجمٹ پیادگان ہندوستانی کے انچارج پولیٹی کل اجنٹی بھوپال، بجائے صاحب مذکور، تا انقضای ایام رخصت اونکی کے کام کیا کریں۔

بمبئی

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہی کہ امیر خاں رئیس مالوہ نے بقضائے الہی وفات پائی۔ کہتے ہیں بباعث وفات راجہ متوفی کے، جاگیر قریب دس لاکھ روپے کی اہالیان گورنمنٹ کے ہاتھ آئی۔ سُنا جاتا ہی کہ ہلکر دعوے اس جاگیر کا کرتا ہی۔ چنانچہ بعضے کہتے ہیں کہ وہ اس جاگیر کے واسطے گورنمنٹ سے جھگڑا کرے گا اونے قریب اسی ہزار آدمیوں کے جمع کیا ہی۔

بنگالہ

واضح ہوتا ہی کہ آنریبل ڈبلیو ڈبلیو برڈ صاحب بروقت روانگی آنریبل بی سی روبرٹ سن صاحب کے گورنر بنگالہ کے ہونگے۔

کابل

وہانکے اخبار سے دریافت ہوتا ہی کہ بیشک افواج روس طرف خیبر کے بڑہتی چلی آتی ہی۔

گوالیار

از روئے ایک خط کارسپان ڈنٹ کے، حال سیاہ مہاراجہ جھنکو راؤ سیندھیہ اور ملاقاتِ گورنر صاحب وغیرہ کا جو کچھہ دریافت ہوا ہی، لکہا جا رہا ہی۔ افواج سندھیہ بہادر قریب تیس ہزار آدمیونکے شمار کی جاتی ہی۔ دار الخلافہ میں فوج پچیس ہزار آدمیونسے کم نہیں ہی۔ اس فوج میں سے جو گروہ نہایت پیارا مہاراجہ کا ہی۔ اونہیں سے ہر ایک ...... کہلاتا ہی۔ وہ سب ..... اشرافانِ قوم مرہٹہ سے اور دربار میں اونکو بیٹھنے کی اجازت ہی۔ یومیہ اونکا دو روپیہ سے بارہ روپیہ تک ہی اور اس سبب سے اونکو پوشاک اور سواری اور ہتھیار اچھے رکھنے پڑتے ہیں۔ اونکا خاص ہتیار تو نیزہ ہی لیکن تلوار اور پستول بہی باندھتے ہیں۔ اون کا افسر ایک سردار ہی کہ اوسکو گروجی کہتے ہیں۔ فوج سوار اونکی قریب پندرہ ہزار کے ہی اور بندوقیں رکہتے ہیں۔ قواعد جنگ سے بہت خوب واقف ہیں۔ سپہ سالار خاص مہاراجہ کے کیمپو کا باپو ساتولیا نام ایک سردار عظیم الشان ہے۔ یہ کیمپو مشتمل ہی آٹھہ رجمٹوں پر اور ہر ایک رجمنٹ میں چھہ سو آدمیوں سے زیادہ نہیں ہیں اور ایک اور رجمنٹ غول ہی مثل رجمٹ نجیبانِ انگریزی کے۔ کرنیل جیک صاحب علاوہ ایک رجمٹ غول کے کمینڈر بارہ رجمٹوں کے ہیں۔ تین سو سوار بہی اون کے تعین رہتے ہیں۔ کرنیل ہیپ ٹرٹ صاحب بہی ایک برگٹ کے حاکم ہیں اور

بہت بہادر ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ صاحب کرنیل اسکنر صاحب کے ہم مکتب ہیں اور انسے بھی اکثر کارہائے نمایاں وقوع میں آئے ہیں۔ ان صاحب کے زیر حکم چار رجمنٹیں قواعد دان اور دو غول اور تین سو سوار اور تمام توپخانہ ہمراہ صاحب موصوف کے ..... ساتھ افسری فوج کے ممتاز ہیں۔ افسر چوتھے برگڈ کے سکندر صاحب ہیں، زیر حکم ان کے چار رجمنٹیں قواعد دان اور ایک غول اور دو سو سوار ہیں۔

علاوہ افواج مذکور الصدر، تین رجمنٹیں زیر حکم ..... با پوبلی صاحب کے ہیں، جو کہ سابق میں وزیر مہاراجہ کے تھے۔ اور دو پلٹن با با جین، صاحب خلف کرنیل بیپ ٹسٹ صاحب کے زیر حکم ہیں۔ اور ایک رجمنٹ ہیم سنگھ نام ایک ہندو کے سپرد ہیں۔ غرض کہ تمام فوج مہاراجہ ممدوح کی ساٹھ ستر ہزار آدمیوں سے کم نہیں ہے۔

نواب گورنر جنرل صاحب تریب نو اخت تین گھنٹے کے بہمراہی سواران نیزہ بردار اور بوڈی گارڈ کے محلسرائے پھول باغ میں کہ میدان پریٹ سپاہ مہاراجہ بھی اونکے سامنے ہے تشریف لیگئے۔ مہاراجہ نے استقبال کیا اور بہت تعظیم و تکریم سے کوچ پر بٹھایا۔ سردارانِ ..... درجہ بدرجہ بیٹھے۔ اس وقت قواعد بارہ رجمنٹوں کی عمل میں آئی۔ صاحبانِ عالیشانِ انگریز بہت محظوظ ہوئے ـــ کرنیل جیک صاحب اور کرنیل بیپ ٹسٹ صاحب کی ملاقات گورنر صاحب بہادر سے بخوبی ہوئی۔

خطوط

صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اخبار سلمہٗ

ہر چند میں نے اکثر ہر چہار اخبار انگریزی اور فارسی میں حالات جبر اور تعدی اہالی پولیس ہندوستانی بہت کچھ دیکھے، لیکن مجھے یقین کامل اسقدر نہیں ہوتا تھا کہ جس قدر اخبار دنمیں دیکھتا تھا۔ میںنے اخبار ہرکارہ میں چند مضمون خطوط اور اظہاراتِ رد سائے کلکتہ مثلِ رگناتھ ٹھاکر وغیرہ مشتمل اوپر انواع واقسام کے جبر اہلکاران پولیس کے دیکھے تھے، تو بہت تعجب ہوا تھا۔ اور حمل لکھنے والوں کی فضولی پر کرتا تھا ....

لیکن اب جو میں نے اکثر معاملات اپنی آنکھ سے دیکھے اور بعضے ایسے دوستوں سے سنے کہ اونکا دیکھنا بمنزلہ اپنے دیکھنے کے جانتا ہوں، مجھے بہت افسوس ہوا۔ بے شک عہدۂ پولیس داری کا اس زمانہ میں اہلکاران ہندوستانی کو کم از ..... فرعونی نہیں۔ یہ کلیہ باعتبار کثرت کے ہے کہ بیشتر اسی قسم کے دیکھے اور سنے۔ اور یوں قلیل اگر ایسے نہ ہوئے تو وہ اس زمانہ میں پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں، بلکہ وہ کم حوصلگی پر محمول کئے جاتے ہیں اور اہلکار اونکو بے لیاقت سمجھتے ہیں۔ الحق بیشتر تو تھانہ دارونکا عجیب طرح کا حال دیکھا کہ بیان سے باہر ہے۔ یہ رعایا بہت تکلیف پاتی ہوگی خصوص غربا جنکو کہ سرکار میں نالش کرنے سے اور اپنا ہرج متصور ہوگا، وہ تہر درویش بجان درویش کہکے، اپنا من مار کر چپ رہنا ہی واجب جانتے ہونگے۔ لیکن بہت شکر ہے کہ سرکار کے کان میں بھی یہہ حالات بخوبی پہنچ گئے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ

جلد انتظام اس امر کا ظہور پکڑے۔

فی الواقع اب جبر اسکا حد سے گزر گیا ہی۔ اکثر تو اس طرح کے لوگ ہیں کہ جہاں عہدہ پولس داروغگی کا پایا، پھر حکومت کا نشہ اسطرح کا اونکے دماغ میں سماتا ہی کہ بالکل حاکم حقیقی کو بھول جاتے ہیں۔ صاحبانِ مجسٹریٹ اور جنٹ مجسٹریٹ کبھی اوس حکومت کو نہیں جایز رکھیں جو کہ یہہ لوگ حکومت ناجایز کو روا رکھتے ہیں۔ ایک چھوٹی سی بات ظاہر میں، جو حقیقت میں بہت بڑی ہی میں بیان کرتا ہوں، جو اونکا روزمرہ ہی جس شخص کو چاہتے ہیں بلا سبب بغیر کسی حکم کے یا علت کے صرف از راہ حکومت کے، خواہ واسطے طمع نفسانی کے، خواہ واسطے نشاط اور سرور نفس کے، غرض جب چاہتے ہیں طلب کرتے ہیں۔ اور جو وہ شخص نہ آوے تو مسند نمرودی پر بیٹھے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ کھینچ کرے آؤ۔ اب وہ غریب اگر نہ آوے تو عزت جاوے اور جو سرکار میں فریاد کرے اور حاکم منصف اوسکی دادرسی چاہے تو اول تو اوسکا اثبات مدعا مشکل، کیونکہ طلبی کرنے والے بھی اونھیں میں سے برادرِ شغال، اور دوسرے یہ ڈر کہ کسی اور علت میں نہ پھنسا دیویں اور حکام کہاں تک جزئیات کو پہنچ سکیں۔ بہتیرے امرا ایسے ہیں کہ تجویز اور تدبیر اونھیں ان کے اعتماد اور تحقیقات پر ہو سکتی ہی، سو انکا یہہ حال ہی مشتی نمونہ خروارے جو کہ لکھا گیا اب اس پر قیاس کیا چاہیئے کہ اگر کوئی شریف بھلا مانس تقضائے ناگہانی سے کسی تہمت میں آ جاوے تو حضرات کیا نہیں عمل میں لاتے۔ بہت سجدہ شکر کے ادا کئے جاویں جو سرکار جلدی اوس انتظام کو ظہور میں لاوے جو کہ مدت سے درپیشی اوس کے سنی جاتی ہی۔ بے شک رعایا اوس انتظام سے بہت امن اور چین میں ہو جاویگی اور صاحبانِ مجسٹریٹ اور جنٹ مجسٹریٹ کو بھی بہت تکلیف بچ جائیگی۔ الراقم م ب فقط

باہتمام سید معین الدین مالک کے چھاپا ہوا

اخبار دہلی

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عصہ سالیانہ

نمبر ۱۵۶ — ۱۶ رفروری ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ — جلد ۳

اشتہارات

دستکات جو کلکٹری سے بموجب حکم صدر کے جاری ہوتی ہیں، بموجب اوس کے اس چھاپہ خانہ میں تیار ہیں قیمت فیصدی دو روپیہ مقرر ہی۔ یعنی بیس روپیہ ہزار۔ جتنی جن صاحب کلکٹر کو منظور ہوں، اس چھاپہ خانہ کے ہتم کو لکھیں، فوراً بھیجی جائیں گی۔ کتب مفصلہ ذیل جو اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں، بہ تفصیل قیمت یہ ہیں۔

قرآن جو ترجمہ کروایا ہوا حامد علیخاں کا، طیار ہو چکا ہی اور محشی ہی۔ قیمت ہدیہ اوسکی للعہ ر

قرآن تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذ کشمیری پر حمہ ر

حلیۃ المتقین بخط نستعلیق سے ۸ر

صحیفہ کاملہ مترجم بزبان فارسی للعہ،

تذکرہ گلشن بیخار تالیف نواب مصطفیٰ خاں حمہ ۶ر

تلوار

ایک تلوار جس پر کئی مورتیں اہل ہنود کے اوتاروں کی ہیں، مشہور ہی کہ کسی رانا کی کمر کی ہی بطور سیف کے ہی بہت بھاری، جس کو منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اوسکی مار

نقشجات شطرنج

ایک کتاب جسمیں بیس نقشہ شطرنج کے ہیں، ایجاد ڈلٹا صاحب کی۔ قیمت سے ر

میز

ایک میز بہت تحفہ لکڑی کی ہی جس صاحب کو منظور ہو، مہتمم کو لکھیں۔ قیمت عہ ر

تقرر مختار و وکیل

ایک خط ہمارے ایک کارسپانڈنٹ کا اس باب میں آیا، سو مقام خطوط میں مندرج ہی۔ لیکن ہم نہیں پسند کرتے۔ یہہ کچھ بات نہیں کہ ایک شخص خاص معزز یا عورت پردہ نشین کا مختار منظور ہو اور دوسرے کا نہ ہو۔ انصاف تقاضا عمومیت کا کرتا ہی کہ اگر کوئی شخص مستوجب عدالت فوجداری کا ہو، تو از روے انصاف عقل سلیم نہیں اجازت

دیتی کہ فرق کیا جاوے ایک کا دوسرے سے۔ کیونکہ سرکار کے نزدیک سب یکساں ہیں۔

اور علاوہ اس کے بیشتر صاحب معاملہ اسطرح کے ناواقف ہیں کہ اگر وکیل مختار جو قواعد اور قانون سرکاری سے واقف ہیں، اونکو ہدایت اور اعانت نہ کریں، تو اونکے سچے مقدمہ ڈوب جاویں اور صاحبان عدالت کو بھی بہت تکلیف ہووے۔

پولیس

.... تھانہ سرائے بسنت کے خاص مکان تھانہ میں چوری ہوئی۔ کچھہ روپیہ بابت کسی سراغ کے وصول ہوکے آیا ہوا تھا، لیکن وہ تو چوروں کے ہاتھہ نہ پڑا، تھانہ دار صاحب جہاں آرام کرتے تھے، خاص اونکے پلنگ کے نیچے سے چور ایک گٹھری لیگئے۔ اور اتفاقاً وہ گٹھری کاغذات دفتر تھانہ کی تھی۔ پچھے برقنداز معطل ہوئے ہیں۔ تحقیقات درپیش ہے۔ ص الکہ

یہ واردات بہت یاد دلاتی ہے قصیدۂ مرزا رفیع السودا علیہ رحمۃ کا، جسمیں بہت کیفیت کے شعر ہیں۔

خاص تعلقہ چاندنی چوک میں ایک بزاز کے ہاں نقب ہوئی۔ کچھ لوگ گرفتار بھی ہوئے ہیں۔

مچلکہ

سنا گیا کہ شہر میں ان دنوں سب مکاندار و نسے، یعنی جن لوگوں کے مکانوں میں کہ یہ لوگ رہتے ہیں اونسے، مچلکہ طلب ہو؛ اس مضمون کا کہ وہ بدمعاش اور بدوضعوں کو اپنے مکان میں کرایہ کو نہ رکھیں۔ چونکہ بہت لوگ صاحب مکان اس شہر میں ہیں تو وہ بہت اس بات سے ناراض اور خوفناک ہو رہے ہیں، اس لحاظ سے کہ ہم کیا جانیں کہ کون آدمی بدمعاش ہی حقیقت میں۔ کیونکہ بہتیرے لوگ ظاہر میں بد وضع اور بدمعاش نہیں ہوتے، اور باطن میں ایسے ہوتے ہیں نیچے کہ خدا امان میں رکھے۔ اس باب میں اکثر کارسپانڈنٹوں کے خطوط ہمارے پاس پونہچے ہیں۔ بعضونکی رائی یہہ ہی کہ مچلکہ لینا باعث انتظام ہی، اور سرکار نے بہت مستحسن تجویز نکالی ہی۔ اور اکثر ونکی رائے برخلاف اسکے ہی۔ اس دفعہ پرچہ اخبار میں گنجائش اوسکے درج کرنیکی نہیں، کیونکہ مضمون بہت طویل ہی؛ لیکن دلیلیں بہت دلچسپ ہیں۔

صاحب کلکٹر دہلی

صاحب کلکٹر بہادر ۳۱ جنوری سنہ حال سے بتقریب دورہ کے باہر ہیں۔ اب ڈیرہ دیہات پرگنہ جنوب میں ہی۔ چند گانو کے تنازع سرحدات تھے، سو اوسکا انفصال بہت ملحوظ ہے اور دیکھنا حالات دیہات بارانی بھی مقصود ہی۔ کہتے ہیں کہ سرحد موضع کوٹلہ کلاں علاقہ سرکار اور موضع دیہہ جاگیر جے سنگہ رائے خلف بھوانی شنکر میں مدت سے تنازع واقع تھا۔ سو صاحب کلکٹر بہادر نے بذات خود محل تنازع پر جاکے، ساتھ تقرر پنچوں کے فیصلہ سرحد کا کیا۔ اور کئی تنازعین فیصلہ کیں۔ اغلب ہی کہ آج شہر میں آدین۔

کہتے ہیں کہ یہہ صاحب بہت انصاف دوست ہیں اور محنت مشقت بہت کرتے ہیں۔ ہندوستانی علم پر کچھ چنداں

اعتماد نہیں رکھتے۔ بذات خود بہت کوشش کار سرکار اور رعایا میں کرتے ہیں۔

حاجی خاں کاکڑ

فوج ہمراہی میجر وار صاحب کی معہ حاجی خاں کاکڑ کے، ۹ تاریخ اس مہینے کی سواد دہلی میں پونہچی اور ۱۱ تاریخ کو طرف میرٹھ کے روانہ ہوئی ـــ خبر تحقیق ہو کہ خاں مذکور چنارگڈہ میں قید کیا جاویگا۔

فیروزپور

اوس طرف کے خطوط سے واضح ہے کہ بسبب امساک باراں کے، وہاں بہت گرانی ہوگئی تھی۔ مگر عنایت الٰہی سے پندرہ بیس دن ہوئے کہ بارش خوب ہوگئی۔ اب نرخ غلّہ اس تفصیل سے ہو۔ گندم ۱۳ ثار۔ نخود ۱۸ ثار۔ برنج ۸ ثار ـ روغن زرد ۳ ثار۔ روغن سیاہ ۵ ثار۔

پہلی تاریخ اس مہینے کی پلٹن ..... کی فیروزپور میں پونہچی۔ اغلب ہو کہ پلٹن بردوان کی گفتگو کے سرکار لاہور سے، اوس طرف دریائے ستلج کے عبور کرے، اور روانہ کابل کی ہووے۔

کپتان متھال صاحب ناظم رسد ملک پنجاب واسطے فراہمی رسد کے طرف اٹک کے روانہ ہونگے۔ خبر تھی کہ صاحب کمشنر بہادر دہلی ۱۱ تاریخ اس مہینے کی فیروزپور میں داخل ہوں گے۔ سو اغلب ہو کہ پونہچے ہونگے۔

سنا جاتا ہو کہ منشی ہادی حسین خاں جو سابق میں اسکالر تھے دہلی کالج کے اور مدرس بھی تھے، سو اب تحصیلدار ہیں فیروزپور میں مشہور ہو کہ یہ شخص وہاں بہت نیک نام ہو اور مرزا عباس طالبعلم کالج مذکور وہاں کوتوال ہو۔ بہت خوب انتظام کیا ہو یقین ہو کہ اگر طلبہ مدرسہ اور کالج کو اسطرح عہدہ ہائے جلیل ملیں، تو لوگ بہت تحصیل علم کریں اور ترقی اس ملک میں بھی قرار واقعی ہووے۔

بردوان

اسطرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہو کہ مسٹر اسٹارلنگ صاحب کلکٹر بردوان نے بمدنظر آسائش رعایا کے ایک تجویز نیک ایسی کی ہے کہ اوسکے ذریعہ سے نام نیک صاحب موصوف کا ہمیشہ رہیگا، اور اوس نواح کی رعایا کو خصوصاً تجارت پیشوں کو بہت منافع حاصل ہوا کریگا۔ وہ تجویز یہہ ہو کہ ضلع بردوان میں ایک ندی ہو کہ موسم برسات میں پانی سے بھر جاتی ہو اور تجار راہ دور و نزدیک سے اسباب تجارت کشتیوں پر بار کر کے موسم برسات میں اوس ضلع میں لے جاتے ہیں اور بہت نفع اوٹھاتے ہیں اور بعد موسم برسات کے پانی اوس ندی کا خشک ہوجاتا ہو اور اس سبب سے سوداگر اسباب نہیں لا سکتے ہیں۔ کلکٹر موصوف نے واسطے آسائش و رفاہ خلایق کے یہہ مصلحت ٹھہرائی ہو کہ اگر اوس ندی کو کہ دریائے بھاگرتی سے اتصال رکھتی ہو، مقام کلنہ سے حد بردوان تک عمیق کردیں، تو یقین ہو کہ بارہ مہینے پانی .... آمدورفت کشتیوں سوداگروں کی ہمیشہ جاری رہے گی۔ مزارعان دیہات کو بھی بہت فائدہ ہوتا رہیگا۔

الغرض جب محاسبوں نے حساب کیا تو دریافت ہوا کہ اسکی طیاری میں کم بارہ لاکھ روپیہ سے صرف نہ ہوگا۔ چنانچہ

ایک لاکھ روپیہ کلکٹر موصوف نے اور تین لاکھ روپے راجہ بردوان نے دینا کیا ہے۔ علی ہذا القیاس اوروں نے بھی مثل زمینداروں اور مالگذاروں اور سوداگروں کے موافق اپنے اپنے وسعت اور امکان کے اقرار دینے زر کا کرکے کاغذ پر دستخط کیا ہے۔

صاحب موصوف نے کاغذ چندہ کو معہ تمام کیفیت حال کے حضور صاحبان کونسل میں بھیج کر استدعائے اعانت کی ہے۔ ص ۲ کالم ۲

چونکہ تجویز صاحب کلکٹر موصوف کی محض خیر ہے، عجب نہیں کہ حکام کونسل التماس کلکٹر کو منظور کریں اور اس باب میں اعانت کریں۔

بنگالہ

اخبار جام جہاں نما سے واضح ہوتا ہو کہ آنریبل روبرٹسن صاحب بہادر قائم مقام گورنر بنگالہ، پہلی تاریخ فروری سنہ حال کو بسبیل ڈاک روانہ ہندوستان ہونگے اور مقام بنارس یا الہ آباد میں نواب گورنر جنرل بہادر سے ملاقات کریں گے، اور اور بعد صلاح و مشورہ کے اگر اتفاق ہوا تو قصد اکبرآباد کا کریں گے، اور ہمرکاب نواب محتشم الیہم کے طرف کلکتہ کے کوچ کرینگے۔

کہتے ہیں کہ کورٹ ڈائرکٹرس نے ایسی تجویز کی ہو کہ لفٹنٹ گورنر اکبرآباد کے تئیں مثل گورنران بمبئی اور مندراس کے، سرانجام مہام عظیمہ ملکی اور مالی میں، بے مشارکت غیر اختیار اور اقتدار حاصل رہیگا۔

قلعہ پشات

حال فتح کا اس قلعہ کی جو کچھ دریافت ہوا ہو، واسطے ناظرین اخبار کے لکھا جاتا ہو۔ یعنی کچھ سپاہ سوار و پیادہ انگریزی و ہندوستانی اور کئی توپیں بسر کردگی پانچ افسروں کے، جلال آباد سے واسطے تسخیر قلعہ مذکور الصدر کے بھیجی گئی تھی۔

۱۸ تاریخ جنوری کو سپاہ مذکور محاذی قلعہ مسطور کے پہونچ کر، منتظر موقوف ہوجانے ترشح کے رہی۔ جب کہ ترشح موقوف ہوا اور دروازہ قلعہ کا نمودار، تو کپتان ایبٹ صاحب نے دروازہ قلعہ پر گولے مارنے شروع کئے۔ اسمیں پھر مینہ برسنے لگا، مگر توپ انگریزی چلتی رہیں۔ بعد دو گھنٹے کے دونو طرف دروازہ کے فصیل میں روزن ہوگئے۔ بفور دیکھنے اس حال کے، لفٹنٹ پیگو صاحب افسر انجینرز معہ ایک گروہ گوروں کے، واسطے توڑ ڈالنے دروازہ کے آگے بڑھے، اور باہر کے دروازہ کو توڑ کر، قصد توڑنے اندر کے دروازہ کا کیا۔ اس اثنا میں بگل بجانے والے نے ان لوگوں کو آگے جاتے ہوئے دیکھ کر، بگمان اس بات کے کہ وقت ہلہ کا آپونہچا، بگل ہلہ کا بجایا۔ بمجرد استماع آواز بگل کے، گروہ متعینہ ہلہ کا اندر گھس گیا۔ سپاہ مذکور قریب اندر کے دروازہ کے پہونچی تھی کہ لفٹنٹ موصوف نے دروازہ مذکور کو بند اور سالم پایا اور یہ ماجرا دیکھتے ہی اولٹے پھرے اور سپاہ کو حکم دیا کہ مقامات پناہ میں کھڑے ہوجاویں، جہاں کہ زد حریف کی نہ ہووے۔

بعد ایک تھوڑی دیر کے باوجود اس حالت کے کہ حریف قلعہ پر سے آگ برسا رہے تھے؛ پھر بھی جوانان فوج بارود کے، واسطے اڑا دینے قلعہ کے بڑھے۔ مگر بباعث سیل جانے بارود کے

یا بہ سبب اصلی نقص باروت کے، دروازہ نہ اوڑا۔ چنانچہ ایک دفعہ اور بھی یہی تدبیر عمل میں آئی، لیکن دروازہ نہ ٹوٹا۔ اور بھی بہت تدبیریں کیں، مگر کوئی موثر نہ ہوئی اور سپاہ بباعث برسنے مینہ اور سردی موسم کے، عاجز ہوگئی۔ مگر عنایت الٰہی یہہ ہوئی کہ رات کے وقت سردار سید حسین جو قلعہ میں لڑ رہا تھا، معہ ہمراہیوں کے بھاگ گیا اور صبح کے وقت سپاہ انگریزی داخل قلعہ ہوئی ایک پرائیویٹ رجمنٹ گورونکا اور ایک جمعدار دو حوالدار اور ۱۹ سپاہی مارے گئے۔ اور لفٹننٹ کولن سن اور ...... میکسن صاحب اور ۳۳ سپاہی زخمی ہوئے۔ مگر لفٹننٹ موصوف نے زخمہائے کاری کھائے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر مینہہ نہ برستا ہوتا، تو یہ قلعہ دو گھنٹے میں فتح ہوجاتا اور سید موصوف کو گرفتار کر لیتے۔

کپتان ....سن بی صاحب معہ رسد اور .... کے جلال آباد سے طرف قلعہ مذکور کے روانہ ہوئے تھے، مگر بباعث کثرت بارش باران کے آگے نہ بڑھ سکے ...... کہتے ہیں کہ یہ ملک بہت زرخیز اور قابل زراعت اور آباد ہے اور اسمیں اکثر قلعہ مٹی کے بہت مستحکم اور استوار ہیں۔

درۂ خیبر

واضح ہوتا ہے کہ عبدالرحمان خاں اور سردار جو کہ طرف ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے بھاگ گئے تھے، وہ لوگ اب درہ خیبر میں پھر آگئے ہیں۔ چنانچہ اونھوں نے قوم..... کو پیغام بھیجا تھا کہ ہم فی سوار بیس روپیہ اور فی پیادہ بارہ روپیہ تنخواہ دیں گے جس کسی کو نوکری منظور ہووے، ہمارے پاس آوے۔ سو ایسا سُنا جاتا ہے کہ اونھوں نے درجواب یہہ ظاہر کیا کہ ہم حکومت شاہ شجاع الملک سے بہت راضی اور خوش ہیں اور جیسا کہ صاحب لوگونکو ہم نے دوست دیکھا اور منصف پایا، ایسا ہمیں کوئی نہیں ملا تھا۔

ڈکیتی

منکشف ہوتا ہے کہ بہت سے آدمی قوم بداوت میں سے ملک بیکانیر سے اونٹوں پر سوار ہو کر آئے اور موضع خیلان پور پر کہ متصل شہر سرسہ کے ہے، حملہ کیا۔ تھانہ دار سرسہ نے تعاقب کیا۔ معلوم ہوا کہ ڈاکو لوگ سجان گڑھ کے رہنے والے ہیں جو کہ علاقہ بیکانیر میں واقع ہے اور وہاں کے عامل نے بیچ گرفتار کرنے مجرموں کے، تھانہ دار سرسہ کی اعانت نہ کی۔ اور یہ بہانہ کیا کہ میں اونھیں گرفتار نہیں کر سکتا، اس لئے کہ گرفتار کرنا ان لوگونکا میری طاقت سے باہر ہے۔

جلال آباد

پیشتر اوس طرف کے اخبار سے ایسا دریافت ہوا تھا کہ شاہ جم جاہ شاہ شجاع الملک اپنے حرم سرا کو جلال آباد میں بلایا چاہتے ہیں اور اغلب تھا کہ عنقریب مردمان حرم محترم شاہ موصوف لدھیانہ سے روانہ جلال آباد ہونگیں۔ ان دنوں وہانکے ایک خط سے ایسا دریافت ہوا کہ شاہ ممدوح نے تنخواہ پانچ مہینے کی ملازمانِ خاص وعام کو پیشگی دیکر، ارشاد فرمایا ہے کہ بعد نوروز کے کہ موسم اعتدال ہوگا۔ دائرۂ دولت طرف قندھار کے کوچ کریگا۔ بالفعل بلانا قبائل کا ملتوی ہے۔ لیکن افواہ ہے کہ

بعد ماہِ محرم کے روانہ جلال آباد ہونگے۔

خراسان

ص کالم ۲

دریافت ہوا ہو کہ دو برس کے عرصہ سے بارہ ہزار سوار و پیادہ شاہِ ایران کے، نواحِ مشہد میں رہتے تھے۔ چونکہ اونکی تنخواہ بہت چڑھ گئی تھی، اس جہت سے مردمانِ فوج مذکور نے بباعث ضیق معاش کے روزگار چھوڑ کر، مجاوری درگاہ حضرت امام صاحب کی اختیار کی اور ترک تعلق کیا۔

بخارا

کئی مہینے ہوئے کہ والی بخارا آنے سفیرانِ روس اور انگلستان سے، مہمات ملک داری میں اندیشہ کرتا تھا اور وزرائے درگاہِ شاہ ممدوح بھی اس امر میں متفکر رہتے تھے۔ اس اثنا میں ایک شخص نے حاضرانِ دربار میں سے خدمتِ شاہِ موصوف میں عرض کی کہ آغازِ ایام سلطنتِ اس درگاہ دولت پناہ سے بادشاہانِ روس و ایران سے کبھی دوستی نہیں ہوئی، بلکہ اکثر بہادران ترکستان نے بیچ تخریب اور پامالی ممالک مذکورین کے بہت کوشش کی ہو۔ صلاح دولت یہہ ہو کہ آنے سفیر شاہ انگلستان کو مغتنمات سے سمجھ کر، عہد و پیمان درست کریں۔ آگے جو کچھ بادشاہ مناسب وقت جانیں سو کریں۔ کہتے ہیں کہ بعضے حاسدوں نے دربار میں شاہ ممدوح کے عرض کی کہ مرزا احسن علیخاں خفیہ بذریعہ وزرائے ایران کے، شاہ روس سے خط و کتابت رکھتا ہو۔ شاہ بخارا نے بمجرد استماع اس ماجرا کے، برہم ہو کر فرمایا کہ اس بات کو تحقیق کریں۔ الغرض قاصد گرفتار ہوا۔ خان مذکور نے درجواب لکھا تھا کہ اگرچہ زاد و بوم میرے بزرگوں کی ولایت ایران ہو، لیکن میرا مولد بخارا ہو، اور اسی ملک میں میں نے پرورش پائی ہو۔ یہہ نہیں ہو سکتا کہ اپنے ولیعہد سے بیوفائی کروں۔ شاہ ممدوح ملاحظہ مضمون عرضی سے بہت خوش ہوئے۔

روم

دریافت ہوتا ہے کہ جو مناقشہ درمیان قیصر روم اور والی مصر کے تھا، وہ ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہو۔ یعنی جو سفاین جنگی قیصر روم کی، والی مصر نے بدغا اپنے قبضہ میں کر لیں ہیں، وہ ابھی واپس نہیں کیں۔ چنانچہ سلاطین یورپ چاہتے ہیں کہ ان دونو بادشاہوں میں تصفیہ ہو جاوے۔

خبر عجیب

منکشف ہوا ہو کہ ان دنوں ایک جہاز رابٹ اسمال نام انگلستان سے دارالامارت کلکتہ میں وارد ہوا اور ماجرائے عجیب مردمان جہاز مذکور سے سنا گیا۔ یعنی جرگہ ملاحان انگریزی میں، ایک عورت نوجوان قوم انگریز میں سے بہ لباس مردانہ نوکر تھی۔ قضاراً اثنا ئے راہ میں افشا ئے راز ہوا کہ یہ شخص عورت ہو۔ بہت سی قیل و قال کے عورت نے سرگزشت اپنی بیان کی، کہ میں ایک لفٹنٹ جہاز جنگی کی بیٹی ہوں۔ باپ میرا بہت عیاش تھا۔ بعد ان کی وفات کے، کچھ مال و اسباب اور نقد و جنس نہ رہا

ص کالم

کہ اوسنے بسر اوقات کیے جب تک کہ مادرِ مہربان جیتی رہی، وہ کچھہ محنت مشقت کرکے پرورش کرتی تہی۔ جبکہ اوسنے بہی وفات پائی، تو کوئی وسیلہ سوائے ذات خدا کے نہ رہا۔

اور اونہیں دنوں میں کپتان اس جہاز کا نگاہداشت . . . . کی کرتا تہا۔ میں یہہ حال سنکر کپتان مذکور کے پاس گئی اور سوالِ خدمت کیا۔ کپتانِ جہاز نے مجھے نوکر رکھہ لیا۔ چنانچہ چار برس کے عرصے سے خدمت مذکور کو انصرام دیتی ہوں۔ یہ بات سنکر مردمان جہاز بہت حیران رہے اور اوسے لباس زنانہ پہنا کر، خاتونان جہاز میں داخل کیا۔ خاتونان جہاز نے بہی اوسکی بہت خاطر اور دلجوئی کی اور بہت نوازش فرمائی۔

حضور والا

اخبار دربار حضور والا سے دریافت ہوا کہ ۹ تاریخ اس مہینے کی دستار سرپیچ گوشوارہ طرۂ مقیشی کلغی مرصع چوغہ کمخواب دوشالہ ملبوس خاص مع قلم جواہر اور قلمدان نقرئی مرزا شاہرخ بہادر کو مرحمت ہوا اور نقیب کو حکم ہوا کہ باواز بلند پکار دے کہ مرزائے مذکور کو عہدۂ وزارت ہوا۔ سب لوگوں نے بتقریبِ عطائے عہدہ، مرزا شاہ رخ کو نذریں دیں۔

بتقریب فاتحہ میر محمدی پیرزادہ کی، سواری حضور کی ہوئی۔ راہ میں مغل بیگخان معزول نے نذر گذرانی اور بہت ضعیف نالی کی۔ مشہور ہو کہ شاید کچھہ قدرے قلیل تنخواہ بطور خبرگیری نان و پارچہ کے مقرر ہو جاوے۔

تاج الدین حسین خان کو حکم ہوا کہ مرزا شاہرخ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں دروازہ بائیں ڈیوڑھی سے۔

بادشاہ صاحب نے عید جمعہ کے دن کی۔ کہتے ہیں کہ گواہی ۲۹ کے چاند کی حضور میں آ گئی تہی، اس سبب دن جمعہ کا تاریخ دسویں قرار دیا گیا، اور منادی شہر میں ہو گئی تہی۔ سو بتقریب عید الضحیٰ حسب معمول سواری ہوئی۔ تمامی مراتب موافق دستور عمل میں آئے۔ راہ میں پہر مغل بیگخاں نے عرض کی حضور نے فرمایا کہ مغل بیگ بد نہیں ہو، اوسکے بیٹے نے حرکات نامناسب کیں۔ سواری میں حضور کی خواصی میں مرزا فخر الدین اور مرزا ابلاقی بیٹھے اور مرزا شاہرخ کی خواصی میں تاج الدین حسین خاں۔

سُنا گیا کہ بعد مراجعت عیدگاہ کے جب دربار ہوا تو سب نواب امیر اعلیٰ اودنے احمد محمود، جو دربار کے حاضر ہونے والے تہے، حاضر ہوئے۔ نذریں گزرانیں۔ ایک امیر نے کچھہ حرکت مشتمل ترک ادب کی تہی، مختار شاہی سے کچھہ رد و بدل بہی ہوئی، انجام کار بموجب اشارہ حضور کے نکالا ملا۔ اور شہر میں اکثر لوگوں نے ہفتہ کو عید کی، اور احتیاطاً جمعہ کو بہی نماز . . . . . .

سپرنٹنڈینٹ دہلی اخبار سلمہٗ

ہر چند منظوری عہدہ مختاری اور وکالت، بپاس عزت بعضے ذی عزت مرد و نکے اور عورات پردہ نشین کے بے شک مستحسن ہو لیکن میں نے اکثر کچہریوں کی سیر کی اور محکمات عدالت دیوانی اور فوجداری وغیرہ اضلاع میں رہا، بہت

تجربہ حاصل کیا۔ مینے خوب غور کرکے دیکھا کہ جس محکمہ میں مختار کار یا وکیل بیشتر ہوتے ہیں، وہاں کے حاکم کو بھی بہت تکلیف رہتی ہے۔ مقدمات بہت طول پکڑتے ہیں اور حق تلفیاں بھی رعایا کی بیشتر ہوتی ہیں۔ اکثر جھوٹے مقدمہ صنعت اور سادہ کاری مختاروں کی سے، اس طرح کا رنگ اور صورت پکڑتے ہیں، کہ سچا حقدار اپنے حق سے محروم رہ جاتا ہے اور جھوٹا مقدمہ سرسبز ہوتا ہے۔

اکثر مقدمات دیوانی میں یہ حال دیکھنے میں آیا کہ مثلاً ایک شخص قرض خواہ ہے اور ایک شخص قرضدار ہے۔ اور قرضدار بسبب ناداری یا کسی اور موانع کے، ادائی قرضہ نہیں کرسکتا۔ لیکن انکار قرضہ نہیں کرتا۔ اور اگر مدعی عدالت میں نالش کرے تو مدعا علیہ سادا دل وقت جاری ہونے اطلاعنامہ جوابدہی کے، انکار دعوی سے مقصود نہیں رکھتا۔ لیکن جہاں کوئی مختار وکیل اوس سے ملے تو بس تلقین کیا کہ صاحب تم بالکل انکار دعوی سے کرو۔ یا اگر تحریر اور نوشت کامل مدعی کے پاس ہوئی تو یہہ شعبدہ بتلایا کہ تم نوشت سے تو انکار نکرو۔ اقبال رکھو، لیکن گواہ ادائی زر کے گزران دو۔ اور اگر بالفرض ڈگری بھی مدعی کی ہوگئی تو جائداد میں سو طرح کی باتیں نکال کے پیش کیں۔ غرض انواع و اقسام کی حکایتیں اور تدبیریں یہہ حضرات نکال کے کھڑی کرتے ہیں۔ اور یقین ہے کہ اگر خود مدعی علیہ جواب دہ ہو تو یہہ فریب پیش نہ چلیں، اور وہ دو چار سوالوں میں سیدہے رستہ پر آجاوے۔

علی ہذا القیاس فوجداری میں بھی جہاں مختار کاروں کا دخل ہوا، وہاں بے شک حق باطل مشتبہ ہوا۔ چنانچہ مینے دیکھا کہ اکثر صاحبان مجسٹریٹ اور جنٹ مجسٹریٹ بیشتر مقدمات میں اسی سبب کر مختار نہیں منظور کرتے۔

الحق میری رائے میں یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، امورات فوجداری میں مختار کار نہ منظور ہو۔ الا کسی خاص مقدمہ میں کہ کوئی عورت پردہ نشین یا بہت معزز اور ذی رتبہ منتخب کوئی شخص کہ بہت ضرورت مستدعی ہو، اوسکے واسطے تو البتہ مختار کار منظور ہو۔ اور ایسی ہی دیوانی عدالت میں اگر ہو تو بہتر ہے۔

علاوہ اسکے بعضی جا ایسا دیکھنے میں آیا کہ عملہ عدالت اگر کچھہ لے یا نہ لے، لیکن بعضے مختار اور وکیل اونکو بھی بدنام کرتے ہیں۔ کیونکہ کوئی اہلی عملہ لے یا نہ لے، یہہ اپنے موکل سے خواہ مخواہ اونکے نام سے کچھہ نہ کچھہ لے مرتے ہیں گو کہ حقیقت میں اہل عملہ کے فرشتوں کو بھی خبر نہو۔ بہرکیف یہہ سب خرابیاں اوٹھتی ہیں تقرر مختاری سے۔ اگر مختار نہ ہوں تو یہہ فساد کثرۃ سے نہ اوٹھیں اور درحقیقت اتنے مقدمے بھی درپیش نہوا کریں جتنے کہ اب ہوتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ تمام مختار اور وکیل ایسے ہیں، جیسا کہ اوپر ذکر کیا۔ اکثر ایسے بھی ان لوگوں میں دیکھے کہ اونہیں فرشتہ سیرت کہا چاہیے سوائے اپنے حق مقررہ کے، ایک خرمہرہ تک ممنوع جانتے ہیں بلکہ تعلقہ دہلی میں نسبت اور جگہوں کی بہت امن دیکھا۔ لیکن تمیز ان میں اور اون میں بہت دشوار بلکہ مانند امر ناممکن کے ہے۔ اس لئے میری دانست میں بجز ضرورت مرقومۃ الصدر، خصوص سررشتہ فوجداری میں تقرر مختار نہیں ہو تو بہتر ہے۔

الراقم م

باہتمام سید معین الدین مالک کے چھاپہ ہوا ۵

اخبار دہلی

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لہ عہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۵ ۲۳ر فروری سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

صل کالم ا

احکام

کپتان جان لڈلو صاحب جو کہ ایسسٹنٹ سوم اجنٹ گورنر جنرل ممالک راجپوتانہ کے تھے اب پولیٹکل اجنٹ جودہ پور کے ہوئے میجر ژرک صدر لین صاحب ۲۷ رجمٹ پیادگان ہندوستانی کے ملیٹری سکرتر رزیڈنٹ حیدر آباد کے ہوئے۔ بباعث وفات دائس کپتان ڈائم صاحب کے مسٹر بی بکیس صاحب رزیڈنٹ اندور کے نے ۲۰ تاریخ ماہ آیندہ سے واسطے جانے بمبئی کے رخصت لی اور بر وقت روانہ ہونے صاحب موصوف کے میجر بورتھ وک صاحب کار رزیڈنسی اندور کیا کریں گے مسٹر ایف ایچ روبنسن صاحب بطور قایم مقام مجسٹرٹ اور کلکٹر فرخ آباد کے ہوئے اور میجر آر بی تھورن ہل صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور ڈیپوٹی کلکٹر فرخ آباد کے ہوں گے مسٹر ایچ بی ہیرنگٹن صاحب تا انقضائے ایام رخصت مسٹر ارکاٹ رایٹ صاحب کے سول اور سشن جج الہ آباد کے ہوئے۔ مسٹر آر بی مورگن صاحب بطور قایم مقام مجسٹریٹ اور کلکٹر حمیر پور کے ہوئے تا انقضائے ایام رخصت مسٹر جی جی ڈبلیو ٹانٹن صاحب کے۔ اور مسٹر مورگن صاحب کو حکم ہو کہ اوفس کلکٹری مرزا پور کا سپرد مسٹر ڈبلیو اس ڈ ونی تھورن صاحب کے کریں۔ مسٹر ڈبلیو ایف ٹامسن صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر گورکھ پور کے ہوئے۔

اشتہارات

دستکات جو کلکٹری سے بموجب حکم صدر کے جاری ہوتی ہیں بموجب اون کی اس چھاپہ خانہ میں طیار رہیں قیمت فیصدی دو روپیہ مقرر ہی یعنی بیس روپیہ ہزار جتنی جن صاحب کلکٹر کو منظور ہوں اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھیں فوراً بھیجی جائیں گی۔

کتب مفصلہ ذیل جو اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں بہ تفصیل قیمت یہہ ہیں۔

قرآن جو ترجمہ کروایا ہوا حامد علیخان کا طیار ہو چکا ہی اور محشی ہی قیمت ہدیہ اوسکی	للعہ ر
قرآن تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذ کشمیری پر	حمہ ر
حلیۃ المتقین بخط نستعلیق	سے ۸ ر

صحیفہ کاملہ مترجم بزبان فارسی للعہ ر

تذکرہ گلشنِ بیخار تالیف نواب مصطفی خاں حمہ ۶ ر

تلوار

ایک تلوار جسپر کئی مورتیں اہلِ ہنود کے اوتاروں کی ہیں مشہور ہو کہ کسی راناکی کرکی ہو بطور سیف کے ہی بہت بھاری ہو جسکو منظور ہو مہتمم کو لکھیں قیمت اوسکی مار

میز

ایک میز بہت تحفہ لکڑی کی معرض بیع میں ہو قیمت اوسکی سعہ ر

نقشجات شطرنج

ایک کتاب جسمیں بہیڑ نقشہ شطرنج کے ہیں ایجاد ڈٹا صاحب کے قیمت سے ر

جی ایچ ٹیلر

یوم دوشنبہ ۱۰ تاریخ اس مہینے کی مسٹر جی ایچ ٹیلر صاحب اسسٹنٹ کمشنر دہلی جو کلکتہ کو بطریق رخصت گئے ہوئے تھے دہلی میں اپنے گھر داخل ہوئے بسبیل ڈاک اور عیال و اطفال صاحب ممدوح کے ابھی رستے میں ہیں، وہ منزل بمنزل آتے ہیں۔

کانپور

مسٹر روبرٹسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر آگرہ معہ مسٹر ڈیوڈسن اور کپتان رتھرفورڈ صاحب کے ۱۰ تاریخ ماہ حال کو مقام مذکور الصدر میں رونق افروز ہوئے تھے اور خبر تھی کہ ایک دو دن میں طرف آگرہ کے تشریف لیجاویں گے۔

گورنر جنرل

سنا گیا کہ گورنر جنرل لارڈ آکلینڈ صاحب بہادر ۵ تاریخ ماہ حال روز چہارشنبہ کو بوقت شام بنارس میں پہونچے۔ اور سہ شنبہ کو بعد تناول ماحضر کے اور ملاقات بعضے صاحبان ذیشان کے بسبیل ڈاک طرف کلکتہ کے تشریف فرما ہوئے۔

کینٹون

وہانکے اخبارات سے واضح ہوتا ہو کہ اہل چین ابتک روبراہ نہیں آئے ہیں اور اوسی راہ چلے جاتے ہیں جو کہ اونہوں نے اختیار کی تھی چنانچہ کمشنر کینٹن نے ایک حکمنامہ جاری کیا ہو کہ کوئی شخص اسباب انگریزی کو اپنے جہازمیں رکھکے اور اوسے اپنا مال قرار دے کے کینٹون میں نہ لیجاوے اور حاکم جہازوں تجارت کے ایک دستاویز اس مضمون کی لکھہ دیں کہ ہم اسباب انگریزی اپنے جہاز میں بھر کے شہر مذکور میں نہ جاویں گے اور اگر ایسا کریں تو ہمارے جہاز معہ مال و اسباب ضبط ہو جاوین۔

دربند

دریافت ہوتا ہے کہ پایندہ خان حاکمِ دربند نے پیش ازیں چاہا تہا کہ جلال آباد میں جاکر افسرانِ انگریزی سے ملاقات کریں لیکن فتح خان سردارِ پنجتار اور افغانان یوسف زئی حاکم مذکور کو اس امر سے مانع آئے۔

کوہِ خیبر

وہاں کے اخبار سے ہویدا ہوتا ہے کہ بعد از فتح کوہِ خیبر کے تمام سرداروں اوس نواح کے نے متابعتِ گورنمنٹ اختیار کی تہی مگر سعادتخاں مہمند مطیع نہ ہوا تہا اب جو خانمذکور نے دیکہا کہ تمام خویش واقربا عنایاتِ سرکار دولتمدار انگریزی سے سرفراز ہوئے نظر بریں ولیم مکناٹن صاحب کو پیغام بہیجا کہ بندہ حضور میں حاضر ہوتا ہے کہ یہ داخت میری نسبت اور سرداروں کے زیادہ ہووے۔ ص ۷ کالم

تیراہ

منکشف ہوتا ہے کہ محمد یوسف خان اونیسؔ برس سے بیچ قید سردار تیراہ کے مبتلا تہا. دو مہینے کے عرصہ سے خان مذکور نے با یمائی میر زندان کے قید سے خلاصی پاکر اپنے تئیں کشمیر میں پونہچایا اور ناظم کشمیر کے پاس پناہ لی. حاکم تیراہ نے بوساطت اپنے وکیل کے ناظم مذکور کے پاس پیغام بہیجا کہ محمد یوسف خاں ہمارے قید خانہ میں سے بہاگ گیا ہے لازم کہ اوسے ہمارے سپرد کریں لیکن حاکم مذکور نے دینے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ آئین ملکداری سے بعید ہے اور موجب رسوائی کہ ہم ایک شخص پناہ لائے ہوئے کو تمہارے سپرد کردیں۔

مظفر آباد

دریافت ہوتا ہے کہ سلطان حسین حاکم نام مذکور نے باستصواب صوبہ کشمیر کے دو معتمد اپنے واسطے تعویت مہاراجہ رنجیت سنگہ کے معہ تحف وہدایا بیچ خدمت مہاراجہ کہرک سنگہ کے بہیجے ہیں کہتے ہیں کہ اب علاقہ کشمیر بہت آباد ہوجاویگا کیونکہ یہہ شخص دشمن قوی تہا اور ہمیشہ غارتگران مظفر آباد رعایا نواحِ کشمیر کو بترغیب اور اغوائی حاکم مذکور کے لوٹتے تہے یقین ہے کہ اب رعایا کو بہت امنیت ہوگی۔

نالہ گڈہ

از روئے اخبار لدہیانہ واضح ہوتا ہے کہ راجہ رام سنگہ والی نالہ گڈہ بنگاہداشت سپاہ کی کرتا ہے چنانچہ ہر ضلع سے آدمی واسطے نوکری کے اوسطرف چلے جاتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس سے ارادۂ جنگ رکہتا ہے۔

خیوہ

مسموع ہوتا ہے کہ کچھ فوج روس واسطے ممانعت اور تنبیہ بردہ فروشوں کے نواح خیوہ میں وارد تہی سوسرداران ترکستان بخیال اسبات کے کہ فوج روس واسطے تخریب ملک ترکستان کے آئی ہے متفق ہوکر اور آپسمیں مشورہ کرکے

افسر فوج روس کو پیغام بہیجا کہ بہادری اور مردانگی قوم اوزبک کی قلمرو روس میں بخوبی ظاہر ہی لازم ہی کہ فوج روس اس جگہہ سے واپس جاوے والا نوبت بجنگ پونہچے گی چوں کہ فوج روس بارادہ جنگ نہیں آئی تہی اس لئے خیوہ سے اوٹہہ کے ایک جا خیمہ کیا۔

غارتگری

واضح ہوتا ہی کہ غارتگروں نے ایک کشتی پر نزدیک قنوج کے حملہ کیا وہ کشتی کسی انگریز سوداگر کی تہی اور اوسمیں کچہہ اسباب تجارت تہا غرض کہ غارتگروں نے اسباب کہول کہول کے دیکہا چونکہ پسند نہ آیا کچہہ نہ لیا اور چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص پولیس قنوج میں گرفتار ہو کر فتح گڈہ بہیجا گیا ہی اور گمان ہی کہ وہ شخص گروہ غارتگرونمیں سے ہی۔

چین

ص ۲ کالم ۲

مشہور ہی کہ بموجب ارشاد ملکہ انگلستان کے اونریبل لارڈ گورنر جنرل لارڈ آکلینڈ صاحب بہادر خود اب طرف چین کے جاویں گے اور پلٹن سا سرام وغیرہ کی .... ہوئیں اور ملکہ انگلستان نے جہاز جنگی ولایت سے بہی روانہ کئے ہیں لیکن باعتبار ظاہر حال کے کہ نواح کابل وغیرہ میں ابہی قبضہ اہالیان سرکار دولتمدار میں آیا ہی عملداری نئی ہی اور برہما اور نیپال کا حال بہی ایسا ہی کچہہ ہو رہا ہی کہ تا حال صفائی کامل نہیں بلکہ خلش ہی تو اس صورت میں اغلب ہی کہ گورنر جنرل بہادر باوجود در پیش ہونے ان معاملات کے بذات خود اسقدر سفر دُور دراز واسطے مہم چین کے اختیار نکریں بلکہ اور اپنے جرنیلوں کو اور تحتانی افسران کلاں کو واسطے اس مہم کے بہیجیں کیونکہ ظاہرا غرضِ اصلی سرکار کی یہہ نہیں کہ ملک چین کو اپنے تصرف میں لاویں اور اس لئے لڑائی کریں بلکہ مطلب اصلی یہہ ہی کہ یہہ جو سوداگر اور اہالیان سرکار عملداری چین میں جاتے ہیں اور رہتے ہیں اور وہاں ہمیشہ قضایا اور فساد رہتا ہی اوسکا انتظام اور انسداد ہو جاوے تو اسلیئے اس نواح میں کوئی افسر یہاں کا رہوے اور سوداگر وغیرہ یہاں کے وہاں آرام سے رہیں اور سوداگری یہاں کے اسباب اور وہاں کے اسباب کی بخوبی عمل میں آوے۔ یعنی یہاں کا اسباب چین والے لیویں اور وہاں کا اسباب یہاں والے۔ اور کسی طرح فساد قضیہ کشت و خون وقوع میں نہ آوے۔

سرکیشیا

واضح ہوتا ہی کہ فوج روس جنرل کریٹ کو قلعہ اکل گو را علاقہ سرکیشیا میں تین مہینے سے محاصرہ کئے ہوئے تہی ان دنوں طرفین میں مقابلہ اور لڑائی ہو گئی۔ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ایک روز روسیوں نے قلعہ مذکور پر حملہ کیا چونکہ محصورانِ قلعہ بہی ہمیشہ مستعد جنگ رہتے تہے اور قلعہ میں بند رہنے سے بہت تنگ ہو گئے تہے تو توقعِ مقابلہ کو غنیمت عظمے جان کر مردانہ عرصۂ کارزار میں پیش آئے اور بہت داد شجاعت دی۔ صبح سے آدہی رات گئے تک لڑتے رہے آخرکار قلعہ والے تاب مقاومت نلائے جبکہ اونمیں سے پانسو آدمی مارے گئے اور زیادہ ایک سو سے زخمی ہوئے تو باقیوں

نے بیدل اور ہراسان ہوکر فرار اختیار کیا۔ کہتے ہیں کہ اس لڑائی میں عجیب طرح کا ماجرا واقع ہوا یعنی کچھہ آدمی سپاہِ روسیوں میں سے اپنے افسرونسے برگشتہ ہوکر سرکیشیوں کی طرف سے اپنی فوج سے لڑنے لگے مگر سب مارے گئے، افواج روس میں سے بہت آدمی کام آئے اور بہت زخمی ہوئے۔ کہتے ہیں کہ باوجودیکہ مردمانِ قلعہ بہت تھوڑے تھے۔ پھر بھی قریب تھا کہ سپاہِ روس کو شکست دیں کہ اسمیں ایک اور فوج روس آپہنچی اور اس کی مدد سے قلعہ قبضہ اہالیان روس میں آیا۔

حضورِ والا

حکیم احسن اللہ خاں کو خلعت چھہ پارچہ کا تین رقم جواہر معہ خطاب عمدۃ الحکما معتمد الملک حاذق الزماں حکیم احسن اللہ خاں بہادر ثابت جنگ مرحمت ہوا اور حکیم مذکور بجائے حکیم شرف الدین خاں کے واسطے خاص .... حضورِ والا کے سرفراز ہوئے۔ کہتے ہیں کہ حکمائے ہندوستانیوں میں یہ حکیم بہت تیز ذہن اور سلیم الطبع تجربہ کار ہیں پہلے والئ جھجر کے وہاں تھے۔ وہاں ان کا بہت اعتماد تھا لیکن ایک ظریف نے بطور ظرافت یوں بیان کیا کہ تذکار عمدگیٔ حکمت اور حذاقت اور اعتماد جو خطاب میں مفہوم ہوتا ہے یہہ تو مطابقت ظاہر ہو مگر بہادری اور ثبوتِ جنگ کا ثبوت نہیں معلوم صرف وزنِ شعر ہے یا یہہ کہ المعنی فی بطن الشاعر کہا چاہیئے ظاہر حال میں تو یہہ امر وضع الشی علی غیر محلہ معلوم ہوتا ہے، ہاں اور محاسن متعلقہ طبابت جو کہئے سو اس شخص کے حق میں بجا ہیں لیکن یہہ ظرافت ادن ظریف کی فراخ حوصلگی اور علو ظرافت سے باہر معلوم ہوتی ہے۔ اول تو یہہ عنایات شاہانہ ہیں یہہ ضرور نہیں کہ مخاطب خطاب بجمیع الفاظ حرفاً حرفاً مطابق واقع ہی ہووے، دوسرے یحتمل کہ ایسا ہی واقع میں بھی ہووے ثبوت اسکے خلاف کا بھی تو نہیں ہے اور تناسب بہادری اور جنگ واسطے حکیم کے کچھہ ممنوع نہیں ممکن ہے کہ ایک شخص بصفات متعددہ موصوف ہووے اور علاوہ اسکے یہہ بات کیا بہادری اور ثابت قدمی سے باہر ہے کہ ایک حکیم قدیمی سالہاسال کا جو مدت ہائے مدید سے مزاج داں حضورِ والا کا ہے وہ پس پا ہوجاوے اور ماضی پڑے اور یہہ شخص غالب آوے اور اس شخص کا غلبہ ہو۔

شب سہ شنبہ کو بسبب چاند گہن کے تصدقِ معمولی دیا گیا۔

اکثر لوگوں کی شکایت اور واویلا بسبب تقسیم نہ ہونے تنخواہ بعضے علاقوں کے حضور تک ہوئی۔ بروقت دستخط ہونے کاغذ کے حضور نے مختار کو ارشاد کیا کہ سابق میں تنخواہ ماہ بماہ تقسیم ہوتی تھی، اس دفعہ لوگ واویلا کرتے ہیں، ظاہرا تمہارا قصور نہیں ہے لیکن تمہارے منشی وغیرہ پیش دست ناکارہ ہیں بدنام کرتے ہیں اونکے واسطے کچھہ تجویز چاہیئے نہیں تو بہتر نہیں ہونے کا۔

مشہور ہے کہ تاج الدین حسین خاں بھی گھات میں ہر وقت فرصت کا منتظر ہے لیکن ابھی تک کچھہ روپیہ نہیں نکالا، کچھہ عجب نہیں کہ اگر روپیہ مثل حامد علیخاں کے اگاوے تو ترقی پاوے۔ کہتے ہیں کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ روپیہ اضافہ تنخواہ پیش کش حضور جو سرکارِ انگریزی میں جمع ہے اور اوس کے نکالنے کی خدمت اوسے ہووے۔ راجہ سوہن لعل پھر قلعہ مبارک میں

داخل ہوا۔ مرزا شاہ رخ بہادر کو پانچ روپیہ نذر گذارنے۔

کپتان ہربرٹ صاحب سکرتر اجنٹ گورنر جنرل نے ایک سو ایک اشرفی حضور میں اور پانچ اشرفی ولیعہد بہادر کو بتقریب عید الضحی نذر گزرانیں مشہور ہی کہ صاحب کلاں کی کوئی عرضی آئی ہی کہ اوسکے ملاحظہ کے بعد نواب محمد میر خاں کہ امیر قدیمی ہیں حضور میں طلب ہوئے اور خلوت حضور سے رہی۔ اب اراکین سلطنت میں یہہ امیر صاحب تدبیر اور منتخب زمان ہیں حقیقت میں اتنا پر تدبیر اور جہاں دیدہ اور کار آزمودہ دربار میں اور کوئی شخص نہیں معلوم ہوتا۔

کالم ۲

نابہہ

اوس طرف کے اخبار سے معلوم ہوا کہ مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر فرمانروائی نابھہ کے پاس ایک ہندو درویش نے حاضر ہو کر بیان کیا کہ آج بارش ضرور ہوگی اور برہمنوں نے کہا ہرگز نہیں لیکن انجام کار آدھی رات کو خوب بارش ہوئی۔ راجہ صاحب نے ایک ہاتی اور پارچہ ہائی پوشاکی اور بہت روپیہ فقیر صاحب کو دیا اوس نے پانسو روپیہ تو اوسی وقت غربا کو خیرات کیا اور باقی کچھہ نہ لیا۔

۲۴ پرگنہ نواح کلکتہ

اخبار الکبیر سے واضح ہوتا ہی کہ مقام مذکور الصدر میں یکایک غوغائے عام ہوا کہ شاہزادہ وارث الدین بیٹے شاہ شکر اللہ مرحوم کے جو مقام رسا پگلا میں اوترے ہوئے ہیں اونہوں نے کسی کلال کے بیٹے کو خوب مارا حتی کہ مضروب نے ضربیں سخت اوٹھائیں۔ اہالیان پولس اور چوکیدار وغیرہ جو کہ ہمیشہ منتظر واقع ہونے ایسی ہی واردات کے رہتے ہیں اور وقوع ایسے امر کو من وسلویٰ جانتے ہیں بلا تحقیق جھوٹھہ سچ اس معاملہ کے دروازہ پر شاہزادہ موصوف کے گئے اور بہ طمع زر قصد گرفتار کرنے شاہزادۂ موصوف کا کیا چنانچہ چوکیداروں میں سے کسی نے شاہزادے کو آواز دی شاہزادہ مفخر الیہ نے کہ اس واقع سے مطلقاً خبر نہ رکھتے تھے اور حقیقت میں بہی مرتکب اس جرم کے نہ تھے مکان میں سے جواب دیا کہ یہہ جرم جسمیں کہ تم لوگ بطمع نفسانیت ہمیں متہم کرتے ہو ہمسے صادر نہیں ہوا مرتکب اس امر کا کوئی اور شخص ہوگا ہر چند شاہزادہ مذکور لاعلمی اپنی بیان کرتے رہے مگر اہالیان پولیس نے کہ دندان طمع تیز کر رہے تھے کہنا شاہزادہ کا نہ مانا اور مع تین شخص ذی عزت کے شاہزادہ مذکور کو گرفتار کر کے لیگئے اور کیفیت سراسر جھوٹ کہ اوسمیں اظہار کسی مظہر کا سچ نہیں ہو دار وغہ مذکور نے درست کر کے محکمہ فوجداری میں بہیج دیا۔ کہتے ہیں کہ اس مقدمہ میں اشارہ کسی حاکم کا ہی اور صاحب مجسٹریٹ نے داروغہ تہانہ کالی گہاٹ اور خضر پور اور مانک پور کو اور دو سارجنٹوں کو مع چوکیداروں اور تفنگچیوں کے متعین کیا ہی کہ مکان شاہزادہ کو محاصرہ کئے رہیں بعد ثبوت جرم کے حکم مناسب دیا جاویگا۔ دیکہا چاہیے کہ حکام کونسل اس مقدمہ میں کیا کرتے ہیں۔

بموجب اپنے اگلے وعدہ کے مضمون تحریرات کارسپان ڈنٹوںکے اسدفعہ بھی بسبب چند عوارض کے ہم نہیں لکھہ سکے، ہم امید رکھتے ہیں کہ اسدفعہ ہمارے ناظرین اخبار معاف کرینگے۔

ص ۴ کالم ۱

بھرت پور

۲ تاریخ ماہ فروری سنہ حال کو کرنیل ...... صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ کے، اکبر آباد سے معاودت کرکے سواد بھرت پور میں پونہچے اور مقام چار باغ میں فروکش ہوئے کارپردازان ریاست نے مراتب تعظیم و تکریم بیش پونہچائے اور اقسام شیرینی اور میوہ جات نذر گذرانے، سترہ توپ سلامی کی قلعہ سے سر ہوئیں وقت شام صاحب موصوف واسطے ملاقات مہاراجہ کے تشریف لیگئے مہاراجہ نے بعد استقبال اور معانقہ کے صاحب موصوف کو بہت عزت اور اکرام سے کرسی پر بٹھایا، ایک ساعت تک گفتگو رہی بعد ازاں رخصت ہوئے، دوسرے روز مہاراجہ نے بتقریب بسنت کے لباس زعفرانی قامت مبارک پر راست کرکے جواہر برج میں مسند ریاست پر اجلاس فرمایا کارپردازان نے بھی بلباس بسنتی دربار میں حاضر ہوکر نذریں مبارکباد بسنت کی گذرانیں اور حسب معمول خلعت ہاے گران بہا سے سرفراز ہوئے۔

چودھری چرن سنگھ نام ایک شخص نے شرف ملازمت حاصل کرکے حال ضبط ہوجانے جاگیر اور اپنی مفلسی اور تنگ عیشیونکا عرض کیا اور بہت ضیعف نالی کی اور مدار المہام ریاست نے بھی نامبردہ کیطرف سے کچھہ حرف خیر کہا، غرضکہ بمقتضاء رفقا و پروازی کے معروضہ نامبردہ کو قبول فرمایا اور مدارالمہام مذکور کو حکم دیا کہ جاگیر اسکی بحال و برقرار رہے۔ بعد ازاں جواہر برج میں سے برآمد ہوکر ایوان کچہری میں دربار کیا وہاں سب اعیان دولت نے باریاب مجرا کے ہوکر نذریں دیں ۱۵ وسی روز مسٹر ڈبلیو اسٹریچی صاحب اسسٹنٹ اجنٹ راجپوتانہ وارد بھرت پور ہوئے اور مقام چار باغ میں باتفاق رزیڈنٹ موصوف کے ماحضر تناول کیا اور بعد ازاں دونوں صاحب دربار مہاراجہ میں تشریف لائے، ایک ساعت تک حرف و حکایات رہی بعد ازاں ملازمان سرکار مہاراجہ نے کشتیاں تحایف کی پیش کیں۔ مگر صاحبان موصوفین نے بہ نظر قانون سرکار کے نہ قبول کیں اور صرف بتواضع عطر و پان رخصت ہوئے، سترہ سترہ توپ وقت درآمد و برآمد کے بتقریب سلامی سر ہوئیں۔ آخر روز مہاراجہ بمعہ مقربوں کے واسطے ملاقات رزیڈینٹ موصوف کے تشریف فرما ہوئے، رزیڈنٹ موصوف نے شرائط استقبال و تعظیم ادا کرکے کرسی پر بٹھایا بعد ایک ساعت کے رخصت ہوکر محل سرا کو تشریف لائے اور اوسیدن کہ ۸ تاریخ فروری کی تھی صاحب موصوف نے بسواری ڈاک طرف جے پور کے کوچ کیا۔ ۱۰ تاریخ مہاراجہ نے بتقریب سالگرہ کے جشن کیا کارپردازان ریاست نے نذریں گذرانیں مستحقوں اور محتاجوں کو بہت سا انعام دیا، سن شریف مہاراجہ میں سے اکیسواں سال آخر ہوا اور بائیسواں ۲۲ سال شروع۔

ملک کافری

واضح ہوتا ہو کہ مردان ملک کافری کہ رہزنی اور غارتگری اونکا پیشہ ہے اور سب جرم ہوتے ہیں، چند مدت سے

کالم ۲ قریب چار ہزار آدمیونکے متفق ہو کر ایک جگہہ رہتے تھے اور رعایائے بجور پر تاخت لاتے تھے۔ رعایائے بجور اونکے ظلم سے بہت تنگ اور دق رہتی تھی الغرض عالم خان حاکم بجور نے نظر اوپر تکلیف رعایا اور غربا کے کر کے ارادہ کیا کہ ان لوگونکو گرفتار اور تہ تیغ کرے۔ ایک روز اونکی گھات میں بیٹھا تھا کہ یہہ بھی اسباب غنیمت لیکر قریب ایک کوس کے فاصلہ کے کمین گاہ سے فروکش ہوئے سلاح کھول کر مصروف خورد و نوش ہوئے خانمذکور نے وقت فرصت غنیمت جان کر اون سیہ بختوں پر حملہ کیا غارتگروں نے بمجرد دیکھنے سپاہ غنیم کے فرار اختیار کیا اور تمام اسباب کو جو لوٹ کے لائے تھے وہیں چھوڑا مگر افغانان بجور نے قریب سو نفر کے غارتگروں میں سے گرفتار کئے اور بہت مال و اسباب اور نقد و جنس اور سلاح و یراق اور دولت غازیان سپاہ خانمذکور کے ہاتھہ آیا۔

خط صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اخبار سلمہ

سرکار سے مدت ہوئی کہ یہہ حکم قطعی صادر ہوچکا ہے کہ بندوبست آراضی منضبطہ لاخراج کا مالکوں سے کیا جاوے نصف جمع پر یعنی مثلاً اگر دو سو روپیہ کی جمع زمین منضبطہ مذکورہ کی از روی تشخیص کے تجویز ہووے تو ایک سو روپیہ کو بندوبست ملکی سے عمل میں آوے اور اگر وہ اسپر بھی انکار کرے تو پوری جمع یعنی دو سو روپیہ بسوہ دارونسے بندوبست ہووے۔ لیکن بہت تعجب ہے کہ طرف بنگال کے تو اس امر نے ظہور پکڑا مگر اس علاقہ میں کچھہ اس کا سان گمان بھی نہیں بلکہ برعکس اسکے یہاں ایک اور بات پیش آرہی ہے کہ عقل اسمیں حیران و سرگردان ہے یہاں سوائے جمع کامل ...... کہ بھی ملکی مستحق نہیں سمجھے جاتے۔ اول اول تو بعضے ملکیوں کے نام چند ملکہائے منضبطہ معدود کا ٹھیکہ جمع کامل پر مقرر ہوا بعد اوسکے پھر یہہ حکم جاری ہوا کہ مالک سے مراد بسوہ دار ہیں۔ کمال تعجب ہے کہ احکامات سرکاری میں معانی الفاظ بھی اضلاع مختلفہ میں مختلف ہو جاویں نہیں معلوم کہ یہاں کے ملکیوں کی کیا قسمت اور انکا کیا قصور ہے کہ ان کے حق میں مالک کے معنے بسوہ دار سمجھے جاویں اور اضلاع بنگال اور اوس پار میں مراد ملکی ہوں یا ضلع بنگال کے ملکی مستحق بندوبست نصفی جمع کے ہوویں اور یہانکے نہوویں۔ سچ ہے یہ سزا ہے انکی ناواقفیت کی اور عدم توجہ طرف قانون کے اور بے پروائی تجسس اور تفتیش کی احکامات روزمرہ حکام سے۔ لیکن چونکہ نفیر کامل اور حاکم عادل کو تشبہ بہ الہ چاہیے امورات رفاہ عام میں اسلئے امید قوی ہے ہمیں اپنے حاکمان وقت سے کہ وہ نظر اوسی رفاہ عام کی ان پر اور اون پر سب پر مرعی رکھیں کیونکہ مثل مشہور ہے کہ خدا اپنے گدھونکو خشکا کھلاتا ہے اگر یہ بسبب نادانی اور جہالت کے اپنا فائدہ نہیں جانتے اور اوس پر اپنے مطلب نہیں پیش کرتے تو سرکار اپنے عام فیض سے محروم نہ رکھے کیونکہ فیض حکام حکم باران رحمت الہی رکھتا ہے اور وہ اچھی بری سب جگہ برستا ہے۔ الراقم م

باہتمام سید معین الدین مالک کے چھاپہ ہوا

اخبار دہلی

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۵۸ یکم مارچ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

من اکالم ا

گورنر جنرل

اا تاریخ ماہ حال کو گورنر جنرل صاحب نے اضلاع واقعہ میانِ شمال و مغرب سے مراجعت فرماکے دارالامارۃ کلکتہ میں نزولِ عظمت و اجلال کیا۔ کیندر انچیف صاحب اور اہالی گورنمنٹ معہ چیف جسٹس اور صاحبان جج متعلقہ کچہری شاہی اور تمامی افسرانِ بزرگِ ملکی و فوجی واسطے استقبال کے گئے۔ وقت اوترنے سواری کے' ۱۹ توپیں سلامی کی فصیل فورٹ ولیم سے سر ہوئیں۔

کلکٹر دہلی

صاحب موصوف پھر دورہ کو گئے۔ اس ہفتہ میں طرف دیہات کوہی وغیرہ پرگنہ جنوب کے۔ سنا گیا کہ ہفتہ سابق کے دورہ میں، سرحدات مواضع بنیہ گوٹلہ و بسلپور و یہ گھاٹ جنیہ کا بذات خود صاحب موصوف نے مقام متنازع پر جا کے اپنے روبرو فیصلہ کیا' پنچوں کے ساتھ خود رہے' ایک زمیندار موضع بنیہ ایک ثالث کو کچھ بمانعت پیش آیا تھا' سو فوراً گرفتار کیا گیا۔ اوپر صاحب نے وقتِ تجویز آخر دو سو روپیہ جرمانہ کیا۔ غرض سب سرحدیں بخوبی منفصل ہوگئیں۔ ۲۶ تاریخ کو صاحب ممدوح اپنی کوٹھی میں داخل ہوئے۔ بگر بعد وزن کروانے افیون آمد سرکاری کے' ۲۷ کو پھر دیہات شمال کے گئے۔

کہتے ہیں کہ عملہ کی ان صاحب کے روبرو کچھ نہیں چلتی' جو کام کرتے ہیں بتوجہ نفس بہت غور و تامل سے کرتے ہیں۔

پل جمن کا بندوبست اور انتظام بہت خوب کیا ہے نسبت اون دنوں کے جو ٹھیکہ داروں کے نام ٹھیکہ پل کا تھا' اب بہت محصول زیادہ ہوگیا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی بہ تشریحِ ایزادیِ وصولِ زرِ محصولی انشاء اللہ پرچہ آیندہ میں لکھا جاوے گا۔

محال مسکرات میں بھی نسبت سابق کے بسبب حسن انتظام ان صاحب کے سرکار کو بہت فائدہ ہے اور بعد اختتام ایک برس کے اس انتظام کے شروع سے فائدہ کثیر ظاہر ہوگا' جو اس ہی طور پر بندوبست رہا' اوس وقت مفصل لکھا جاویگا۔

پنسندارن

حال تحقیقات حیات ممات پنسن دارونکا پرچہ ہاے سابق میں جو مندرج تھا، بموجب اوسکے تحقیقات ہو رہی ہے۔ قریب ایک سو بارہ نمبر کے تحقیقات ہو چکی ہے۔ صاحب مہتمم تحقیقات نے بہت خوب تجویز کی ہے واسطے اون لوگوں کے جو سفر میں ہیں یعنی اون کے لئے حکم دیا ہے کہ زر پنسن اونکا بعد لینے ضمانت کے دیا جاوے تاکہ اونکا ہرج بھی نہووے اور سرکار کا بھی نقصان نہ متصور ہو۔ کیونکہ اگر بالفرض پنسندار مرجاوے تو تاریخ وفات سے اوسکی جو روپیہ دیا گیا ہو، وہ ضامن سے سرکار وصول کرے سکتی ہے۔

ل کالم ۲

حضور والا

راجہ سوہن لال سے خلوت ہوئی مرزا شاہ رُخ سے۔۔۔۔۔۔ جہانگیر قلی بادشاہ چیلونکو مرزای ممدوح نے حکم دیا کہ ہر روز حاضر ہوا کریں۔ کہتے ہیں کہ یہہ وہی چیلے ہیں کہ جو حضرت عرش آرامگاہ کے وقت میں بہت پیش تھے اور عالم ولیعہدی بادشاہ حال۔۔۔۔ کیا کچہہ ان کے حق میں کیا۔ حضور سے مرزائے ممدوح کو تاکید ہوئی کہ مغل بیگ مختار سابق کو طلب کرو۔ نواب تاج الدین حسین خاں نے عرض کی تہی کہ فدوی طرف پٹیالہ کے جاویگا ارشاد ہوا کہ بالفعل یہہ ارادہ موقوف رکہو۔ نواب حامد علیخاں نے عرض کی کہ فدوی کا ارادہ میلہ گل چہتر کا ہے، ارشاد ہوا کہ بہتر۔ ۲۲ تاریخ ماہ گذشتہ کی بندگان حضور والا نے خوب بسنت منائی سب کو حکم ہوا کہ لباس بسنتی پہن کے حضور میں حاضر ہوں۔ بڑی کیفیت رہی۔ قریب چار ہزار آدمی کے جو حاضر تہا ایک تختۂ زعفرانی معلوم ہوتا تہا اسلئے کہ جتنے حضار جلسۂ بسنت تہے سب بسنتی رنگ کی پگڑی دوپٹہ سے حاضر ہوئے۔ بہت ناچ گانا رہا۔ رقاصوں کو بہت انعام مرحمت ہوا۔

مولوی محمد تقی خان جو ایک مہینے سے نذرانہ دیکر بیچ سرکار ولیعہد بہادر کے مختار ہوئے تہے سو مشہور ہے کہ نسبت دیکہنے بے انتظامی ادس سرکار کے اور قلتِ آمدنی وکثرت مصارف اور ہجوم قرضہ کے جو زیادہ چالیس ہزار روپے سے ہے، از خود ترک کر بیٹھے۔ کہتے ہیں کہ اس سرکار میں ایسے لوگ نوکر چاکر مجتمع ہیں کہ واسطے اپنی طمع کے کسی مختار کو ٹہرنے نہیں دیتے۔ کیونکہ جو مختار بند وبست کرتا ہے تو اونکی خورد برد اور فائدہ جاتا رہتا ہے، سو وہ لوگ برخلاف ہوکر درپے اوسکے اخراج کے ہوتے ہیں۔ ایسے احوال کے دیکہنے سے خانِ مذکور از خود مختاری سے کنارہ کش ہو بیٹھے۔ اب نوکر اس سرکار کے واسطے ہضم ہوجانے نذرانہ کے جو مختار کے طرف سے داخل ہو چکا ہے بہتان رکہتے ہیں۔ اب وہاں کے لوگوں کا فریب بھی شہرۂ آفاق ہو رہا ہے، جس سے سنو ایسا ہی تذکرہ سنو۔

پولیس

وہ تہانہ دار نسبت جسکے پلنگ کے نیچے سے بستہ دفتر تہانہ کا چوری گیا تہا، پیشگاہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر سے موقوف ہوا۔ کہتے ہیں کہ یہہ صاحب بہت سلیم الطبع انصاف دوست ہیں اور خوب مقدمہ کی حقیقت کو پوہنچتے

ہیں - اس مقدمہ میں تہانہ دار نے درحقیقت بڑی غلط نمائی کی تہی - لیکن صاحب موصوف کا غور بہت مناسب ہوا۔
کچھہ عجب نہیں کہ بر تقدر از مامون اور مصئون ہوجاویں - کیونکہ مشہور ہو کہ درحقیقت ..... تہانہ دار ہی کا تہا وہ اسی
قابل تہا جو کہ صاحب نے تجویز کی -

ٹی ٹی مٹکف صاحب کلاں

ص ۲ کالم ۱

..... خط سے جو نیروز پور میں ہو واضح ہوا ہو کہ صاحب ممدوح ۲۰ تاریخ فروری کی ..... خبر تہی کہ آگے کو
جاویں گے - اوس طرف ایک جگہہ ہو باغات اوپر بہی .... وہاں کی آب و ہوا بہت اچھی ہو مشہور ہو کہ صاحب
موصوف واسطے مقرر کرنے اوس جگہہ کے، واسطے قیام حصول صحت لوگوں کے اور ہوا خوری کے، اوسی جگہہ پر جاویں
گے - وہ جگہہ بہت فضا کی اور ہوا وہاں کی بہت خوش آیندہ اور صحت کی بھری ہوئی ہو -

سرکلر

سرکلر چھٹی صاحب رجسٹر صدر دیوانی عدالت مقام الہ آباد کی نمبر ۲۰۵۵ مرقوم چھٹی دسمبر ۱۸۳۹ء کی -

دفعہ اول بلحاظ جواب حکم کورٹ کے کہ جسمیں ضلعوں اور شہروں کے صاحبان جج سے فہرست قاضیوں پرگنات کی جو کہ علاقہ
رکھتے ہیں، منگائی گئی تہی، احکام واسطے رہنمائی تمہاری کے بہیجے جاتے ہیں -

دفعہ دویم کوئی افسر کچہری یا وکیل سررشتہ کا نہیں منتخب ہوگا واسطے عہدہ قضا کے، اور نہ کوئی عملہ میں یا
وکیلوں میں سے کسی علاقہ پر مقرر ہوگا -

دفعہ تیسری اوپر کا حکم خلل کریگا کسی حکم تیرہویں جنوری ۱۸۳۷ء نمبر ۱۹۷ میں کہ جس سے صاحبان جج کو اختیار
مقرر کرنے قاضیو نکا امینی کے عہدہ میں متفرقات کام کے واسطے ہو - کس واسطے کہ یہہ خدمت سرسری ہو .....اور
مقرری نہیں ہو کہ جس سے کچھہ خلل ہووے درستی خدمت عہدۂ قضا میں -

دفعہ چوتھی بہ لحاظ حکم پہلے ضمن آٹھویں دفعہ ۲۳ قانون ۱۸۱۴ء کے قاضی بلاشک واسطے نوکری منصفی کے
منتخب ہووینگے - صاحب جج کو یہ بات ضرور ہو کہ تمام شخص جو کہ عہدۂ قضا پر معمور ہیں، علاقہ ججی میں نوکر ہوویں اور
درصورتیکہ وہ لوگ متخاصمین اہل مقدمہ کے ساتہہ جو کہ اون کی کچہریوں میں آویں، کچھہ جہگڑا کریں بابت فیس رسوم
نکاح خوانی یا مہرانہ دست آویز کے، تو بلاشک وہ نوکری سے موقوف ہووینگے -

دفعہ پانچویں کسی قاضی کو اجازت نہیں ہو واسطے سپرد کرنے اپنے بڑے کام کے مثل اختیار کرنے مہر کے کسی
کاغذ پر اپنے نایب کو، جو کہ قانون کے موافق جوابدہی نہیں کر سکتا ہو، بسبب اس کے کہ جگہہ قاضی کے رہنے کی اوسکے
نامزدگی کے ہوئے علاقہ سے فاصلہ سے ہو اور اوسکا مقرر کرنا نایب کو جو کہ خدمت کرے موافق سند قاضی کے - کسواسطے کہ
یہہ باتیں برخلاف اوسکے ظاہری عہدہ سے ہیں اور درستی سے کام نہیں ہو سکتا -

دفعہ چھٹی اوپر کا حکم مانع مقرر ہونے . . . . . کا نکاح خوانی کے واسطے درصورت رضامندی طرفین کہ ایسے ایسے کام اور لوگ بھی سوا قاضیوں کے کر سکتے ہیں، نہیں ہے۔

دفعہ ساتویں اِن حکموں سے قاضیوں کو خبردار کرو۔

ہم بہت شکر کرتے ہیں کہ لوگ قاضیوں کے قضیہ سے تو چھوٹے۔ حقیقت میں غریب غربا کو بڑی . . . . . . بے قاضی کے نکاح ہی نہیں ہو سکتا تہا اور کسیکو کچھہ دینے کو میسّر ہوتا تہا کسی کو نہیں۔ قاضی جی کسی کی سنتے ہی نہ تہے۔ وہ سوا روپیہ لئے بغیر پیچھا نہ چھوڑتے تہے۔ اب خوشخبری ہو سب لوگوں کو کہ قاضی کے پیادہ سے نجات پائی۔ ۲ کالم

سرکلر

سرکلر چٹھی صاحب رجسٹر صدر دیوانی عدالت مقام الہ آباد لکھی ہوئی ۲۴ جنوری ۱۸۴۲ء نمبر ۹، آمیسری جون ۱۸۱۳ء میں سرکلر چٹھی نمبر ۳۶ واسطے بھیجنے مال مقروقہ کے، ہندوستانی کمشنروں کے مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا تھا، جیسے کہ زمینداروں کے طرف سے واسطے قرقی مال کے بعلت عدم ادائی مالگذاری کے نقط/ اب حکم صدر کا یہ ہو کہ بموجب نمبر ایک ۱۸۳۹ء کے منصفوں کو بھیجنے مال مقروقہ کا اختیار نہ رہا۔ وہ انسر بعد اوسکے اختیار مندرجہ چٹھی مذکورہ کا عمل میں نہ لائیں۔

سرکلر بابت اِسٹانپ

چٹھی صاحب رجسٹر صدر دیوانی عدالت مقام الہ آباد مرقوم ۲ جنوری ۱۸۴۲ء نمبر ۱۸، صاحبان جج کے نام اسی مضمون کی جاری ہوئی ہو کہ اگر کوئی شخص بسبب جہالت یا غفلت یا غلطی کے، واسطے استدلال اپنی نالش کے، کاغذ دست آویز داخل کرے کہ جس پر نقش اسٹانپ کا قانون کے موافق نہ ہووے تو وہ کاغذ منظور نہیں ہو سکتا۔ اس صورت میں چاہیئے کہ وہ شخص درخواست کرکے واسطے نقش اسٹانپ کے غلطی درست کروائے حاکم رو نیوسے، تو اس شخص کو مہلت مناسب مل جاوے واسطے حاصل کرنے اوسکے مطلب کے، اوس کچہری سے کہ جسمیں وہ نالش دائر ہووے۔

بھرت پور

تاریخ ۱۴ فروری سنہ حال کو کپتان جنرل صاحب سواد بھرت پور میں پونہچے اور کنارہ پر موتی جھیل کے خیمہ کیا اور ۱۶ تاریخ بارادہ سیر اور شکار کے طرف ڈیگھہ کے روانہ ہوئے۔

سوادوں نے جاگیرداروں موضع شمش پور کے در دولت مہاراجہ پر حاضر ہو کے فریاد کی کہ چپراسیوں پرمٹ چوکی رسول پور متعلقہ ضلع متھرا کے سرحد سرکار میں سے کئی نمک فروشوں کو پکڑ کے لیگئے اور دو آدمیوں کو جاگیرداروں میں سے بضرب شمشیر زخمی کر گئے۔ کارپردازانِ ریاست کو حکم ہوا کہ مجروحوں کو واسطے معالجہ کے سپرد جراحوں کے کریں اور نمک فروشوں کو قید رکھیں اور ایک متصدی پولیس کو موضع مذکور میں بھیج کے اور کیفیت مقدمہ درست کر کے، محکمہ صاحب عدالت ضلع متھرا میں بھیجیں۔

جہاز

واضح ہوتا ہو کہ ایک جہازِ انگلستان طرف چین کے جاتا تہا جب کہ متصل جزیرۂ بھانک کے پونہچا' قضاءً ایک بھنور میں جاپڑا اور ڈوب گیا۔ ناخدا اوس جہاز کا بیش از ڈوب جانے جہاز کے' باتفاق پچیس ملاحونکے ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھا۔ چونکہ پیمانہ اونکی زندگی کا بہی لبریز ہوگیا تہا، کشتی نے بہی اوس بہنور سے نجات نہ پائی۔ کہتے ہیں کہ جہاز کے لوگوں میں سے کوئی شخص زندہ نہ رہا۔

ص ۲ کالم ۱

اکبرآباد

خبر صحیح تہی کہ ۲۶ تاریخ فروری سنہ حال روز چہارشنبہ کو اونربیل ٹی سی روبرٹسن صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر رونق افروز اکبرآباد کے ہونگے' چنانچہ مسٹر ہملٹن صاحب کمشنرِ آگرہ ۱۶ تاریخ یوم یکشنبہ کو واسطے استقبال گورنر ممدوح کے روانہ ہوئے ہیں۔ سو یقین ہو کہ صاحب ممدوح اکبرآباد میں داخل ہوئے ہونگے۔ کہتے ہیں کہ مزاج گورنر محتشم الیہم کا طرف برلانے مراد حاجتمندونکے اور قدر کرنے ارباب علم و ہنر کے بہت مصروف ہو۔

خاص شہر اکبرآباد میں ابتک بارش نہیں ہوئی پر اکثر ابر رہتا ہو' مگر اضلاع قرب وجوار آگرہ میں کچھ کم وزیاد بارش ہوگئی ہو۔

سرجان کین

سنا جاتا ہو کہ صاحب ممدوح نے جو خدمتیں افغانستان میں کی ہیں' اونکے جلدو میں علاوہ عنایت ہونے درجۂ پیر ایج یعنی درجۂ امیری کے' دو ہزار پونڈ سالیانہ اونکا اور اونکے وارثونکا واسطے ہمیشہ کے مقرر ہوا' اور پنشن ایک ہزار روپیہ کی واسطے اونکے اور اونکے بیٹے کے کورٹ ڈائرکٹرس سے مقرر ہوئی۔

روس

واضح ہوتا ہو کہ شاہ روس جہازوں کی اور سپاہ کی بہت تیاری کر رہا ہو۔ چنانچہ جہاز تجار کے بہی روک رکھے ہیں تاکہ وقت بے وقت شاہ ممدوح کے کام آویں۔ اور حکم ہو کہ بغیر اجازت اہالیانِ شاہ ممدوح کے تہوڑی دور تک بہی نہیں جا سکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ طبیعت شاہِ ممدوح کی کچھ علیل ہو۔

ہرات

وہاں کی چٹھیوں سے دریافت ہوتا ہو کہ لفٹنٹ ایبٹ صاحب کچھ پیغام لیکے عنقریب خیوہ کو جاویں گے۔ ضلع گرم سیب قبضۂ بندگانِ حضرت شاہ شجاع الملک میں آگیا۔

خواجوبے

واضح ہو کہ قوم خواجوبے جو پیشہ رہزنی اور قطاع الطریقی کا اختیار کرکے تنگ راہ مسافرونکے ہوتے تہے' ۲۱ ماہ حال

کو بسبب چستی اور چالاکی اور ہوشیاری میجر سیک لیری صاحب کے مغلوب ہوئے۔ منجملہ ان بدعاقبتوں کے بہت سے مجروح اور بہت سے مقتول ہوئے اور اکثر گرفتار کیے گئے۔ اور دریافت ہوا کہ وقت روانگی لشکر ظفر اثر انگریزی کے بھی، قوم شوم ہاتھہ دستبرد کا اہل سپاہ اور مساکین پر دراز کرتے تھے۔ سو اب مکافات میں اپنے اعمال کی گرفتار آئے۔ رپورٹ اس مقدمہ کی مع حال جانفشانی اور دلیری صاحب ممدوح کے گورنر جنرل بہادر کو کی جاویگی۔

حبش

منکشف ہوتا ہی کہ ان دنوں میں درمیان افواج فرانس اور سلیمان شاہ والی حبش کے لڑائی ہو رہی ہی چنانچہ گورنر جنرل فرانس نے نہایت تاکید سے بادشاہ کو لکھا ہی کہ دس ہزار سپاہ جرار واسطے لیری مدد کے جلد عنایت ہو۔

خُراسان

خط تجار بدخشاں سے واضح ہوا کہ ایک گروہ . . . صنادید خراسان نے حضور شاہ خراسان میں عرض کی کہ اکثر رعایا اس ملک کی بباعث آنے لشکر ایران کے پامال اور تباہ ہو گئی ہو اور بسبب تہیدستی کے اپنا کسب اور پیشہ نہیں کر سکتی۔ اگر اس وقت اونکو کچھہ زر نقد خزانۂ شاہی سے مرحمت ہووے تو پھر یہہ ملک آباد ہو جاویگا اور رعایا اپنی اپنی جگھہ میں بس جاویگی۔ شاہ ممدوح نے بنظر رعایا پروری اور آبادی ملک کے ایک لاکھہ روپیہ رعایائی خراسانی کو دیے اور محصول ایک فصل کا بھی معاف کیا۔

ایران

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہی کہ دو وکیل ولایت روس سے سلطنت طہران میں آئے اور محمد شاہ والی ایران سے ملازمت حاصل کی۔ شاہ ایران نے ازراہ مہمان نوازی بہت توجہ اور عنایت اونکے حال پر فرمائی۔ سفیران مذکورین نے وہاں کے وزیروں سے موافقت کر کے وقت دربار کے عرض کیا کہ سردار کابل اور قندھار کے بباعث غلبہ افواج انگریزی کے اپنے اپنے خانمان سے آوارہ ہو گئے ہیں، سو اگر اہالیان ملک انگلستان سرداران مذکورین کو پھر اونکے ملک واپس کر دیویں، تو اسمیں خوشنودی اور موافقت طرفین متصور ہی اور نہیں تو ایک فوج طرف کابل سے تعین ہوگی۔

کابل

اوسطرف کے خط سے دریافت ہوتا ہی کہ بعضے شخصوں نے اشرافان کابل میں سے امیر دوست محمد خاں کی رفاقت سے پہلو تہی کر کے . . . . صاحب کے پاس رجوع کی۔ صاحب موصوف نے ازراہ عنایت اونکا سب مال و اسباب جو کہ وقت جانے امیر مذکور کے شاہ والاجاہ شاہ شجاع الملک کی ضبطی میں آ گیا تھا، اونکو پھر بخش دیا۔ اشرافان مذکورین اس بات سے بہت خوش اور شکر گذار ہوئے۔

گندمک

ایک قافلہ سوداگرونکا ولایتِ ایران سے بارادۂ ہندوستان آتا تھا جب کہ نواحِ گندمک میں پونہچا، چور نصف شب کو آکر اور گٹھریاں کہول کر بہت سامان اور اسباب چرا لیگئے۔ چوکیداروں نے بخوفِ عدالتِ انگریزی کے، بیچ ثابت کرنیکے چوروں اور نکلوا دینے مالِ مسروقہ کے بہت کوشش کی اور چورونکو معہ مال گرفتار کیا۔

دربند

پیشتر سنا گیا تھا کہ پاینده خان حاکم دربند .... راجہ والی لاہور سے اتفاق کرکے ارادہ آنے لاہور کا کیا تھا .... کہ حاکم مذکور نے آوازۂ فتح کابل و قندھار وغیرہ کا سنکر والی لاہور سے نقضِ عہد و پیمان کیا اور بہیر راہ اطاعت سے پھر گیا بلکہ اپنے بھائی بندونکو بہی مالگزاری مہاراجہ سے مانع آیا۔

ص ۳۲ کالم ۱

یوسف زئی

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرداران یوسف زئی اور اور افغانوں نے بوقت خبر پانے تخت نشینی حضرت شاہ شجاع الملک کے، آپسمیں مشورہ کیا کہ اب شاہ ممدوح بہمراہی اہالیان کمپنی کے جلال آباد میں رونق افروز ہوئے ہیں، کہ اسوقت میں ہم متابعت کریں تو اغلب ہے کہ قوم یوسف زئی مسلّم اور برقرار رہے اور نہیں تو درصورت بغاوت فوجِ انگریزی ارادہ اس ملک کا بہی کریگی۔ لیکن بعضے سرداروں نے کہ بہت مغرور اور سرکش ہیں اس مصلحت سے قدم باہر رکہا۔

خیوه

...... یہ ایک اخبار کے جو ۲۱ ماہ فروری ۱۸۳۹ء کو انگلستان سے آیا واضح ہوتا ہے کہ اہلِ روس نے اظہار جنگ و پیکار کا ساتھ خان خیوہ کے کیا ہے۔ چنانچہ لفٹننٹ جنرل سر اسکائی بسرکردگی تیرہ ہزار سواروں کے اوس مقام پر گئے۔ مطلب اس خصوصیت کا یہہ ہے کہ سابق سے کاروان اہل روس کو یہہ لوگ بہت تکلیف دیتے تھے اور بہت سے روسیوں کو مقید کرلیا تہا اور روسیوں کے حکم سے منحرف رہتے تھے اور ایسا دریافت ہوتا ہے کہ اہلِ روس ...... بلاقیام انگریزوں کے بیچ کابل کے اصلاً خیوہ سے باہر قدم نہیں رکہیں گے۔

ٹرکی

حال ٹرکی یعنی روم کا یہہ ہے کہ شاہ فرانس نے باتفاق اہلِ انگلستان کے یہہ عزم مصمم کر رکہا ہے کہ نظر برفاہیت عام کے حامی اور محافظ آزادی اور درستی روم کے رہیں۔

مضمون خط نسبت بہ محلکہ مکانداران

خط ایک کارسپانڈنٹ کا جو اس باب میں آیا ہے مضمون اوسکا یہہ ہے کہ یہہ جو سرکار سے محلکہ تمام اون مکانداروں سے

طلب ہوتا ہے جنکے مکانوں میں کرایہ کو لوگ رہتے ہیں ..... یہہ کسی قانون میں نہیں اور نہ کسی شہر میں قلمرو سرکاری میں یہہ بات جاری ہے۔ صرف یہہ ایک نیا وزن اور ایجاد ہے۔ لیکن نظر بر انتظام اور رفاہ عام بہت مناسب ہے۔ لوگ ناحق الغیاث اور فریاد کرتے ہیں۔ آج کل جس کوچہ و بازار میں گذر وہی فریاد سنو کہ صاحب یہہ محلکہ کیا صرف زیادتی ہے کیونکہ ..... کیسکے حال کو کیا جانیں کہ کوئی کیسا ہے — ہم نے فرض کیا کہ کسی کے حال کو کیا جانیں لیکن مطلب اصلی تو انتظام سے یہی ہے کہ کسی طرح ایسی بات ہو کہ انتظام صورت پکڑے ..... اسمیں شک نہیں کہ اگر مکاندار لوگ بدمعاش کو .... تو یا تو وہ بدمعاش برا کام چھوڑ دینگے، یا رہنا شہر کا ترک کر دیں گے۔ بہر کیف انتظام اور قلت وار دات متصور ہوگی .... البتہ ایک بات سرکار کو لازم ہے کہ اپنے تھانہ داروں سے کوتوال کے نام ہر ایک بدمعاش اور بدمظنہ کے طلب کرکے یا تو اخباروں میں چھپوا دیں یا بطور اشتہار عام کے کوچہ و بازار میں لگا دے کہ سب مکاندار اونکے ناموں سے آگاہ ہوں۔ اسپر بھی اگر اپنے مکان میں کسی شخص کو اونمیں سے رکھیں تو مجرم ہو دیں۔ کسو اسطے کہ سرکاری اہل کار اس امر کو بہتر جانتے ہیں اور ...... تو ایک اور بڑی عمدہ قباحت لازم آویگی وہ یہہ کہ جتنے مکاندار ذی عزت اور متمول ہیں کہ بیشتر ایسے ہی ہوتے ہیں، ہر وقت اور ہر ساعت زیر مشق اہلکاران پولیس کے رہیں گے۔ یہہ ایک دروازہ اخذ زر اور جر منفعت کا کھولتا ہے اہلکاران پولیس کے واسطے۔

ص ۴ کالم ۲

بہت ظاہر بات ہے کہ جب کبھی اہلکاران پولس کو دبانا کسی بھلے مانس مکاندار کا منظور ہوگا، وہ آن دھمکاویگا کہ صاحب فلانا شخص جو آپکے کرایہ میں رہتا ہے وہ بدمظنہ ہے۔ یا تو کچھہ ہماری تواضع کیجیے نہیں تو سرکار میں اطلاع کی جاتی ہے۔ تو ان بیچارہ کا کرایہ مکانوں کا اونھیں کی نذر ہوا۔ تو حقیقت میں ایک ٹکس ہوگا واسطے خورد برد اہلکاران پولیس کے، سو بھی غیر معین یعنی وہ جسکی عزت کے موافق اور اپنی احتیاج کے مناسب جانیں گے لیں گے اور اگر نام بدمعاشان و بدمظنہ کے بطور مطورہ شہرت دئے جائینگے تو البتہ نہ اہلکاران پولیس کسیکو تنگ کر سکیں گے نہ مکانداروں کو کچھہ عذر رہیگا۔

ایک کارسپانڈنٹ نے جو لکھا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے — لیجس لیٹو کونسل صرف واسطے تصنیف قوانین عام کے ہے وہاں کسی نے تجویز نہیں کیا کہ محلکا عام مکانداروں سے لیا جاوے جیسا کہ اب سرکاری اہلکار لے رہے ہیں۔ ظاہرا سوا اوس محکمہ خاص کے جو واسطے عام فوائد کے ہے کسی اور حاکم خاص کو ایسا حکم عام جاری کرنا ازرو کسی ریگولیشن یعنی آئین کے نہیں ظاہر ہوتا۔ ہم بہت شکر کریں اون نیک لوگوں کا جو کسی طرح کا اشارہ اس امر کے جواز کا از راہ مہربانی ہدایت کریں۔ سوا اس کے کلکتہ بنگال بمبئی شملہ اور تمام قلمرو سرکار میں جہاں عملداری ہمارے حاکموں کی ہے، کہیں نہیں سنا کہ ایسا عام محلکا لیا جاوے بے گناہ بے جرم مکانداروں سے۔ نہیں معلوم اجرا اسکا کس قانون کس آئین کی رو سے ہے۔ اور کچھ فائدہ بھی تو اس سے نہیں معلوم ہوتا، سوا فائدہ اہالیان پولیس کے، کہ وہ مکانداروں سے فائدہ کثیر حاصل کیا کریں ہمیشہ دھمکا کر کہ فلانا شخص تمہارے کرایے میں بدمظنہ ہے — بموجب قوانین سرکاری کے ہر شخص معصوم متصور ہو سکتا ہے جبتک

وہ کوئی جرم نہ کرے اور ہلکا نہیں لیا جا سکتا بدوں جرم کے۔ لیکن اس عام ہلکہ لینے سے مجرم کہنا ہر سب معصوموں کو، جنہوں نے کبھی کوئی جرم نہیں کیا۔ اور یہہ ظاہر ہر کہ یہہ بات کیسی ہر ممنوعہ ہی یا جائز ہی۔ اس آئین جدید کی تجویز کی جو وجہیں تصنیف کی گئی ہیں سوائے امورات وجدانی اور کچھہ نہیں تصوّر کیا جا سکتا۔

باہتمام سیّد معین ....

اخبار دہلی

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۵۹ — ۸ مارچ سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ — جلد ۳

اشتہارات

کتب مفصلہ ذیل جو اس چھاپہ خانے میں طیار ہیں بہ تفصیل قیمت یہہ ہیں۔

قرآن جو ترجمہ کروایا ہوا حامد علیخاں کا طیار ہوچکا ہی اور محشی ہی قیمت ہدیہ اوسکی	للعہ ۵
قرآن تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذ کشمیری پر	عہ ر
حلیۃ المتقین بخط نستعلیق	ے ۸ ر
صحیفہ کاملہ مترجم بزبان فارسی	للعہ ر
تذکرہ گلشن بیخار تالیف نواب مصطفی خاں	عہ ر

دستکات جو کلکٹری سے بموجب حکم صدر کے جاری ہوتی ہیں بموجب اوسکے اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں قیمت فیصدی دو روپیہ مقرر ہے یعنی بیس روپیہ ہزار جتنی جن صاحب کلکٹر کو منظور ہوں اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھیں فوراً بھیجی جائیں گی۔

کشتی ہای فیروزپور

واضح باد کہ بتاریخ اول ہر ماہ یک کشتی یا زیادہ ازاں بحسب ضرورت منمقام فیروزپور و شکارپور روانہ خواہد گردید وجہتہ حفاظت اسباب محمولہ و رفع تعطل بے فائدہ بہ اثناء راہ یک گارد سپاہیان معہ پروانہ راہداری ہمراہ ہر یک کشتی مامور خواہد شد و اخراجات باربرداری از فیروزپور تا شکارپور بدیں تفصیل خواہد شد مبلغ یک روپیہ فی من بارگراں از قسم اجناس آہن وغیرہ و بہ اجناس سبک فی کیوبک فٹ یکروپیہ خواہد شد و معلوم باد کہ بلا تفاوت کشتیہائی مذکور بتاریخ اول ہر یک ماہ روانہ خواہد شد لہذا سوداگران کہ خواہانِ روانگی گماشتہ ہائی خود معہ مال تجارت بسواری کشتی ہائی مذکور باشند بعد از ادائی مبالغ خرچہ روانہ می نمودہ باشند۔ ۲۳ فروری سنہ ۱۸۴۰ء محکمہ اجنٹی لدھیانہ۔

آفت ناگہانی

اس ہفتہ میں قضائی آسمانی سے ایک عجیب آفت ناگہانی ظہور میں آئی وہ یہہ ہے کہ علاقہ تہانہ اجمیری دروازہ میں راجہ کرارناتہہ کے مکان میں ایک کمرہ کا لٹھا رات کے وقت خود بخود ٹوٹ کر کوٹھا گر پڑا جسمیں بالکل آثار شکستگی کے نہ ....

تھے بلکہ بخوبی سالم تہا اوسکے نیچے راجہ کدار ناتہہ کا بیٹا وغیرہ اور آدمی سوتے تہے .... یہ وہ تو جان سے بچا مگر ہاتہہ میں کچھ ضرب آئی .... لیکن ایک شخص ..... جان سے مرگیا۔ اللہم ......

حضور والا

عرض ہوئی کہ صاحب مہتمم خزانہ بسبب کمی روپیہ کے اور زیادتی ہشت آنی کے ہشت آنی دیتے ہیں۔ اس سبب تنخواہ خادمان محل نہیں آئی۔ ارشاد ہوا کہ ہم کو ہشت انیاں منظور نہیں ۔ مرزا شاہرخ بہادر .... سابق ..... بوجہ ..... ولایت علی کپتان کے حمام میں معہ صاحبزادوں کے تشریف لیگئے۔

۴ تاریخ مارچ کو بسبب سورج گہن کے بموجب دستور حضور والا پلہ میزان میں بیٹھے اور لوازمات صدقہ خیرات کئے۔

صاحب جج

صاحب جج رخصت بتقریب محرم شریف عملہ کو دیکر خود میرٹھ کو گئے یکم مارچ کو۔

مہتمم بندوبست

جے ایچ ٹیلر صاحب مہتمم بندوبست جو کلکتہ کو بطریق رخصت گئے تہے ہفتہ سابق میں آئے تو دفتر مذکور پھر صاحب ممدوح کے سپرد ہوا۔ صاحب کلکٹر بہادر نے ۳ مارچ کو تمام اوس عملہ کو جو سابق صاحب موصوف کے پاس تہا ...... صاحب کی خدمت میں ساتہہ دفتر کے۔

لارڈ بشپ

صاحب ممدوح اس ہفتے میں یہاں آئے، کرنیل اسکنز کی کوٹھی میں اوترے جمعہ کے دن گرجا ہوا بہت صاحب لوگ گئے، کہتے ہیں کہ آدمی ہندو اور مسلمان نے مذہب مسیحی اختیار کیا اونمیں تین برہمن رہنے والے سونی پت کے اور دو ہندو اور قوم کے اور تین مسلمان تہے۔

جھجر

اوس طرف کے اکثر آنے والوں سے دریافت ہوا کہ نوابصاحب والی وہاں کے انفصال مقدمات کو اپنے علاقہ کے ساتہہ رویہ سرکار انگریزی کے بہت پسند اور ملحوظ رکھتے ہیں۔ غوث محمد خان نامی ایک مختار ہیں، وہ اونکے علاقہ کے بطور گورنر کے ہیں، بہت لوگ جو اوسطرف کے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ رعایا اس شخص کے انصاف سے بہت راضی ہے اس طرح کا کوئی مقدمہ نہیں فیصل کرتا کہ نوابصاحب پاس قابل نشہ یاد ہو۔ اندنوں میں ایک شخص نبی بخش نام بہت غریب مظلوم ...... پیش ہوا تہا اور طرف ثانی رویت دار تہے لیکن خان موصوف نے بہت جسٹس سے ڈگری اوسی غریب کی کی جو دی حق تہا۔

ستارا

بالا بلونت نام بھتیجا اور وزیر راجہ ستارا کا اپنے آقا کے ساتھ جاتا تھا، ۲۷ جنوری کو متصل ساگر کے بقضائ الٰہی مر گیا۔

لاہور

اخبار لدھیانہ سے دریافت ہوتا ہی کہ راجہ گلاب سنگہ اور سردار عطر سنگہ اور جمعدار خوشحال سنگہ اور اور . . بنگہ اور بھائی گوبند رام مصاحبانِ مہاراجہ والی لاہور بتقریب سورج گہن کے طرف کلچہ کے جو معبد بزرگ ہنود کا ہی نہانے کو گئے۔ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے لدہیانہ کو توطرف دست چپ کے چھوڑا اور گذر تلون سے عبور کرکے طرف منزلِ مقصود کے روانہ ہوئے دیکھا چاہیئے کہ ہنگام مراجعت مصاحبین مذکورین گذر لدہیانہ سے جاتے ہیں یا کسی اور راہ سے۔

میمند وخلیل

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہی کہ بعضے رئیس کوہ خیبر کے اوئل حال میں افواج انگریزی سے منحرف اور مخالف تہے اور اوس طرف دریائ لنڈہ کے پڑے ہوئے تہے چونکہ انتظام اہالیان گورنمنٹ کا اضلاع کوہ خیبر میں بخوبی ہوگیا...... منقطع ہوگئی چنانچہ اکثروں نے دشمنوں اور بدخواہوں سرکار کمپنی کے سے چاہا تہا کہ پہر کوہ خیبر میں کچھ فساد کریں لیکن باعث سمجھانے بعضے اشخاص کے بالفعل ارادہ اونکا ملتوی رہا اور جمعیت اونکی پریشان ہوگئی۔

بلوچستان

اکثر بلوچان غارت شعار نے رہجانے محراب خان بلوچ سے تاخت وتاراج کرنا چھوڑ دیا اور خانہ نشینی اختیار کی ہے۔ کہتے ہیں کہ ملک بلوچستان تمام ریگستان ہی اگر دن رات مینہ برستا رہے پہر بہی زمین سیراب نہیں ہوتی اور قسم غلہ سے کچھ پیدا نہیں ہوتا . . . . سے معاش اونکی صرف اوپر قزاقی اور غارت گری کے تہی۔ کہتے ہیں کہ ان دنوں میں بلوچوں نے رزیڈنٹ کراچی بندر کو سوال پیش کیا ہی کہ اگر کچھ معاش ہماری سرکار کمپنی سے مقرر ہوجاوے توکشتیوں محمولہ اسباب تجارت کو ہم بحفاظت کنارۂ دریائے شور سے علاقہ لاہور میں پونہچا دیا کریں گے لیکن اب تک حضور رزیڈنٹ سے کچھ جواب اون لوگوں کو نہیں ہوا ہی۔

ہرات

دریافت ہوتا ہی کہ ..... جہانگیر شاہ خلف والی ہرات ساتھہ جمعیت پانچ سو سوار اور دو ضرب توپ کے علاقہ اور گنج میں خیمہ زن ہی اوس ملک کے رئیسوں نے آنے کو شہزادۂ موصوف کے مغتنمات سے جان کر ہر ایک نے موافق حوصلہ..... کے ..... شہزادہ موصوف نے سرداران اور گنج کو ارشاد کیا کہ ہم بہت مدت سے سنتے ہیں کہ بدمعاش اس ضلع کے آدم فروشی کرتے ہیں اوتہیں چاہیئے کہ واسطے رفع اس امر کے بہت احتیاط ملحوظ رکھو کہ یہہ رسم یعنی بیچنا آدمیونکا اس

ملک سے موقوف ہو جاوے۔ سرداران مذکورین نے حکم شہزادہ کا قبول کیا۔

بلاس پور

ناظرین اخبار کو یاد ہوگا کہ بیشتر خبر وفات راجہ کہرک چند والی بلاس پور کی اور مسند نشینی میاں جگت چند چھوٹے بھائی راجہ متوفی کی درج اخبار ہوئی تھی۔ اب اخبار لدہیانہ سے واضح ہوا کہ ان دنوں میں رعایائے مقام مذکور کی نے ..... جگت چند سے ناراض ہوکر یہہ افواہ کی ہے کہ وارث ریاست بلاس پور کا بطن رانی صاحبہ سے پیدا ہوا ہے پس کس قانون سے راجہ جگت چند مسند راجگی پر بیٹھے ہیں بعضے سرداروں نے فوج واسطے کمک رانی صاحبہ موصوفہ کے بھیجی ہے مگر راجہ رام سنگہ والی نالہ گڈہ ممد و معاون میاں جگت چند کے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس ہنگامہ میں کئی آدمی کشتہ اور مجروح ہوئے ہیں۔ چنانچہ واسطے انتظام کے دو رسالہ چھاؤنی لدہیانہ سے واسطے ممانعت جنگ و جدل کے طرف مقام مذکور کے روانہ کئے گئے ہیں دیکھا چاہیئے کہ انجام کار کیا ہوتا ہے اور اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

ایران

وہانکے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ محمد شاہ والی ایران نے جب سے سنا ہے کہ اہالیان گورنمنٹ نے کابل اور قندہار پر قبضہ کر لیا تب سے بہت رنجیدہ خاطر اور ملال آگین رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم سال گذشتہ میں اپنی فوج اوسطرف روانہ کرتے تو البتہ وہ ملک ہمارے قبضہ میں آجاتا۔ کہتے ہیں کہ اگرچہ شاہ ممدوح ابتدا تخت نشینی سے واسطے تسخیر ہرات کے بدرجہ اتم مساعی اور مشتاق ہیں مگر ابتک بباعث قلت زر کے یہہ بات حاصل نہیں ہوئی۔

بخارا

منکشف ہوتا ہے کہ جسوقت سے خبر فتح کابل اور قندھار کی ریاست بخارا میں پوہنچی ہے اور مشہور ہے کہ فوج نصرت موج انگریزی ولایت افغانستان کو مسخر کرکے از راہ بامیان ارادہ ترکستان کا رکھتی ہے اوسوقت سے والی بخارا بہت گھبرا رہا ہے اور آرزو رکھتا ہے کہ جس طور ہو سکے اہالیان گورنمنٹ سے دوستی پیدا کرے چنانچہ بعضے امیروں کو بباعث مانع آنیکے اس امر میں سزا دی۔

قلعہ ارسلان

واضح ہو کہ جب فوج انگریزی قلعہ غزنین کو مسخر کرکے طرف کابل کے روانہ ہوئے تہی تو شاہ مراد والی بخارا معہ چند اشخاص کے واسطے دیکھنے قلعہ ارسلان کے گئے تہے اور اوسکے واسطے مقابلہ محاصرہ حریفوں کے محکم پاکر پھر بخارا میں مراجعت کی تہی اب سنا گیا ہے کہ اہالیان والی بخارا نے تمام اسباب اور نقد و جنس اوسی قلعہ میں ذخیرہ کیا ہے۔ ان باتوں سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ والی بخارا کو انگریزوں کی طرف سے بہت خطشہ اور اندیشہ ہے۔

جلال آباد

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت شاہ شجاع الملک معہ وزیر با تدبیر ولیم مکناٹن صاحب بہادر کے جلال آباد میں رونق افروز ہیں کہتے ہیں کہ بعد روز کے کابل کو تشریف لیجاویں گے اور محمد شریف خاں اور قاضی محمد حسین ملقب بہ علما خاں اور آغا نیکو خان خواجہ سرائے سلطانی کو طرف لدھیانہ کے روانہ کیا ہی کہ حریم سلطانی کو لدھیانہ سے کابل میں لاویں۔

کالم ۱

کلکتہ

۲۴ تاریخ ماہ گذشتہ کو باشندوں کلکتہ کے نے جمع ہو کر یہہ ارادہ کیا کہ تمام باشندگان کلکتہ اور اوسکے قرب وجوار کے بمقتضائے احسانمندی اور شکر گذاری مبارکباد فتح مہم ..... دیا رائٹ اونریبل گورنر جنرل لارڈ آکلینڈ صاحب بہادر کو ادا کریں اور واسطے ادائے اس غرض کے ایک کمیٹی آدمیوں مفصلہ ذیل کی یعنی راجہ رادہا کنت بہادر، راجہ کالی کرشنا بہادر، بابو دوارکا ناتہہ ٹھاکر، بابو رسوما دت، بابو پرسنو کمار ٹھاکر، بابو رام کنول سین ..... جی کو ای، رائے گوپی ناتہہ راد چودھری، بابو راما ..... پوزجیا، بابو اشوتوش اری، بابو رادہا پرشاد رائے، بابو نیب نرائن جوس وغیر مقرر ہوا اور یہہ پیش کریں بنام جمیع باشندوں شہر کے ایک عرضی مبارکباد کی اوس روز جس دن کہ لارڈ صاحب بہادر مناسب سمجھیں اور مقرر کریں۔

ایک شخص ہندو مہاسب نرائن بہادر خلف فتح سنگہ بہادر بذریعہ چٹھی مجسٹریٹ بنارس حضور چیف مجسٹریٹ میں آیا اوس کا دعویٰ یہ ہی کہ مسند ریاست گوالیار کا میں ذی حق ہوں اور راجہ حال کو ارث اس گدی کی نہیں پونہچی اور اظہار کرتا ہی کہ عرصہ قلیل میں حق اپنا ساتہہ گواہی گواہان معتبر کے ثابت اور موثق کر دونگا۔

کٹک

ایک خط اوس سمت کے سے واضح ہوتا ہی کہ بسبب کمی بارش کے وہاں قحط غلہ ہو رہا ہی اور ہزارہا آدمی طعمۂ اجل ہوئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور علاوہ ازیں چیچک اور وبائے ہیضہ اور تپ غارت باشندوں میں کمی نہیں کرتا اور بہت خلقت مرتی جاتی ہی۔

اودیسہ

از روئے خط ایک دوست کے دریافت ہوتا ہی کہ بسبب قحط غلہ کے وہاں کے غریب غربا نے پیشہ غارتگری اور راہ زنی کا اختیار کیا ہی اور زیادہ تر ظلم یہہ ہی کہ جس کسی کو لوٹتے ہیں اوسکی جان سے بہی ہلاک کرتے ہیں اور یہہ حال بلاسور سے پوری تک ہی اور ایسے مقامات میں جہاں آمد و رفت کم ہی ـــــ تاریخ جنوری کو نعش ایک آدمی کی ضلع فرید پور میں سطح دریا کے اوپر بہتی جاتی تہی، داروغہ تہانہ مقصود پور باشندوں کے کہنے سے اوس لاش

کو پانی میں سے لے آیا۔ وقت تحقیقات کے مقام مذکور پر ایک کشتی دریا میں غرق پائی اور جب اوسے نکالا تو اوسمیں دو آدمی تھے اور اونکے پا محکم بندھے ہوئے تھے اور کشتی میں ایک سوراخ تھا مگر قسم اسباب سے کچھہ نہ نکلا سب لوگوں کی رائے میں یہہ آیا کہ یہہ آدمی سوداگری کو جاتے ہونگے، اثناء راہ میں قزاقانِ دریائی نے مال اونکا غارت کر کے کشتی کو غرق کر دیا اور ماورائی ازیں نعشیں اکثر مسلمانوں کی بھی سطح دریا پر بہتی ہیں ...... یعنی دریا میں بہا دینا مردے کا جائز نہیں تو لے .... قریب القیاس معلوم ہوتی ہے۔

راجہ کشن رائے اور کالی کشن رائے گرفتار ہوے ہیں جرم اونکا یہہ ہے کہ اُن پر ایک نالش دائر ہوئی کہ اونہوں نے شبِ دوازدہم دسمبر کو رام دیال سنگہ کو راجہ ..... ناتہہ راؤ اوسکے باپ کے گہر میں کہ مقام چھر گہاٹ پر کلکتہ میں واقع ہے ہلاک کیا اب اونکے مقدمہ کی تحقیقات ہوتی ہے۔

قرب وجوار کلکتہ میں افواہ عام ہے کہ ایک جماعت درویشوں کی لوگوں کو سمجھاتی پھرتی ہے کہ از روئے شاستر کے دریافت ہوتا ہے کہ کوئی اوتار مکہ میں عنقریب پیدا ہونگے واسطے غارت مسلمانوں کے اور پیش از ظہور اس امر کے ہمیں لازم ہے کہ ہم لوگ گنگا جل لیجا کے مزار پیغمبر پر کہ وہاں مدفون ہیں چھڑکیں اور کہتے ہیں کہ جس جس ہندو کو کہ پاس مذہب اپنا ہو وہ قسم کھائیں اور ایک جا مقررہ پر مجتمع ہوں تا کہ وہاں سے ایک گروہِ بزرگ جمع ہو کر اس مہم پر کہ باعث شوکت مذہب اور موجب شفاعت آخرت ہے مکہ پر چلیں اور گنگا جل ہمراہ لیں کہتے ہیں کہ تدبیر خرچ اونکے عیال و اطفال کی بھی کر دی جائیگی جگہہ واسطے جمع ہونے غازیوں کے مقام اجودہیا میں قیام کریں گے اور تمام ہمراہی تنخواہ مقررہ سپاہیانِ انگریزی پائیں گے۔

شب ۱۹ تاریخ ماہ گذشتہ کو قصبۂ بابو دوارکا ناتہہ ٹھاکر میں ایک دعوت رقص اور تماشائے آتشبازی اور کھانے کی ہوئی تمام امراؤ بزرگ اوس مقام کے جمع ہوئے آٹھہ بجے سے نصف شب تک قریب تین سو گاڑی کے وہاں آئی تھی، دس گھنٹہ پر رقص شروع ہوا اور بعد ایک گھنٹہ آتشبازی چھوٹنے لگی۔ کہتے ہیں کہ یہ آتشبازی بہت خوب اور نادر تھی اور دیکھنے والے کہتے تھے کہ ایسی آتشبازی ہم نے کبھی نہیں دیکھی ہے۔ جب آتشبازی چھٹ چکی تو رقص پھر شروع ہوا دو بجے تک رقص رہا ...... لوگ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے، اکثر اِن لوگوں میں سے صرف واسطے تماشائے آتشبازی کے آئے تھے جب کھانا شروع ہوا تو وہ لوگ چلے گئے۔

ص ۴ کالم

ایک صاحب نے ایک بی بی سے اقرار شادی کا کیا تھا آخر کو اوسنے انکار کیا، بی بی نے سپریم کورٹ میں ہتک عزت کی نالش کی بتعداد پندرہ ہزار روپیہ کے، مگر اوس پر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا۔

اراکان

ایک خط مقامِ ارکان سے آیا ہے صاحبِ خط یہ لکھتا ہے کہ وہاں افواہ ہے کہ ایک فوج پندرہ ہزار آدمیوں

کی والی برہما کی طرف سے سامنے ہماری حدود کے بیچ تھانہ تنکوپ کے خیمہ زن ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک جنگ عظیم واقع ہوگی اور جب تک کہ ایک رزیڈنٹ دار الخلافہ مذکور میں نہیں رہے گا تو کچھ معلوم ہو سکے گا کہ دشمن کس وقت کیا کر رہے ہیں اور کیا ارادہ کر رہے ہیں یہہ مبادا ہم پر دفعتاً آ گریں اور اغلب ہے کہ برہما والے مانند انگریزوں کی ولی اظہارِ جنگ نکریں گے مگر ہمارے گانوں کو جلانا شروع کریں گے اور ...... قریب آ پونہچا تو پھر دفع کرنا اونکا بہت دشوار ہوگا۔

کھک بہیو

ایسا گوش زد ہوا ہے کہ دس آدمی قیدیوں میں سے جو کہ راہ کھک بہیو پر سڑک بنا رہے تھے بھاگ گئے بمجرد پونہچنے خبر کے کرنیل ہروی صاحب نے ایک ایک پہرہ سپاہیوں کا جیلخانہ کو روانہ کیا اور تھانہ دار کو پیچھے مفرورین کے بھیجا آخر خبر آئی کہ سات آدمی اونمیں سے گرفتار کئے گئے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوا کہ صاحبِ والا مناقب طامس منکف صاحب بہادر کمشنر دہلی ۲۴ تاریخ فروری کو لدہیانہ میں رونق افروز ہوئے اور ۲۶ ماہ مذکور کو صاحب موصوف نے عدالت فوجداری پر جلوس فرمایا، اور اذنِ عام دی کہ مستغیث اس علاقہ کے عرضیاں گذرانیں، چنانچہ اکثر مستغیث، جنہوں نے کہ عدالتِ مذکور میں عرضیاں پیش کیں انصاف کو پونہچے اور صاحب موصوف کی دادگستری سے بہت راضی ہوئے۔

بھرت پور

۱۸ تاریخ فروری سنہ حال کو بی بخشی جون صاحب کی اجمیر کیطرف سے اور مسٹر ادروڈ صاحب فتح پور کی طرف سے سوادِ بھرت پور میں وارد ہوئے۔ کار پردازانِ ریاست نے حسب معمول ڈالیاں میوہ وغیرہ کی بھیجیں۔ مہاراجہ صاحب بتقریب ضیافت شادی کتخدائی صاحبزادہ دیوان منی لعل کے رونق افروز محفل شادی کے ہوئے اور صاحبِ دعوت پر حسب معمول نوازشات فرمائیں۔ وقتِ رخصت دیوانِ مذکور نے کچھہ تحایف پیش کئے۔

آگرہ

ص ۴ کالم ۲

۲۹ تاریخ فروری سنہ حال کو لفٹنٹ گورنر رویرٹسن صاحب بوقت شام بلدۂ اکبر آباد میں رونق افروز ہوئے۔ سلامی توپوں کی حسب معمول عمل میں آئی۔ کہتے ہیں کہ صاحب ممدوح نے روز دوشنبہ کو دربار میں جلوس فرمایا اور تمامی صاحبان ملکی و مالی واسطے مقدمات کے گئے۔

ڈاکٹر رنکین صاحب اکبر آباد میں پونہچے ہیں، افواہ ہے کہ طرف دہلی کے روانہ ہونگے۔

خط نسبت مچلکہ مکانداران

صاحب سپرینڈنٹ دہلی اخبار سلمہ

تمہارے پرچہ اخبار مطبوعہ یکم مارچ سنہ حال میں مضمون خط ایک کارسپانڈنٹ کا جو دیکھا تو واضح ہوا کہ وہ اپنی تجویز میں یہہ لکھتے ہیں کہ سرکار کو لازم ہو کہ اپنے تہانہ داروں سے کوتوال کے نام ہر ایک بدمعاش بدمظنہ کے طلب کر کے اخباروں میں چھپوا دے یا بطور اشتہار عام کے کوچہ و بازار میں لگا دے کہ سب مکاندار اون کے ناموں سے آگاہ ہوں۔ اور پہر بھی اسپر اگر اپنے مکانو نمیں کسیکو اونمیں سے رکہیں تو مجرم ہوویں الخ یہہ قیاس ان کارسپانڈنٹ کا قیاسِ صحیح سے باہر معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہرچند استدراک اسامی بدمعاشوں کا صاحب مجسٹریٹ کو ممکن ہی لیکن طبع سلیم نہیں باور کرتی کہ صاحب مجسٹریٹ اون ناموں کی شہرت دیویں بموجب تجویز مذکور بالا کے کسواسطے کہ اگر بہ تفصیل نام بدمعاشونکی شہرت دیجاوے تو لاکلام بالضرور کوئی مکاندار کسی شخص کو اونمیں سے جو فہرست میں داخل ہوئے اپنے مکان میں نہیں رہنے دیگا اور وہ بدمعاش خانہ بدوش آوارہ کوچہ و بازار میں رہیں گے کیونکہ کوئی مکان بود و باش ایسے آدمیونکا مثل کلکتہ کے یہاں نہیں ہو اور اہالیانِ پولیس سے بھی ہر ایک اپنے علاقہ میں کاہیکو رہنے دیویگا تو لامحالہ وہ بدمعاش و بدمظنہ شہر سے انتقال کریں گے کیونکہ نظر بر مراتب مفسرہ صدر اونکو شہر چہوڑنا بہ مجبوری واجب ہوگا اور کسی اور شہر کو جاویں گے اور اوس شہر کا حال دیکھا چاہیئے کہ وہاں عملداری سرکار ہی یا نہیں — صورتِ اوّل یعنی بیچ ہونے عملداری سرکار کے یہی آتش ورکاسہ وہاں بھی موجود ہوگا — کیونکہ جب یہہ قاعدہ یعنی مچلکہ کا ہمارے حاکموں نے ایسا مستحسن سمجھا ، جب تجویز کیا تو وہاں کے صاحب مجسٹریٹ بھی اس مستحسن تجویز کو ترک نہ کریں گے۔ تو نظر بر مراتب مرقومہ بالا کسانِ مذکورہ کا وہاں بھی رہنا دشوار بلکہ محال ہوگا' انجام کار جلاوطنی اختیار کریں گے تو انجام کار اگر غور کیجئے تو اس حالت میں نفس الامر میں تجویز جلاوطنی واسطے ان لوگوں کے تجویز ہوئی ہوگی بسبب بدمظنگی کے اسوقت میں کہ بالفعل کسی جرم خاص میں ماخوذ نہیں اور جس خاص مقدمہ میں کبھی ماخوذ ہوئے تہے اوسمیں سزا پا چکے۔ الراقم م

برہما

وہانکے اخبار سے واضح ہوتا ہی کہ راجہ برہما اگرچہ ظاہر میں گورنمنٹ انگریزی سے دوستی رکھتا ہی لیکن باطن میں دشمنی رکھتا ہی چنانچہ اسی نسبت سے کرنیل برنی صاحب رزیڈنٹ برہما اوس ریاست کو چہوڑ کر چلے آئے' راجہ نے کرنیل موصوف کے ..... خاطر داری نکی۔ راجہ نے کرنیل بنسن صاحب کے ساتھہ بھی بہی بدسلوکیاں کیں تہیں۔

باہتمام سید معین الدین مالک چھاپہ ہوا

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو عـہ ششماہی اور عـہ سالیانہ

نمبر ۱٦۰ ۔ ۱۵ مارچ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ ۔ جلد ۳

ص ا کالم ا

احکام

مسٹر ڈی روبرٹ سن صاحب تا صدور حکم ثانی جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر بنارس کے ہوئے مسٹر جے بی گبنس بطورِ قائم مقام سول اور سشن جج الہ آباد کے ہوئے تا انقضاء ایام رخصت مسٹر سی آر کارٹ رائٹ صاحب کے، مسٹر آر بی مورگن صاحب بطور قائم مقام مجسٹریٹ اور کلکٹر حمیر پور کے ہوئے تا انقضائے ایام رخصت جے جے ڈبلیو انسٹنٹ صاحب تا صدور حکم ثانی کے، اور مسٹر مورگن صاحب کو حکم ہو کہ اوفس کلکٹری مرزا پور کا سپرد ڈبلیو ای ڈونی تھرون صاحب کے کریں۔

اِشتہارات

دستکات جو کلکٹری سے بموجب حکم صدر کے جاری ہوتی ہیں بموجب اوسکے اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں۔ قیمت فیصدی دو روپیہ مقرر ہی یعنی بیس روپیہ ہزار جتنی جن صاحب کلکٹر کو منظور ہوں اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھیں فوراً بھیجی جائینگی۔ کتب مفصلہ ذیل جو اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں بہ تفصیل قیمت یہہ ہیں۔

قران جو ترجمہ کروایا ہوا حامد علیخاں کا طیار ہو چکا ہی اور محشی ہی قیمت ہدیہ اوسکی	للعـہ
قران تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذ کشمیری پر	حمہ ر
حلیۃ المتقین بخط نستعلیق	۸ ر
صحیفۂ کاملہ مترجم بزبان فارسی	للعـہ ر
تذکرہ گلشنِ بیخار تالیفِ نواب مصطفےٰ خاں	حمہ ٦ ر
گلستاں بخطِ نستعلیق	عصہ ۸ ر

تلوار

ایک تلوار جسپر کئی سورتیں اہلِ ہنود کے اوتاروں کی ہیں مشہور ہی کہ کسی رانا کی کمر کی ہی بطور سیف کے ہی بہت بھاری جسکو منظور ہو مہتمم کو لکھے قیمت اوسکی مار

ایک کتاب جسمیں بیسؔ نقشہ شطرنج کے ہیں ایجاد ڈ لٹا صاحب کے قیمت مے ر

کشتی محمولۂ اسباب

واضح باد کہ بتاریخ اول ہر ماہ یک کشتی یا زیادہ ازاں بحسب ضرورت متمقام فیروز پور بہ شکار پور روانہ خواہد گردید وجہت اسباب محمولہ ورفع تعطل بے فائدہ بہ اثناء راہ یک گارڈ سپاہیان معہ پروانہ راہداری ہمراہ ہر یک کشتی مامور خواہد شد واخراجات بار برداری از فیروز پور تا شکار پور بدیں تفصیل خواہد شد بمبلغ یکروپیہ فی من بارگراں از قسم اجناس آہن وغیرہ و بہ اجناس سبک فی کیوبک فٹ یکروپیہ خواہد شد ومعلوم باد کہ بلا تفاوت کشتی ہائی مذکور بتاریخ اول ہر یک ماہ روانہ خواہد شد لہذا سوداگران کہ خواہان روانگی گماشتہ ہائی خود معہ مال تجارت بسواری کشتی ہائی مذکور باشند بعد از ادائی مبالغ خرچہ روانہ میفمودہ باشند ۲۳ فروری ۱۸۴۰ء محکمہ ایجنٹی لدہیانہ

ص ا کالم ۲

انتظام پولیس دہلی

سنا گیا کہ بسبب عشرۂ محرم کے نظر بر مزید احتیاط صاحب مجسٹریٹ بہادر واسطے انتظام کے کوٹھی کچہری میں جو شہر میں ہے رات من رہتے ہیں.... کمپنی تلنگونکی ساتھ ایک افسر انگریزی کے چھاونی سے بلالی ہے..... دستور تھانہ داروں کے نام صاحب مجسٹرٹ کے محکمہ سے جاری.... تاکید ہے کہ کوئی دنگہ فساد نہ کرنے پائے۔

کہتے ہیں کہ ابکے..... بہت ہی اسلئے کہ ایک تو دن محرم کے ہیں جو شیعہ سنی کے جھگڑے..... ہیں دوسرے ہنگامہ ہولی کا کہ بسبب موسم بہار کے ہر ایک انسان کیا ہندو کیا مسلمان ہر ایک کا خون جوش میں ہوتا ہے— اس شہر میں شیعہ مذہب لوگ بہت کم ہیں سنی مذہب اور قوم ہنود بہت ہیں، ہندوستانی حاکمان عدالت اور افسران عملہ مثل سررشتہ دار اور کوتوال وغیرہ اکثر تھانہ دار سنی مذہب ہیں، بے شک حکام کو توجہ انتظام میں بذات خود ضرور ہے تاکہ کوئی زبردست زیردست پر زیادہ تی نہ کرنے پاوے۔

ٹی ٹی مٹکف صاحب کلاں

ایک دوست کے خط سے جو لدھیانہ میں وارد ہیں معلوم ہوا کہ ۴ ر مارچ کو صاحب ممدوح لدھیانہ میں تھے ۳ ر تاریخ روانہ ہوئے طرف روپڑ کے، صاحب شملہ کو لکھا ہے کہ اسامیان دائر سائر مہیا رکھیں

سنا گیا کہ حضور والا کے ہاں سے نسبت محلکہ کے مکانداروں سے لکھا گیا..... کیونکہ مکانات حضور بھی اکثر شہر میں ہیں، بہر کیف صاحب مجسٹرٹ سے طلب ہوئی ہے دیکھیے یہاں سے کیا جواب لکھا جاتا ہے۔

بجور

میر عالم خان حاکم بجور نے دو گھوڑے معہ اور تحائف کے بدست اپنے فرزند کے..... شاہ شجاع الملک میں بھیجے تھے، شاہ ممدوح نے قبول تحائف مرسلہ کو شان خسروی سے دور جان کر واپس کر دیئے اور فرمایا کہ میر

عالم خان نے خراج بیس برس کا کئی لاکھ ہوتا ہی اپنے پاس رکھا اور دو گھوڑے ضعیف و لاغر حضور ِ با دولت میں بھیجے، انشاء اللہ تعالے عنقریب از روی نذر و نیاز قرار واقعی مردمانِ یوسف زئی سے لیا جاوے گا۔

برہما

ص ۲ کالم ۱

اخبار مولمین مورخہ ۱۵ ماہ گذشتہ سے دریافت ہوتا ہی کہ ایک جہاز ملکہ انگلستان کا عنقریب دار الامارۃ کلکتہ میں دریائو ملک برہما سے آویگا سو بذریعہ اوسی جہاز کے کپتان مکلاڈ صاحب بہادر بہی ملک برہما سے دار الامارۃ مذکور میں مراجعت کریں گے، اس صورت میں قرائنِ حال سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سعی اور ترددات گورنمنٹ کی بیچ بحالی اور برقراری رزیڈنٹ کے دربار شاہ برہما میں بمد نظرے فائدہ کی نامنظور ہوئی ہیں۔ اور شاہ برہما شرایط عہدنامہ منظور نہیں کرتا اور اگرچہ بظاہر گورنمنٹ سے اظہار دوستی کرتا ہی لیکن باطن میں موانست اونکی سے بدرجۂ اتم متنفر ہی کیونکہ پیشتر کرنیل بری صاحب رزیڈنٹ آوا نے بہی کثرتِ مایوسی سے ترک .... برہما کیا تہا تو شاہ موصوف نے کچھ خاطر داری اونکی نہ کی تہی علے ہذا القیاس کرنیل بنسن صاحب کے ساتھہ بہی اسی طریق سے پیش آیا تہا اور ان دونوں رزیڈنٹوں نے بموجب شرایط عہدنامہ کے ایک برس تک وہیں سکونت اختیار کی تہی اور باوجودیکہ اہالیانِ گورنمنٹ نے واسطے اونکے مطیع کرنے کے زر خطیر صرف کیا تہا مگر کوئی اون تدبیروں میں سے پیش رفت نہوئی تہی اور شاہِ برہما نے قبول کرنے شرایط سے صرف پہلو ہی تہی نہیں کیا تہا بلکہ کرنیل بنسن صاحب سے ملاقات بہی نہیں کی تہی اور جبکہ مکان بود و باش کپتان مکلاڈ صاحب کا طغیانی آب سے برباد ہوگیا تہا تو شاہِ مذکور نے قساوتِ قلبی سے کچھ دلدہی کپتانِ مذکور کی نہیں کی تہی اور اونکے رہنے کے واسطے کوئی مکان اور نہ دیا تھا چنانچہ اوس وقت میں کپتانِ مذکور نے بنہایت لاچاری کشتی پر سوار ہوکر اور اپنے تئیں اون مصائب سے بچاکر رنگون میں پونہچایا تہا۔ غرضکہ ہمیشہ شاہِ برہما اہالیانِ گورنمنٹ انگریزی سے بمخاصمت پیش آتا ہی اور جو بیچ نوکر رکہنے فوج کے کوشش کر رہا ہی تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ سے بمقابلہ و محاربہ پیش آوے گا۔

جنرل مارشل

وہانکے اخبار سے مفہوم ہوتا ہی کہ جنرل مارشل صاحب کہ ایک رئیسان فرانس میں سے ہیں اونہوں نے حکم دیاہے کہ بارہ ہزار پیادہ اور دو ہزار سوار جرار اور کئی سو گولہ انداز معہ توپ آتش بار کے طرف الجزائر کے جاوین، سو بموجب حکم صاحبِ موصوف کے سپاہ مذکور الصدر معہ سامان محاربہ اوس طرف روانہ ہوئی ہی۔

مکاؤ

ص ۲ کالم ۲

دریافت ہوتا ہی ..... میں کچھ فوج فرماں روائے چین کی شہر مکاؤ پر تاخت لائی تہی اور باشندہ مکاؤ کے

بیدل ہو گئے تھے۔ الغرض جب فوج چین نے چاہا کہ شہر پر حملہ کرے تو حاکم مکاؤ نے برہم ہو کر طیاری مقابلہ کی کی اور معرفت ایک وکیل کی پیغام بھیجا کہ میں ہرگز اپنے شہر میں تمہیں نہ آنے دونگا تم کو جو کچھ کہنا سنا ہو تو کہلا بھیجو میں خیرخواہ فغفور چین ہوں فوراً بجا آوری حکم کرونگا اور تم جو خلاف عہد و مواثیق میرے سامنے پیش آتے ہو یہ مناسب نہیں ہے۔ سردار فوج چین نے کچھہ عذر رئیس مکاؤ کا قبول نہ کیا اور کہا کہ ہم ایک کام کے واسطے تمہارے شہر میں آتے ہیں اپنا مطلب حاصل کرکے پھر اپنے ملک کو چلے جاوینگے غرضکہ دیر تک کلمات حجت آمیز رہے آخر کار نوبت اس بات پر پہونچی کہ حاکم مکاؤ نے بھی اپنی فوج واسطے مقابلے کے آراستہ کی، سپہ سالار فوج چین نے یہ سمجھ کر کہ ایک رئیس فرمان پذیر سے ناحق لڑنا اور سینکڑوں آدمیوں کو ضایع کرنا دایرۂ عقل سے خارج ہے، مراجعت کی۔

کہتے ہیں کہ باعث آنے لشکر چین کا یہہ تھا کہ ایک جاسوس نے اونہیں خبر پہنچائی تھی کہ کپتان ایسٹ صاحب اور کپتان اسمٹ صاحب جو کہ مہتمم سفاین جنگی انگریزوں کے ہیں واسطے خریداری اجناس کے شہر مکاؤ میں گئے ہیں، سو یہہ فوج اسلیئے گئی تہی کہ ان دونوں شخصوں کو جو کہ بدانست اونکی بانی فساد تھے گرفتار کریں، چونکہ صاحبان موصوفین کو نہ پایا پھر اپنی راہ لی۔

بڑودہ واقع دکن

واضح ہوتا ہے کہ مہاراجہ کالی گنوار جو کہ حاکم مقام مذکور کے ہیں کئی برس سے حسب صلاح دیوان بینی رام کے خلاف رای اور مرضی اہالیان گورنمنٹ کے اپنے ملک کے نظم و نسق میں کوشش کرتے تھے، الغرض مہاراجہ موصوف نے اس بات کو موجب بربادی اور خرابی ریاست اپنی کا تصور کرکے دیوان مذکور کو کہ بانی فساد تھا قید کرلیا اور گورنمنٹ انگریزی کو ایک خط اس مضمون کا بھیجا کہ میری آرزو یہ ہے کہ تمام امورات میری ریاست کے موافق صلاح رزیڈنٹ بمبئی کے ہوا کریں۔

مکہ معظمہ

ادس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ بہت سے آدمی زایران حرمین شریفین میں سے مقام بصرہ سے بارادہ مکہ معظمہ ایک کشتی پر سوار ہوئے، ملاحوں نے بادبان کہول کر کشتی کو روانہ کیا قضاءً کشتی ایک بہنور میں جا پڑی اور ڈوبنے لگی، اس کشتی کے پیچھے ایک کشتی انگریزوں کی بہی جاتی تہی صاحبان مذکور نے اپنے ملاحوں کو بتاکید کہا کہ جس طور ہو سکے ان تباہی زدوں کو اس ورطۂ فنا سے نجات دو ہم تمہیں بہت انعام دینگے ملاحوں نے بہت کوشش سے کئی آدمیوں کو نکالا اور باقی ڈوب گئے۔ کہتے ہیں کہ اس کشتی میں اکثر لوگ لکھنؤ کے رہنے والے تھے صاحبان مذکورین نے ملاحوں کو دو ہزار دینار مرحمت کئے۔

ص۳ کالم ۱

چین

ایک جہاز اوسطرف سے کلکتہ میں وارد ہوا ہے اوس سے دریافت ہوا کہ ایک روز مسٹر گریول صاحب انگریز متعلقہ

کوٹھی گری بول ہیو جس کمپنی واسطے کسی کار ضرور کے کشتی پر بیٹھہ کے طرف منزل مقصود کے روانہ ہوئے جب مقام گذردم میں پونہچے تو بہت سے مردمان چین کشتی پر بیٹھہ کے طرف صاحب مذکور کے چلے اور ایک تہوڑی دیر میں قریب صاحب موصوفکی کشتی کے آپونہچے جب صاحب مذکور نے دیکھا کہ اب اپنے جہاز تک پونہچنا بہت دشوار ہی تو ملاحونکو حکم دیا کہ ہماری کشتی کو کنارہ تک پونہچا دو ملاحوں نے بجا آوری حکم کی مگر بخوف چینیوں کے کشتی سے اوتر کے بہاگ گئے اور صاحب مذکور کشتی پر بیخود رہگئے جب چینیوں نے یورش کی تو صاحب موصوف نے بکمال چستی بندوق سر کرنی شروع کی لیکن آخر کار بمصداق مثل ہندی کے کہ اکیلا چنا بھاڑ کو نہیں پھوڑ سکتا ہی صاحب موصوف بیچ ہاتھہ چینیوں کے گرفتار ہوئے بعد ازاں اگرچہ مردمان جہاز انگریزی نے اپنی کشتیوں سے چین والوں کا تعاقب کیا مگر کچھہ فائدہ نہوا وہ صاحب مذکور کو قید کر کے لے گئے ـــــ کہتے ہیں کہ تمامی صاحبان انگریز نے جو کہ وہاں مقیم ہیں ناظم کشتیوں کو ایک درخواست واسطے رہائی صاحب موصوف کے دی ہی کہ جلد اس شخص کو رہائی دیکر ہمارے پاس بہیج دو مگر تا روانگی جہاز مذکور بالا کے صاحب موصوف نے رہائی نپائی تھی۔

بلاس پور

رانی مقام مذکور کی رعایا کے بہکانے سے ابتک شورش اور فساد سے باز نہیں آئی ہی صاحب اجنٹ لدہیانہ جو کہ لدہیانہ میں رونق افروز ہو رہے تہے اوس طرف روپڑ کے تشریف لیگئے۔ قرائن حال سے ایسا دریافت ہوتا ہی کہ واسطے نصیحت اور سمجھانے رانی کے بلاس پور کو تشریف لیجاویں گے۔

نصیر خاں

دریافت ہوتا ہی کہ نصیر خاں قوم مزاری کہ مالگذاران سرکار لاہور میں سے تہا اوس نے اتفاقاً ناظم ملتان سے منحرف ہو کر طریقہ رہزنی کا اختیار کیا تہا حتی کہ دو ہزار اوباشونکو اپنی رفاقت میں لے کر رعایائے ملتان کو ویران کیا تہا۔ مہاراجہ والی لاہور نے حال اوسکی غارتگری اور مردم آزاری کا سنکر کچھہ جاگیر موافق گذران اوسکے کے مقرر کردی تہا مذکور نے قبول نہ کی آخر خود بخود پاداش میں اپنے اعمال کے مبتلا ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ نابکار کسی حجام کی بی بی سے کچھہ آمیزش رکہتا تہا ایک روز حجام نے بمع اپنے یارونکے جا کر اون دونو بدعاقبتوں کو واصل جہنم کیا۔

ص ۳ کالم ۲

سرقل

وہانکے اخبار سے مفہوم ہوتا ہی کہ بادشاہ خطا کا مدت سے آرزو رکہتا تہا کہ سرکشان ضلع سرقل کو گرفتار کر کے اوس ضلع کو زیر حکم کریں۔ جب لشکر خطا کا مع سامان جنگ متصل سرقل کے پونہچا تو حاکم سرقل معاینۂ کثرت سپاہ خطا سے گہبرا گیا مگر ایک شخص قوم انگریز کہ بلباس گدایان مقام مذکور میں رہتا تہا اوسنے حاکم سرقل سے اپنا حال ظاہر کر کے

کہاکہ اگر اہتمام جنگ میرے طور پر ہووے تو میں سپاہ خطا کو شکست دے سکتا ہوں حاکم مذکور نے قبول کیا۔ انگریز نے ایسی تدبیرات شایستہ کیں کہ فوج خطا کو بکرر شکستیں دیں حاکم سرقل نے اوس مسافر کی دانائی پر بہت تحسین و آفرین کی اور صاحب موصوف سے التجا رہ جانے کی کی لیکن انھوں نے نہ مانا اور طرف ولایت شرق کے روانہ ہوئے۔

قلات

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ سرداران قلات آپسمیں دشمن ہیں اور ایک دوسرے کو متہم کر کے قید کروایا ہے صاحبان متعینہ قلات نے ازراہ دانائی دریافت کیا کہ یہہ لوگ ازراہ قساوت قلبی آپسمیں نالشیں کرتے ہیں اور امتحاناً حکم دیا کہ جس کسی مخبر کو مال و متاع محراب خاں سے خبر ہو میعاد دو ہفتہ ہمیں اطلاع کرے کہتے ہیں کہ مابین میعاد مذکور کے اسقدر رئیسوں نے ایک دوسرے پر نالش کی کہ پیادہ کوتوالی کے اونکو گرفتار کرتے کرتے عاجز ہو گئے صاحبان موصوفین نے جانا کہ یہہ لوگ ناحق ایک دوسرے کو گرفتار کرواتے ہیں نظر برین تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

حیدر آباد سندہ

واضح ہوتا ہو کہ والی حیدر آباد نے چار گھوڑے اور پانچ کتے شکاری معہ اور نفایس اور اقماش کے بطریق تحفہ دربار مہاراجہ والی لاہور میں بھیجے مہاراجہ نے منظور کئے اور حاضرین دربار کو ارشاد کیا کہ ناظمان سندہ قدیم الایام سے خیرخواہ سرکار ہیں ایک خلعت گراں بہا اور ایک ہاتی امیر حیدر آباد کے واسطے بہیج دو۔

بارک زئی

منکشف ہوتا ہو کہ بھائی اور بھتیجوں امیر دوست محمد خاں کے نے بخارا میں جانیکو مناسب نہ جانا اور حضور شاہ شجاع الملک میں پناہ لائے شاہ ممدوح نے اگرچہ اول اونکے آنے سے اندیشہ کیا کہ مبادا کچھہ فساد ..... لیکن آخرکار اونکی جان بخشی کر کے روزینہ ہر ایک کا موافق گذارہ کے مقرر کیا۔

کابل

ص ۴ کالم ۱

ہویدا ہوتا ہو کہ شہر مذکور میں ایک عورت بیوہ بہت متمول رہتی تہی اکثر مردمان وہاں اوس سے نکاح کرنیکی آرزو رکھتے تہے لیکن وہ عورت بغرور حسن و جمال اور مال و منال کسیکو خاطر میں نہیں لاتی تہی انہیں دنوں میں عورت مذکور نے ساتھ ایک شخص اہل اسلام کے فوج انگریزی میں سے کہ بہت متمول تہا نکاح کر لیا باشندہ کابل کے حسد لیگئے اور بجنگ مستعد ہوئے کہتے ہیں کہ نکاح سے قبل بہت سے آدمی طرفین سے مارے گئے کوتوال کابل مقام بلوہ پر گیا عام مفسدوں کو گرفتار کیا۔ یہ مقدمہ زیر تجویز رزیڈنٹ ہو دیکھا چاہیئے کہ کیا انفصال پاتا ہے۔

بلاس پور

ایک ....کے .... ایسا واضح ہوا کہ راجہ وہاں کا لاولد مرگیا .... چونکہ کوئی .... نہ تہا تو بہائی اوسکا راج پر بٹہایا گیا بعد پانچ مہینے کے راجہ .... کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اوس نے چاہا کہ وہ راج پر بٹہایا جاوے .... لیکن یہہ بات سرکار میں مقبول نہ ہوئی کہ پہلے سے اطلاعِ حمل .... نہ کی سو رانی نے اوس بہائی کو راجہ کے راج سے اوتار دیا اور مستعد فساد ہوئی مشہور ہی کہ ایک پلٹن گورکھوں کی اور دو رسالے واسطے تنبیہ کے سرکار کی طرف سے تعین ہوئے ہیں۔

سنبہل

اوس طرف کے اخبار سے ایک ایسا ماجرائی شگرف ظاہر ہوا ہی کہ سامعین اوسکے سننے سے بہت متعجب ہوتے ہیں اور اقرار صنعت خدا کا کرتے ہیں۔ یعنی ۱۴ تاریخ ماہ ذی الحجہ کو محلہ میاں سرائے میں ایک بہلے مانس کے گہر میں .... بچہ ایسا جنا کہ کلہ اوسکا مثل کلۂ خوک تہا اور دوم اور پانو اوسکے مانند ہاتی کے تہے مگر آنکہیں اوسکی اندہی تہیں۔ مردمان سنبہل معاینہ اس حال عجیب سے محیط استعجاب میں پڑے۔

لاہور

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہی کہ نظم ونسق اور داد گستری کنور نونہال سنگہ سے سپاہ اور رعیت اوس ریاست کی بہت خوش ہی کہتے ہیں کہ عرصہ تین سال سے ایک عورت قوم برہمن کے مکان پر ایک شخص قابض تہا اور باوجود بہت کوشش کے .... وہ اپنی داد کو نہ پہنچتی تہی کہتے ہیں کہ ان دنوں میں کنور موصوف نے تحقیقات مقدمۂ مذکور کر کے مکان بیوۂ مذکور کو دلوایا اور مدعے علیہ کو قید کیا۔

علی مسجد

..... ہوتا ہی کہ کپتان فریصاحب واسطے نوکر رکہنے سپاہیوں کے علی مسجد سے بطریق یلغا طرف کابل کے روانہ ہوئے ہیں اور کپتان ڈاسن صاحب قلعہ مذکور میں ہیں اور پانسو خیبریوں کو بمشاہرہ دس روپیہ کے نوکر رکہہ کر قلعہ لعل پور میں داخل کیا ہی۔ سرداران خیبر اگرچہ بظاہر انگریزوں سے رسم و راہ رکہتے ہیں لیکن باطن میں ناراض ہیں۔

خط

ص ۲ کالم ۲

صاحب سپرنٹینڈنٹ دہلی اخبار سلمہٗ

میں امید رکہتا ہوں کہ یہہ چند سطریں ایک سوال کی اپنے اخبار میں درج کیجئیگا یہہ ایک کوسشن یعنی سوال ہی کہ اسکا انیسر یعنی جواب جو صاحب چاہے لکہے انجام کار اس سے ایک فائدہ عظیم رفاہ عام ظاہر ہوگا۔

ہر شخص مالک مکان کو اپنے مکان میں اختیار بموجب قوانین متعلقیہ حاکمان وقت کے حاصل ہی یا نہیں یعنی شخص

مالک مکان چاہے اوسمکان میں عبادت کرے چاہے ناچ کرے چاہے شراب پیے چاہے کسی غیر قوم غیر مذہب کو آنے دے نہ آنے دے یا حاکم وقت کو کسی طرحکا اختیار ممانعت .... اوسے ہی اور اگر ہے تو کس دفعہ کس قانون سرکاری سے، جو کسی صاحب کو اس میں معلومات ہو ارشاد کریں۔

خط

صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اخبار سلمہٗ

کچھ عجیب قسمت ہی یہاں کے لوگوں کی، کہتے ہیں کہ اکثر لاخراجی داران نے محکمۂ صاحب اسپیشل کمشنر میں مرافعہ کیا ہی۔ اور چونکہ ضبطیاں اونکی ایک برس دو برس سے ہوتی ہیں اور نقل فیصلہ اونہیں کسی حاکم لاخراج نے نہیں دیا سو اب انھوں نے درخواست کرکے نقل حاصل کی۔ سو کہتے ہیں کہ اون کی اپیل منظور نہیں ہونے کی، اس مدت کا مرافعہ کیونکر منظور کریں، معلوم نہیں کہ اسمیں کیا مصلحت ہوگی کوئی دفعہ کسی قانون کا اس کے مناسب ہوگا جو کہ ہم نہیں جانتے۔ اور نہیں تو ضمن اول دفعہ چہارم قانون سویم ۱۸۴۸ء میں تو صاف یہہ عبارت مندرج ہی کہ (نقلِ فیصلہ بر کاغذِ سادہ بے درنگ پیش کسیکہ در زمینِ مسطور سخنے داشتہ باشد ارسال نمایند) اور ضمنِ دویم میں دفعہ مذکورہ کے صاف یہہ عبارت ہے کہ (شخصے کہ برخلافِ او فیصلۂ مسطور بعمل آمدہ مجاز است تا اندرونِ مدت دو ماہ از تاریخیکہ صاحب کلکٹر نقل فیصلہ مسطور نزدِ او فرستادہ مرافعت اپیل بصاحب کمشنر خاص نماید و صاحب کمشنر مجاز است بریں کہ بعد انقضائے مدتِ مسطور ہم استماعِ اپیل مذکور فرماید بشرطیکہ عدم ادخال آنرا در وقت معین وجہے وجیہ ظاہر و مبین سازد) اس کے رو سے تو صاف ظاہر ہو کہ جس تاریخ سے نقلِ فیصلہ معافی دار کو ملے میعاد دو مہینے کی اس تاریخ سے محسوب ہوگی بلکہ اسپر بہی صاحب کمشنرِ خاص اختیار رکہتے ہیں اور نہ بہیجنا نقل فیصلہ صاحب تحقیقات کو ضرور تہا .... غریب کا اسمیں کیا قصور جو اپنے حق سے محروم رہے۔

درد چشم

شہر میں ایک ماجرائے عجیب واقع ہوا ہی یعنی جس جس شخص نے وقت گہن کے سورج کیطرف دیکہا وہ دردِ چشم میں مبتلا ہے، سینکڑوں آدمی یہی شکایت حکیموں سے کرتے ہیں۔

باهتمام سید معین الدین مالک کے چھاپہ ہوا ۂ

اخبار دہلی

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو ۱عہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۶۱ — ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ — جلد ۳

عشرۂ محرم

سنا گیا کہ عشرۂ محرم میں باوجود اسکے کہ ہولی کے دن بہی تہے اسپر بہی بسبب حسن انتظام صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور ضلع مجسٹریٹ کے بہت امن رہا کچہہ دنگہ و فساد نہیں ہوا صرف ایک جگہ مسمات امیر بہو بیگم بیوہ شمس الدین خاں کے گہر میں جو شیعہ مذہب ہی اور وہاں تعزیہ داری ہوتی ہی چند ایک سنی مذہبوں نے کچھ ارادہ فساد کا کیا تہا لیکن کچہہ زبانی تنازع ہوئی تہی کہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ کے کان تک یہہ خبر پونہچی کہتے ہیں کہ صاحب ممدوح رات کو جو گشت کو اوٹھے تو خود وہاں کے تہانہ میں جاکے داروغہ کو بہت تاکید کی اور کچہہ اہالیان پولیس تعین کیے کہ کوئی خلاف اوسکے گہر میں نہ جانے پاوے سو خوب انتظام ہوگیا اور پہر کہیں کچہہ لفظ بہی نزاع کا نہ سنا گیا صاحب مجسٹریٹ اور جنٹ مجسٹریٹ بذات خود راتوں کو گشت کرتے رہے اور دن رات انتظام میں مصروف رہے جب یہ نیک نتیجہ امن و امان کا ظاہر رہا اور یقین ہی کہ اگر یہہ حکم جاری نہ ہوتا جو کہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ دے آے تہے تو ایک فساد عظیم برپا ہوتا حقیقت میں یہہ طریقہ بہت انصاف کا بلا رو و رعایت ہی حکام کو یہی لازم ہے جو ان صاحب نے کیا انکو سب لوگ رعایا میں یکساں ہیں ہر شخص اپنے گہر میں اختیار رکہتا ہی یہی چاہیئے کہ ایک دوسرے کے گہر بے رضا مندی صاحب خانہ کے نہ جاوے نہیں تو اپنی ملک پر اوسکا اختیار ہی نہیں رہتا۔

سنا جاتا ہی کہ حامد علیخاں اس شہر میں بڑے شیعہ مشہور ہیں کوئی برس ایسا نہوتا تہا کہ محرم میں کچھہ نہ کچہہ قضیہ اونکے مکان میں نہوتا تہا۔ بعضے اہلکاران پولیس ہندوستانی اِن دنوں کے وعدہ پر قرض کہائے ہوئے رہتے تہے لیکن اس برس بسبب اس انتظام کے وہاں بہی نہایت امن و امان رہا —— ہولی میں بسبب اس انتظام کے کچہہ دیگر اور فساد نہیں ہوا الحاصل کہ تمام خورد و کلان ہر مذہب کے بسبب اس حسنِ انتظام کے نہایت شکر کرتے ہیں اِن دونوں صاحبوں کا۔

محلکہ مکانداران

سنا گیا کہ بہادر جنگخاں کے مکان بہی شہر میں اکثر واقع ہیں سو بسبب طلب ہونے محلکہ کے صاحب کلان بہادر کو خان مذکور نے لکہا ہو کہ ہمکو نام بدمعاشوں کے لکھ بہیجو کہ میں اونکو اپنے مکانونمیں سے نکال دوں سو ابہی کچہہ حکم نہیں آیا، دیکھئے صاحب کلاں اس بات میں کیا حکم دیتے ہیں۔ مشہور ہو کہ صاحب مجسٹریٹ پاس بہی شہر والوں نے مرافعہ اس حکم کا کیا ہو ابہی تک کوئی حکم اسمیں نہیں تہا دیکھا چاہیئے کہ انجام کار اسمیں کیا ہو، بہت لوگ مستعد ہیں کہ اگر یہاں سب ..... یہی حکم رہا تو صدر میں اسکا مرافعہ کریں گے بلکہ گورنر جنرل کے پاس بھی عرضی لکھیں گے۔

اشتہار کشتی محمولۂ اسباب

ص اکالم ۲

واضح باد کہ بتاریخ اول ہرماہ یک کشتی یا زیادہ ازاں بحسب ضرورت منقام فیروزپور تا شکارپور روانہ خواہد گردید وجہتہ اسباب محمولہ و رفع تعطل بیفائدہ یہ اثناء راہ یک گارد سپاہیان معہ پروانہ راہداری ہمراہ ہریک کشتی ماموز خواہد شد و اخراجات باربرداری از فیروزپور تا شکارپور بدین تفصیل خواہد شد مبلغ یکروپیہ فی من بارگراں از قسم اجناس آہن وغیرہ و بہ اجناس سبک فی کیوبک فٹ یکروپیہ خواہد شد معلوم باد کہ بلاتفاوت کشتی ہائی مذکور بتاریخ اول ہریک ماہ روانہ خواہد شد لہذا سوداگران کہ خواہانِ روانگی گماشتہ ہائی خود معہ مالِ تجارت بسوئے کشتی ہائی مذکور باشند بعد از ادائی مبالغ خرچہ روانہ میمنودہ باشند ۲۳ رفروری سنہ ۱۸۴۰ء محکمہ اجنٹی لدہیانہ

حضور والا

عرضی بی بی جنرل اختروتی صاحب کی حضور میں اس مضمون کی گذری کہ ولایت علی کئی لاکہہ روپیہ اور اسباب میرا لے گیا ہے، امیدوار ہوں کہ دلایا جاوے حکم ہوا کہ تم اپنے گھر کی مالک ہو جاہو سو کرو اور مرزا شاہرخ کو حکم ہوا کہ ولایت علی کو نہایش کردو کہ اپنی بی بی کی مرضی کے موافق کرے ــ ہم بہت افسوس کرتے ہیں، اس بدقسمت بی بی کی قسمت پر پہلے تو یاوری قسمت سے کیسا خاوند پایا کیسا حکم کیسا مال کیسا اسباب، آخر بدقسمتی کہ جنرل صاحب مرگئے لیکن پہر بہی مال اسباب مکانات بہتیرے اسکے پاس رہے لیکن بسبب بدقسمتی کے نہ رہ سکے، اس لڑکے کو گھر بیٹھی اب اوسکا نتیجہ یہہ ہو کہ عدالت میں کیا کیا نہ نوبت گذری جو مشہور ہو انجام یہہ ہو کہ خود فریادی ہو اوسی پہ اور پہر بہی آگے دیکھئے ہوتا ہو کیا ــ ۱۵ تاریخ محرم کی یعنی ۲۰ تاریخ ماہ مارچ کی شام کے وقت بموجب استخراج منجمین کے وقت تحویل آفتاب قرار پایا سو پوشاک برنگ بادامی گلابی۔ جیسی زیب بدن اقدس ہوئی رسومات معمول عمل میں آئیں۔

مولوی سراج حسین

یہہ مولویصاحب خلف الصدق مفتی محمد قلیخان صدر الصدور میرٹہہ کے ہیں صاحب ..... ڈکیتی کے پاس سررشتہ دار تہے چونکہ بہ اقتضای الولد سر لابیہ لیئق اور صاحب ذہانت ہیں بلکہ علاوہ اوسکے انگریزی میں بہی اچہی دستگاہ رکہتے ہیں حضور ..... میں یکتائے زمان ہیں سو بالفعل بسبب قدر شناسی اپنے حاکم کے عہدہ منصفی اسلام ...... مامور ہوئے کچہہ عجب نہیں کہ عنقریب درصورت غلوے عہدہ صدر امینی جلد ترقی کریں، بیشک اگر بحیثیت صفات مذکورہ اس طرح کے لوگ عہدہ ہائی جلیلہ پاویں تو لوگ صفات حمیدہ اختیار کریں اور اس ملک میں بہی بہت ترقی ہووے۔

کوئیک

واضح ہوتا ہی کہ جب افواج انگریزی نے قلعہ پشات پر حملہ کیا تو سید ہاشم خان کوئیک چہوڑ ...... میں بہاگ گیا اور وہاں پہر کچہہ سپاہ جمع کی لیکن ..... اوسکی گرفتاری کے ایک انعام سرکار مقرر کیا گیا ہی سو اغلب یہہ لوگ بطمع انعام اوسے گرفتار کرکے حاکمان پولیٹیکل جلال آباد کے حوالہ کردیں گے علاوہ ازیں جمعیت درۂ مذکور کی بہی تہوڑی ہی صرف قریب تین ہزار سپاہیوں کے اور سوائے تلوار پیش قبض کے اور کچہہ قسم توپ و تفنگ سے نہیں ..... شکست دینا اس قوم کا دشوار ہی۔

...... سنا جاتا ہی کہ سپاہ متعینہ جلال آباد اور اوسکے قرب وجوار کی طرف کابل کے ابہی ممانعت نکرے گی کیونکہ سعادتخان سردار قوم مومنم ایدہر اودہر آوارہ پہرتا ہی اور ارادہ رکہتا ہی کہ اپنی قوم سے جاملے۔

باجور

سردار باجور بہی گورنمنٹ سے بہت رشک رکہتا ہی اور قلعوں پر قریب بیس توپ کے چڑہی ہوئی ہیں اور اتواپ انگریزی بباعث تقلب ہونے گہاٹیوں کے قلعہ مذکور پر پہنچ نہیں سکتیں۔

قوم یوسف زئی بہت جنگ جو اور دلیر ہی اور شرق رویہ باجور کے مقیم ہی اور قلعہ بہی بہت متین اور مستحکم رکہتے ہیں اور اگر قوم یوسف زئی اور قوم مومنم دونوں باہم متفق ہوجاویں تو قریب بیس ہزار آدمیوں کے ہیں ہم ایسا خیال کرتے ہیں کہ اگر فوج متعینہ پشات اوٹہہ کر چلی آویگی تو سعادتخان مذکور بسرداری تین ہزار مومنوں کے بہاء الدین کو کہ دوست گورنمنٹ کا ہی مار ڈالیگا یا اوسکے ملک سے اوسے نکال دیگا۔

منبئی

وہانکے اخبار سے واضح ہوتا ہی کہ سرجان کین صاحب بہادر معہ شاہزادہ حیدر خاں مقام مذکور الصدر میں بخیر و عافیت پہنچے شاہزادۂ موصوف سپرد شہر کے میجر کے ہوئے ہیں ..... علاوہ سواری وغیرہ کے تنخواہ شہزادۂ ممدوح کی ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا ہی۔

بھرت پور

اوس طرف کے اخبار سے منکشف ہوتا ہے کہ ۲۵ تاریخ فروری سنہ حال کو ..... اور لواحق راول لچھمن سنگھ مختار ریاست جے پور کے باتفاق پانچ ہزار سوار و پیادہ وغیرہ کے بتقریب غسل گنگاجی سواد بھرت پور میں وارد ہوئے اور متصل متھرا دروازہ کے خیمہ زن ہوئے، اہلکاران ریاست بھرت پور نے گیارہ ٹوکریاں شیرینی کی اور دو سو روپیہ نقد بطریق ضیافت بھیجے اور ارباب پولیس نے حفاظت کمال واتقال میں اور رسد رسانی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ ۲۶ تاریخ ماہ مذکور کو اونہوں نے طرف گنگاجی کے کوچ کیا ۲۸ تاریخ کو رات کے وقت راول لچھمن سنگھ بھی بذات خود بسبیل ڈاک سواد بھرت پور میں وارد ہوئے اور اوسی رات کو طرف گنگاجی کے بارادہ غسل روانہ ہوئے۔ ص ۲ کالم ۲

۲۷ تاریخ فروری کو مسٹر فراکین صاحب سمت اکبر آباد سے وارد بھرت پور ہوئے اور مقام چار باغ میں اوترے کارپردازان ریاست نے اسباب معاشرت مہیا کیا دوسرے دن صاحب ممدوح طرف ڈیگہہ کے روانہ ہوئے۔

کلکتہ و گردِ ونواح

واضح ہو کہ یہہ میلہ مسلمانوں کا ہو اور بیگھاٹی میں کہ ایک مکان بیس یا پچیس میل پر کلکتہ سے واقع ہو سال بسال ہوتا ہو میلہ مذکور بطریق عرس ہوتا ہو مسیح یادگار پتی گوراچند کے جو کہ باشندہ بنگالہ کا تہا امسال ۲۲ فروری کو میلہ شروع ہوا تہا اور ۲۳ تاریخ تک رہا ہزار ہا شخص اس میلہ میں آتے ہیں واسطے زیارت کے اور منت کے۔

بابو موتی لعل سیل نے یہ اقرار کیا ہو کہ ہم دس ہزار روپیہ دینگے اوس ہندو عورت بیوہ کو جو کہ اپنی پھر شادی کرے۔

شیخ مدن نامی ایک شخص نے ناک ایک عورت ساکن چتور پور کی داتوں سے کاٹ لی تہی اور یہ مقدمہ صاحب سشن جج کی کچہری میں پیش ہوا تہا صاحب مذکور نے بعد تجویز مقدمہ شیخ مذکور کو بمیعاد پانچ برس کے مقید کیا بائیسویں فروری کو نواب گورنر جنرل صاحب بہادر مدرسہ شاستری میں تشریف لے گئے تھے وہانکے طالبعلموں نے ایک عرضی اس مضمون کی گذرانی کہ اون کی تنخواہ پانچ اور آٹھہ روپیہ کی ہوجاوے جو کہ پیشتر قاعدہ تہا تاہنوز کچھہ جواب نہیں ہوا ہو لیکن امید ہو کہ گورنر موصوف درخواست طلبہ منظور کریں گے ——— دریافت ہوا ہو کہ اکثر بدمعاش لوگ عورتوں کو ذی عزت شخصوں کی رستے میں گالیاں دیکر اور بُرا بہلا کہہ کر کچھہ روپیہ اونسے لیا کرتے تھے، ایک دن کپتان صاحب بہادر تہانہ بہیس بدل کر اور ڈولی میں بیٹھہ کے اوسی راہ سے گذرے، بدمعاشوں نے اون کو عورت تصور کر کے موافق اپنی عادت کے گالیاں دینی شروع کیں، صاحب موصوف نے فوراً اونکو ..... کر کے مقید کیا یقین ہو کہ سزائے معقول ملے گی۔

ٹکاری

سنا گیا کہ قصبہ ٹکاری میں ایک شخص غریب نے توم کا ..... میں سے اپنا مکان بناتے ہوئے زمین مکانمیں سے

ایک ڈلا سونیکا کہ وزن اوسکا قریب تین سیر کے ہوگا وقت کھودنے کے پایا۔ وہ شخص نہایت خوش ..... خوف سے زمیندار کے طلائی مذکور کو بغل میں داب کر وہانسے بہاگا ...... اودہر اودہر اوقات بسری کیا چاہیے تاکہ کوئی شخص اس حال سے آگاہ ...... جاوے اور پہر آکر اس مکان کو طیار کرنا مناسب ہو چرچا اوسکا ..... خاص وعام میں ہوا رفتہ رفتہ یہہ خبر راجہ مود سرہن سنگہ کو ہوئی فی الفور ..... ہرکارہ تجسس میں اوس شخص .... تگاپو کرنے لگے آخر کار کسی ملازمین ..... راجہ میں سے اوس ..... قریب صاحب گنج کے ایک میخانہ میں پایا سو اوسے گرفتار کرکے معہ سونے کے حضور راجہ صاحب میں پہنچایا راجہ صاحب نے وہ ڈلا سونے کا اوس شخص سے بزور لے لیا۔

س سو کالم

صاحب گنج

خبر صحیح ہے کہ ۶ تاریخ ماہ فروری کو مولوی وحید الحق سررشتہ دار فوجداری ضلع بہار پیشگاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بحال ہوئے کہتے ہیں مولوی صاحب مذکور بے تصور محض تھے اور صرف بسبب ناموافقت صاحب مجسٹریٹ ضلع بہار کے موقوف ہو گئے تھے اغلب ہو کہ روبکاری بھی بیچ مقدمہ سررشتہ دار مذکور کے ضلع میں پونہچی ہوگی۔

جلال آباد

وہانکے اخبار سے ایسا دریافت ہوتا ہو کہ شاہ والاجاہ شاہ شجاع الملک مقام مذکور سے طرف کابل کے تشریف لیجاویں گے — کپتان میک گریگر معہ کچہہ سپاہیوں رجمنٹ سیوم شاہ ممدوح کے ابہی قوتمر میں ہی ہیں۔

بیکانیر

چند روز ہوئے کہ ایک گروہ بدادنوں کے نے کہ قریب بیس آدمیوں کے تہے ایک گانو نیر علاقہ بیکانیر کے محاذی ملک بھیسٹی کے حملہ کیا اور بعد لوٹ لینے تمام نقد وجنس کے بھاگ گئے کہتے ہیں کہ ضلع شمالی ریاست بیکانیر کو غارتگر بہت اور اکثر لوٹتے ہیں اور واسطے رعایا کے خصوصاً مسافروں کے بڑی خرابی ہو رہی ہے اور لوگ اونکے ہاتہہ سے بہت تنگ آگئے ہیں۔

حاجی خان کاکر

دریافت ہوتا ہو کہ گورنمنٹ نے ازراہ ..... کر دیا ہو کہ حاجی خان کاکر بہر ..... کو واپس بہیجا جاوے اور وہاں مقید رہے ہم یقین کرتے ہیں کہ اس تبدیلی مقام قید سے خانمذکور تو بہت خوش ہوا ہوگا لیکن اسمیں اوس سپاہ کو جسکی حراست میں کہ طرف چنار گڑھ کے گیا تہا بہت تکلیف ہوگی۔

اندور

منکشف ہوتا ہو کہ لفٹنٹ کرنیل سرسی ایم ..... صاحب جو کہ اجنٹ لدہیانہ تہے رزیڈنٹ اندور کے ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ان صاحب کے ہاتہہ سے ..... افغانستان میں کارہائے نمایاں وقوع میں آئے سو اونکے جلدو ..... اونہیں تفویض ....

دہلی

مسٹر پیو صاحب روانہ نصیر آباد ہوگئے اس واسطے کہ گورنمنٹ سے حکم ہوا کہ مقام مذکور الصدر میں بہی ایک توپخانہ شتری طیار کیا جاوے۔ خزانہ سات لاکہہ روپیہ کا بحراست تین کمپنیوں ۲۱ رجمٹ پیادگان ہندوستانی کے بسرکردگی کپتان لوئر صاحب کے دہلی میں پونہچا اوسیں سے چار لاکہہ روپیہ اوسیدن بحراست کپتان سٹرٹ صاحب اور پیادگان رجمٹ دسویں کے روانہ کرنال ہوا۔

سکہر

دریافت ہوتا ہے کہ آمد ورفت کشتیوں دخانی کی دریائے سندہ میں بخوبی ہوتی ہے اور ترقی پر ہے چنانچہ سینگ سٹیمر نام ایک کشتی دخانی جس میں کہ طاقت دس گہوڑوں کی ہے مقام سکہر سے ساڑھے سات دن میں مقام ...... میں کہ ایک سو ستر میل کے فاصلہ پر ہے۔ پونہچی ہے اور خبر ہے کہ ایک اور کشتی دخانی کومٹ نام جسمیں کہ طاقت ۶۰ گہوڑوں کی ہے بمقام سکہر سے روانہ ہوگی اور اکیس روز کے عرصہ میں فیروز پور میں داخل ہوگی ـــــ بوجر خان ڈومکی اور دریا خان جاکرانی وغیرہ سردار جو کہ پیشہ غارتگری کا رکہتے تہے قلعہ بہکر میں مقید ہیں ـــــ کہتے ہیں کہ مسٹر بیل صاحب نے بیچ انتظام اور جاری کرنے تجارت انگریزی کے بہت کوشش کی ہے اور از روی صلحناموں اور اقرار ناموں کے جو کہ امیران سندہ سے ہوئے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہل تجارت کو فائدہ عظیم ہوا کریگا۔

پولیٹی کل ڈیپارٹمنٹ

گورنر جنرل صاحب بہادر نے شرطوں گیارویں اور بارویں اور تیرویں صلحنامہ مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۳۹ء کو جو کہ درمیان گورنمنٹ اور والی حیدرآباد کے درباب جہازرانی دریائے سندہ کے قرار پایا تہا اشتہار دیا ہے وہ شرطیں یہہ ہیں شرط گیارویں جو کشتیاں محمولہ اسباب تجارت کہ از راہ دریائی سندہ امیران حیدرآباد کے ملک سے عبور کریں گی اونسے کچہہ محصول نلیا جائیگا۔ شرط بارویں، اگر کشتیاں اسباب تجارت کی دریائے سندہ میں لنگرانداز ہوں اور وہاں اسباب کہولا جاوے اور بیچا جاوے تو بموجب محصول مقررہ اوس ضلع کے محصول ہر ایک کشتی کا اونہیں دینا ہوگا مگر وہ اسباب جو کہ کیمپ انگریزی میں یا چھاونی میں بکیگا اوسپر کچہہ محصول نلیا جائیگا ـــــ شرط تیرویں سوداگران کو اختیار ہے کہ اسباب ہر ایک قسم کا جسوقت چاہیں اوس وقت دریائے سندہ سے لاویں اور نزدیک دہنہ دریائے مذکور کے بیڑا رکہیں اور جب مناسب جانیں اوس وقت وہاں سے کہیں کو روانہ کریں مگر جس وقت کوئی سوداگر خشکی میں اپنے ...... بیچیگا علاوہ چہاونی انگریزوں ص ۲ کالم ۲ کے اوسکو محصول مقررہ امیران حیدرآباد ...... کو دینا ہوگا۔

لدھیانہ

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہو کہ سردار عطر سنگھ بموجب ارشادِ فیض بنیاد راجہ کھڑک سنگھ والی لاہور کے واسطے کیا کرنے مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم کے رخصت ہو کر طرف گلجھتر کے گیا ہو لیکن معتمد سردار مذکور کا واسطے حاصل کرنے پروانہ راہداری کے لدھیانہ میں متوقف ہو بروقت حصول پروانہ کے طرف گیا جی کے کہ معبد بزرگ ہنود کا ہو روانہ ہوگا۔

لاھور

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہو کہ مہاراجہ والی لاہور نے لالہ کشن چند وکیل کو خلعت گیارہ پارچہ معہ تین رقم جواہر اور جاگیر ایک ہزار روپیہ کے عنایت کر کے طرف لدھیانہ کے روانہ کیا اور دو خط ایک بنام نواب مستطاب معلی القاب گورنر جنرل بہادر کے اور دوسرا بنام صاحبِ والا مناقب جارج رسل کلارک صاحب بہادر کے حوالہ وکیل مذکور کے کئے ہیں مگر مضمون خطوط معلوم نہیں کہ کیا ہو۔

بلاس پور

منکشف ہوتا ہو کہ جن فتنہ انگیزوں نے رانی کو بہکا کے مستعد فتنہ و فساد کیا تہا وہ لوگ آمد آمدِ فوج انگریزی سے بہت گہبرا گئے اور تاب مقابلہ سپاہ مذکور کی اپنے میں نہ پا کے دریائے ستلج کو عبور کر کے قلعہ بنیا دیہی میں محصور ہوئے اور بلاس پور کو چہوڑ دیا میاں جگت چند راجہ حال برادرِ راجہ متوفی قلعہ ست گڑہ میں مقیم ہو اغلب ہو کہ ساتہہ مدد فوج انگریزی کے مسندِ ریاست بلاس پور پر بیٹھے گا۔

کیہتل

دریافت ہوتا ہو کہ رانی کیتھل مدت سے بیمار ہو اور باوجود بہت سے علاج و معالجہ کے صحت نہیں ہوتی، دریافت ہوا کہ راجہ موصوف نے بتقریب کسوف غسل گلجھتر کا کیا تہا اور قریب دو لاکہہ روپیہ کا اسباب واسطے خیرات معبد...... کے طیار کر دا یا تہا لیکن طبیب مانع آیا اور کہا کہ واسطے ایسے مرض ..... نامناسب ہو مبادا طبیعت مرکز اعتدال سے پہر منحرف ہوجاوے، راجہ موصوف نے بموجب کہنے طبیب کے عزم سفر موقوف کر کے وہ نقد جنس جو کہ اوسنے واسطے دان پُن کے رکہا تہا محتاجوں اور غریب غربا کو خیرات کر دیا۔

جلال آباد

خبر صحیح ہو کہ محمد شریف خان اور آغا نیکو خان خواجہ سرا اور بیٹا قاضی محمد حسن کا...... سلطانی کے شاہ والا پایگا شاہ شجاع الملک سے رخصت ہو کر مقام وزیر آباد علاقہ لاہور میں پونہچے ہیں عنقریب لدھیانہ میں داخل ہونگے۔ کہتے ہیں کہ ایک ہزار ...... واسطے سواری اور بار برداری حرم محترم کے درکار ہیں مگر ...... ایک ...... دستیاب نہیں ہوا ہو افواہ ہو کہ ملتان سے .... لیکن ..... اونٹوں کے ملتان سے موسم گرما بہی شدت پر ہوگا۔

ص ۲ کالم ا

غزنین

واضح ہوا کہ زندانیانِ قلعہ غزنین نے چوکیداروں کو مست بادۂ غفلت اور خواب کا پا کے دروازہ قید خانہ کا توڑ ڈالا اور بھاگ گئے میر زندان نے اس حال سے آگاہ ہو کر تعاقب کیا قیدیوں نے باوجود ہونے سلاح کے پھر کے مقابلہ کیا اور میر زندان کو ہٹا دیا مگر حارسانِ قلعہ نے دو آدمیونکو بندوقوں سے مار ڈالا اور اکثر ونکو گرفتار کر لیا باقی از راہ ہمت و شجاعت دستگیر نہوئے اور صحیح و سالم بھاگ گئے۔

کابل

دریافت ہوتا ہو کہ شاہزادۂ والا تبار مرزا تیمور شاہ خلف الصدق شاہ شجاع الملک بعضے ملازمانِ شاہ سے کدورت رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ انہیں موقوف کر کے اوروں کو نوکر رکھے بخیال اینکہ ملازمینِ نو بہت مطیع ہوتے ہیں شاہزادہ اس ارادہ ہی میں تھا کہ شاہِ ممدوح نے اس حال سے خبر پا کے شاہزادۂ موصوف کو لکھ بھیجا کہ ہرگز صلاحِ ملا عبد الشکور سے قدم باہر نہ رکھیں۔

گوالیار

ایک خط جو مقام گوالیار سے آیا اوس سے دریافت ہوتا ہو کہ ایک سپاہی ۲۳ رجمنٹ تابع حکم لفٹنٹ لوک صاحب کے نے ایک سپاہی اور ایک صوبہ دار کو زخمی کیا سبب اس فساد کا یہہ ہو کہ یہہ دونو بھائی آپسمیں چچا بھتیجے تھے اور ایک عورت ان دونو کی آشنا تھی سعادتمند بھتیجے نے بہ سبب حسد کے اپنے چچا پر حملہ کیا اور ۔۔۔۔۔ اور ایک صوبہ دار جو بیچ بچاؤ کرنیکے واسطے آیا تھا اوسے بھی زخمی کیا لیکن خیر گذری اسیں ایک اور سپاہی آپہنچا اور تلوار اوسکے ہاتھہ میں سے چھین لی صوبہ دار مذکور نے دو ۔۔۔۔ کاری کھائے مگر بچ گیا۔

کلکتہ

۸ تاریخ مارچ کو اڈورڈ راین صاحب اور ڈاکٹر گرانٹ ۔۔۔۔۔ اور صاحب لوگ مدرسہ انگریزی میں تشریف لیگئے اور امتحان طالبعلمونکا لیا اونہوں نے خوب امتحان دیا صاحب لوگ بہت خوش ہوئے اور بہت تعریف کی ۔۔۔۔ انعام دیکر مراجعت فرمائی۔

اخبار دہلی

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عس سالیانہ

نمبر ۱۶۲ — ۲۹ مارچ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ — جلد ۳

ص کالم ۱

اشتہارات

دستکات جو کلکٹری سے بموجب حکم صدر کے جاری ہوتی ہیں بموجب اوسکے اس چھاپہ خانہ میں تیار ہیں قیمت فیصدی دو روپیہ مقرر ہی یعنی بیس روپیہ ہزار جتنی جن صاحب کلکٹر کو منظور ہوں اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھیں فوراً بھیجی جائیں گی۔

کتب مفصلہ ذیل جو اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں بتفصیل قیمت یہہ ہیں۔

قرآن جو ترجمہ کروایا ہوا حامد علیخاں کا طیار ہو چکا ہی اور محشی ہی قیمت پر یہ اوسکی	للعہ ر
قرآن تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذ کشمیری پر	حمہ ر
حلیۃ المتقین بخطِ نستعلیق	سے ۸ ر
صحیفۂ کاملہ مترجم بزبان فارسی	للعہ ر
تذکرہ گلشنِ بیخار تالیف نواب مصطفیٰ خاں	حمہ ۶ ر
گلستاں بخطِ نستعلیق	عصہ ۸ ر

تلوار

ایک تلوار جسپر کئی مورتیں اہلِ ہنود کے اوتار و نکی ہیں مشہور ہی کہ کسی رانا کی کمر کی ہی بطور سیف کے ہی بہت بھاری جسکو منظور ہو مہتمم کو لکھے قیمت اوسکی مار

نقشجاتِ شطرنج

ایک کتاب جسمیں چالیس نقشہ شطرنج کے ہیں ایجاد ڈنٹا صاحب کے قیمت سے ر

کشتی محمولۂ اسباب

واضح باد کہ بتاریخ اول ہر ماہ یک کشتی یا زیادہ ازاں بحسبِ ضرورت منمقام فیروزپور بشکارپور روانہ خواہد گردید وجہۃ اسباب محمولہ ورفع تعطل بیفائدہ در اثناء راہ یک گارد سپاہیان معہ پروانہ راہداری ہمراہ ہر یک کشتی مامور خواہد شد داخراجات باربرداری از فیروزپور تا شکارپور بدیں تفصیل خواہد شد یکروپیہ فی من بارگران ازقسم

اجناس آہن وغیرہ و باجناس ٹیک فی کیو بک نٹ یکروپیہ خواہد شد و معلوم باد کہ بلا تفاوت کشتی ہائی مذکور بتاریخ اول ہر یک ماہ روانہ خواہد شد لہذا سوداگران کہ خواہان روانگی گماشتہ ہائی خود معہ مال تجارت بسواری کشتی ہائی مذکور باشند بعد از ادای مبالغ خرچہ روانہ میمنودہ باشند ۲۳ فروری سنہ ۱۸۴۰ء محکمہ اجنٹی لدہیانہ فقط

طوفان

...... تاریخ بعد نواخت چار گھنٹہ روز کے بڑی آندھی زور شور کی یہاں آئی تھی، اکثر درخت موٹے موٹے جڑ سے اوسکے صدمہ سے ٹوٹ کر گر پڑے لیکن بڑی عنایت الہی ہوئی تھوڑی دیر میں قدرے قلیل بارش ہوئی اور طوفان موقوف ہوا۔

مقدمہ مشک

س کالم ۲

وہ مقدمہ مشک کا جسمیں درمیان صاحب مجسٹریٹ دلی اور صاحب کسٹم میں تنازع ہو رہی تہی جسکو ذکر سابق لکھا گیا تہا اور صدر اور گورنمنٹ تک اوس مقدمہ نے طول کھینچا بہت نوشت و خواند صاحب مجسٹریٹ اور صاحب کسٹم کی ہوئیں، انجام کار اب حکم اخیر جو وہاں سے آیا تو صاحب مجسٹریٹ فتحیاب ہوئے۔

پُل

بڑاری کے پُل بابت بھی دونو صاحبان مرقومین میں تنازع تہی اور مقدمہ نے ویسا ہی طول کہینچا تہا جیسا مشک میں، سو اوسمیں بہی صاحب مجسٹریٹ ہی کی رائے غالب رہی اور منظور رہی۔

خزانہ

دس لاکہہ روپیہ آیا اور پھر سنا گیا کہ طرف فیروزپور کے روانہ ہوا

مراد آباد

ایک دوست کے خط سے معلوم ہوا کہ وہاں سے دس کوس کے فاصلہ پر ایک مقام ہے اوسکا نام ہے امروہہ، ایکے عشرہ محرم میں وہاں بہت شہرہ تہا کہ دنگہ فساد قرار واقعی ہووے اسواسطے کہ وہاں مولوی سعادت نامی ایک صاحب ہیں پیش نماز شیعہ مذہب، سو گروہ گروہ اہل سنت جماعت نے قصد فساد کا اونسے کیا تہا اور مستعد فساد کے ہوئے تہے لیکن صاحب مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ مجسٹریٹ عشرہ محرم میں خود امروہہ میں گئے اور اسطرح کا انتظام کیا کہ بسبب حسن انتظام اونکے شعلہ فساد اوٹھنے نہ پایا اور امن رہا۔ خاص مراد آباد میں جس وقت لوگ تعزیہ عشرہ کے روز واسطے دفن کے لیجاتے تہے، کچھہ فساد ہوا نوبت بشمشیر پہونچی حتی کہ تین ہندو ضرب شمشیر اور چوب سے مجروح ہوئے مگر پھر بھی بسبب حُسن انتظام کے خیر ہو گئی مجرم گرفتار ہو گئے زیادہ فساد ہونے نہ پایا مقدمہ زیر تجویز ہے ابہی کچھ حکم نہیں ہوا۔ کہتے ہیں کہ صاحب مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ وہاں کے بہت مستعد اور انصاف دوست ہیں۔

حضور والا

۲۲ تاریخ اس مہینے کی سواری حضور والا کی قطب صاحب کو گئی سواری تخت پر بموجب معمول کے سلامی توپون کی ہوئی صاحب قلعدار اور ولیعہد بہادر راہ میں رخصت ہوئے۔ ۲۴ تاریخ کو پھر سواری قلعہ مبارک میں آئی متصل دیوانِ عام گھوڑے آپسمیں لڑتے تھے اور مرزا شاہرخ بہادر معہ صاحبزادے کے چلے آتے تھے اتفاق کہ صاحبزادہ مذکور کے پاؤں پر ضرب پہنچی نلی پاؤں کی ٹوٹ گئی۔ نیاز علی جو آرایش محل کے ہاں مختار ہوا تھا بیگم مذکور نے مختاری سے موقوف کیا اور مرزا ولیعہد بہادر نے اور ایک اوس کے بیٹے کو مرحمت کیا لوگ کہتے ہیں کہ مرضی ہے کہ اب اُسے ......

مہاراجہ ہندو راؤ

بتقریب سالگرہ مہاراج ممدوح نے صاحبان انگریز کی محفل ......

※

ص ۲ کالم ۱

خطوط سے دریافت ہوتا ہو کہ ناظم معزول بوشہر یعنی شیخ حسین نے بندر بوشہر کو (کذا) نہیج عوض دشمنی کے جو کہ وزرائی شیراز اوس سے رکھتے ہیں اور باوجودیکہ شیخ مذکور صرف ایک چھوٹا سا بنگلہ اور پچاس ساٹھہ ہمراہی رکھتا ہو تس پر بھی والی فارس اوس کا تدارک نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ شیخ مذکور تاجروں بوشہر پر بہت ظلم کرتا ہے اور سر ہر برٹ کو بٹن صاحب معہ ایچ سی اسکوٹ صاحب کے واسطے حفاظت اسباب سوداگرانِ انگریزی کے بوشہر میں آئے ہیں۔

مصر

اس ملک میں تیاریاں واسطے لڑائی کے ہو رہی ہیں اور محمد علی پاشا کہتا ہو کہ اگر ملکہ انگلستان یہہ چاہتی ہیں کہ درمیان والیٔ مصر اور سلطانِ روم کے تنازع نہ ہووے اور پادشاہ موصوف کچھہ دعوے سلطنت روم پر نہ کرے اور آپس میں تصفیہ ہو جاوے تو یہہ ممکن ہو اگر اسمیں ملکۂ انگلستان زبردستی کریں گی تو ہم بھی مستعد ہیں چنانچہ مشہور ہو کہ واسطے اسی مطلب کے ایک بیڑا جہازوں انگریزی کا طرف مصر کے روانہ ہوا ہو اور شاہ آسٹریا نے بھی اقرار کیا ہو کہ ۲ ہزار سپاہ میں بھی قریب اسکندریہ کے واسطے کمک ملکۂ انگلستان کے بھیج دونگا۔ سنا جاتا ہو کہ پاشا موصوف حتی المقدور خوب لڑیگا اور داد شجاعت دیگا۔

برہما

ایک کان پتھر کے کوئلوں کی مقام مرگوئی علاقہ برہما میں واقع ہو اور لفٹنٹ ایجن سن صاحب واسطے اوسکے

※ کوئی عنوان تھا جو کرم خوردہ ہے۔

کھدوانیکے مقرر ہوئے ہیں چنانچہ صاحب موصوف نے بہت جد و جہد سے کانِ مذکور کو بہت کھدوا ڈالا ہی۔

بنگالہ

اوس طرف بہت شدت سے وبائے ہیضہ جاری ہی اور ہزارہا باشندہ مرتے جاتے ہیں اور کوئی علاج و معالجہ مفید نہیں ہوتا۔

بمبئی

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہی کہ اندنوں وہانکے رئیسوں نے اہل اسلام اور ہنود اور گبرو ترسا وغیرہ اقوام مختلفہ میں سے متفق ہو کر ایک عرضی حضور گورنر بمبئی میں گذرانی ہو مضمون اوسکا یہہ ہی کہ اکثر پادریان انگریزی بترغیب و تحریص پارسیونکے لڑکوں کو مذہب عیسوی میں لائے ہیں اور ہمیشہ اسی فکر میں رہتے ہیں کہ فرزندوں کو ہر ایک قوم کے اپنے مذہب میں شامل کریں بباعث (کذا) حال کے تمام آدمی اعلیٰ ادنیٰ اور خاص و عام اوس جگہ کے مبتلائے تشویش (کذا) اور پادریوں سے بہت شکایات رکھتے ہیں۔ اس واسطے گورنر (کذا) بصد عجز و الحاح التجا لائے ہیں اور متوقع ہیں کہ محکمہ گورنری ...... حکم صادر ہو کہ بارِ دیگر کوئی پادری کسی سے مذہب کے باب میں کچھہ تلقین نکرے اور لڑکوں کو اونکے مذہب سے .... اجازت گورنر جنرل کلکتہ کے ایک قانون جاری ہو کہ (کذا) مذہب عیسوی میں سے فرزندانِ اقوام مختلفہ کے تئیں ...... ترغیب تحریص طرف مذہب عیسوی کے نہ کرے کہتے ہیں کہ ابھی پیشگاہ گورنر سے مستغیثوں کی درخواست پر کچھہ حکم ناطق نہیں ہوا ہی ظن غالب ہی درخواست اونکی گورنر جنرل صاحب ممدوح قبول و منظور فرمائیں گے۔

بامیان

وہانکے خط سے منکشف ہوتا ہی کہ والیٔ بخارا نے دوست محمد خاں کو بطریق نظر بند رکھا ہی اور افواہ ہی کہ والیٔ بخارا نے چہہ ہزار آدمی واسطے گرفتار کرلانے جبار خاں اور قبائل دوست محمد خانکے خوم میں بھیجے ہیں اور جبار خاں بخوف والیٔ بخارا کے اپنے بیٹے کو معہ فرزندانِ والیٔ خوم اور بابا نیک سردار بیگ کے اہالیان گورنمنٹ کے پاس بھیجا چاہتا ہی اور ارادہ صلح کا رکھتا ہی سو اب اس صورت میں اغلب ہی کہ مہم ترکستان بالفعل ملتوی رہیگا۔

بندیل کھنڈ

وہانکے اخبار سے واضح ہوتا ہی کہ حاکمانِ پولیٹی کل اوس ضلع کے نے افسرانِ سپاہ کپتان جنٹ سینڈ ہیہ کو حکم بھیجا ہی کہ تم معہ سپاہ بجلدی تمام قلعہ جگناہ میں جاؤ کیونکہ اکثر ٹھاکروں نے قلعہ مذکور کو ملجا اپنا مقرر کرکے اجینٹ انگریزی کو دھمکانا شروع کیا ہی ــــ کہتے ہیں کہ یہ قلعہ پہاڑ پر واقع ہی اور بہت مستحکم ہی جب تک کہ توپ آتش باز انگریزی وہاں نہ بھیجی جائیں گی اور انہدام قلعہ کیا جاوے گا اوس وقت تک وہ لوگ راہ راست پر نہ آویں گے۔

سنا جاتا ہے کہ سپاہ بندیل کھنڈ ملیس اور اون ٹھاکروں نیں کچھہ جنگ مختصر بہی واقع ہوئی تہی سو سپاہ مذکور نے انہیں مار ہٹایا — ۱۲ تاریخ ماہ حال کو سپاہ کنٹن جنٹ مذکورہ بالا طرف قلعہ مذکور کے روانہ ہوئی ہو دیکھا چاہیئے کہ انجام کار کیا ظہور میں آوے۔

چین

دہانکے اخبار سے واضح ہوتا ہی کہ چینیوں نے مسٹر گربل صاحب کو اپتک رہائی نہیں دی ہی نظر بریں کپتان ممت صاحب نے یہہ اشتہار جاری کیا ہی جو کہ لکھا جاتا ہے۔ افسران گورنمنٹ چین نے ۲۷ ماہ گذشتہ کو ایک کو رعایا سے انگلستانیس سے گرفتار کرکے مقید کیا باوجودیکہ ملکہ معظمہ کی طرف سے درخواست واسطے رہائی شخص مذکور کے دی گئی پھر بھی وہ لوگ نہیں چھوڑتے اسیواسطے ہم اطلاع دیتے ہیں کہ بموجب خواہش چیف سپرنٹنڈیٹ ۵ ماہ حال سے لنگر گاہ کینٹن اور آمد و رفت دریا کو ہم بند کردیں گے۔

خیوہ

واضح ہوتا ہی کہ سپاہ اوس کی بعد عبور دریاؤ ...... بیس ہزار آدمیوں کے واسطے مقابلہ فوج مذکور ...... کہ سپاہ خان مذکور کی قواعد جنگ سے ناواقف محض ہو ...... جنگ سے بخوبی واقف ہو کیونکر مقابلہ کر سکے گی۔ یقین ہی کہ خان مذکور ...... مانند والئی کابل کے آوارہ اور تباہ ہوجاویگا۔

ص ۳ کالم ۱

ہزاری باغ

اخبار الکبیر سے واضح ہوتا ہی کہ ان دنوں میں طرف ہزاری باغ کے کہ درمیان کوہستان کے واقع ہی ہنگامہ شیروں کا بہت گرم ہی ہر روز پہاڑوں اور جنگلوں سے آبادی میں آکر خواہ دواب خواہ انسان غرض جو کوئی اونکے پنجہ میں آجاتا ہی اوسے مار ڈالتے ہیں اور کھا جاتے ہیں۔ ایک روز ایک ماجرائے عجیب واقع ہوا یعنی چند جوان گورہ ہائی پلٹن میں سے نشہ شراب میں سیر کرتے ہوئے طرف جنگل کے چلے گئے اتفاقاً ناگاہ اونکی ایک شیر ببر پر پڑی شیر بملاحظہ جرأت اور دلیری گورونکی سے مانند شیر قالین کے ساکت رہا جوانان مذکورین نے کہ آلات حرب سے تہیدست تہے صرف بزور بازو ہاتہہ پانو شیر کے اپنے رومالوں سے مضبوط باندہ کے اوسکا سر مانند سانپ کے سر کے پتھر سے کوٹا اور اس طرح سے اوسے ہلاک کیا اور شاداں و فرحاں مراجعت کرکے اپنے یاروں سے یہہ حال بیان کیا بہت لوگ واسطے دیکھنے شیر ببر کوفتہ کے گئے اور ہمت اور دلیری پر جوانونکی بہت تحسین و آفرین کی۔

صاحب گنج

ظاہر ہوتا ہی کہ موضع سبحان پور میں کہ قرب و جوار صاحب گنج کے واقع ہی رات کے وقت بہت سے چور ایک دولتمند کے گھر میں کودے اور بہت سا مال و متاع لوٹ لیگئے مالکان خانہ میں سے ایک شخص کو جان سے

مار ڈالا اور سات آدمیوں کو ایسا زخمی کیا کہ ان کے بچنے کی توقع نہیں ہے: دار وغہ تہانہ پر صاحب مجسٹریٹ نے بہت عتاب خطاب کر رکھا ہے اور حکم ہے کہ سُراغ چوروں کا جلد نکالو۔

جلال آباد

مقام جلال آباد کے خطوں میں سے دریافت ہوتا ہے کہ عیال و اطفال دوست محمد خاں کے حمایت سرکار انگریزی میں آیا چاہتے ہیں اور والی بخارا نے کچھ سپاہ خندوز کو روانہ کیا ہے واسطے اونکی گرفتاری کے۔

درہ خیبر

.... اور کوئی سپاہ انگریزی میں سے جریدہ یا صرف دو چار آدمیوں سے اوس رستے سے گذرتا ہے اوسکو وہ لوگ مار ڈالتے ہیں۔

فیروز پور

۱۶ تاریخ اس مہینے کو ۳۱ رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کی فیروزپور میں پونہچی اور افسران رجمنٹ ۳۸ نے اونکی ضیافت کی، افواہ ہے کہ ۳۱ رجمنٹ دہلی میں آکے رہے گی اور ۶۲ رجمنٹ یہانسے کوچ کر جاویگی۔

جھانسی

از روئے ایک خط مورخہ ۱۳ تاریخ ماہِ حال کے دریافت ہوتا ہے کہ ...... تمام ذی عزت باشندہ شہر کو چھوڑ کے ایک قلعہ میں کہ وہانسے قریب ...... کے فاصلہ پر ہے گئے تھے اور مشہور تھا کہ یہ لوگ واسطے سزا دہی قلعہ دار کے کہ سرکش تھا گئے تھے، کہتے ہیں کہ خوب لڑائی ہوئی اور کئی آدمی مارے گئے۔

میرٹھہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ شہر میں اور چھاونی میں اکثر چوریاں ہوتی ہیں۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر وہانکے بہت دق ہیں اونہوں نے یہہ تجویز کی ہے چوکیداران قوم گوجر اور میواتی کو موقوف کر دیں اور بجائے اونکے پوروبیونکو نوکر رکھیں کیونکہ یہہ لوگ بہت دیانت دار ہوتے ہیں۔

انگلستان

خبر تھی کہ شادی کتخدائی ملکہ انگلستان کی ۱۰ تاریخ فروری کو ہوگی سو یقین ہے کہ تاریخ مذکور کو عقدِ نکاحِ ملکہ ممدوحہ عمل میں آیا ہوگا، بروقت دریافت ہونیکے حالِ مفصل لکھا جائیگا ـــ اور اسی اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ لارڈ منٹو صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستانکے بجائے لارڈ آکلنیڈ صاحب بہادُر کے ہوئے۔

روس

مشہور ہے کہ باشندگان خیبر نے بادشاہ روس سے صلح چاہی ہے اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ فوج روس کو شہر اڈن برگ میں آمد و رفت بھی نہیں کرنے دیتے۔

فرانس

اندنوںمیں فرانس میں کچھ جھگڑا یا فساد نہیں ہوا ہی لیکن کہتے ہیں کہ درباب معاملات سفیر کے رائے شاہِ فرانس کی، رایوں شاہِ روس اور شاہِ آسٹریا اور ملکہ انگلستان سے برخلاف ہے چنانچہ ایم تہیرز صاحب کہ ایک سردارانِ فرانس میں سے ہے، طرفداری محمد علی پاشا کی کرتا ہے۔

بوشہر

دہانکے اخبار سے ہویدا ہی کہ بباعث غفلت اور کاہلی وہانکے ناظم کے طرح طرحکا فساد وہاں ہو رہا تہا چونکہ خبر بے انتظامی بوشہر کی پے درپے شاہِ ایران کے کان میں پونہچیں شاہ ممدوح بہت خفا ہوئے اور امیران فوج متعینہ بوشہر کو حکم گرفتاری ناظم مذکور کو بہیجا، امیرانِ مذکور نے ناظم کو گرفتار کر کے حضور شاہ میں روانہ کیا ـــ باشندہ بندر بوشہر کے کہتے ہیں کہ جو کچھ دشمنی اور نزاع درمیان شاہِ ایران اور ملکہ .... بذریعہ سفرانِ کاروانِ طرفین بدوستی مبدل ہوتی ہی وہ فوج ...... ہو کر قصد حملہ بندرِ بوشہر کا رکھتی ہی .... مذکور کو سپرد ناظم بوشہر.....

ہرات

ص ۴ کالم ۱

اوس طرف کے اخبار سے منکشف ہوتا ہی کہ سوداگر اوس نواح کے بہزار دل خواہاں ہر قسم کی جنس انگریزی کے ہیں خصوصاً اگر جامہ ہائے سفید و رنگین اور قلمتراش اور مقراض اور ظروف آہن وغیرہ اور شکر سرخ و سفید وہاں پونہچے تو بہت نفع کو بیچی جاوے اور اگر وہاں سے قالین ممالک ہندوستان میں لاویں تو اوس میں بہی بہت منافع متصور ہی چونکہ توجہ سرکار کمپنی کی طرف تجارت اشیائے نفیسہ کے بہت مصروف ہے، یقین ہی کہ تمام ممالکِ افغانستان اور خراسان میں بہی بازارِ تجارت کو رونقِ تازہ حاصل ہوگی اور طرح طرح کی اجناس وہاں بہیجی جائیں گی۔

اودہ

واضح ہوتا ہی کہ اندنوں بسبب عدم خبر گیری کے ملک شاہِ اودہ کا بہت ابتر ہی اور ظلم سے عاملوں کے رعایا تباہ ہوگئی ہی اور کونسی شب ہوتی ہی کہ جسمیں خاص شہر لکھنؤ میں ایک دو نقب اور چوریاں نہیں ہوتیں کہتے ہیں کہ عدل میں شاہِ اودہ کے کچھ خطا نہیں مگر کارکنانِ سلطنت محض ناکردہ کار اور خاص ہیں کوئی شخص حال ظلم عاملوں اور بدعت قضاتوں کا بارگاہ سلطانی تک نہیں پونہچاتا۔ ہرچند زمیندار اوسطرف کے ادائے زر واجبی میں بے عذر ہیں مگر عامل لوگ ناحق اونہیں تباہ کرتے ہیں ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر بندوبست تمام ملک کا امانی ہو جاوے تو مقرر ظلم و بدعت سے رعایا نجات پا جاوے اور مالگذاری بھی بے تکرار سرکار میں ہوا کرے اور توابعینِ سلطنت بہی خوش اور محظوظ رہیں کہتے ہیں کہ سبحان علیخاں اگر مدار المہام اس سلطنت کا ہوتا تو نہایت خوب تہا کیونکہ یہہ شخص کارکردہ اور لائق ہی اور اموراتِ مالی و ملکی میں نہایت دخل رکھتا ہے، مگر افسوس کہ کارکنانِ ناآزمودہ کار اختیار سیاہ و سفید رکھتے ہیں جس سبب سے کہ ابتری ملک کی روز بروز نمایاں ہوتی ہی۔

ناگپور

کہتے ہیں کہ کچھ سپاہ انگریزی مقام ناگپور سے کوچ کر کے سرِ راہ رانچی کے خیمہ زن ہوئی تھی، قضارا شب کے وقت قزاقوں نے اوسپر یورش کر کے نقد و جنس جو کچھ پایا لوٹ لیا اور بھاگ گئے، سپاہ مذکور وہاں سے کوچ کر کے مقام سیتابڑی میں پونہچی، وہاں بھی غلبہ سے قزاقوں کے ایک دم آرام نہ پایا، لاچار وہانسے بھی آگے بڑھے بلدہ کم کام میں پہونچی، پونہچے اس مقام میں بھی چوروں سے دو صاحبوں کے ڈیروں میں سے نقد و جنس چرایا اور صاف نکل گئے ہر چند صاحب رزیڈنٹ نے چاہا کہ گرفتار کریں، بہت کوشش کی مگر وہ لوگ ہاتھ نہ آئے .... برٹ صاحب کی کوٹھی جل گئی اور صاحب موصوف کا بہت نقصان ..... کہتے ہیں کہ قریب دو ہزار روپیہ کے اسباب جل گیا۔

لدہیانہ

.... ہوا کہ محمد شریف خاں ضبط ...... اور ...... شاہِ والاجاہ شجاع الملک ساتھ ص ہ پانسو .... محرم کے دن لدہیانہ میں وارد ہوئے خبر ہو کہ .... موصوف کے طرف کابل روانہ ہونگے لیکن .... نہیں ہوتے۔

لاہور

وہانکے اخبار سے معلوم ہوتا ہو کہ مہاراجہ فرمانروائے لاہور واسطے غسل .... کسوف کے ہرمندرجی میں کہ بیچ شہر امرت سر کے واقع ہو تشریف لیگئے اور قریب پچاس ہزار روپیہ کے نقد و جنس کے مساکین کو خیرات کیا، علاوہ اسکے اکالیانِ ہرمندرجی اور پروہتانِ شہر کو ہزارہا روپیہ مرحمت کئے دوسرے روز طرف لاہور کے تشریف فرما ہوئے۔

راس بیل صاحب

اخبار لدہیانہ سے دریافت ہوتا ہو کہ راس بیل صاحب بہادر جو قلعہ بھکر میں تھے باعث حدتِ موسم گرما اور تموز آفتاب کے ساتھ ارادہ کوہ شملہ کے از راہِ لدہیانہ طرف کوہِ مشرق کے روانہ ہوئے۔

ایران

واضح ہوتا ہو کہ اندنوں میں بحر ایران میں ایک طوفانِ عظیم واقع ہوا اور اوسکے صدمہ سے ایک کشتی دُخانی جسمیں سفیر والئ فرانس کا معہ ہمراہیوں کے بیٹھا ہوا ایران کو جاتا تھا ٹوٹ کے تباہ ہو گئی اور ان لوگونمیں سے کوئی بھی جانبر نہ ہوا اگرچہ ملاحوں نے بہت کوشش کی۔

عدن

اخبار الکبیر سے دریافت ہوتا ہو کہ ابتک لوگ وہانکے سرکشی سے باز نہیں آتے ہیں اور اکثر فوجِ انگریزیمیں

چوریاں کرتے ہیں اور اکیلے دوکیلے کو لوٹ بھی لیتے ہیں، افسرانِ انگریزی کو اونکی طرف سے بہت دغدغہ رہتا ہی اسواسطے کہ وہانکے لوگ کہتے ہیں کہ ہم انگریزوں پر جہاد کریں گے۔

آسام

واضح ہو کہ لارڈ بنٹنگ متوفی نے واسطے زراعت چائے مقام آسام کے بہت کوشش کی بلکہ مسٹر جارج جمس گاردن صاحب کو واسطے اہتمام اس امر کے مقرر کیا گیا تہا حکم دیا تہا کہ تم مقام مذکور پر پونہچ کر اور تمام تدبیریں زراعت تجارت اوسکی شروع کرو صاحب مذکور نے بعد تدارک اور تحقیقات کے رپورٹ کی تہی، زراعت چائے شروع ہوئی تہی اور سوائے کاشتکارانِ چین کے کہ دقائق زراعت چائے سے بخوبی واقف ہیں دس ہزار آدمی اور بہی مقرر کئے گئے ہیں اب دریافت ہوتا ہی کہ ..... چین کی ..... بہی .... طیار ہو دیں گے اور لوگوں کو اوس سے بہت فائدہ حاصل ہوگا کیونکہ بہ نسبت تجارت .... اس تجارت میں بہت منافع ہوا کریگا۔

باہتمام سید معین الدین مالک چھاپہ ہواؔ

اخبار دہلی

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۶۵ — ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ — جلد ۳

اشتہارات

کشتی محمولہ اسباب

من الکالم ا

واضح باد کہ بتاریخ اول ہر ماہ یک کشتی یا زیادہ ازاں بحسب ضرورت منمقام فیروزپور بہ شکارپور روانہ خواہد گردید وجہتِ اسبابِ محمولہ و رفع تعطلِ بیفائدہ در اثنا راہ یک گارد سپاہیان معہ پروانۂ راہداری ہمراہ ہر یک کشتی مامور خواہد شد اخراجاتِ باربرداری از فیروزپور تا شکارپور بدیں تفصیل خواہد شد مبلغ یکروپیہ فی من بارگراں از قسم اجناسِ آہن وغیرہ و بہ اجناسِ سبک فی کیوبک فٹ یکروپیہ خواہد شد و معلوم باد کہ بلاتفاوت کشتی ہائے مذکور بتاریخ اول ہر یک ماہ روانہ خواہد شد لہذا سوداگران کہ خواہانِ روانگی گماشتہ ہائے خود معہ مالِ تجارت بسواری کشتہائے مذکور باشند بعد از ادائے مبالغِ خرچہ روانہ میںنمودہ باشند ۲۳ فروری سنہ ۱۸۴۰ء محکمہ اجنٹی لدہیانہ

دستکات

دستکات جو کلکٹری سے بموجب حکم صدر کے جاری ہوتی ہیں بموجب اوسکے اس چھاپہ خانہ میں تیار ہیں قیمت فیصدی دو روپیہ مقرر ہے یعنی بیس روپیہ ہزار جتنی جن صاحب کلکٹر کو منظور ہوں۔ اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھیں فوراً بھیجی جائیں گی۔

کتب مفصلہ ذیل اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں بہ تفصیل قیمت یہہ ہیں۔

قران جو حامد علیخاں کا ترجمہ کروایا ہوا اس چھاپہ خانہ میں چھپا تہا سب ہدیہ ہو چکا صرف قریب پچاس ایک کاپی کے رہی ہیں زیادہ نہیں رہی جس صاحب کو ایسے میں لینے ہوں تو درخواست کریں قیمت مقرری اوسکی جو ابتک للعہ ہیں اتنی ہی کو ماہ جون تک تو دئے جاویں گے بعد اسکے اس قیمت کو نہیں ملیں گے یہہ قیمت زیادہ ہو جاویگی۔

قران تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذِ کشمیری پر	حمہ ر
حلیۃ المتقین بخط نستعلیق	سے ۸ ر
صحیفۂ کاملہ مترجم بزبان فارسی	للعہ ر

تذکرہ گلشن بیخار تالیفِ نواب مصطفیٰ خاں — حمہ ۶ر

گلستاں بخط نستعلیق — عہ ۸ر

ایک تلوار جس پر کئی مورتیں اہل ہنود کے اوتاروں کی ہیں مشہور ہو کہ کسی رانا کی کمر کی ہو بطور سیف کے ہو بہت بھاری جس کو منظور ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھے قیمت اوسکی ماعہ

ایک کتاب جسمیں بیس نقشہ شطرنج کے ہیں ایجاد ڈلٹا صاحب کے قیمت سے ر

بردہ فروشی

ص کالم ۲

اندنوںمیں ایک مقدمہ عجیب دائر ہو رہا ہو فوجداری عدالت میں ولایت علی پر جو کپتان ہو قلعہ مبارک میں اور یہہ وہی نوشوہر ہو بی بی لونی اختر کا جو مشہور ہو۔ سنا گیا کہ محکمہ اجنٹی میں پہلے خبر اس جبر کی مسموع ہوئی وہانسے صاحب جنٹ مجسٹریٹ کو واسطے تحقیقات کے لکھا آیا ہر چند ولایت علی نے انکار اس جرم سے ظاہر کیا لیکن معلوم ایسا ہوتا ہو کہ محکمہ اجنٹی میں .... یہہ خبر پونہچی انجام کار پھر تائید آئی اور طلبی ولایت علی کی معرفت ناظر عدالت کے عمل میں آئی چونکہ وہ قلعہ میں ملازم ہو اور قلعہ میں چپراسیانِ عدالت طلبی کو کیکی نہیں جاتے اوس نے شہر کا آنا کم کر دیا ناظر لاچار رہا مگر ایک روز کپتانِ مذکور اتفاقاً شہر میں بسواری فیل ساتھ احتشام مردمانِ ہمراہی کے نازاں فرحاں چلا جاتا تہا اور چپراسیانِ ناظر بسبب تاکید کے اس گھات میں تہے کپتانِ مذکور کو رستے ہی میں جا پکڑا اور ناظر بہی آ پونہچا الحاصل کہ پیشگاہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ سے ضمانت چہہ سو روپیہ کی تین قسطوں پر لی گئی۔ کہتے ہیں کہ روداد مثل سے جو عدالت میں مرتب ہوئی ہی ظاہر ہو کہ اوسکو تو اس جرم سے انکار ہو اور یہہ رہنے والا ہو اکبر آباد کا وہاں سے پانچ لونڈیاں واسطے مرزا شاہرخ بہادر بادشاہ زادے کے اسنے اپنے بہائی بندونکی معرفت منگائیں العلم عند اللہ۔ حقیقت میں راست کونسی بات ہو مقدمہ زیر تجویز ہو ابہی کچہ حکم آخیر نہیں ہوا دیکہئے انجام کار کیا تجویز اخیر ہو طلبی جمعدار اجنٹی کی بہی ہوئی ہی تجویز اخیر پر حال مفصل معلوم ہو جائیگا کہ درحقیقت کیا امر ہو لیکن اگر یہی لوگ قلعہ مبارک میں ایسے عہدہ ہائے جلیل پر رہیں گے تو دیکہئے انجام کار کیا نتیجہ ظاہر کریں سنا گیا کہ مثلہائے متعدد اس شخص کی عدالت میں مرتب ہیں اور اب صاحب اجنٹ گورنر جنرل خود بہی دورہ سے یہاں آ گئے ہیں اغلب ہو کہ خوب تحقیقات دونو محکموں سے عمل میں آوے۔

حضور والا

سنا گیا کہ پرگنہ کوٹ قاسم اب ٹہیکہ میں ہی لیکن وہاں جو کچہہ خون ہو گئے ہیں تو لوگ وہانکے ساتہہ اس لحاظ کے نالاں ہیں کہ اگر حالتِ امانی ہونے پر گنہ کے کچہہ خون یا فساد ہو تو خاص ملازمانِ حضور کے تصور سے کوئی شاکی نہ ہو سکتا لیکن چونکہ عالمِ مستاجری میں ایسی واردات ہو تو ذمہ مستاجر کے گناہ چاہیئے مشہور ہو کہ اس امر کی نالش ہونیکو ہو لیکن

یہ بھی مشہور ہو کہ حامد علیخاں مختار شاہی نے اب اپنے دوسرے بھائی نسبتی کو وہاں بھیجا ہو تو تعجب نہیں کہ وہ لوگوں کو رضامند کرلیں اور پھر فتنہ نہ اوٹھے...... ہیں کہ اگر یہہ بات رفع دفع ہوگئی تو مقدمہ بہت طول کھینچیگا........ حکم ہوا کہ تنخواہ حکیم احسن اللہ خانکی مقرر کردو۔ مرزا شاہرخ بہادر ...... جو کہ سابق علاقہ جھجر میں تھانہ دار تھا خلعت تین پارچہ کا دیکر......

آگرہ

ص ۲ کالم ۱

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہو کہ ۸ تاریخ اپریل یوم چہارشنبہ کو متصل چھاؤنی ...... میں ایک افسر انگریزی رجمنٹ ۳۴ کے آگ لگی اور طرفۃ العین میں ہوا کی مدد سے بھڑک گئی، بباعث حرارت آفتاب اور گرمی آتش کے لوگ اوسے نہ بجھا سکے جب تک کہ بنگلہ میں بھی آگ لگ گئی اور وہ بھی جل گیا اور دو بنگلہ اور بھی جو کہ متصل اوس بنگلہ کے تھے جل کے خاکستر ہوگئے اور بہت سا مال ومتاع اون صاحبوں کا جو کہ اون بنگلوں میں رہتے تھے جل گیا۔ اہل تنجیم کہتے ہیں کہ اس برس زور آگ کا بہت ہو واللہ اعلم بالصواب۔

بھرت پور

تاریخ اپریل کو کارپردازانِ ریاست نے ایوان پھولباری کو انواع نفایس سے آراستہ کر کے فرشہائے زریں بچھائے قریب دوپہر دن چڑھے کے مہاراجہ صاحب اوس مکان میں تشریف لیگئے اور مسند ریاست پر رونق افروز ہوئے، ارکانِ دولت اور امیرانِ ریاست نے شرفِ ملازمت حاصل کر کے بتقریبِ ہولی نذرین مبارکباد کی گذرانیں اور حسب معمول انعامات سے سرفراز ہوئے — کپتان کو شال صاحب کو عہدہ کپتانی پلٹن سے معزول فرما کے لالہ نرائن سنگہ کو اوس عہدہ پر مقرر کیا اور افسرانِ پلٹن کو حکم دیا کہ بموجب حکم لالہ مذکور کے سرانجام کار سرکار کا کیا کریں، یہہ حکم دے کے محلسرا کو تشریف فرما ہوئے کہتے ہیں کہ معزول ہونے کپتانِ مذکور کا یہہ باعث ہو کہ یہہ شخص بہ غرورِ حکومت طرح طرح کے جور و ستم اپنے توابعین پر اور بلکہ رعایا پر کرتا تھا اور قدم اندازۂ قدر و منزلت اپنی سے باہر رکھ کے حرکات نالایقہ کرتا تھا الغرض تمام افسر اور سپاہی فوج کے اوسکی موقوفی سے راضی اور شاکر ہیں۔ ۴ تاریخ اپریل کو لالہ بہادر سنگہ وکیلِ سرکار رخصت ہو کے طرف اجمیر کے روانہ ہوئے واسطے حاضر باشی حضورِ رزیڈنٹِ مقام مذکور کے بعضے زمینداروں نے پرگنہ بیانہ کے ادائی مالواجب سرکار سے پہلوتہی کر کے راہِ بغاوت اختیار کی ہو چنانچہ واسطے تنبیہہ اون سرکشوں کے کچھہ جمعیت پیادوں کی بھیجی گئی ہو اغلب کہ پیادہ مذکور کے پہونچنے سے رعایائے سرکش اطاعت اختیار کرے اور ہیچ ادا کرنے زرِ قسط کے کچھہ عذر و حیلہ نہ لاوے۔

بخارا

زبدۃ الاخبار مورخہ ۱۰ اپریل سے بابت گرفتاری امیر دوست محمد خاں کا...... سلطنت بخارا......

دریافت ہوا ہی کہ جسوقت امیر مذکور نے اندیشہ انگریزوں سے ہراساں مقام کندھار و دست ظلم سے اوٹھہ کے بخارا میں پناہ لی .... مذکور سے بہ مدارا پیش آیا اور بہر کیف تسلی اور ...... کے والی بخارا کو خبر پونہچی کہ امیر موصوف دو لڑکیاں صاحب جمال رکھتا ہی والی مذکور کو .... وصال ہوئی اور پیام مواصلت پہنچا بیٹے امیر .... ہوئے اور چاہا کہ واسطے حفاظت ناموس اپنے کے .... بخارا انکے ارادہ پر مطلع ہو کے امیر مذکور کو معہ بیٹیوں کے .... اب ارادہ رکھتا ہی کہ قیدیوں کو سپرد گورنمنٹ انگریزی کے کردے اور اس ذریعہ سے سرکار کمپنی سے محبت اور اخلاص پیدا کرے۔

ص ۲ کالم ۲

خونِ ناگہان

۱۵ تاریخ ماہ گذشتہ کو کئی صاحبان انگریز زمرۂ اہل سیف میں سے مقام کلکتہ میں کشتی پر سوار ہو کے راہ دریا سے عازم ہندوستان ہوئے جبکہ کشتی مقام کنوا میں پونہچی صاحبان مذکورین کو فضاے صحرا اچھی معلوم ہوئی اور بارادۂ شکار بندوقیں لے لیکے کشتی سے اوترے اور بیچ شکار کرنے جانوروں کے مشغول ہوئے ایک نے ان میں سے ایک جانور کی طرف بندوق سر کی، قضاءً کار گولی پہلو میں ایک عورت کے جا لگی عورت اوسکے صدمے سے فوراً مر گئی۔ زمینداروں نے واویلا مچائی اور بہت آدمی جمع ہو گئے، صاحب مجسٹریٹ نے مقام واردات پر آ کے مقتولہ کو دیکھا اور قاتل سے حقیقت حال پوچھی قاتل نے ظاہر کیا کہ میں نے ایک جانور پر بندوق سر کی تہی سہو و خطا سے عورت اجل رسیدہ نشانہ ہو گئی میں قصداً مرتکب اس خون کا نہیں ہوا ہوں حاکم نے یہ عذر معقول اوسکا سُن کے مواخذہ سے اوسے خلاص کیا۔

کلکتہ

دریافت ہوتا ہی کہ ان دنوں میں ہنگامہ چوری کا وہاں ایسا گرم ہی کہ شہریوں نے رات کو سونا ترک کر دیا ہی ہر شب چور دولتمندوں کے گھروں میں آ کے جو کچھ نقد جنس پاتے ہیں لیجاتے ہیں اور ارباب پولیس سے کچھ تدارک اوسکا نہیں ہو سکتا ظاہرا چوروں سے سازش رکھتے ہیں وگرنہ ممکن نہیں ہی کہ ہر شب بے سازش پاسبانوں اور ارباب پولیس کے چوری کرنے میں جرأت کر سکیں۔

محلہ امرہ تلا میں کئی آدمی باروت بنا رہے تہے، یکایک بسبب اتفاق ایک چنگاری آگ کی ظرف باروت میں جا پڑی اور شعلہ آتش بلند ہوا اور کچھ آدمی باروت سازوں میں سے جل گئے اور کئی گھر قرب وجوار کے جل کر خاکستر ہو گئے۔ اُون گھروں کے مالکوں کا بہت اسباب جل گیا۔

واضح ہوتا ہی کہ بابو گور چرن نامی ایک شخص ہیں اور موری میں کہ متصل اندول کے واقع ہی رہتے ہیں سو اونہوں نے شرادا اپنی والدہ مرحومہ کا بڑی دہوم دہام سے کیا قریب سولہ ہزار روپیہ کے اٹھنیاں اور چوانیاں فقیروں اور محتاجوں میں تقسیم کیں — قصہ کوتاہ بہ تحقیق دریافت ...... قریب پچاس ہزار روپیہ کے اس کار دھرم میں صرف کئے۔

ص ۳ کالم ۱

ایران

اوس طرف کے اخبار سے معلوم ہوتا ہی کہ باعث ظلم وستم شہزادہ کے ساکنین شہر شیراز نہایت تنگ آگئے تھے حتی کہ بارادہ نکال دینے شاہزادہ کے اونہوں نے جمع ہو کے قصد جنگ کیا طرفین سے قریب سو آدمیوں کے مارے گئے اور قریب دو سو کے زخمی ہوئے اسمیں مرزا نبی خان کہ وزیر شاہ ایران کا ہی طہران سے آپونہچا اور شاہزادہ کو بادشاہ کیطرف سے یہہ حکم دیا کہ شہر شیراز کو جلد خالی کردو بفور سننے اس حال کے شاہزادے نے تعمیل حکم کیا بعد ازاں مرزا نبی بخش نے باشندگان شیراز کی بہت سی تشفی کی اور شاہ ایران سے یہ درخواست کی ہی کہ ایک نہایت نیک اور ہوشیار شخص کو ناظم شیراز کرنا مناسب ہی آگے جو کچھہ حکم ہووے وہ عمل میں آوے۔ کہتے ہیں کہ تا ہنوز مرزا نبی خان شیراز ہی میں مقیم ہیں اور منتظر جواب شاہ ایران ہیں۔

خاکریز تعلقہ قندھار

اوس طرف کے اخبار سے منکشف ہوتا ہی کہ محمد تقی خان نامی ایک شخص ہیں بہت نیک ذات اور نیک نام بیچ آباد کرنے رعایا اور توفیر مال سرکار کے یگانہ عصر ہیں نظم ونسق جس ضلع کا اس شخص کے طور پر ہوتا ہی تو تحصیل زر سرکار اور آبادی رعایا بوجہ حسن صورت پکڑتی ہی نظر برایں حاکم قندہار نے زمینداران پرگنہ خاکریز کو مالگذاران علاقہ قندہار میں سے سرکش اور مغرور خیال کرکے خانندکور کو واسطے وصول کرنے زر تحصیل کے اوسطرف روانہ کیا خانندکور نے حکمت عملی سے بکمال دانائی اوس ضلع کوہی میں سے کہ کچھہ زور لشکر اور توپخانہ انگریزی کا وہاں پیشرفت نہیں ہوتا ہی وصول کرکے حضور حاکم قندہار میں حاضر کیا۔ حاکم موصوف نے بیچ جلدو ایسی خدمت اور کار نمایان کے خانندکور کو بہت انعام دیا اور بہت تعریف و توصیف کی۔

چارکان

واضح ہوتا ہی کہ مالصاحب انگریزی نے زمینداران ہزارہ کو اپنے پاس بلا کے ارشاد کیا کہ عنقریب لشکر انگریزی کا ارادہ یہہ ہی کہ ازراہ بامیان اپنے تئیں سرحد بخارا میں پہونچادے پس اشرافان شیخ علی ہزارہ کو لازم ہی کہ بوقت عبور و مرور لشکر کے کوئی شخص قزاقوں اور رہزنوں میں سے دست غارت دراز نہ کرے زمینداران ہزارہ نے جواب دیا کہ اگر کچھہ معاش ہماری بہی سرکار سے مقرر ہوجاوے تو البتہ عادت قطاع الطریقی کی ہمسے دور ہوسکتی ہی۔

جلال آباد

ص ۲ کالم ۲

بعضے رسالدار اطاعت اور فرمانبرداری حضرت شاہ شجاع الملک سے منحرف ہو کے بارادۂ لاہور جلال آباد سے سوار ہو کر...... بزور فوج انگریزی کے اون مفسدوں کو راہ میں سے گرفتار کروا کے .... تو نوکری سے برطرف کیا اور ایک کو کہ جو کہ مایۂ فساد تھا مقید کیا۔

دربند

ظاہر ہوتا ہو کہ عالی خاں اور پائندہ خاں اور فتح خاں تینوں نے پہاڑونمیں پناہ لی ہو اور ہر ایک انمیں سے تیاری لڑائی کی کر رہا ہو اور ہر ایک کے قبضہ میں ایک ایک قلعہ جنگی ہو سعادتخانِ میمند نے کئی ہزار اوباشوں خانہ بدوشوں کو اپنا رفیق بنا رکہا ہو دیکھنا چاہیئے کہ بروقت پہنچنے سپاہ انگریزی کے کیا واقعہ ہوتا ہو۔

لعل پور

فریصاحب انگریز نے قلعہ لعل پور میں از سر نو مرمت کرکے پانسو سپاہی واسطے حفاظت کے قلعہ میں داخل کئے ہیں اور اب بیچ انتظام راہوں خیبر کے مصروف ہیں کہتے ہیں کہ پشاور سے جلال آباد تک مسافروں کو کچہہ خوف و اندیشہ نہیں ہو اور بہت امن رہتا ہو اسواسطے کہ سرداران خیبر اپنی حدود میں محافظت سوداگران اور مسافروں کی بخوبی کرتے رہتے ہیں۔

جبش

وہانکے اخبار سے ظاہر ہوتا ہو کہ حاجی عبد القادر کہ عزیز ان والی جبین میں سے ہو اور مطیع شاہ فرانس کا اوسنے اندنوں میں بزور مکنت اور سپاہ کے متابعتِ شاہ فرانس سے پہلوتہی کیا تہا سو شاہ فرانس نے جنرل کاسویل صاحب کو معہ تین ہزار سپاہ کے واسطے تنبیہہ اوس ناعاقبت اندیش کے روانہ کیا۔ جنرل مذکور نے ریاست حاجی مسطور پر حملہ کیا حاجی بمقابلہ پیش آیا آخرکار کثرت فوج فرانسیس تاب مقاومت نہ لاکے بھاگ گیا اور ملک اوسکا قبضۂ جنرل مذکور میں آیا۔

ترکستان

اخبار بامیان سے واضح ہوتا ہو کہ شاہ مراد والئ ترکستان اتنی فوج نہیں رکہتا ہو کہ مقابلہ لشکر انگریزی کا کرسکے۔ اگر اہالیان گورنمنٹ اوسکے اوپر حملہ کریں گے تو البتہ وہ بہی بمقابلہ پیش آویگا لیکن ارادہ والی موصوف کا یہہ نہیں ہو کہ بے سبب افواج انگریزی سے بمخاصمت پیش آوے بلکہ چاہتا ہو کہ گورنمنٹ سے صلح ہو جاوے تو بہتر ہو۔

توران

مقام کابل کے خط سے دریافت ہوتا ہو کہ سردارانِ ولایت توران نے آپسمیں اتفاق کرکے یہہ مصلحت ٹہرائی ہو کہ دو آدمیوں دانا اور عاقل کو بیچ لباس فقیروں کے واسطے دیکہنے حال فوج وغیرہ کے طرف کابل کے روانہ کرنا چاہیئے جبکہ یہہ لوگ تمام حال وہاں کا دیکہہ آویں گے ...... کچہہ مناسب درست ہو دیگا خواہ جنگ خواہ صلح وہ عمل میں آویگا۔

ہرات

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہو کہ طیاری اور مضبوطی فصیل شہر ہرات کی بخوبی ہو رہی ہو اور کہتے ہیں کہ قریب دس لاکہہ روپیہ کے اوس پر صرف ہونگے شاہ کامران ابتک وزیر یار محمد خاں کا غلام بن رہا ہو جو کچہہ وزیر مذکور حکم کرتا ہو شاہ موصوف مثل بندۂ فرمانبردار کے بجالاتا ہو وزیر مذکور پولیٹکل افسران انگریزی سے بہی بدستور سابق بغض وحسد رکہتا ہو اور نمیش زنی

کرتا رہتا ہی اور شاہ ایران اور روس سے بہی خط وکتابت رکہتا ہی۔

فوج

تحقیق دریافت ہوتا ہی کہ تمام فوج متعینہ جلال آباد کی بالضرور طرف کابل کے مراجعت کریگی علاوہ رجمنٹ ۸ ہہ کے اور یہہ مشہور ہی کہ رجمنٹ ۵۹ لدہیانہ سے اور رجمنٹ ۳۸ فیروزپور سے اور رجمنٹ ۴۵ کو کرنال سے اضلاع شمال کو بہیجی جائیں گی اگر یہی حال ہی تو یقین ہی کہ چھاونی دہلی میں سے بہی کچہہ فوج متحرک ہوگی۔

جودہ پور

از روئے ایک خط کے دریافت ہوتا ہی کہ علاقہ جودہ پور میں ایک ٹھاکر راجہ سے پہر گیا اور ایک قلعہ میں متحصن ہو کے مقابلہ کرتا ہی سپاہ راجہ صاحب کی دس بارہ روز سے اوس قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے پڑی ہی مگر قلعہ کو نہیں لے سکتی ٹھاکر مذکور سپاہ مہاراجہ کی جرات پر بہت ہنستا ہی۔

میرٹھہ

حاجی خان کا کٹر از راہ لاندور وارد میرٹھہ ہوا۔ اوسکے دیکہنے والے یہہ بیان کرتے ہیں کہ بباعث رنج و الم کے یہہ شخص بہت ضعیف وناتوان ہوگیا ہی اغلب ہی کہ پژمردگی اور بستگی طبیعت سے جلد مرجاویگا یہہ اکثر بیگنا ہی بیان کرتا ہی اور کہتا ہی کہ میں واسطے سچ بولنے کے سزا دیا گیا ہوں۔

لکہنؤ

وہانکے اخبار سے ظاہر ہی کہ اندنوں میں پاٹنجر صاحب بہادر جو کہ ابہی ہرات سے تشریف لائے تہے وارد لکہنؤ ہوئے جب کہ اوس شہر میں آوازہ شجاعت اور دلیری صاحب موصوف کا مشہور ہوا تو شاہ اودہ بہی مشتاق ملاقات کے ہوئے اور ایک روز دعوت صاحب موصوف کی کی بیٹہے نے شاہ ..... کے صاحب موصوف سے زبان فارسی میں گفتگو کی شاہ ممدوح استماع گفتگو سے بہت خوش ہوئے اور بہت تحسین وآفرین کی رات کے وقت ایوان رزیڈنسی میں اونکی دعوت ہوئی اور تمام صاحب لوگ شہر کے بلائے گئے صاحب رزیڈنٹ نے ہنگام تناول ماحضر کھڑے ہو کے بیان کیا کہ یہہ وہ شخص ہیں کہ .... ایران کے تئیں بکمال دانائی اور شجاعت کے شکست .... ہر چہار طرف سے سر بغاوت بلند کر رکہا تہا اونکو مطیع کر لیا سو گورنمنٹ انگریزی ان صاحب کی بہت ممنون ہی۔ ص ۴ کالم ۲

جلال آباد

از روئے ایک چٹہی مورخہ ۲ اپریل سنۂ حال سے منکشف ہوتا ہی کہ تین ڈاکٹر ہندوستانی شہر سے طرف کیو کے جاتے تہے جبکہ قریب اسپتال کے پونہچے تو کئی آدمیوں نے ایک باغیچہ میں سے نکل کے اونہیں تہ تیغ کیا ایک نے اونمیں سے تیرہ یا چودہ زخم کاری کھائے مگر دوسرے دن تک جیتا تہا اور دو بچ گئے کچہہ اور لوگ بہی پیچھے اونکے

چلے آتے تھے سو غارتگروں نے اونکی آواز سن کے فرار اختیار کیا اور ایک اور واردات بھی ایسی ہی واقع ہوئی یعنی بعضے ملازمین شاہِ دالا پایگاہ شاہ شجاع الملک پر بھی غارتگروں نے حملہ کیا اور چھہ یا سات آدمیوں کو زخمی کر کے چلے گئے۔

فرانس

اخبار الکبیر سے واضح ہوتا ہی کہ ان دنوں میں درمیان لشکر فرانس اور فوج سلیمان شکوہ والی حبش کے جنگ عظیم واقع ہوئی قوم فرانس نے شکست فاش کھائی اور ایسے ایسے جوانان فیل تن سرداران اور سپاہیوں لشکرِ فرانس میں سے تہ تیغ ہوئے کہ اونکے مرنے سے قوم فرانس کو توانائی جنگ آزمائی کی ایسی باقی نہ رہی کہ اگر اور کوئی کسی جانب سے ارادہ یورش کا قوم فرانس پر کرے تو بے جد و جہد ملک فرانس کو زیر و زبر کرے اور بالفعل قوم مذکور سے کچھہ نہ ہوسکے بجز فرمان پذیری کے چنانچہ بہ استدعا قومِ مذکور کے افواجِ خاص شاہ فرانس کی بھی واسطے کمک کے خشکی اور تری کی راہ سے چلی جاتی ہیں کہتے ہیں کہ شاہ حبش قوم اہل اسلام میں سے ہی اور نہایت شجاع اور جوانمرد ہی طریقۂ جنگ سے بخوبی آگاہی رکھتا ہی چنانچہ ایام ...... بزرگوں نے اس بادشاہ کے سلطنت اسپین ...... اپنے ...... قوت سے قبضہ میں کرلی تھی اور بڑے ...... والی حبش سے مغلوب ہوگئے تھے اب

لدھیانہ

ظاہر ہوتا ہی کہ پیشتر شہر مذکور میں گاؤکشی نہیں ہوتی تھی اب قصاب شہر میں بیچتے ہیں، اہل ہنود نے اس بات کے واقعہ ہونے سے دوکانیں تختہ بند کر دیں ہیں اور اس سے غریب غربا کو بہت تکلیف ہو رہی ہی یقین ہی کہ حاکم انصاف کریں گے اور گاؤکشی کہ باعثِ بدعت اور موجبِ فساد ہی موقوف ہو جاویگی۔

باهتمام سید معین الدین مالک کے چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عـہ سالیانہ

نمبر ۱۶۸ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

ص اکالم ا

احکام

لفٹننٹ کرنیل سی ایم ویڈ صاحب رزیڈنٹ اندور کے ہوئے مسٹر جی آر کلارک صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ انبالہ کے ۳۱ مارچ سے اجنٹ پنجاب کے ہوئے بجائے سر سی ایم ویڈ صاحب بہادر کے مسٹر ای ایچ سی منکٹن صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر بلندشہر کے ہوئے لیکن تاصدور حکم ثانی کام جنٹ مجسٹریٹی اور ڈپوٹی کلکٹری بریلی کا کریں گے مسٹر جی ہیبرلی صاحب ڈپوٹی کلکٹر خاص بجنور اور مراد آباد کے ہوئے بجائے مسٹر کرگی صاحب کے جو کہ بطریق رخصت پہاڑ ونکو گئے ہیں۔

اشتہارات

کشتی محمولہ اسباب

واضح باد کہ بتاریخ اول ہرماہ یک کشتی یا زیادہ ازاں بحسب ضرورت منمقام فیروزپور بہ شکارپور روانہ خواہد گردید وجہتہ اسباب محمولہ ودفع تعطلِ بیفائدہ دراثناء راہ یک گارد سپاہیان معہ پروانہ راہداری ہمراہ ہریک کشتی مامور خواہد شد واخراجاتِ باربرداری از فیروزپور تا شکارپور بدین تفصیل خواہد شد مبلغ یکروپیہ فی من بارگران از قسم اجناسِ آہن وغیرہ و ۷ اجناسِ سبک فی کیوبک فٹ یکروپیہ خواہد شد لہذا سوداگران کہ خواہانِ روانگی گماشتہ ہائی خود معہ مالِ تجارت بسواریِ کشتیہائی مذکورہ باشند بعد از ادائی مبالغ خرچہ روانہ میفرمودہ باشند۔

دستکات

دستکات جو کلکٹری سے بموجب حکم صدر کے جاری ہوتی ہیں بموجب اوسکے اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں قیمت فیصدی دو روپیہ مقرر ہی یعنی بیس روپیہ ہزار جتنی جن صاحب کلکٹر کو منظور ہوں اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھیں فوراً بھیجی جائینگی۔

لہ کاغذ اور کتابت میں تبدیلی۔ کاغذ قدرے سفید۔ کتابت قدرے جلی اور کھُلی کھُلی۔ اخبار کا نام بھی بجائے اخبار دہلی کے دہلی اُردو اخبار ہوگیا۔

قرانِ موسومہ ترجمہ حامد علیخاں

قران جو ترجمہ کرایا ہوا حامد علیخاں کا اس چھاپہ خانہ میں چھپا تہا سب ہو چکا صرف قریب پچاس ایک کاپی کے رہی ہیں زیادہ نہیں رہی جس صاحب کو ایسے میں لینی ہوں تو درخواست کریں قیمت مقرری اوسکے جواب تک للعہ میں اوتنی ہی کو ماہ جون تک دئے جاویں گے بعد اوسکے اس قیمت کو ہاتہہ نہ آویں گے پہر قیمت زیادہ ہو جاویگی

قران تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذ کشمیری پر	عمہ ر
حلیۃ المتقین بخطِ نستعلیق	۷ ہر
صحیفہ کاملہ مترجم بزبان فارسی	للعہ ر
تذکرہ گلشن بیخار تالیف نواب مصطفیٰ خاں	عمہ ۶ ر

تلوار

ص ایک کالم ۲

ایک تلوار جس پر کئی مورتیں اہل ہنود کے اوتاروں کی ہیں مشہور ہی کہ کسی راناکی کمر کی ہی بطور سیف کے ہی بہت بھاری جس کو منظور ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھیں قیمت اوسکی مار ر

نقشجات شطرنج

ایک کتاب جسمیں بیس نقشہ شطرنج کے ہیں ایجاد ڈنٹا صاحب کے قیمت ۷ ر

تنخواہ دارانِ قلعہ مبارک

سنا گیا کہ تنخواہ دار قلعہ مبارک کے اکثر بہت نالان اور پریشان اور سرگردان رہتے ہیں باوجودیکہ مغل بیگخاں مختار سابق جاہلِ محض تہا نوشت و خواند سے کچھ بہرہ نہیں رکھتا تہا لیکن تنخواہ کی شکایت یہہ کبھی نہیں سُنی جاتی تہی کہ تقسیم کو دیر ہوئی اب کہتے ہیں کہ کوئی مہینہ ایسا نہیں گذرتا کہ تنخواہ غریب ملازمین کی سہولت سے تقسیم ہووے ہر مہینہ اکثر لوگ اس وقت سے تنخواہ پاتے ہیں کہ دوسرے مہینہ کی اُمیدِ تقسیم میں منتیں مانتے ہیں ہرچند حضور انور سے بہت تاکید رہتی ہی کہ کسی کو تکلیف نہ ہووے لیکن اسپر بہی جو حضور رس لوگ ہیں اونکی تو تنخواہ وقت پر ملجاتی ہی مگر اور غریب غربا ٹھوکریں کھاتے دنوں روز بہ امیدِ تقسیم جاتے ہیں شام کو ناکام کوستے چلے آتے ہیں اب یہہ نوبت ہی کہ باوصف جہالت اور حالات مشہورہ مختار سابق کے اس باب میں اوسکو یاد کرتے ہیں بعض لوگوں کی رائے یہہ ہی کہ مختارِ حال سے کچھہ بارِ انتظام سلطنت اوٹھہ نہیں سکتا کچھہ عجب نہیں کہ تھوڑے دنوں میں اپنے گہر بیٹھے۔

ژالہ

تحقیق سنا گیا کہ پانچویں تاریخ ماہ حال روز سہ شنبہ کو بعد بارہ بجے دن کے تغلق آباد میں کہ قریب آٹھہ کوس کے دہلی سے واقع ہی بکثرت اولے پڑے کہتے ہیں کہ ایک ایک اولہ پاؤ پاؤ سیر وزن سے کم نہ تہا اور گرد و نواح میں کالکاجی کے بہی

کہ پرستش گاہِ ہنود ہر اور دہلی سے پانچ کوس کے فاصلے پر بہ اولے پڑے مگر اُوس کثرت سے نہ تہے اور اتنے بھاری بہی نہ تہے اونکا وزن ایک چھٹانک سے زیادہ نہ تہا۔

آتش زدگی

سنا گیا کہ اس ہفتہ میں دو کانیں ایک ہیزم فروش کی کہ زیر قلعہ مبارک ہر آگ لگی بہت لکڑیاں اور جھاؤ جل گیا مگر چونکہ نہر پاس تہی پانی جلد پونہچ گیا اور آگ بجہائی گئی۔

ص ۲ کالم ۱

بھرت پور

اوسطرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہو کہ جس دن رانائی اودے پور کا مقام ریکہہ میں پونہچا کارپردازانِ ریاستِ بہرت پور رسد رسانی اور حفاظتِ احمال و اثقال میں ایسی خدماتِ شایاں بجالائے کہ رانا صاحب بہت محظوظ اور مشکور ہوئے شام کے وقت محل اور باغ وغیرہ کو جو کہ مقام مذکور میں ہر ملاحظہ فرماکے بہت خوش وقت ہوئے اور باغبانونکو بہت انعام دیا دوسرے روز طرف گوردہن کی تشریف فرما ہوئے خبر ہو کہ بعد زیارت معابد متہرا کے طرف گنگا جی کی کوچ کریں گے کہتے ہیں کہ تخمیناً چار ہزار آدمی رانا صاحب کے ساتہہ ہیں اور جس جس جگہہ ممالک سرکار کمپنی میں کہ گذر رانا صاحب ممدوح کا ہوگا حکام وہاں کے بموجب حکم گورنمنٹ شرائط تعظیم و تکریم بجالاویں گے۔

الور

واضح ہوتا ہو کہ ایک روز رئیس الور بہ اتفاقِ چند ندیموں جلیل الشان کے بتقریب سیر و شکار طرف جنگل کے تشریف لیگئے ایک شخص نے ندیمانِ مذکورین میں سے ایک نشانہ پر بندوق سر کی قضاءً بندوق شق ہوگئی اور ریزہ اوسکے ہر طرف پریشان ہوئے اکثر ریزہ اونمیں سے جسم راجہ صاحب میں اور کئی ندیموں کے بدن میں لگے اور زخمہائے شدید اونکے جسموں پر پونہچے چنانچہ اون زخموں کے صدمہ سے مجروحونکو غش آگیا آدمی جو ہمرکاب تہے اونہوں نے جراحوں کو بلوا کے اونکے زخموں پر ٹانکے لگوائے اور علاج و معالجہ میں مشغول ہوئے

گورنر جنرل بہادر

ظاہر ہوتا ہو کہ اربابِ پارلمنٹ یعنی وزرائی ملکۂ انگلستان نے لکہا ہو کہ ہم سب وزرا اور امرا ثناخوان اور شکرگذار گورنر جنرل یعنی لارڈ آکلینڈ صاحب بہادر، لارڈ بکن صاحب بہادر اور اور صاحبانِ عالیشان اور افسران اور سپاہیوں انگلستان اور ہندوستان کے ہیں کیونکہ جنگ افغانستان میں ان صاحبوں سے بہت تدابیر صائبہ اور کارہائی نمایاں وقوع میں آئے ہیں چنانچہ ملکۂ انگلستان بہی انکے ترددات شایان سے بہت خوش ہوئیں اور بہت شکرگذار ہیں۔

فرنگستان

صاحبِ اخبار لدہیانہ ازروی چہٹی انگریزی کے لکہتے ہیں کہ پانچ آدمی بہت دانا اور مدبر سلاطینِ فرنگستان کے

بطریق سفارت ابتک شہر قسطنطنیہ یعنی استنبول میں مقیم ہیں اور بیچ مقدمہ صلح قیصر روم اور بادشاہ مصر کے شب و روز تدبیریں کرتے ہیں تاکہ ان دونوں پادشاہوں کے دلونسے نزاع اور خصومت رفع ہووے۔ کہتے ہیں کہ محمد علی پادشاہ مصر نے بہت ملک رومیونکا اپنے قبضہ میں کرلیا ہو لیکن اندیشہ ناک ہو کہ مبادا میرے قبضہ میں سے نکل جاوے اور نظر بریں بیچ فراہمی افواج کے بہت مصروف اور سرگرم ہو۔

ص ۱ کالم ۲

ایران

اُوسطرف کے اخبار سے منکشف ہوتا ہو کہ ہنوز دلجمعی ملکہ انگلستان کی محمد شاہ فرمانروائے ایران کیطرف سے نہیں ہوئی ہو لیکن سُنا جاتا ہو کہ عنقریب غبار کدورت دلونسے ملکہ ممدوحہ اور شاہ معظم الیہم کے بوساطت سفیران کاروان رفع ہو جاویگا۔ چنانچہ ایک سفیر باتدبیر ولایت انگلستان سے طرف سلطنت طہران کے عنقریب روانہ ہوا چاہتا ہو۔

ہرات

واضح ہوتا ہو کہ قلعہ ہرات کا باعث ترددات اور تدبیر اہالیان گورنمنٹ انگریزی کے اس خوبی کے ساتھ تعمیر ہوا ہو کہ بہر نوع قابل جنگ ہو۔ مسٹر ایٹ صاحب بہادر جو کہ بطریق سفارت ہرات سے طرف خیوہ کے روانہ ہوئے تھے بامن و امان داخل خیوہ ہوئے سردار خیوہ رسم مسافر پروری بجالایا لیکن ابتک اونسے رخصت نہیں کیا ہو اور دریافت ہوتا ہو کہ چونکہ فوج شاہ روس کی متصل خیوہ کے پونہچی ہو اسواسطے سردار خیوہ چاہتا ہو کہ صاحب مذکور کو اپنی طرف سے بطریق سفارت لشکر روس میں بھیجے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہو کہ راجہ گلاب سنگہ کہ ایک امرا عظیم الشان اور مشیران کاردان مہاراجہ عالیجاہ فرمان روای لاہور میں سے ہو از راہ لدہیانہ بسبیل ڈاک واسطے تیرتھ گیا جی کے گیا تہا سو راجہ مذکور بعد انفراغ وہاں سے مراجعت کرکے ۲۷ تاریخ اپریل کو از راہ لدہیانہ طرف لاہور کے روانہ ہوا۔

صاحب مہتمم ڈاک لدہیانہ نے کہتے ہیں کہ ایک تدبیر نیک سونچی ہو یعنی تاریخیں بھیجنے ڈاک بہنگی کی ڈاکخانہ لدہیانہ سے طرف پشاور کے دسویں اور بیسویں اور تیسویں ہر ایک مہینے کی مقرر کی ہو۔

مندراس

اخبار کلکتہ سے واضح ہو کہ توپخانہ جو کہ واسطے مہم چین کے مامور ہوا تہا ۱۳ تاریخ ماہ گذشتہ کو پریسیڈنسی مندراس سے جہاز پر روانہ چین ہوا اور بلٹن سپر مینا کی بھی معہ کرناٹکی کاریگروں گولہ وغیرہ سامان توپخانہ کے اوسی تاریخ کو ایک اور جہاز پر طرف مقام مذکور کے روانہ ہوئی تمام صاحبان عالیشان تالب دریا ساتھ گئے۔

ص ۳ کالم

فیروز پور

وہاں کے خط سے دریافت ہوتا ہو کہ ۲۸ تاریخ ماہ گذشتہ کو لین میں لائٹ کمپنی کے آگ لگی اور بائیں طرف سے دائیں طرف کو مانند برق جہندہ کے یکبارگی دوڑ گئی اسمیں جتنے گھر بیچ میں آگئے معہ گارد بچھلے اور بنگلہ سارجنٹ میجر اور تمام بارک انگریزی کے خاکستر ہوگئے دو آدمی ۳۸ رجمٹ کے اور ایک لڑکا معصوم تینوں جل کے خاکستر ہو گئے اور چھہ سات آدمی اور بہی جل گئے مگر تاریخ روانگی خط تک زندہ تہے۔

کہتے ہیں کہ جسوقت آگ لگی اوسوقت آندہی بہت شدت سے چل رہی تہی اور ریزہ چھپروں سوختہ کے ہر طرف اوڑ اوڑ کے جاتے تہے اور گرم ریت اوڑ کے جسموں پر کار آتش کرتی تہی لوگوں کا تمام مال اسباب سوائے پوشاک کے جو کہ اونکے جسموں پر تہی سب جل گیا اور تین گہوڑے توپخانہ کے بہی جل گئے۔

اور از روئے ایک اور خط کے ایسا دریافت ہوتا ہی کہ کچھہ چھپر ۲۷ رجمٹ کے اور تمام لین پانچویں رجمٹ پیادگان ہندوستانی کی اور پانچ چار بنگلہ اور مسکوٹ گھر وغیرہ جل گئے مگر آدمی اور بہت سا اسباب بچ گیا لیکن سپاہی ۳۸ رجمٹ اور گولہ اندازوں کا تمام اسباب جل گیا مگر ان سپاہیوں نے بہت خیر خواہی اور جانفشانی کی یعنی اپنے مال اسباب کو تو جلنے دیا مگر بیچ بچانے اسباب سرکاری اور میگزین کے بہت کوشش کی۔

جودہ پور

واضح ہوتا ہی کہ مہاراجہ مانسنگہ بہادر والی جودہ پور نے پانچ ہزار روپیہ پلٹن انگریزی کو بطریقِ انعام مرحمت کر کے رخصت فرمایا چنانچہ پلٹن مذکور مقام مسطور سے کوچ کر کے اجمیر میں داخل ہوئی اور قلعہ میں جودہ پور کے بدستورِ قدیم دخل مہاراجہ کا ہوا۔ مہاراجہ نے واسطے ہمراہی صاحب اجنٹ کے پچاس آدمی تعین کئے اور واسطے تعمیر کرنے ایک کوٹھی کے کہ لائق بود و باشِ اجنٹِ موصوف کے ہو کار پردازان ریاست کو بہت تاکید کی ہی۔

آوا

اخبار سے رنگون کے ایسا دریافت ہوتا ہی کہ والی آوا نے واسطے کاٹنے جنگلوں اور درختوں بلند کے جو کہ متصل امراپورہ کے میدان میں واقع ہیں حکم دیا ہی اور میدان صاف کروایا جاتا ہی کہتے ہیں کہ یہ سب تیاریاں اسواسطے ہیں کہ وقت لڑائی کے کام آویں۔

واقعہ عجیب

ص ۳ کالم ۲

اخبار الکبیر سے واضح ہوتا ہی کہ پرگنہ روج تعلقہ بہار میں ایک ماجرائے عجیب و غریب واقعہ ہوا یعنی پرگنہ مذکور میں ایک گانو ہی ملک میں سیدوں کے سو سیدانِ مذکورین نے بباعث افلاس اور تہیدستی کے موضع مذکور کو میر عبداللہ

نام ایک شخص عظیم آبادی کو بطریق ٹھیکے کے دیا اور یہ شخص بہت بخیل اور طامع ہے بس بمقتضائے خام طمعی اور دنائت جبلّی کے میر مذکور نے چاہا کہ قبریں مسلمانوں کی کھدوا کے اونکے سنگ وخشت سے ایک مکان واسطے اپنی کچہری کے تیار کرے القصہ جب بیلدار قبریں کہودنے لگے تو قضارا ایک قبر میں سے ایک ہاتہہ خون تازہ سے آلودہ نمودار ہوا اور دو لڑکوں کم سنوں نے اونکے سامنے آکے اونہیں کہودنے سے قبروں کے منع کیا اور کہا کہ تم ہرگز قبریں نہ کھودو کہ مردانِ خدا کو تکلیف ہوتی ہے بیلداروں نے کہنا لڑکوں کا خیال میں نہ لاکے کہودنا شروع کیا لڑکوں نے کہا کہ خیر اگر تم کہنا ہمارا نہیں مانتے تو اپنے اعمال کی جزا پاؤ گے۔ وہ تو یہ کہہ کے غائب ہو گئے اور اوسیوقت موضع مذکور میں ایسی آگ لگی کہ تمام گانوجل کے خاکستر ہو گیا۔

کانپور

اوسطرف کے اخبار سے واضح ہوا کہ شہر مذکور الصدر میں بباعث ضدِ مذہب کے درمیان ہندو اور مسلمانوں کے تنازع ہوئی ہنود نے کچہہ نسبت پیروں مسلمانونکے بے ادبی کی اور علیٰ ہذا القیاس مسلمانوں نے اونکے اوتاروں کی کچہہ مذمت بے ادبانہ کی غرضکہ آپسمیں بہت زدوکوب ہوئی اور نوبت بہ شمشیر پونہچی قریب تہا کہ صدہا آدمی طرفین سے مارے جاویں کہ اس اثنا میں کوتوال شہر معاینہ اس حال سے گہبرا کے صاحب مجسٹریٹ کے پاس چلا گیا صاحب موصوف بفور سننے اس واردات کے بہمراہی سوارانِ پولس طرف شہر کے روانہ ہوئے اور دیکہا کہ ایک عالم مجتمع ہو رہا ہے اور دونو گروہ مستعد جنگ وپرخاش ہیں اور اینٹ پتہر آپسمیں چل رہا ہے الغرض صاحب موصوف نے سواروں اور برقندازوں کو ناکوں پر کوچوں کے تعین کیا اور حکم دیا کہ کوئی شخص آنے جانے نپاوے اور خود اوس مجمع میں جاکے بفہمایش اونسے پیش آئے چنانچہ اوسوقت کچہہ سنگ اندازی اونکی گہی پر بہی ہوگئی آخر بعد دو تین گہنٹہ کے وہ لوگ بتدریج منتشر ہو گئے اور اونمیں سے بعضوں کو کہ منشاء فساد تہے گرفتار کر لیا اور اونکے واسطے کچہہ سزائے خفیف تجویز کی اور صاحب موصوف نے بمزید احتیاط دو دن تک کوتوالی میں اجلاس کیا۔ تاکہ کوئی اور سرکشی نہ کرے جبکہ بعد دو دن کے امن وامان ہوا تو کوٹہی میں تشریف لیگئے۔

حضور والا

ص ۴ کالم ا

عرض ہوئی کہ کچہہ اسباب تاج الدین حسین خاں کا روانہ کانپور ہوا۔ زر تنخواہ پیشکش محل مبارک حسب معمول داخل ہوئی لیکن باوصفیکہ نویں دسویں تاریخ ہوگئی ہے بہتیرے علاقوں کی تنخواہ نہیں تقسیم ہوئی بلکہ بعضے علاقوں میں مثل خانسامانی کے دوسرا تیسرا مہینہ ہے کہ تنخواہ نہیں تقسیم ہوئی لوگ بہت حیران ہیں کہتے ہیں کہ کسی مختار کے وقت میں یہہ الغیاث تقسیم تنخواہ میں نہیں سنی جاتی تہی۔ کہتے ہیں کہ راجہ سوہن لعل ذمہ کر تا ہے کہ اگر وہ مختار ہو تو ہر مہینے بعد داخل ہونے تنخواہ کے تقسیم عمل میں آویگی لوگ بہت دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے ایسا شخص مختار ہووے۔ سنا

گیا کہ راجہ سوہن لعل کو تنقہ گیا تہا سو عرضی جواب میں آئی کہ صاحب کلاں بہادر کو حضور لکہہ کر طلب فرماویں۔ سرفراز خاں چیلہ کو خلعت عنایت ہوا اور حضور نے تشفی فرمائی۔ نواب تاج الدین حسین خاں کی حضور نے تسلی فرمائی۔ عرض ہوئی کہ اندرسن صاحب قلعدار روانہ شملہ کے ہوئے۔

صاحبِ کلاں بہادر

ایک برہمن نے عرض کی کہ بہادر جنگ خاں نے اونٹ میرے چہین لئے ہیں سو کیفیت طلب ہوئی۔ سنا جاتا ہے بیشتر اِن رئیس جاگیرداروں کی ایسی ہی شکایتیں ہوتی ہیں خدا خیر کرے دیکہا چاہیئے کہ ایک دن انجام کار ان کے حق میں کیا ظہور میں آئیگا۔

سشن جج

۶ تاریخ شام کو صاحب سشن بطریق دورہ ہانسی کی طرف کو گئے تین دن آگے عملہ روانہ ہوا کہتے ہیں کہ عملہ کو یہہ صاحب یک سرِ مو دخل نہیں دیتے۔ رعایا بہت آسایش میں رہے گی۔

پولیس

سنا گیا کہ تین اونٹ سرکاری چوری گئے تہے چرتے ہوئے ایک گانوں ہی موضع چندراول قریب شہر کے تحقیقات میں ظاہر ہوا کہ وہاں کے لوگ لیگئے تہے کوتوال شہر نے اسمیں بڑی کوشش کی سنا گیا کہ اوس کی کوشش سے مجرم بہی اور مال بہی گرفتار ہوا مجرمونکو سزا ہوئی حقیقت میں زمیندار اس گانوں کے قوم کے گوجر ہیں اسطرح کے لوگ ہیں کہ سراغ نکلنا اس گانوں میں از جملۂ محالات ہوتا ہے اور چور بہی اسطرح کے ہیں کہ نامی ہیں نفس الامر میں کوتوال نے بڑی چالاکی اور ہوشیاری کی جو ایسی جگہہ کی چوری گرفتار ہوئی۔

ولیعہد بہادر

اس ہفتہ میں عجیب معرکہ درپیش ہوا یعنی مرزا دارا بخت بہادر ولیعہد اور مرزا شاہرخ وغیرہ شاہزادہ بتقریب زیارت قدم شریف میلہ بارہ وفات میں گئے تہے رستہ میں نیل کے کٹرہ کے ہاں قرضخواہوں نے مرزا شاہرخ کو گھیرا اور درپے ہوئے۔ کہتے ہیں کہ مرزا شاہرخ بہادر نیاز علی سے خفا ہوئے ہیں کہ اونکے خیال میں یہہ بات کچہہ اوسکے ورغلانے سے ظاہر ہوئی العلم عند اللہ کہ حقیقت میں کیونکر ہے۔

ص ۴۴ کالم

کپتان ولایت علی

مقدمہ کپتانِ مذکور کا جو کچہری میں دایر ہے ابہی حکم آخیر کچہہ نہیں ہوا زیر تجویز ہے کچہری میں حاضر رہتا ہے دیکہئے تجویز آخر میں کیا نوبت ہووے۔

محالِ آبکاری

محالِ آبکاری خاصِ دہلی بھی خام ہوگیا بطورِ امانی ہی ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر یہہ صاحب کلکٹر جوکہ اب ہیں بموجب اپنی رائے کے انتظام مثل محالِ سکرات کے رکھیں گے تو بیشک نسبت ٹھیکے کے فائدہ سرکاری بہت ظاہر ہوگا، انکو ڈھب انتظام کا خوب ہی راے اور تدبیران صاحب کی بہت صایب ہی کہتے ہیں کہ محنت کش بہت ہیں اور بڑی بات یہہ ہو کہ عملگانِ ہندوستانی پر کوئی بات نہیں رکھتے بذاتِ خود اپنی رائے اور تجویز سے خوب دیکھہ بھال کے کام کرتے ہیں یہی بڑا سبب ہو کہ کوئی اہلِ مقدمات سے اپنے حق سے محروم نہیں رہتا اور سرکار کا بھی نقصان ایک خرمہرہ کا نہیں ہوتا۔

کرنیل ویڈ صاحب

یہہ صاحب ولایت کو روانہ ہوئے اخبار بھاولپور سے اِن کے جانیکے باب میں بہت خبر ہاۓ گوناگوں آئی ہیں اور اس سبب کہ تجارت میں بہت گفتگو ہو رہی ہی وہ حال بہت طول طویل ہی اس دفعہ پرچۂ اخبار گنجایش اوسکے اندراج کی نہیں رکھتا انشاءاللہ پرچۂ آیندہ میں لکھا جاویگا۔

جزیرہ ایلجیرس

اخبارِ فرانس سے دریافت ہوتا ہو کہ تمام عربوں نے جوکہ تحت حکم اور عملداریِ شاہ فرانس کے رہتے ہیں متابعت شاہ ممدوح کی اختیار کی گرد والیٔ ایلجیرس ابتک بغی اور منحرف ہی اور ہمیشہ تاخ وتاراج کرتا رہتا ہی چنانچہ بالفعل بھی کارپردازانِ فرانس سے طرح طرح کی بدسلوکیاں کی ہیں ایک اونمیں سے یہہ ہو کہ وزرائے شاہِ فرانس نے کئی ہزار مزارعونکو مقام ایلجیرس میں بہ ارادۂ کشت کاری بھیجا تھا سو عربوں نے بموجب حکم والیٔ ایلجیرس کے اون پر بہت ظلم اور بدعت کی اور وہاں سے برخاست کردیا۔ کہتے ہیں کہ کچھہ سپاہ شاہِ ممدوح کی وہاں بھیجی جائیگی۔

مائی سور

دریافت ہوتا ہو کہ مقامِ مائی سور تعلقہ مندراس میں وبائے ہیضہ بہت شدت سے جاری ہی بہت سے آدمی اس بلائے خانہ خراب سے راہیِ ملک عدم ہوئے اور ہونے جاتے ہیں۔

باہتمام سید معین الدّین چھاپہ ھوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لہ عہ روپیہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۶۹ ۔ ۱۷ مئی سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ ۔ جلد ۳

اشتہارات

کشتی محمولۂ اسباب

واضح باد کہ بتاریخ اول ہر ماہ یک کشتی یا زیادہ ازاں بحسب ضرورت منمقام فیروزپور بہ شکارپور روانہ خواہد گردید بجہتہ اسباب محمولہ و رفع تعطلِ بیفائدہ در اثنا، راہ یک گارد سپاہیان معہ پروانہ راہداری ہمراہ ہر یک کشتی مامور خواہد شد و اخراجات باربرداری از فیروزپور تا شکارپور بدیں تفصیل خواہد شد مبلغ یکروپیہ فی من بارِ گراں از قسم اجناس آہن وغیرہ و باجناسِ سُبک فی کیوبک فٹ یکروپیہ خواہد شد و معلوم باد کہ بلا تفاوت کشتیہائے مذکور بتاریخ اوّلِ ہر ماہ روانہ خواہد شد لہذا سوداگران کہ خواہان روانگی گماشتہ ہائے خود معہ مالِ تجارت بسواری کشتیہائے مذکور باشند بعد از ادائے مبالغ خرچہ روانہ می نمودہ باشند۔

۲۳ فروری سنہ ۱۸۴۰ء محکمہ اجنٹی لُدہیانہ۔

دستکات

دستکات جو کلکٹری سے بموجب حکم صدر کے جاری ہوتی ہیں بموجب اوس کی اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں قیمت فیصدی دو روپیہ مقرر ہی یعنی بیس روپیہ ہزار جتنی جن صاحب کلکٹر کو منظور ہوں اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھیں فوراً بھیجی جائیں گی۔

کتب مفصلہ ذیل جو اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں بہ تفصیلِ قیمت یہہ ہیں۔

قران تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذ کشمیری پر	حمہ ر
حلیۃ المتقین بخط نستعلیق	سے ۸ ر
صحیفۂ کاملہ مترجم بزبانِ فارسی	للعہ ر
تذکرہ گلشنِ بیخار تالیف نواب مصطفی خاں	حمہ ۶ ر

تلوار

ایک تلوار جس پہ کئی مورتیں اہل ہنود کے اُوتاروں کی ہیں مشہور ہو کہ کسی راناکی کمر کی ہو بطور سیف کے ہو بہت بھاری جسکو منظور ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو لکھیں قیمت اوسکی مار

نقشجاتِ شطرنج

ایک کتاب جسمیں چالیس نقشہ شطرنج کے ہیں ایجاد ڈنٹا صاحب کے ے ر

مکانات کرایہ

ایک مکان معہ بالاخانہ گذرِ اعتقاد خاں میں قریب کہڑکی ابراہیم خانکے ہو بالفعل خالی ہو کرایہ اوس کا فی ماہ دو روپیہ آٹھہ آنہ اور جو کوئی برس بھر کو لیوے تو عوضن ۲ فی ماہ لیا جاویگا

ص ا کالم ۲

ایضاً

ایک مکان گذر اعتقاد خاں میں اندر کہڑکی ابراہیم خاں کے دالان بادرچیخانہ دو کوٹہری ایک چھپر کرایہ فی ماہ ایک روپیہ چار آنہ اور جو سال بہر کو لیوے تو ایک روپیہ۔

حمائل ولایتی

ایک حمائل بخطِ ولایت خاص صفہان کی لکہی ہوئی بہت تحفہ خوش قطع ہدیہ مار

روبرٹ نیف صاحب

روبرٹ نیف صاحب بہادر کلکٹر مجسٹرٹ علی گڈہ جو سابق صاحب ضلع یہاں کے تہے ۱۱ تاریخ کو اس ہینے کی دہلی میں آئے تہے مسٹر گرانٹ صاحب بہادر کلکٹر کی کوٹہی میں فروکش ہوئے ایک رات دو دن رہے سنا گیا کہ دیکہنا کچہہ کاغذات فوجداری کا درباب کار سرکار کیے بابت کنٹن جنٹ بل اونکے اپنے وقت کے مقصود تہا یہہ صاحب قریب تین چار برس کے یہاں کلکٹر مجسٹرٹ رہے تہے کمال نیکنامی سے گذرانی کوئی رئیس اور امیر و فقیر اس شہر کا ایسا نہیں تہا جو انکے جانے سے رنجیدہ نہیں ہوا تہا فہم و ادراک اور رحم و انصاف انکا زبان زد ہر خاص و عام کے سنا جاتا ہو ہر چند قاعدہ ہو کہ ہر ایک رئیس اور حاکم سے اگر سو آدمیوں میں مثلاً نوے راضی ہوتے ہیں تو دس ناراض بہی سنے جاتے ہیں لیکن یہہ بات ان صاحب میں پائی گئی کہ کسی متنفس رعایا اور عملہ اور امیر و غریب میں سے کسیکو ناراض انسے نہ سنا۔ بہت مشہور ہو کہ ان صاحب جیسا خُلق خلق میں کم دیکہا اور صاحبِ مروت بہی شدت سے ۔۔ اور باوصف اس خُلق اور مروت کے خداترسی نصفت پسندی اور انتظام اور حفظِ مراتب قوانین بہی ان صاحب کو از بس ملحوظ رہتا ہو باوجودیکہ صرف ایک دن اور رات سو بہی ایسے کار ضروری میں یہاں رہے لیکن سنا گیا کہ اہالی شہر کیا رئیس کیا امیر کیا غریب جو ملاقات کو آیا ناکام نہ گیا اور وہاں جاکر جو پہرا اوسے ایسا خوش پایا جیسے کوئی جاگیر و منصب لے کر

آیا تمام اہالی شہر دعا کرتے ہیں کہ یہہ صاحب کسی عہدۂ جلیل پر یہاں مقرر ہوں۔

نرخ غلہ

باوجودیکہ وقتِ فصل ہے پہر بہی نرخ غلہ نسبت پیشتر کے کچہہ ارزاں نہیں ہوا بلکہ گراں ہوتا جاتا ہی۔

آگرہ

ص ۲ کالم ۱

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہی کہ صاحب والامناقب لفٹنٹ گورنر صاحب نے ۵ تاریخ ماہِ حال کو دربارِ عام فرمایا اور ملازمت قاضی باقر علیخاں اور وکیل راجہ بھرت پور اور اور وکیلوں اور شرفائی شہر کی ہوئی۔ اہالیانِ دربار صفت اور ثنا صاحب موصوف کی بہت سی بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ توجہ صاحبِ موصوف کی طرف انتظامِ ملک اور حقوق رسانی مستحقوں کے بہت مصروف ہی۔ بہجوری مکند سنگہ بہادر صدر الصدور آگرہ کے نے بمدنظر ضعفِ پیری اور قدامت ملازمت سرکار کے درخواست پنشن کی کی ہی اور چونکہ صدر الصدورِ مذکور ملازم قدیم ہی اغلب کہ درخواست اوسکی قبول و منظور ہووے۔

پیشتر یہاں کے لوگونکو امید قوی تہی کہ غلہ ارزاں ہو جاویگا لیکن خلافِ قیاس و توقع وقوع میں آیا یعنی نرخ غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہی اور دو ہفتہ سے وبائی ہیضہ بہی جاری ہی چنانچہ کئی آدمی اس اثنا میں مرگئے۔
کرنیل اسکنر صاحب ۳ تاریخ ماہ حال کو داخل شہر ہوئے اور خبر ہی کہ چند روز وہیں رہیں گے۔ سنا جاتا ہی کہ بعد روانگی مسٹر آر ایم برد صاحب کے اوفس صدر بورڈ رونیو کا الہ آباد سے آگرہ میں منگا لیا جاویگا بھیڑیونکا اس جگہہ پہ غلبہ ہی اگرچہ زمانِ حال میں کسی لڑکے بالے کو نہیں لیگئے ہیں مگر راتوں کو گرد نواح میں چہاونی اور شہر کے چلاتے پہرتے ہیں۔

گوآ

اوسطرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہی کہ گورمنٹ پرتکیز نے گورنر مقام مذکور کو بتاکید اس مضمون کے حکم بہیجے ہیں کہ کچہہ فوج طیار اور آراستہ کر کے بجلدی تمام طرف مکاؤ کے روانہ کرو اور کوئی دقیقہ دقایق اعانت سے فروگذاشت نہ کرو۔

کابل

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہی کہ اگر تمام سپاہ انگریزی وہاں سے اوٹہہ آویگی تو رہنا شاہِ جم جاہ شاہ شجاع الملک کا بہی وہاں دشوار ہوگا کیونکہ لوگ وہاں کے شاہ ممدوح سے بہت ناراض ہیں اور جو کہ نہایت زور آور فرقہ اس ملک میں ہی وہ قوم غلجی ہی اور وہ بہی مستعد پرخاش ہیں چنانچہ انکے اکثر سردار پنجاب کیطرف سے سلاح وغیرہ سامانِ جنگ خرید کے لیگئے ہیں۔ سید ہاشم علیخاں ابتک پہاڑوں میں ہی روپوش ہی اور سعادتخان

سردارِ مومن بہی انکا دشمن ہی کیونکہ اوسے مسندِ ریاستِ لعل پورہ سے اوٹہا کے اوسکے بہائی کو مسند نشین کیا ہی اور قوم ہزاری جو کہ بہش از جانے ڈاکتر لارڈ صاحب کے اظہار دوستی کرتی تہی اب پہر مستعد بجنگ ہی بعضے وقت اِنوای یعنی سفیر گورنمنٹ کہتے ہیں کہ بہیجنا ایک فوج آراستہ کا اوسطرف ہندوکوہ کے اور لینا مقام قندز اور بلخ کا شاہ بخارا سے اور بعدہٗ بخشنا اِن مقاموں کا مراد بیگ قومِ انگریز سردارِ کندس کو پر ضرور ہی کیونکہ یہہ ضلع حقیقت میں اسی شخص کے ہیں اور یہہ شخص ہمارا دوست اور خیر خواہ ہی۔

ص ۲ کالم ۲

بہجور

دریافت ہوتا ہی کہ سعادت خاں لوگونکو بہجور کے ترغیب دیتا ہی کہ میر عالم خاں سے سرکشی کرد چنانچہ قلعہ مذکور میں بہت سے آدمی اور بیس ضرب توپ جمع کرلی ہیں۔ ان لوگوں کے مطیع کرنے میں بہت دقت اور کوشش کرنی پڑیگی اسلئے کہ اوسطرف پہاڑ اور دریا بہت دشوار گذار ہیں لیکن اگر یہہ لوگ رو براہ نہیں آویں گے تو اغلب ہی کہ فوج ظفر موجِ انگریزی عنقریب اوسطرف روانہ کیجاوے۔

سیاہ روس

از روی چٹہیات کپتان ایبٹ صاحب مورخہ ۵ مارچ کے ایسا دریافت ہوتا ہی کہ سیاہ روس بباعث گہراؤ برف کے جسنے کہ راہ آمد و رفت بند کر رکہی ہی ماہ اپریل تک آگے نہیں بڑہے گی پس ماہ جون تک اونکا پہنچنا خیوہ میں ناممکن ہی۔ قریب تیس ہزار اوزبکوں کے جمع ہوکر بارادہ تاخت و تاراج طرف سیاہ روس کے گئے تہے سو اونہوں نے ایسی شکست کھائی کہ پہر کبہی اوسطرف رُخ نہیں کریں گے سر الکزینڈر برنس کہتے ہیں کہ افواج روس تیس ہزار آدمیوں جنگی اور ۲۷ ضرب توپ سے کم نہیں اور بہیر و بنگاہ علاوہ اسکے ہی۔

قندہار

وہاں کے خطوط سے دریافت ہوتا ہی کہ مابین قندہار اور کابل کے کئی ہفتوں سے راہِ آمد و رفت مسدود ہی۔ شاہ عالیجاہ شجاع الملک ماہ جولائی میں ارادہ جانے قندہار کا رکہتے ہیں۔ اس جگہہ نرخِ غلہ بہت گراں ہی لیکن توقع ہی کہ یہہ فصل بہت خوب ہووے۔ شرابیں وغیرہ اسباب انگریزی یہاں بہت کم بہم پونہچتا ہی اور باعث یہہ ہے کہ بباعث بے انتظامیِ راہ اور خوف لٹ جانیکے کوئی سوداگر اسباب نہیں لیجاتا۔

امیر خاں

واضح ہو کہ پیش ازیں امیر خانِ نادگی والہ نے کچہہ سپاہ جمع کر کے قلعہ نادگی کو پہر اپنے قبضہ میں کرلیا تہا اور میر عالم خانِ بہجوری کا دخل اوٹہا دیا تہا مگر حضرت شاہ شجاع الملک نے قلعہ مذکور کو پہر امیر خان سے چہین کے منیر عالم خاں کو دلوا دیا تہا سو اب ایسا دریافت ہوتا ہی کہ امیر خاں نے پہر قلعہ مذکور فتح کر کے اپنے قبضہ میں کرلیا۔

ص ۳ کالم ۱

علی مسجد

دریافت ہوتا ہو کہ فری صاحب انگریز جو کہ پیشتر واسطے نگہداشت سپاہ کے طرف کابل کے گئے تھے اونہوں نے کئی سو سپاہی جوانانِ قوم افغان میں سے نوکر رکھہ کے بہمراہی حیدر علی خاں جمعدار کے طرف قلعہ علی مسجد کے روانہ کئے ہیں۔

حیدرآباد سندھ

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوا کہ ۲۴ ماہ اپریل سنہ حال کو کرنیل سر کلاڈ مارٹن وید صاحب بہادر رونق افروز حیدرآباد ہوئے امیران سندھ از راہِ محبت اوراتحاد کے واسطے استقبال کے گئے اور کوئی دقیقہ وقایق خاطرداری اور مہماں نوازی سے فروگذاشت نہ کیا۔

لاہور

واضح ہوتا ہو کہ ۲۶ اپریل سنہ حال کو دایرۂ دولتِ مہاراجہ والی لاہور از راہِ ترن تارن طرف لاہور کے روانہ ہوا اثنای راہ میں کنور شیر سنگہ نے آکے ملازمت حاصل کی طرفین سے کلماتِ محبّت و اخلاص ہوتے رہے۔ جارج رسل کلارک صاحب بہادر جو کہ حسب الحکم گورنر جنرل بہادر کے واسطے انفصال مقدماتِ پنجاب کے مقرر ہوئے ہیں داخلِ فیروزپور ہوئے بعد کئی دن کے سرکار والی لاہور کی طرف سے فقیر عزیز الدین واسطے ملاقات اور استفسارِ خیر مزاج صاحبِ موصوف کے گئے دیر تک کلمہ کلام ہوتے رہے صاحب موصوف نے اشتیاق ملازمت مہاراجہ کا ظاہر کیا اور کہا کہ اگر صلاح وقت ہو تو میں جریدہ واسطے ملازمت مہاراجہ کے جاؤں فقیر عزیز الدین نے عرضی اس مضمون کی مہاراجہ کو بھیجی تھی سو کہتے ہیں کہ درخواست اوسکی قبول و منظور ہوئی چنانچہ خبر تھی کہ صاحب موصوف ۵ تاریخ کو ماہ حال کی امرت سر کو جاویں گے۔

پشاور

اوسطرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہو کہ جنرل اونطائلہ صاحب معہ چہہ ضرب توپ اور نو پلٹنوں سوار اور پیادوں کے واسطے تنبیہہ سرکشوں اور ویران کرنے موضع کنداب کے دامنِ کوہستان میں گئے تھے۔ وقت پونہچنے کے بدِ نظر صلاح وقت بھیجنا سپاہ کا مناسب نجان کے آدمیوں دیہاتِ علاقہ اپنے کو طرف موضع مذکور کے روانہ کیا اونہوں نے موضع مذکور میں آگ لگادی اور سپاہ کو لوٹنا شروع کیا بعد از سزا دہی متمردون کے صاحبِ موصوف نے طرف پشاور کے مراجعت کی۔ جنرل موصوف کسی شخص کو قوم آفریدی میں سے شہر میں آنے نہیں دیتے اور اکثروں کو باعث فساد کرنے زرِ معاملہ کے گرفتار کیا ہو۔ کہتے ہیں کہ مہاراجہ والی لاہور نے صاحب موصوف کو بیچ عوض خدماتِ نمایاں کے متوقع بہت سی نوازشات کا کیا ہو۔

ص ۴ کالم ۲

اسکردون

وہاں کے اخبار سے منکشف ہوتا ہو کہ سپاہ مہاراجہ والیٔ لاہور کی نے ریاستِ لداخ سے کوچ کر کے نواح اسکردون کو تسخیر کر کے احمد شاہ والیٔ مقام مذکور کو گرفتار کیا اور فرزندِ کلان والیٔ موصوف کو مسندِ ریاست پر متمکن کیا۔

قندھار

اوسطرف کے خطوط سے دریافت ہوتا ہو کہ مقام مذکور میں احکام پہونچے ہیں کہ چھاونی تین رجمنٹوں پیادوں اور ایک رجمنٹ سواروں اور ایک رسالہ توپ خانہ اسپی کی یہاں ڈالی جاوے۔ کپتان نورتھ صاحب انجنیر بمبئی کے کارِ سردہ کو ختم کر چکے ہیں اور عنقریب قندھار سے ہرات کو جاوینگے۔

ایکٹ

ایکٹ واسطے منسوخی جزیہ بعضے تیرتھوں کے اور واسطے اہتمام مندر جگناتھ جیو کے

بموجب اس ایکٹ کے حکم ہو کہ لینا تمام محصولوں اور جزیوں کا اوپر تیرتھوں تعلقہ الہ آباد گیا جی اور جگناتھ جی کے موقوف ہو جاوے اور چارج امورات مندر جگناتھ جی کا ایک ہندو سپرینڈنٹ کو تفویض ہو جاویگا بہ ایں شرط کہ بروقت صادر ہونے کسی خطا کے یا نالش کرنے کسی ظلم رسیدہ کے سپرینڈنٹ کو کچہریوں جسٹس میں جوابدہی اوسکی کرنی پڑیگی۔ ایکٹ مذکور میں حکم ہو کہ تمام مضمون دفعہ ۳۱ قانون ۱۲ سنہ ۱۸۰۵ء کا جو کہ درباب ادای جزیہ مندر جگناتھ جیو کے ہو اور مضمونِ دفعہ چہارم قانونِ بست و ہفتم کا بھی جو کہ درباب اجرائے محصول معابد گیا جی اور اور مقاموں تیرتھ کے ہو رد و منسوخ ہو ــــ قانونِ چہارم سنہ ۱۸۰۶ء اور دفعہ چہارم قانون چہارم سنہ ۱۸۱۰ء اور قانون پنجم سنہ ۱۸۰۶ء اور دفعہ نہم قانونِ ششم سنہ ۱۸۰۶ء اور قانون چہارم سنہ ۱۸۰۹ء اور قانون یازدہم سنہ ۱۸۱۰ء اور قانون ہجدہم سنہ ۱۸۱۰ء رد و منسوخ ہوئے۔

ایکٹ مذکور میں حکم ہو کہ اہتمام مندرِ مذکور کا اور سربراہی امورات متعلقہ مندر کی اور حکومت پجاریوں عہدہ داروں اور نوکروں مندرِ مذکور کی راجہ خوردہ کے تئیں سرکار سے مقرر ہوگی بشرطیکہ راجۂ مذکور اور مردمانِ متعلقہ مندر بموجب آئین اور قانون مقررہ کے اپنا چلن رکھیں گے اور حکم ہو کہ راجۂ مذکور پجاریوں عہدہ داروں نوکروں وغیرہ مندرِ مذکور سے کچھ نہ چاہے سوائے اوسقدر کے جو کہ یہہ لوگ اپنی خوشی سے دیں۔

حضور والا

ص ۴ کالم ۱

بسبب الغیاث اور فریاد تنخواہ داروں کے مرزا شاہرخ بہادر کو تاکید ہوئی کہ تنخواہ تقسیم کیجاوے سو کچھہ لوگوں کو تقسیم ہوئی اور بعضے بیچارہ پھر باقی رہے مختار کو لوگ بہت دعائے خیر سے یاد کرتے ہیں۔ نواب تاج الدین حسین خاں کو ازراہ مرحمت سلطانی ایک جریب عنایت ہوئی۔ قرضخواہوں نے جو رستہ میں گھیرا تھا سو مرزا شاہرخ

بہادر نے حکم دیا کہ قلعہ کے دروازے کے اندر گھسنے نیا دیں اور بلکہ نیاز علی کے واسطے بہی لیکن حضور سے ارشاد ہوا کہ قرض خواہوں کو ممانعت قلعہ کی نہ کرنی چاہیئے اور درستی اونکی کرنی چاہیئے۔ دو لونڈیاں آرائیش محل پر سے صدقہ کر کے دی گیئں وہ بیمار بہت ہیں۔ ہفتہ کے دن چار گہڑی رات رہے سے سواری حضورِ والا کی قطب صاحب کو گئی۔

ایک جگہہ لوگ آپسمیں تذکرہ کرتے تہے اور بعضے لوگ تعجب بہت کرتے تہے کہ باوجودیکہ حامد علیخاں مختارِ حال زردار بہی ہیں اور قوم میں بہی سادات سے مشہور ہیں مختار سابق سے سب طرح بظاہر فائق ہیں پہر کیا سبب ہے کہ وہ تو حضور کی خواصی میں بیٹہے اور یہہ نہ بیٹہے ایک ظریف نے فی البدیہہ خوب جواب دیا کہ اس بات میں کچہہ تعجب نہیں چاہیئے یہہ امر بہت ظاہر ہے ایک وجہ اسکی نہیں میری دانست میں دو وجہیں ہیں، ایک تو یہہ کہ یہہ قوم کے سید مشہور ہیں اور خاندان عالیہ تیموریہ کا حال سادات دوستی کا شہرۂ آفاق ہے بہ نسبت سادات کے، تو کچہہ تعجب نہیں کہ حضور والا اس تعظیم سے خواصی میں نہ بٹہلاتے ہوں کہ خواصی میں پس پشت بٹہلانا ہو اور مورچہل ہلوانا ہو۔ دوسرے یہہ کہ انکے بزرگ باوجودیکہ عہدہ جلیلہ مختاری پر نہ تہے لیکن اسپر بہی وہ اس سرکار میں سواریِ فیل پر کہ زیادہ اوس سے ارتفاع اور علو کسی سواری میں متصور نہیں ہے حضور کے آگے بیٹہتے رہے ہیں (اور سچ ہے انہیں اس آگے بیٹہنے کی دھت اتنی رہی کہ کبہی کسی اور عہدہ کی طرف میل نہیں کیا اور اسی سبب بے زوال تمام مکروہات سے بری رہے) انکو اگر باوجود عہدہ جلیلہ مختاری کے کہ مختار نایب ہوتا ہے پیچہے بٹہلایا جاوے تو انکی عظم شان نہیں بلکہ نظر بر مراتب مفسرۃ الصدر انکی کسرِ شان متصور ہوگی۔

صاحبِ کلان

۱۲ تاریخ کو بڑا کہانا دہوم دہام کا صاحب کلاں بہادر کے ہاں ہوا اور ناچ رہا۔

خط

صاحب سپرینڈنٹ دہلی اخبار سلمہٗ

ص ۴ کالم

اکثر لوگوں سے شکایت سنی جاتی ہے کہ روپیہ خزانوں میں جو داخل ہوتا ہے تو نہایت گرارا لیا جاتا ہے اور جو وہاں سے دیا جاتا ہے تو مُلّت کا اور اہلِ غرض بجز گوارائی رنج قلبی کے کچہہ بسبب جُبن کے کچہہ بخیال ہرج کے کچہہ نہیں کرسکتے اور اگر بالفرض کوئی جرأت کر کے نوبت بحاکم پونہچاوے تو بسبب جہالت اپنی کے احکام سرکاری سے خود لیاقت جوابدہی نہیں اور جو نوبت تکرار کی طول پکڑے تو خزانچی صاحب کو عذرِ پیمانہ وزن کافی ہے اس زمانہ میں کوئی پیشہ بہتر خزانچی گری سے نہیں، ایک ضمانت معمولی داخل کردی، اہلکاران ہندوستانی کو خدا سلامت رکہے، تصدیق ضمانت وہی کرتے ہیں ضمانت تصدیق ہوگئی پہر فراغت ہے ایسا پیشہ کوئی نہیں سنا ہوگا کہ روپیہ لیویں تو فائدہ اور دیویں تو فائدہ۔ ظاہر ہے کہ لکہا روپیہ کا داخل مخارج روز ہوتا ہے قطع نظر اسکے کہ کسی اور طرح کی طمع ناجائز کریں، صرف روپیہ دینے میں چہہ دام فی روپیہ بٹہ کا روپیہ اگر دیویں تو فقط ایک ہزار پر حمہ ۱۱ ر

فائدہ متصور ہو اور لینے میں لیا تو تیلی شاہی یا ڈبل نہیں تو واپس کیا اب اگر وہ صراف سے بدلوا کر لاوے تو ایک تو ہرج
اور نقصان بسبب انقضائے وقتِ ضرورت کے دوسرے اگر بازار میں مثلاً ایک روپیہ فیصدی بٹہ دینا پڑے تو یہاں
۵ ار کو غنیمت جانے بلکہ نظر بر انقضائے وقت تو عہ ار کو بھی گوارا کرے اور حالِ کثرت مداخل مخارج روزمرہ ظاہر
ہو بعضے جا دیکھا کہ لوگوں نے عہدہ خزانچی گری کا لیا ہو اور مثلاً ضمانت ہو دس ہزار روپیہ کی اور تنخواہ ؏ تو ظاہر ہو
کہ کم سے کم دس؏ روپیہ مہینے کا لین دار تو ضامن ہو اصرف حمہ رخود انکو باقی رہے اب غور کیا چاہیئے کہ اگر وہ فوائد جو کہ
اوپر ذکر کئے گئے حاصل نہ ہو دیں تو یہہ کیونکر اپنی صرف اوقات کریں. واضح ہو کہ رعایا کو اسمیں بہت نقصان ہوتا ہو
اور سرکار کو کچھہ فائدہ نہیں بجز خزانچیوں کے اور یہہ مفسدہ اوٹھتا ہو صرف لحاظ اور اجرای کمی بیشیِ وزن روپیہ کے
سے میں یقین کرتا ہوں کہ اگر سرکار حکم جاری کر دے کہ کلدار اور لکھنؤ اور تیلی شاہی اور ڈبل روپیہ یکساں چلے کسی
پر بٹہ نہ لیا جاوے اور جتنا ملت اور کم وزن کا روپیہ ہووے وہ سرکار کے گلوا ڈالے تو پھر کسی طرح کا نقصان نہ
رعایا کو ہو نہ سرکار کو بسبب بٹہ کلدار کے اب بہت نقصان اور تکلیف رعایا کو ہے۔ الراقم
م ب

باہتمام سید معین الدین کے چھاپا ہوا ۃ

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو دعہ ششماہی اور عے سالیانہ

نمبر ۱۷۰ ۲۴ مئی سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

اشتہارات

ص ۱ کالم ۱

دستکات

دستکات جو کلکٹری سے بموجب حکم صدر کے جاری ہوتی ہیں بموجب اون کے اس چھاپہ خانہ میں تیار ہیں قیمت فیصدی دو روپیہ مقرر ہے یعنی بیس روپیہ ہزار جتنی جن صاحب کلکٹر کو منظور ہوں اس چھاپہ خانہ کے ہتمم کو لکھیں فوراً بھیجی جائیں گی۔

کتب مفصلہ ذیل جو اس چھاپہ خانہ میں طیار ہیں بہ تفصیل قیمت یہہ ہیں۔

قرآن تقطیع خورد بے ترجمہ کاغذ کشمیری پر	حمہ ر
حلیۃ المتقین بخط نستعلیق	سے ۸ ر
صحیفہ کاملہ مترجم بزبان فارسی	للعہ ر
تذکرہ گلشن بیخار تالیف نواب مصطفی خاں	حمہ ۶ ر
گلستاں بخط نستعلیق	عصہ ۸ ر

حمائل ولایتی

ایک حمائل بخط ولایت خاص اصفہان کی لکھی ہوئی بہت تحفہ خوش قطع، ہدیہ	ماء

نقشجات شطرنج

ایک کتاب جسمیں چالیس نقشہ شطرنج کے ہیں ایجاد ڈٹا صاحب کے	سے ر

تلوار

ایک تلوار جسپر کئی مورتیں اہل ہنود کے اوتاروں کی ہیں مشہور ہی کہ کسی رانا کی کمر کی ہی بطور سیف کے ہی بہت بھاری جس کسیکو منظور ہو ہتمم کو اس چھاپا خانہ کے لکھے قیمت اوسکی ماء

حضورِ والا

آرائش محل بیگم صاحبہ ابتک بدستور بیمار ہیں معالجہ بطور اطباکے ہوتا ہے صدہا ملانوں اور مشایخوں کو کھانا کھلایا گیا اور بہت سا چاندی سونا اور لوہا اور ست نجا اور گاؤمیش اور مادہ گاو سیاہ وغیرہ حیوانات اور اجناس اقماش خیرات کئے گئے مگر کچہہ تخفیف اور فائدہ متصور نہیں ہوتا ہے۔

مرزا شاہرخ نے عرض کی کہ ایک شخص بابت عہدہ کپتانی کے بارہ ہزار یا تسو روپیہ نذرانہ دیتا ہے فرمایا کہ تمہیں اختیار ہے —— عرض ہوئی کہ کپتان انڈرسن صاحب منصوری ٹیلہ سے آگئے۔ ۷ تاریخ کو حضورِ والا زیارتِ درگاہِ قطب صاحب اور تقسیم تبرک کرکے پہر رات پچھلے سے سوار ہوکر داخلِ قلعۂ مبارک ہوئے۔ مرزا ولیعہد بہادر اور کپتان انڈرسن صاحب دروازۂ شہر تک واسطے استقبال کے گئے سلامی توپخانہ کی عمل میں آئی —— قرضخواہوں نے زیر جھروکہ آن کے واویلا کی سو حامد علیخاں کو حکم ہوا کہ کچہہ درستی انکے قرضہ کی کردو۔

ص اکالم ۲

صاحب کلاں بہادر

چٹھی بنس صاحب سوداگر کی اس مضمون کی آئی کہ ایک کشتی شراب کی کانپور سے آتی تہی نزدیک گھاٹ قبول پور کے لُٹ گئی بعد ملاحظہ چٹھی کے وکیل راجہ بلب گڈہ کو حکم ہوا کہ غارتگروں کو معہ مال جلد حاضر کرو وکیل نے درجواب عرض کی کہ وہ تو علاقہ سرکار ہے فرمایا کہ ذمہ داری پیدا کردینے چوروں گردوپیش کی بلب گڈہ سے تعلق رکہتی ہے۔

جیلخانۂ فوجداری

سنا گیا کہ نسبت داروغہ فوجداری جیلخانہ کے ایک لوہار نے کہ وہ بہی نوکر سرکاری ہے کچہہ غبن ثابت کرنا چاہا ہے چونکہ ہمارے صاحب مجسٹریٹ طرف تحقیقات اور انصاف کے بہت نظر رکہتے ہیں سو نظر بر مزید تحقیقات خود جیلخانہ پر گئے اظہار داروغہ کا اور اور لوگوں کے اظہار لئے ہیں ابہی مقدمہ تمام نہیں ہوا بعد ترتیب کے دیکھا چاہیے کہ انجام کار کیا ظہور میں آوے۔

چند اجلاس فوجداری کے ان صاحب نے کئے مشہور ہے کہ کیسا ہی مقدمہ تہ دار ہووے لیکن یہہ صاحب اصل حقیقت مقدمہ کی ہاتہہ سے نہیں جانے دیتے اور جو امر پوشیدہ ہوتا ہے اوسے انجام کار بے انکشاف نہیں چہوڑتے — سنا گیا کہ ایک مقدمہ بردہ فروشی کا انکے سامنے پیش ہوا ہرچند مدعی علیہم اور خود طفلہا ئے لاوارث کے اظہار سے ہرگز بیع ظاہر نہ تہی اور اول نظر میں جرم ہرگز مدعی علیہم کا بسبب اونکی غلط اندازی اور بدشعاری کے ظاہر نہ ہوتا تہا لیکن تمام حضار محکمہ بیان کرتے ہیں کہ ان صاحب نے از راہ دانائی اور عقلِ سلیم کے اسطرح کی حقیقتِ مقدمہ پر آگہی حاصل کرلی اور اسطرحکے سوال کئے کہ انجام کار بالتصریح باقرار صاف ظاہر ہوگیا کہ بیشک مدعا علیہم نے بیع کیا اکثر مختار اور اہل مقدمہ پرانے قدیمی لوگ ظاہر کرتے ہیں کہ انفصال اس مقدمہ کا بہت یاد دلاتا ہے ہمیں انصاف اُن حاکمان منتخب سلف کا جنکا ذکر کتابوں میں بطریق تعلیم اور فائدہ حکام اور لوگوں کے بڑی تعظیم سے چھاپا جاتا ہے۔

عدالت

ایک شخص بین لوہی امام علی نام اوستاد حامد علیخاں کے فارسی میں بہت مشہور ہیں مُسنا گیا کہ اُنکی جورو نکل گئی تہی اونکے گھر سے سو عدالتِ فوجداری میں انہوں نے نالش کی تہی دعویٰ انکا وہاں سے خارج ہوا پہر صدر امینی میں نالش کی وہانسے بہی خارج ہوا انجام کار صاحب جج کے ہاں مقدمہ پیش کیا سو وہاں بہی ہارے۔

بہرت پور

ص ۲ کالم ۱

وہاں کے اخبار سے واضح ہوا کہ اندنوں میں شہر بہرت پور میں ایک گہر میں آگ لگی اور چونکہ ہوا تند و تیز چلتی تہی شرارہ آگ کے ہر طرف اُوڑنے لگے اور آگ اوس گہر سے ایک اور گہر میں متصل کے جا لگی اور شعلۂ آتش سر بلند ہوا۔ لوگوں نے ہر چند اوسکے بجہانے میں کوشش کی اور سقوں نے بہی بہت سا پانی چہڑکا کچھ موثر نہ ہوا بلکہ اسوقت پانی آگ پر کار روغن کرتا تہا حتی کہ ایک ساعت کے عرصے میں قریب ڈیڑھ سو گھروں پھوس کے جل کے تودۂ خاکستر ہوئے اور مال اسباب کا لوگوں کے تو کچھ حساب نہیں ہو سکتا۔

بلند شہر

واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور الصدر میں پانچویں تاریخ مئی روز سہ شنبہ کو بعد دوپہر دن چڑھے کے ابر غلیظ آسمان پر نمودار ہوا اور تقاطر بارانِ رحمت ہونے لگا اور یکایک اس شدت سے گرجنے لگا کہ لوگوں کو اوس صدائے ہولناک سے دہشت معلوم ہوتی تہی۔ آخر کار کلارک صاحب سشن جج کے بنگلہ پر بجلی گری اور بنگلہ میں آگ لگ گئی صاحب موصوف معہ بی بی کے بنگلہ سے نکل بہاگے اور نوکر چاکر اسباب کے نکالنے میں مشغول ہوئے اور بسبب انکی کوشش کے کچھ اسباب اوس آتشِ سوزاں سے محفوظ رہا اور باقی جل کے تودہ خاکستر ہو گیا صاحب موصوف نے بہت شکر کیا کہ یہہ آفت سماوی بنگلہ پر ہی ٹل گئی اور آپ معہ میم صاحب کے اور نوکر چاکروں کے سلامت رہے۔

کلکتہ

جام جہاں نما سے ظاہر ہوتا ہو کہ بازار سوبا میں ایک مندر یعنی معبد ہنود پر بجلی گری اور اسکے صدمہ سے مندر اکثر جگہہ سے شق ہو گیا لیکن اسوقت پجاری لوگ مندر مذکور میں نہ تہے اور نہیں تو احتمال تہا کہ چند آدمی مرجاتے۔ کہتے ہیں کہ پیشتر اس سے کئی دفعہ اُس مندر پر بجلی گر چکی ہو مگر اہالیان مندر ہمیشہ بچتے رہے ہیں چنانچہ عابد مندر مذکور کے اس بات کو کرامات اور بزرگی معبد مذکور کی سے روایت کرتے ہیں۔

جس روز کہ بذریعہ اخبار انگلستان کے خوشخبری شادی کتخدائی ملکۂ انگلستان کی دار الامارۃ کلکتہ میں پونہچی۔ اوس دن حسب الحکم نواب معلی القاب گورنر جنرل بہادر کے قلعہ کلکتہ اور جہازہای جنگی سلطانی سے توپیں مبارکبادی کی بلند آوازہ ہوئیں اراکین کلکتہ اور گرد و نواح کے ارادہ رکہتے تہے کہ بتقریب اس شادی کے ایک تہنیت نامہ بذریعہ نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور ملکۂ انگلستانمیں روانہ کریں۔

ص۱ کالم ۲

گورنر جنرل بہادر

دربار نواب گورنر جنرل صاحب بہادر میں مسٹر کالپین اور نولی پرنسپ صاحب نے حضورِ نواب ممدوح میں عرض کی کہ مدرس لوگ مدرسہ کلکتہ اور ہوگلی کے ہمیشہ ساتھہ حصولِ خلعت کے مفتخر ہوتے ہیں لیکن امین مدرسہ کو کبھی خلعت مرحمت نہیں ہوا، اس صورت میں مناسب یہہ ہو کہ امین بہی ساتھہ حصول خلعت کے ممتاز ہو الغرض التماس صاحبانِ موصوفین کا پذیرا ہوا اور جس دن کہ راجاؤں وغیرہ سرداروں کو خلعت عنایت ہوئے، اوسی دن حافظ سید احمد کبیر امینِ مدرسہ عالیہ کو بہی موافق قاضی القضاتِ شہر کے خلعت چہہ پارچہ کا مرحمت ہوا اور مدرسوں کو پانچ پانچ پارچہ کا۔

چین

از روی ایک چٹھی مورخہ ۵ تاریخ اس مہینے کے دریافت ہوتا ہو کہ چین والوں نے ایک جہاز انگریزی کو گرفتار کیا اور سب آدمیوں کو جو کہ جہاز میں تہے قتل کیا، اس لڑائی میں بعضے سردار چین کے بہی مارے گئے۔ کہتے ہیں کہ اِس جہاز میں بہت افیون بہری تھی اور خزانہ بہی بہت تہا۔

غور

اخبار لدہیانہ سے دریافت ہوتا ہو کہ ایک شخص نا‌نمان شاہِ ایران میں سے علاقہ غور میں وارد ہو کر بیچ فراہم کرنے غلہ وغیرہ ما یحتاج کے مصروف ہی۔ کہتے ہیں کہ چار لاکہہ من غلہ اور ایک ہزار من باروت اور تیر و تفنگ بہت سا قلعہ مذکور میں جمع کیا ہو اور چھاونی مشہدِ مقدس سے دو ہزار سوار اور پیادہ نواحِ غور میں خیمہ زن ہوئے ہیں۔ دو سفیر شاہِ روس کے چند مدت سے قلعہ غور میں مقیم ہیں۔

سفیر روس

وہاں کے اخبار سے واضح ہو کہ ایک سفیر حضورِ شاہِ روس سے مرخص ہو کے دربار شاہ بخارا میں پونہچا اور کچھہ عرض معروض درباب سرکشی اور انحرافی سردار خیوہ اور آنے فوج شاہ روس کے واسطے تنبیہہ اور تادیب متمردانِ مذکورین کے کی، شاہِ بخارا نے التماس سفیر مذکور کا قبول و منظور کیا اور ارشاد فرمایا کہ ہم ہرگز کسی طرح سے سردار خیوہ کی اعانت نہیں کریں گے لیکن چاہیے کہ ایک سفیر شاہ روس کا ہمارے حضور میں ہمیشہ حاضر رہا کرے۔

لاہور

ناظرانِ اخبار کو یاد ہوگا کہ پیش ازیں حال قتل عطر سنگہ بیدی کا سپاہیان بکرمان سنگہ بیدی کے ہاتھہ سے ایک پرچہ اخبار میں درج کیا گیا تہا، اب یہ دریافت ہوتا ہو کہ بیٹے نے بیدی مقتول کے سب طرف سے ناامید ہو کے دربارِ مہاراجہ عالیجاہ فرمانفرمای لاہور میں فریاد کی بلکہ ایک روز نیچے قلعہ لاہور کے آکے اپنے جلا دینے کا ارادہ کیا مہاراجہ ممدوح نے کہ بہت انصاف دوست ہیں اس حال سے آگاہ ہو کر موسیو سوالیر جنرل ونتورا صاحب کو ارشاد کیا کہ تم اپنے تئیں

ص ۳ کالم ۱

معہ سپاہ علاقہ دکھنی میں درمیان دریائے ستلج اور بیاس کے واقع ہو پونہچا کے درمیان بیدیوں کے فیصلہ کردو۔ جنرلِ موصوف بموجب حکم کے قرب و جوار میں مقام مذکور کے خیمہ زن ہوا اور ملیسان پر مورچہ باندہ کے اور توپیں لگا کے قلعہ کو خالی کروالیا اور وابستگان عطر سنگہ بیدی متوفی کے تئیں جو بطور قیدیوں کے تہے خلاص کروایا۔

بامیان

از روے ایک چٹہی انگریزی کے واضح ہوتا ہے کہ نواب عبدالجبار خاں بھائی حقیقی امیر دوست محمد خاں کا ڈاکٹر لارڈ صاحب کے پاس آن کے ملاقات کرے گا۔

کابل

ظاہر ہوتا ہی کہ دائرۂ دولتِ حضرت شاہ شجاع الملک ۲۹ تاریخ ماہِ صفر کو کابل میں رونق افروز ہوا۔ لفٹنٹ مال صاحب نے ایک پلٹن قریب سات سو آدمیوں کو ہی کی طیار کی ہی اور افسر اور عہدہ دار اُوس پلٹن کے قوم اشراف اور معتبرین سے ہیں اور یہہ تمام اظہار اور اقرار متابعت اور فرماں برداری بادشاہ کا کرتے ہیں۔

کوہستان پشاور

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہی کہ مردمانِ کوہ خیبر وغیرہ ابتک بالکل مطیع نہیں ہوئے ہیں چنانچہ درمیان خیبریوں اور افغانوں کے قضیہ فساد ہو رہا ہی اور سبب یہہ ہی کہ میر عالم خاں حاکم باجور نے فوج باجور اور سپاہ قونر اور لشکر بادشاہِ کاشغر اور سپاہ میمند وغیرہ کے تئیں ہمراہ اپنے لیکر باشندگان شنواری پر حملہ کیا لیکن شکست کھا کے مراجعت کی اور مردمان شنواری کو پیغام بہیجا کہ میں بجان و دل خیر خواہ تمہارا ہوں اگر میرے تئیں طرف اسمار اور باجور کے جانے دو تو میں پانچ ہزار روپیہ تمہاری تواضع کروں گا۔ مردمانِ شنواری نے اس بات کو قبول کیا اور آپسمیں عہد و پیمان ہو گیا جب یہہ خبر محمد اسلام خاں اور محمد اکرام خاں رئیس درۂ اوتلی اور درۂ ابا بقرہ نے سنی فی الفور مردمانِ شنواری کو پیغام بہیجا کہ تم نے یہہ بات خوب نہ کی اب شایانِ دوستی یہہ ہے کہ میر عالم خانکو اپنے ملک میں آنے نہ دو۔ سو مردمانِ مذکورین نے مضمونِ پیغام پر اطلاع پا کے میر عالم خاں کو جواب صاف لکہا اور راہ اپنے ملک کی بند کر دی۔

ص ۳ کالم

سعادتخاں میمند

واضح ہو کہ خانمذکور ہر چہار طرف سے ابواب امید دگر یز مسدود پا کے کسی طرف جنبش اور حرکت نہیں کر سکتا ہی اور کوہستان میں گھرا ہوا پڑا ہی۔ نظر بریں صاحب والا جاہ ولیم مکناٹن صاحب نے کسی افسر انگریز ذی رتبہ کو واسطے گرفتار کر لانے خانمذکور کے روانہ کیا ہی۔

رام پور

دریافت ہوتا ہی کہ والی رام پور بہت بیمار ہی حتی کہ توقع زندگانی کی منقطع ہو گئی ہی اس سبب سے حکم ہی کہ ایک پلٹن مقام مراد آباد میں سلاح ویراق سے آمادہ رہے تاکہ بفور وفات نواب موصوف کے پلٹنِ مذکور مقام رام پور میں پوہنچ کے انتظام کرے۔

کوہستان

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہی کہ میر عالم خاں باجوری نے مقامِ جلال آباد میں حضرت شاہ شجاع الملک سے ملازمت حاصل کر کے پھر اپنے ملک کو مراجعت کی لیکن بروقت پوہنچنے کوہستان کے خانمذکور نے عجیب ماجرا دیکھا یعنی تمام آدمیوں میں کوہستان کے تفضیہ اور فساد ہو رہا ہی یہاں تک کہ کوئی شخص طرف باجور کے گذر نہیں کر سکتا خانمذکور نے لاچار ہو کر ایک عرضی حضور شاہ ممدوح میں بھیجی شاہ ممدوح نے اوّل تو اوسکی مدد کرنے سے پہلو تہی کیا لیکن آخر کار کپتان کانلی صاحب کے تئیں واسطے تصفیہ تنازع اور فتنہ فساد کے جو درمیان میر عالم خان اور امیر خانِ ناوگی والہ کے واقع تھا معین کیا کہتے ہیں کہ مردمانِ اوس وقت پوہنچنے صاحب مذکور کے از راہ بے ادبی پیش آئے اور صاحب موصوف پر حملہ کیا لیکن صاحب مذکور بکمال تدبیر صحیح اور سلامت لعل پور میں پہونچے اور وہاں میر عالم خاں کو بلا کے ارادہ رکھتے ہیں کہ ساتھ کمک طرہ باز خاں اور خالد خاں کے طرف باجور کے روانہ ہوویں۔ کہتے ہیں کہ لفٹننٹ مکناٹن صاحب بھی پشاور سے لعل پور میں آدیں گے۔

انگلستان

اوس طرف کے اخبار سے دریافت ہوتا ہی کہ لارڈ جان رسل صاحب نے پارلیمنٹ میں آکے یہ ارادے اپنے بیان کئے کہ چین والوں سے عیوض لینا چاہیئے واسطے اون رنجوں کے جو کہ اونہوں نے تجار انگریزی کو دئے ہیں اور آئندہ کو ایسی تدبیریں عمل میں آویں کہ سوداگران انگریزی بامن وامان تجارت کر سکیں۔

بمبئی

اوس طرف کے اخبار سے دریافت ہوا کہ ایک جہاز بھرا ہوا اجناس تجارت کا دریائے بمبئی میں لنگر انداز تھا ناخدائے جہاز نے بطمع بہت سے نفع کے لنگر جہاز کا کسی سمت کو اوٹھا دیا جب جہاز مقام یاسبن میں پونہچا، قزاقانِ دکن نے آدھی رات کے وقت یکایک جہازِ مذکور پر شب خون مارا اور کئی آدمیوں کو اہلِ جہاز میں سے زخمی کیا اور مال اسباب لوٹ لیگئے اکثر لوگ جہاز کے بخوفِ جان بھاگ گئے اور پولیس میں وہاں کے علاقہ کی خبر پونہچائی، ارباب پولیس نے واسطے گرفتار کرنے قزاقوں کے بہت کوشش کی لیکن کوئی اونمیں سے دستیاب نہیں ہوا۔

کونسل

اخبار موسومہ بنگال ہرکارہ سے واضح ہوتا ہی کہ مسٹر لسی صاحب سکرتر کونسل نے بموجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے پوسٹ ماسٹر کو کلکتہ کے لکھا ہی کہ کوئی شخص قوم انگریز یا کسی اور قوم میں سے یا سرداروں یا سپاہیوں یا خدمتگاروں یا ملاحوں میں سے جو کہ مہم چین میں گئے ہیں یا اب جائیں گے کہیں کو اگر خط و کتابت بھیجے تو اوس سے محصولِ ڈاک نہ لیا جاوے اور بدون لینے محصول کے باحتیاطِ تمام خط مکتوب الیہ کے پاس پونہچانا چاہیئے۔

عرب

وہانکے اخبار سے واضح ہوتا ہی کہ نواحِ یمن میں بہت سے عربوں نے جمع ہو کے فتنہ اور فساد برپا کر رکھا تھا اور مستعد بجنگ رہتے تھے اور دیہاتِ متعلقہ ترکستان کو ہمیشہ لوٹ لیا کرتے تھے اندنوں خورشید باشا نے قزاقانِ مذکورین کو غافل پا کے یکایک اون پر حملہ کیا بہت سے آدمیونکو زیر تیغ بے دریغ کیا اور بہتیروں کو زندہ دستگیر کر کے زندانِ بلا میں محبوس کیا۔

غازی پور

دریافت ہوتا ہی کہ مقامِ مذکور الصدر میں ابتدائے ماہِ مارچ سے اس شدت سے گرمی پڑتی ہو کہ پھر پہر دن چڑھے سے پہر رات گئے تک باشندہ گویا کہ آگ میں پڑے رہتے ہیں اور اسی سبب سے وبائے ہیضہ بھی بشدتِ تمام جاری ہی مکلوٹ گنج اور صاحب گنج میں گرمی کی زیادتی سے دس پندرہ آدمی ہلاک ہو گئے غرض کہ وہاں کے لوگ ایک تو شدت گرمی سے اور دوسرے وبائے ہیضہ سے نالاں ہیں۔

چین

اخبار الکیر سے دریافت ہوتا ہی کہ حاکم مکاو جو کہ سابق زمانہ فرمائے چین سے ممانعت اور حکامِ گورنمنٹ انگریزی سے موافقت رکھتا تھا اوس نے اب بطمع زر اور قدر و منزلت کے اہالیانِ گورنمنٹ سے بغاوت اور والئے چین سے دوستی اور متابعت اختیار کی ہی اور جہازہائے جنگی تیار اور درست کر کے ارادہ لڑائی کا انگریزوں سے کرتا ہی اور ناخداؤں جہازہائے تجارت امریکا کو بمشاہرہ ہزار روپیہ ماہواری کے نوکر رکھا ہے اور سامان ہر ایک نوع کا تیار کرتا جاتا ہے۔

آگرہ

اوس طرف کے اخبار سے معلوم ہوتا ہی کہ ۱۶ تاریخ اپریل سنہ حال کو الکزینڈر فریزر صاحب مجسٹرٹ اور کلکٹر پانی پت کے جہاز پر سوار ہو کر انگلستان کو تشریف لے گئے۔

مصر

اخبار بمبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد علی پاشا سکندریہ میں ہے اور نگاہداشت فوج کی کرتا ہے چنانچہ ۱۳ تاریخ اپریل کو نو ہزار آدمی بہ زبردستی بھرتی کئے یعنی خلاف مرضی اون لوگوں کے چنانچہ وقوع اس ماجرا کو رعایا نے اپنے اوپر بہت ظلم وستم تصور کیا کیونکہ اون کو اپنے بال بچوں سے جدا ہونا پڑا۔ ظاہر ہے کہ ایسی بیدل اور ناراض سپاہ سے توقع سود و بہبود رکھنی آئین عقل وتمیز سے خارج ہے۔

بمبئی

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی کچھ تحقیق معلوم نہیں ہوا کہ کون مسند کولابہ پر رونق افروز ہوگا گورنمنٹ کو منظور نہیں کہ بھاجی انگریہ جو گود لیا ہوا بیٹا راجۂ مرحوم کا ہے گدی پر بیٹھے کیوں کہ اوس کی عمر قریب ستر برس کے ہے اور بہ سبب عیاشی کے بہت کمزور ہوگیا ہے اور کچھ اولاد بھی نہیں رکھتا ہے لیکن بعضے رشتہ دار راجۂ مذکور کے جوان ہیں اغلب ہے کہ اون میں سے کوئی مسند ریاست پر متمکن ہوگا درصورتیکہ گورنمنٹ اس بات کو منظور کرے۔

کرنیل ویڈ صاحب

پرچہ اخبار سابق میں یہ خبر تھی کہ کرنیل ویڈ صاحب بہادر انگلستان کو جاویں گے اب ایسا معلوم ہوا کہ صاحب موصوف کہیں کے پولیٹی کل اجنٹ ہوئے ہیں اور اس سبب جانا انگلستان کا ملتوی رکھا ہے۔

توران

دریافت ہوتا ہے کہ سرداران توران نے آپسمیں یہ مشورت کی ہے کہ دو جاسوس اپنے سپاہ انگریزی میں بھیجکے اور حال دریافت کرکے بعد ازاں جو مناسب ہو صلح یا لڑائی عمل میں آویگی۔

باهتمام سید معین الدین چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لہ عہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۷۱ — ۳۱ رمئی ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ — جلد ۳

حضور والا

ص ا کالم ا

آرائش محل بیگم صاحبہ نے عرض کی کہ تنخواہ غربا کی تقسیم نہیں ہوتی یہہ بات بہتر نہیں۔ حکم ہوا کہ اب جلد دلوا دی جاویگی۔

۲۲ تاریخ مئی کو رات کے وقت مکانِ مرزا ضیا بخت میں تشریف فرما ہوئے، مرزای موصوف نے استقبال کر کے نذر گزرانی اور بتقریب غسلِ صحت رقص طوایف کا ملاحظہ کروایا اور گیارہ کشتیاں محولۂ دوپٹہ بنارسی اور تھانہای جامدانی اور گلبدن اور شملہ وغیرہ کی پیشکش کیں۔

شقہ بنام صاحب کلاں بہادر کے درباب طلب نہر کے صادر ہوا۔

مرزا شاہرخ نے دیبی سنگہ کے تئیں امین کل کاروبارِ تعلقہ اپنے کا مقرر کیا۔

عرض ہوئی کہ مرزا شاہرخ کے گھر میں فرزند پیدا ہوا، حضور انور نے گیارہ کشتیاں پارچہ پوشاکی اور دو سو پچاس روپیہ نقد واسطے فرزندِ موصوف اور اوسکی والدہ کے مرحمت کیے اور داروغۂ توشکخانہ کو حکم ہوا کہ ایک جوڑا زنانہ واسطے بیگم صاحبہ کے اور پانچ جوڑے معہ دو سہرۂ مقیشی کے واسطے اونکے فرزند کے بھیج دو۔

۲۶ تاریخ ماہ مذکور کو مرزا شاہرخ کے ہاں تشریف لیجا کر بتقریبِ تولدِ فرزند رقص طوایف کا ملاحظہ فرمایا۔ مرزای موصوف نے گیارہ خوان تُن سیاری کے نذر گزارنے۔

۲۷ کو بتقریب عرس مرزا کریم اللہ (کذا) شاہ کے معہ تمامی جلوس اور سرداروں اور صاحب قلعدار کے مزار مرزای مرحوم پر گئے اور بعد اختتام رسمیاتِ عرس کے رونق افروز قلعۂ مبارک کے ہوئے، ہنگام بر آمد و در آمد حسبِ معمول سلامی توپوں کی عمل میں آئی۔

صاحب کلاں

حامد علی خاں سے کچھ ذکر مذکورِ قلعۂ مبارک بروقت ملاقات کے ہوتا رہا۔

خبر تھی کہ لفٹنٹ گورنر آگرہ از راہ میرٹھ، منصوری کو تشریف لے جاوینگے، سو صاحب کلاں بہادر بارادۂ ملاقات صاحب ممدوح کے طرف میرٹھ کے تشریف لے گئے تھے، لیکن چونکہ صاحبِ ممدوح بباعث کسی کارِ ضروری کے نہ آئے تو صاحب کلاں بہادر اور صاحبانِ مقام مذکور سے ملاقات کر کے واپس آئے۔

خط بنام راجہ بلب گڑھ واسطے طلب گواہوں کے صادر ہوا، درباب تنازع سرحدات کے، جس سبب کہ زمیندار وہاں کے فریادی ہیں۔

عرضی واسطے مرزا تیمور شاہ کے بھیجی گئی کہ اگر دوکاناتِ بادشاہی پر اپنا دخل چاہتے ہو تو سند اسناد بھیجو، والّا دست بردار ہو۔

سشن جج

سنا گیا کہ ۲۳ تاریخ کو اِس مہینے کی ج ایف ہاردی صاحب سشن جج باہر کو گئے۔ مشہور ہے کہ قریب پندرہ دن کے عرصے کے آویں گے۔

بھرت پور

پرچۂ سابق میں حالِ آتش زدگی مقامِ مذکور کا درجِ اخبار ہوا تھا، اب یہہ واضح ہوا کہ جب خبر جل جانے تین سو چالیس گھر کی اور تلف ہو جانے مال و متاع شہریوں کی گوش زد مہاراجہ کے ہوئی، تو بمقتضائے ترحّم، حالِ زارِ رعایا پر تاسّف کر کے، حسبِ صلاح مدار المہامِ ریاست، داروغۂ عمارت کو تاکید کی کہ جلد خانہای سوختہ شہریوں کو تعمیر اور مرمت کرے اور اس میں جس قدر خرچ ہو، خزانۂ سرکاری سے لیوے تاکہ رعایا کو تکلیفِ مکان نہ ہووے اور امن و آسایش حاصل کریں۔ چنانچہ داروغۂ عمارت بموجب حکم کے بیچ بنانے مکاناتِ سوختۂ رعایا کے سرگرم ہی۔

ایران

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہی کہ اموراتِ اندرونی اور بیرونی ممالکِ ایران بہت خراب حالت میں ہیں۔ شاہِ ایران نے بمجرد پہونچنے کے اصفہان میں، چار سو آدمیوں کو گرفتار کیا۔ چنانچہ اون میں ایک پیرزادہ بھی ہے اور جب کہ بادشاہ ہرات میں تھے تو یہ پیرزادہ بھی سرکشوں کے ساتھ تھا اور بسبب اسی سرکشی کے، ناظمِ اصفہان نکال دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اِن آدمیوں کے واسطے سزای سخت تجویز ہوگی۔

فوج

اخبارِ ہرکارہ سے واضح ہوتا ہی کہ عنقریب ایک فوج واسطے سدِّ راہ ہونے سپاہِ روس کے از راہِ لاہور روانہ ہوگی۔

جبّار خاں ظاہر کرتا ہو کہ والیِ بخارا نے بعضے لوگوں کو جو کہ سٹوورٹ صاحب اور برنس صاحب سے خط و کتابت رکھتے تھے، مروا ڈالا۔

آگرہ

دریافت ہوتا ہو کہ ارباب گورنمنٹ کی رای اس بات پر ہو کہ مقام مذکور میں ایک مکان مقرر کریں اور کاغذ اسٹامپ بطورِ ذخیرہ وہاں رکھیں اور اوس جگہہ سے کاغذ مذکور تمام ممالک ہندوستان میں تقسیم ہوا کرے۔

امسال اس مقام میں پانی جمنا کا بہت خشک ہو گیا ہو، لوگ بے مددِ کشتی عبور کر سکتے ہیں۔ اہل تجارت کو بہت نقصان ہوا ہے، کیونکہ کشتیاں آمد و رفت نہیں کر سکتیں۔

کابل

ص ۲ کالم ۱

از روے خط بامیان کے دریافت ہوتا ہو کہ فوجِ شاہ شجاع الملک میں سے چوتھی رجمنٹ لائٹ انفنٹری کی ماہ جولائی تک کابل سے نہیں مراجعت کرے گی اور ایسا بھی سنا جاتا ہے کہ فوجِ مذکور آگے کو بھیجی جائے گی۔

جبّار خاں نے اب تک متابعت نہیں اختیار کی ہو اور کہتے ہیں کہ نہیں آوے گا ــــ ما اور قبایل دوست محمد خاں کے لیفان میں آئے ہیں۔

کچھ فوج سپاہِ روس میں سے کہ قریب سولہ ہزار آدمی اور چالیس ضرب توپ کے ہو، طرف بخارا کے گئی ہو۔

اور سنا جاتا ہو کہ سپاہِ روس میں سے ایک وکیل نے شاہِ بخارا کے پاس جا کے عرض کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ تم دوست محمد خان پر نظرِ توجہ رکھا کرو۔

مُراد بیگ والیِ خُلم بہت سیانے اور شریر ہیں اور دونوں اقرار رسد رسانی کا اپنے ملک سے نہیں کرتے۔

براڈفٹ صاحب کو حکم ہو کہ قومِ ہزارہ میں سے ایک پلٹن جیر کی بھرتی کریں، درسپاہ یہ کہیں کام میں نہیں آوے، علاوہ مابین کابُل اور خُلم کے۔

لولادھا

شاہ مند بیگ جاگیر دار مقامِ مذکور کا ہمیشہ سے سرکش ہی اور مطیع دوست محمد خاں کا بھی نہیں رہا ہو، ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اوس نے تمام غلہ اوس کی ریاست کا طلب کیا تھا، اس واسطے اوس نے تعمیلِ پروانجاتِ ڈاکتر لارڈ صاحب نہ کیا۔ بالفعل نرخ جو فی روپیہ چار سیر اور نرخ چارۂ دواب فی روپیہ ایک من ہندوستانی ہو، مگر نرخ چارہ سے لوگ بہت نالاں ہیں کیونکہ دواب لاغر ہو گئے ہیں۔

فوجِ روس

صاحب آگرہ اخبار از روی خطِ کابل کے کہ قرینِ اعتماد ہو، لکھتے ہیں کہ سپاہِ روس ہیں منزل اوس طرف خیوہ کے پونہچ

گئی ہو اور حال یہ ہو کہ سپاہِ مذکور نے سرحداتِ مقام سپٹس پر کئی ہفتہ مقام کیے اور بعد ازاں از راہِ دریاے ابرل اُتر کے بہ ہزار دقت و اشکال خیوہ میں پہونچی۔ کہتے ہیں کہ سپاہِ مذکور میں تیس ہزار آدمی قواعد داں اور بہت سا توپخانہ ہی۔

بعضے اُزبک جو کہ جانب بلخ سے آئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ شاہِ بخارا نے دوست محمد خاں اور اُون کے دو بیٹوں کے سر کٹوا ڈالے، لیکن یہہ حال قریبِ قیاس اور محلِ اعتماد نہیں۔

ڈاکٹر لارڈ تو بموجب حکم کے نگاہداشت پلٹن جنیر کی کرتے ہیں مگر بعضے اور صاحبانِ ذی شان کو حکم ہے کہ پیمایش اور مضبوطی گھاٹیوں ہندو کوہ کی کریں۔

ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب کچھ فوج انگریزی واسطے تنبیہ غلجیوں کے روانہ ہوگی۔ برگٹ قندھار کو حکم روانگی کا ہوا تھا۔ سو انھوں نے یہ عذر کیا کہ ہمارے پاس باربرداری نہیں اور بغیر باربرداری کے ہم حرکت نہیں کر سکتے۔

ص کالم ۲

باوجودیکہ سات ہزار سپاہی انگریزی علاوہ کنٹن جنٹ کے افغانستان میں ہیں، پھر بھی صاحب پولیٹی کل اجنٹ یہ کہتے ہیں کہ اس قدر سپاہ واسطے دبانے سرکشی کے کافی نہیں ہے۔ اور شاہِ والاجاہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک بڑی فوج یہاں نہ رکھی جاوے گی تو میں پھر لُدھیانہ میں جا بیٹھوں گا اور جب کہ گرد اپنے جسمِ مبارک کے بہت سی سپاہ دیکھ لیتے ہیں تو اپنے تئیں امن و امان میں جان کے سوتے بھی ہیں اور کھانا بھی کھاتے ہیں اور دربار بھی کرتے ہیں اور اکثر واسطے سیر و تماشا کے بازاروں میں بھی نکلتے ہیں۔

آگرہ

اخبارِ آگرہ سے دریافت ہوا کہ یوم پنجشنبہ کو بی بی کپتان ہمیشن صاحب کی بطریق ہوا خوری کے گاڑی پر سوار ہو کر جاتی تھیں، قضاءِ الٰہی سے گھوڑے گاڑی کے ڈر کے ایسے بھاگے کہ کوچوان بھی اُنھیں نہ روک سکا، آخرش بی بی موصوف بخوفِ جان گاڑی سے کودیں، پچھلا پیّا گاڑی کا اون کے سر پر پھر گیا اور زخم کاری پونہچا۔ یومِ جمعہ کو تمام روز تو تڑپتی رہیں آخر وقتِ شام مرگئیں۔ اس حادثہ سے اون کے وابستوں کو اس قدر رنج ہوا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔

کوئٹا

از روے وہاں کے خطوط کے واضح ہوتا ہی کہ مقامِ مذکور میں بہمہ وجوہ امن و امان ہی۔ زراعت بوجہِ احسن ہوتی ہے اور چونکہ کشتکاری میں بہت سی ترقی ہوتی جاتی ہے، اس سبب توقع قوی ہی کہ آیندہ کو غلہ بہت ارزاں ہو جاوے گا۔ بازار میں آٹا فی روپیہ سات یا آٹھ سیر بکتا ہی پھر بھی کمسریٹ سے اجازت پندرہ سیر کی واسطے سپاہی کے ہے مگر البتہ اجناسِ ضروریہ انگریزی بہت کم یاب اور گراں ہے۔

چومبھا

دریافت ہوتا ہے کہ مہر سنگھ نام قوم سکھ سردار ضلع چومبھا کو کسی نے اوس کے نزدیک رشتے داروں میں سے قتل کر کے ایک مکان میں گاڑ دیا۔ جبکہ نعش سڑھ گئی اور تعفن تمام مکان میں ہوگیا، تو لواحقوں نے اوس کے دو آدمیوں کو واسطے دریافت کرنے حال کے تعین کیا۔ قاتلِ سردارِ متوفی نے اون دونوں جاسوسوں کو بھی مار ڈالا۔

سو یقین ہے کہ اس قضیۂ فساد میں ضلع مذکور قبضۂ اہالیانِ انگریزی میں آجاوے گا، کیونکہ سردارِ مذکور لاولد مرگیا ہے اور قاتل کو بوقت ثبوتِ جرم کے سزا ملے گی۔ آیندہ جو کچھ حال دریافت ہوگا، واسطے ناظرینِ اخبار کے لکھا جائے گا۔

لاخراج

ص ۳ کالم ۱

خوش خبری ہووے محتاج معافی دارانِ دس بیگہہ یا کم دس بیگہہ زمین والوں کو کہ صدائے مظلومیہ اُن مظلوموں کی، حاکمانِ با انصاف کے کان میں پہنچی اور اثر پذیر ہوئی۔ ان حضرات کی رائے اور فہمید اور کوشش کا حال تو معلوم، جیسی ان کی عقل ہے بیشتر لکھا گیا، لیکن یہ صرف اثرِ صرفِ ہمت ہے اون رحم دلوں کا جنھوں نے سرکار کے گوش زد کیا اس ظلم کو، اور سرکار نے رحم کیا۔

ہر چند سابق میں چٹھی سکرتری صدر بورڈ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۸ اگست ۱۸۳۸ء اور بعد اوس کے چٹھیات نمبر ۲۲۷ مرقومہ ۲۷ دسمبر ۱۸۳۹ء آئیں تھیں لیکن صاحبانِ ڈپوٹی کلکٹر بسبب اسکے کہ بعضوں کو چٹھی نمبر ۴۶ پہونچی نہ تھی، وہ پہلے سے تیغِ ضبطی کو رواں کر چکے تھے، بعضے کچھ چشم پوشی کر گئے تھے، بمقتضائے رحم دلی اور انصاف دوستی ہمارے حاکمانِ منصف کے، ان دنوں میں ایک اور چٹھی سرکلر سکرتری صدر بورڈ نمبر ۵ مرقومہ ۲۷ مارچ سنہ حال معہ سکرتری گورنمنٹ نمبر ۱۴۱ مرقومہ ۲۴ جنوری سنہ حال نظر اوپر رفاہِ عام معافی دارانِ مذکور کے صادر ہوئی ہے کہ زمینِ مذکور چھوڑ دی جاوے اور جو ایسے مقدمات اسپیشل کمشنر رونیو کے پاس بھیج دیں اور وکیلِ گورنمنٹ کو حکم دیں کہ وہ اپنی نوشت داخل کرے کہ میں ہارا اور کمشنرانِ رونیو اپنے تابعین کو حکم دیویں کہ وہ تجویز کریں واسطے اس مقدار زمین کے، اگرچہ قبل از ۲۸ اگست ۱۸۳۸ء ضبط ہوگئی ہیں۔ اغلب ہے کہ وہ چٹھی یہاں بھی آگئی ہے اور جلد اوس کا اثر ظاہر ہووے۔ لیکن واضح ہو کہ مضمون ان چٹھیات کے بہت طول و طویل ہیں، ہم نے وہ سب مضمون بسبب عنایت ایک دوست کے کہ وہ الہ آباد میں ہیں، حرف بحرف دیکھے۔ الحق سرکار نے بہت پرورشِ واجب کی۔ فی الحقیقت اس مقدار زمین بجز خیرات یا تکیہ وغیرہ کے کم ہوتی ہیں۔ اگر بالتفصیل وہ سب مضمون درج کیے جاویں تو بہت وسعت اخبار کی اوس میں صرف ہو جاوے۔ اس واسطے بطریقِ خلاصہ لکھا گیا۔

واضح ہووے کہ اِن احکامات سے مستنبط ہوتا ہے کہ لحاظ دفعہ ۲۵ سے دفعہ ۳۰ تک جو مندرج ہیں چٹھی نمبر ۴۶ میں ضرور مقصود ہے۔ اور لحاظ دفعہ ۶۱ مندرجہ ہدایت نامہ صدر نمبر ایک بھی جو در باب بندوبست ہے ضرور ہے۔

لیکن باوجود اس عنایتِ حاکمانِ منصف کے ہم کو بہت افسوس ہے راے اور فہمید پر یہاں کے لوگوں کی کہ کچھ خبر ان کو نہیں، چٹھیاتِ سرکار کس مرض کا نام ہے اور ہدایت نامۂ صدر بورڈ کس بیماری کی دوا ہے۔ اِن کو نہیں معلوم کہ دفعات مذکور الصدر میں کون سی بات ان کے نفع کی ہے اور کیا بات ان کے نقصان کی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب یہ ان کو معلوم نہیں تو یہ کس طرح سے اپنے دعوے کو اور مطلوب کو اوسی طرح سے پیش کریں گے جو کہ ان کے حق میں مفید ہے۔ ان کو چاہیے کہ یہ غنیمت جانیں اس نعمت عظمیٰ کو کہ اس طرح کا حکم ان کے حق میں باوصف ان کی اتنی بے وقوفی اور عدم پیروی کے، صرف رعایا پروری حکام کی سے صادر ہوا۔ یہ حقیقت میں ایک من و سلویٰ ہے واسطے ان کے بشرطیکہ اس کی قدر کریں لیکن ان کی ذات سے یہ توقع ہے کہ اپنے مطلبوں کو بسبب اپنی جہالت کے خود تو بے سررشتہ رجوع کریں گے، اثباتِ مدعا موافق ہدایات ہاے حکام کے عمل میں نہیں لاویں گے۔ اور بعض ڈپوٹی کلکٹر خیر خواہِ ظاہری سرکار کے اس قسم کے ہیں کہ وہ ان کی جہالت کو غنیمت جانیں گے۔ اور پھر یہ لوگ کہتے پھریں گے کہ صاحب دیکھو ایسے حکم بھی آئے، پھر بھی ہماری ملک نہ چھوٹی۔

ص ۳ کالم ۲

طریقۂ نقلِ حکم

ہر چند چٹھی صدر بورڈ نمبر ۳۰ مرقومۂ ۳۰ جولائی ۱۸۳۳ء مدت سے جاری ہوئی تھی لیکن تعمیل اُس کی بموجب ہدایت صدر کے آج تک اکثر جگہ نہیں ہوئی تھی بلکہ جو کوئی نقل حکم لیتا تھا، بسبب اپنی جہالت کے ایک عرضی کاغذ اشٹانپ پر معہ ایک کاغذ سادہ اشٹانپ کے گزرانتا تھا، تب بعد صدورِ حکم حاکم اوس محکمہ کے باریاب نقلِ حکم کا ہوتا تھا۔ کیونکہ دانائی اور خبرداری یہاں کے عقل مند لوگوں کی احکامات سرکاری سے جیسی کہ مشہور ہے پرظاہر ہے، اپنے خاص فائدہ سے کبھی خبر نہ ہوئے اور کبھی خواہاں زیج جاری کروانے حکم مندرجۂ چٹھی مذکور کے نہ ہوئے۔ سچ ہے کہ کہاں سے خواہاں ہوتے چٹھی کی کبھی تلاش کرتے، نمبر سے تاریخ سے خبر ہوتے، تب معلوم ہوتا کہ اوس میں کیا حکم ہے۔ یہ مرغ لڑاویں، ستار بجاویں، یا ایسی باتوں میں خونِ جگر کھاویں۔ اور اہلکاران سرکاری جو کہ یقینی جانتے ہوں گے اور واقف ہوں گے اس حکم سے، اون کو کیا غرض ان کی ایسی ہدایت سے جس سے کہ نقصان ہو اون کی سرکار کا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ بسبب جہالت لوگوں کے اس بات سے، صدہا روپیہ کا غذ اشٹانپ کا جو کہ اب داخل ہوا وہ کاہے کو داخل ہوتا۔ لیکن سنا گیا کہ بموجب اوسی چٹھی کے اب مشتہر ہے کہ بموجب اوس کے عمل کیا جاوے۔ خلاصہ مضمون چٹھی یہ ہے کہ ایک مہینے کی میعاد کے اندر جو مستغیث یا صاحب مقدمہ جس کی عرضی پر یا مقدمہ میں حکم اخیر صادر ہوا ہو، بلا درخواست عرضی اشٹانپ اوس کو نقل دی جاوے، اس طرح پر کہ ایک کاغذ اشٹانپ سادہ واسطے نقل حکم مطلوبہ کے داخل کرے اور اہلکارِ دفتر جس سے یہ کام متعلق ہوگا، اوس پر تاریخ ادخال لکھے اور جب نقل بعدِ دستخط اوسے دی جاوے تو تاریخ دینے کی لکھی جاوے۔ اور جو مہینا گزر جاوے تو پھر درخواست دیوے گا۔ جب نقل

ملے گی۔ اور جو کوئی شخص اُس مقدمہ کی نقل مانگے جس سے وہ تعلق نہیں رکھتا تو وہ درخواست گذرانے گا اور اس پر بھی حاکم اوس محکمہ کا اگر مناسب جانے گا تو حکم دینے کا تجویز کرے گا۔

منسوخی دفعہ ۱۴۱ نمبر ۲

چوں صدر دیوانی عدالت نے حکم دفعہ ۱۴۱ سرکلر صدر بورڈ نمبر ۲ مورخہ ۳ جنوری ۱۸۴۷ء کو منسوخ کیا اس لیے حکم صدر بورڈ ریویو کا صادر ہوا کہ دفعہ مذکور منسوخ ہووے۔

آگرہ

وہاں کے خط سے دریافت ہوتا ہے کہ تجویز صاحبانِ عالیشان کی یہ ہے کہ ایک نہر دریاے گنگ سے کاٹ کے درمیان دوآب کے جاری کریں۔ چنانچہ کپتان بی۔ ٹی کاٹلی صاحب واسطے پیمایش زمینِ ہموار کے مقرر ہوئے ہیں۔ سُنا جاتا ہے کہ نہر مذکور کو گنگا سے کاٹ کے اوپر یا قریب سے ہردوار کے لے جاویں گے اور وہاں سے جنوب کو طرف کول اور مین پوری کے لے جاویں گے۔ کہتے ہیں کہ لوگ بہت مشتاق ہیں کہ یہ کارِ نیک شروع ہو جاوے اور باوجودیکہ تیاری اوس کی کم از کم دس برس تصور کی جاتی ہے پھر بھی لوگ آرزو رکھتے ہیں کہ اگر یہ نہر جاری ہو جاوے تو اس سے اپنے باغات اور زراعت کو آب دیویں۔

کانِ کوئلہ

واضح ہو کہ ایک افسرِ انگریزی نے ایک بہت اچھی کان پتھر کے کوئلوں کی نکالی ہے قریب فاصلہ ستر میل انگریزی کے چنار گڈھ سے۔ کہتے ہیں کہ ممالکِ ہندوستان میں کوئی کان ایسی کسی نے نہ پائی تھی۔ سو یقین کہ اس سے سرکار کو بہت فائدہ ہوا کرے گا۔

وفات

لفٹننٹ سی۔ ایس برسٹر صاحب رجمنٹ ۶۴ پیادگانِ ہندوستانی کے جو کہ ابھی دہلی سے منصوری کو گئے تھے بسبب علالتِ مزاج کے، اونھوں نے وفات پائی۔

طوفان

اخبارِ کلکتہ سے واضح ہوا کہ ان دنوں میں ایسا طوفانِ سخت کلکتہ اور اوس کے قرب وجوار میں واقع ہوا کہ اوس کے صدمے سے طرح طرح کے ضرر اور نقصان باشندگانِ بحر و بر کو پہنچے۔ اکثر عماراتِ عالی اور درختِ عظیم الشان اوس کے صدمے سے جڑ سے اوکھڑ گئے اور اکثر جہازوں تجار کے نے تلاطمِ امواج سے لنگر توڑ ڈالے۔ دو ساعت تک کثرتِ گرد و غبار سے عالم بیچ آنکھ لوگوں کی تاریک دکھائی دیتا تھا اور اوسی دن مقام کیلہ کچھ میں کہ لنگر گاہ جہازہاے کلاں کا ہے، بارانِ رحمت اس شدت سے برسا کہ زیادتی سیلاب اور کثرتِ آب سے

ص ۴ کالم

اکثر آباد گانو جو کہ متصل کنارۂ دریا کے تھے، ویران ہو گئے اور اوس وقت بہت سے ذی حیات ہلاک ہو گئے۔ اور جو شخص کہ اس آفت سے بچ گئے وہ لوگ ویرانیِ خانماں اور تلف ہو جانے مال و متاع سے نیم جان ہو گئے ہیں۔

ہزاری باغ

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ۸ تاریخ اس مہینے کو چھاونی انگریزی میں آگ لگ گئی اور چند لحظے میں تمام گھر سپاہیوں کے اور بنگلہ انگریزی جل کے تودۂ خاکستر ہو گئے۔ سپاہیوں کے اسباب میں سے بجز پارچۂ پوشاک کے کچھ نہ بچا اور مال و متاع انگریزوں کا بھی بہت سا جل گیا۔ کہتے ہیں کہ جوانانِ لشکر نے آگ کے بجھانے میں بہت کوشش کی اور نہیں تو عجب نہ تھا کہ بازاروں میں اور گھروں میں رعیت کے بھی آگ لگ جاتی اور رعایا تباہ ہو جاتی۔ کہتے ہیں کہ اس حادثے سے سپاہ بہت مفلس ہو گئی ہے اور بفقر و فاقہ گذران کرتے ہیں۔ عجب نہیں کہ اربابِ گورنمنٹ نظرِ التفات اون کے حال پر کر کے اون سے کچھ سلوک کریں۔

خطا

واضح ہوا کہ والیِ خطا نے حسب الحکم خاقانِ چین کے آمد و رفت سوداگروں ہر دیار کی اپنے ملک سے موقوف کردی تھی، چونکہ ان دو سال میں خسارہ بہت متاجرانِ پرمٹ کو ہوا، نظر بریں شاہِ خطا نے اپنے کارداروں کو حکم دیا کہ تجّار دور و نزدیک کے یہاں آمد و رفت کریں۔ لیکن اگر کوئی سوداگر بطورِ خفیہ صندوق افیون کے اپنے مال میں بھر کے لاوے گا تو تمام مال و متاع اوس کا قرق ہو جاوے گا۔

یارگند

دریافت ہوتا ہے کہ درمیان سردار یارگند اور راجہ سرقل کے نزاع اور خصومت بحدے تھی کہ رات دن اُوس ضلع میں کشت و خون ہوتا رہتا تھا اور جان بہت سے بے گناہوں کی برباد جاتی تھی۔ ان دنوں میں خطِ نورپور سے واضح ہوا کہ راجۂ سرقل اور والیِ یارگند نے آپس میں اتفاق کر لیا اور رعایائے طرفین کو بہت اطمینان حاصل ہوئی کہتے ہیں کہ اب بہت امن و امان ہے۔

باہتمام سید معین الدین کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ شسشماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۷۲ ۷ رجون ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ

احکام

مسٹر جی۔ ٹامسن صاحب بہادر، سکرتر گورنمنٹ شمالی و مغربی اضلاع کے ہوئے۔ مسٹر جی۔ سی۔ مارٹین صاحب مہتمم بندوبست پانی پت کے ہوئے۔ مسٹر ایف۔ بی۔ گبنس جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر پانی پت نے ۱۵ تاریخ اگست سے رخصت دو مہینے کی لی — بموجب منظوری گورنر جنرل صاحب بہادر، لفٹنٹ گورنر صاحب نے مسٹر ایف۔ کری صاحب کو ساتھ عہدہ ججی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے ممتاز کیا۔

شخصِ تازہ وارد

ایک شخص یہاں وارد ہوئے ہیں، اپنا نام اونھوں نے تیمور مرزا ظاہر کیا اور اپنے تئیں خاندانِ شاہِ ایران سے بیان کیا۔ ہر چند قصہ یہ بہت طویل ہے لیکن واسطے اطلاع اپنے خوانندگانِ اخبار کے بطریق اختصار ہم لکھتے ہیں، اس واسطے کہ پرچۂ اخبار میں گنجائش زیادہ نہیں تھی۔ چوں کہ ایک شخص مسافر جس کی وجہِ معیشتِ ظاہری نہیں تھی اور بظاہر عیش سے گذران معلوم ہوتی تھی اور سوائے اس کے اور بعض سببوں سے صاحب کلاں کے ہاں اظہار اوس کا لیا گیا اور پھر صاحب مجسٹریٹ کے ہاں اظہار ہوا، سو اوس نے اپنے تئیں خاندانِ شاہ ایران سے ظاہر کیا اور کاغذاتِ مثلِ موجودۂ دفتر فوجداری عدالت سے یہ ظاہر ہوا کہ منگیر میں اپنے تئیں نواب اسد اللہ خاں سوداگر ظاہر کیا اور سید امیر شاہ ولد سید سلطان شاہ اور کچھ روپیہ وہاں کے لوگوں سے لیا خصوص صاحب سے بھی کچھ روپیہ لیا سو صاحبِ ضلعہ منگیر نے تھانہ بہ تھانہ روبکاری کے ساتھ یہاں بہت دن ہوئے کہ سابق میں بھیجا تھا۔ سو اب بالفعل فوجداری سے دو برقنداز ایک سوار تعین ہوئے ہیں کہ جب یہ کہیں نکلیں تو وہ ہمراہ رہیں اور کوتوال کو حکم ہے کہ یہ صرف تعین رہیں واسطے حفاظت کے اور کچھ تکلیف نہ ہووے اور صورت حال صاحبِ کلاں کو لکھی گئی ہے۔

مسکرات

چونکہ محالِ مسکرات خام ہے توجہ کلکٹر صاحب کی اس طرف بہت مصروف ہے۔ سنا گیا تھا کہ اکثر باغوں میں بھنگ پیدا ہوتی ہے سو ایک پنجابی سبزی منڈوی کا بلا نامی ہے اس کے تعلقہ میں کئی باغ ہیں بعضی جگہ پر ایک باغ میں بھنگ کے بھی درخت تھے ہر چند وہ تو یہ ظاہر کرتا رہا کہ خود رو ہیں بوئے ہوئے نہیں ہیں لیکن بنظرِ عدمِ جواز کے ایک سو روپیہ جُرمانہ صاحب کلکٹر نے کیا۔

یقین ہے کہ انتظام بہت خوبی کے ساتھ اور بھی ہو جاوے گا لیکن سنا گیا کہ اُس کا قصد مرافعہ کا بھی ہے، دیکھا چاہیے کہ مرافعہ میں کیا ٹھہرے۔

حضورِ والا

جیون لعل منشی صاحب کلاں بہادر نے حاضر ہوکے اور دو روپیہ نذر گزران کے عرضی صاحبِ کلاں بہادر کی پیش کی بعد ملاحظہ کے مرزا احمد بخش اور مرزا خدا بخش کے تئیں بُلوا کے منشی مذکور کے ساتھ کر دیا واسطے اظہارِ مقدمہ شاہزادۂ ایران کے جو کہ اُن کے ہاں رہا تھا — بادشاہ قلی چیلہ مرید حضور کا ہوا ایک رومال مرحمت ہوا۔ سات سو روپیہ ماہیانہ نواب تاج الدین حسین خاں کا مقرر کر کے فرمایا کہ کار و بارِ وکالت صاحبان انگریز کا کرتے رہو — نجف علی بھتیجا اشرف بیگ کا بابت نیابت کپتانی کے دو ہزار پانسو روپیہ نذرانہ دیتا ہے مگر مرزا شاہرخ بہادر زیادہ چاہتے ہیں — عرایضات مرزا کبیر الملک اور مرزا تیمور شاہ اور مرزا زمان شاہ کی اس مضمون کی آئیں کہ چوں حضور سے تنخواہ مرحمت نہیں ہوتی اس سبب تکلیف سے بسر ہوتی ہے حکم ہوا کہ تنخواہ تمھاری قرض خواہوں کی ملتی ہے تم آمدنی دیہاتِ حضور پر گذارہ کرو جن پر کہ تم نے دخل کر لیا ہے — فوج حضور جو پرگنہ کوٹ قاسم کو گئی تھی اُن میں سے ایک آدمی اور ایک گھوڑا زخمی ہوئے اور زمینداروں میں سے بھی دو آدمی زخمی ہوئے آخرِ کار زمیندار رجوع لائے اور فوج واپس آئی یکم جون کو دیوان خاص میں جلوس فرمایا صاحبِ کلاں بہادر باریاب مجرا ہوئے اور ادھر اُدھر کا ذکر کرتے رہے بعد ازاں رخصت ہوئے۔

صاحب کلاں

بموجب رُوبکاری صاحبِ فوجداری کے عرضی اس مضمون کی حضورِ انور میں بھیجی کہ سپاہی ملازم حضور کے شہر میں بھنگ لا کے بیچتے ہیں حضور ممانعت فرماویں۔

ہردوار

دریافت ہوتا ہے کہ امسال میلۂ ہردوار پر سوداگر قریب پانچ ہزار گھوڑوں کے لائے تھے اور خلافِ توقع لوگوں کے بہت جلد بِک گئے، سنا گیا کہ قریب چار راس کے تو شاہِ اودھ کے بھیجے گئے اور سو گھوڑے واسطے

بادشاہِ دہلی کے خریدے گئے۔

انگلستان

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مسٹر طامس صاحب بہادر اور کئی صاحبوں نے کہ حسنِ تدبیر اور فصاحت تقریر میں نامورانِ انگلستان میں سے ہیں، بیچ باب موقوفی تجارت افیون تمام ممالک بنگالہ وغیرہ کے مشورہ کیا ہے اور منجملہ قباحتوں اس تجارت کے یہ بھی لکھی ہے کہ اہالیانِ کمپنی جو تجارتِ افیون ممالک بنگالہ وغیرہ کی بموجب اشارہ پارلمنٹ کے اختیار کی ہے، یہ بہت زبوں اور معیوب ہے اور اس میں صاحبان ذی شان کی ہتک عزت اور کسرِ شان ریاست انگلستان ہے، اسی واسطے بیچ رائے صواب اندیش ہماری کے یہ آتا ہے کہ اربابِ گورنمنٹ رفاہیت احوال رعایا کو اپنے تمام امورات پر مقدم جان کے، اون کو راہِ نیک پہ ہدایت کریں، نہ کہ اون کو معاملات زشت و زبوں سے خرابی میں ڈالیں۔ گرچہ اہالیان کمپنی کو تجارتِ افیون میں بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن یہ شیوۂ زبوں قابل ان کی عزت کے نہیں ہے، اس صورت میں ہماری عقل صواب اندیش میں یہ بہتر اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر شتابی اس کے موقوف کرنے میں کریں گے بہت نیک اور مناسب ہے۔ اور اس میں رفاہیت اور آسودگی رعیت بنگالہ کی متصور ہے خصوصاً ان دنوں میں کہ چینیوں نے خریداری افیون سے پہلو تہی کیا ہے اور اس باب میں فغفورِ چین سے لڑنا اور خلق اللہ کو مخمصہ ہلاکت اور ذلت میں ڈالنا عقل ثواب اندیش رخصت نہیں دیتی اور فغفورِ چین کو مرکوزِ خاطر یہی ہے کہ سوائے افیون کے تمام اجناس اور اقمشِ نفیسہ ممالک چین میں لے جایا کریں اور خرید و فروخت سے منافع اوٹھاویں، اس طرح کی تجارت میں مشیرانِ سلطنتِ چین بھی مزاحمت اور ممانعت نہ کریں گے، چونکہ سلاطینِ عادل کو لازم ہے کہ ہر ایک معاملہ میں بہبودی رعایا کی مرکوزِ خاطر رکھیں اس صورت میں گورنمنٹ انگریزی کو لازم ہے کہ نگاہ اس نفع پر نہ کرکے تجارتِ افیون سے باز رہیں اور سب کو ممانعت کردیں فقط۔ چونکہ ان دنوں میں رائے تمام دانایوں انگلستان کی بیچ باب موقوفی تجارتِ افیون کے متفق ہوئی ہے عجب نہیں کہ ارباب پارلمنٹ بھی اسے قبول اور منظور کریں۔

گرفتاری جعلسازاں

چند روز ہوئے کہ صاحب پولسِ کلکتہ کو خبر پہنچی کہ فلانے محلے میں بعضے اوباش نوٹ ہائے جعلی تیار کرتے ہیں، نایب حاکمِ پولس نے بفور سننے اس بات کے باتفاق سپاہیوں کے مقامِ مذکور پر جا کے جعلسازوں کے مکان کو محاصرہ کیا اور بعد ازاں اندر مکان کے جا کے کئی آدمیوں کو کہ ساتھ آلات اور ادویاتِ جعلسازی کے نوٹ بنا رہے تھے دستگیر کرکے معہ آلات و ادویات بیچ حضور حاکم پولس کے لائے۔ حاکم نے پیادوں سے حقیقتِ حال پوچھی اونھوں نے ظاہر کیا کہ یہ لوگ اپنے کام میں مشغول تھے جبکہ ہم کو دیکھا تو بھاگنے لگے لیکن ہم نے

ص ۲ کالم ۲

کو بھاگنے نہ دیا۔ الغرض جرم جعلسازی اون پر ثابت ہے اور مقدمہ زیرِ تجویز، یقین ہے کہ بعد انفصال مقدمہ کے بموجب
قانونِ انگریزی کے یہ لوگ جلاوطن کیے جاویں گے ــــ کہتے ہیں کہ باعثِ انشاے راز اور گرفتاری ان کی کا یہ ہوا
کہ ایک کو ان کے شرکا میں سے فائدہ کم ہوتا تھا سو اوس نے اربابِ پولس سے حقیقتِ حال تمام بیان کی اور اپنے
یاروں کو گرفتار کروا کے آپ خیر خواہِ سرکار رہا۔

اوڈیسہ

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوا کہ مقام مذکور میں ایک روز بادِ صرصر صبح سے چلنی شروع ہوئی اور دوپہر
تک شدت ہوا کی ایک طور پر رہی، بعد ازاں تندی ہوا زیادہ ہونے لگی یہاں تک کہ آثار قیامت نمودار ہوا، مکانات
گرنے لگے، آبِ دریا جوش میں آیا اور کشتیاں تہ و بالا ہونے لگیں۔ شام تک یہی حال رہا، پھر ہوا کم ہو گئی، جب
قریب آدھی رات کے گذری تو پھر ہوا تیز ہونے لگی اور آدمی بخوفِ جان گھروں سے نکل کے میدانوں میں گئے،
لیکن بباعث تاریکی اور طغیانی پانی کے جا نہ سکے اور بہت ذلت اور پریشانی میں مبتلا رہے، قصہ کوتاہ بہزار خرابی
رات کاٹی اور بہت سے نیچے دیواروں کے دب کر مر گئے، جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ کوئی مکان سلامت نہ رہا تھا اور
سب خاک میں مل گئے تھے، غرض کہ اس صدمے سے چالیس آدمی زن و مرد ہلاک ہوئے۔

بھرت پور

چند روز ہوئے کہ ایک بہلی کسی بھلے مانس کی بھرت پور سے طرف ڈیگھ کے جاتی تھی، اثناء راہ میں قریب ڈیگھ کے
چند غارت گروں نے اوس پر تاخت لا کے اسباب دو سو پچاس روپیہ کی مالیت کا قسم زیور اور پارچہ وغیرہ سے لوٹ
لیا۔ مالکِ اسباب نے درِ دولتِ مہاراجہ پر حاضر ہو کے استغاثہ کیا۔ بموجب حکم اور تاکید مہاراجہ کے سرہنگانِ پولس
نے بکمال جستجو اور کوشش کے سراغ غارت گروں کا پرگنہ اڑینگ تعلقہ ضلع متھرا میں پہنچایا اور بموجب حکم صاحب
عدالت ضلع مذکور کے اور مدد اہلکارانِ پرگنہ کے غارت گروں کو گرفتار کر کے مع جزوی مال کے حضورِ مہاراجہ میں حاضر
کیا، اغلب ہے کہ باقی مال بھی بموجب نشان دہی غارت گروں کے ہاتھ آجاوے گا۔

خیوہ

دریافت ہوتا ہے کہ لفٹنٹ جمس ایبٹ صاحب سردارِ خیوہ کی طرف سے سینٹ پٹرز برگ دار الخلافہ ملکِ
روس میں گئے ہیں تا بذریعہ سفیرِ انگریزی کے درستی جواب و سوال مقدماتِ سردارِ خیوہ کی بوجہ احسن کریں۔

ن ۳ کالم ا

قسطنطنیہ

وہاں کے خطوط مورخہ ہفتم اپریل سے واضح ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور میں تبریز سے خبر آئی ہے کہ شاہِ ایران
واسطے تسلی اور فرو کرنے غصہ اور عوام لوگوں کے اصفہان میں گیا ہے چنانچہ مردمانِ اصفہان کچھ تھوڑے سے راضی

بھی ہوگئے ہیں۔ مشہور ہے کہ طرف جنوبِ ایران کے بھی کچھ فتنہ و فساد برپا ہے۔

واقعۂ عجیب

اخبار کلکتہ مورخہ ۲۴ مئی سنہ حال سے ایک واقعۂ عجیب و غریب ظاہر ہوا کہ کبھی گوش زد کسی کے اب تک نہ ہوا ہوگا یعنی ایک شخص بسوناتھ چودھری نام بابو شری ناتھ کے ہاں بعہدۂ دیوانی نوکر ہے سو اوس کی بیٹی کو کہ عمر اوس کی صرف آٹھ برس کی ہے، ایک لڑکا تولد ہوا مگر بعد تھوڑی دیر کے مرگیا۔

کلکتہ

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ حسینی خانم زوجہ دیوان کفایت اللہ منشی کی نے بباعث صادر ہونے کسی خطا کے حالت غصہ میں ایک خادمہ کو بیچ دیگ جوش کرتے ہوئے پانی کے ڈبو دیا، قضائے الٰہی سے دیگ بباعث بوجھ کے اولٹ گئی اور خادمہ فرصتِ وقت غنیمت جان کے بھاگنے لگی لیکن بموجب کہنے خانم مذکور کے، جنگو خانساماں وغیرہ پانچ چار عورات اُوسے پکڑ لائیں تب حسینی خانم نے اپنے ہاتھ سے اوس کا گلا کاٹ ڈالا اور رات کے وقت اوسے دفن کروا دیا۔ اگرچہ ممکن تھا کہ یہ راز افشا نہ ہوتا مگر ایک خدمت گار کہ مقتولہ سے رابطۂ محبت رکھتا تھا اوس نے جا کے صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع کی جب کہ نعش طلب کی گئی تو حقیقت میں گلا کٹا ہوا پایا اور خونِ خادمہ حسینی خانم پر ثابت ہوا اور خانم مذکور معہ شوہر اور عیال و اطفال کے مقید ہوئی، بعد تجویز مقدمہ کے منشی مذکور پر تو صرف دو سو روپیہ جرمانہ ہوا اور اون کے فرزند اور خانسامانِ مذکور کے واسطے قیدِ سخت تجویز ہوئی اور واسطے قاتلہ کے مولوی نے فتویٰ قصاص کا دیا تھا مگر صاحب سشن جج نے اوسے تجویز صدرِ نظامت پر رکھا ہے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے ہویدا ہوتا ہے کہ ۲۳ تاریخ ماہ گذشتہ کو دو ہزار بندوقیں پتھر کلا گاڑیوں پہ بار کروا کے ازراہ فیروزپور کابل کو بھیجی گئیں اور ۱۵ تاریخ جون تک بہت سے اونٹ گولہ باروت وغیرہ اسباب میگزین کے ازراہِ فیروزپور طرف کابل کے روانہ ہوں گے اور مہاراجہ والیِ لاہور ازراہ محبت اور دوستی سرکارِ کمپنی کے اسبابِ مذکور الصدر کو ساتھ کمال حراست اور حفاظت کے اپنی سرحدات سے نکلوا دیں گے۔ ص ۳ کالم ۲

کابل

دریافت ہوتا ہے کہ تمام قوم غلزی غاشیہ عبودیت دوشِ ارادت سے پھینک کے ساتھ شاہِ والا جاہ حضرت شاہ شجاع الملک کے آمادۂ جنگ و پیکار ہیں۔ کپتان تیلی صاحب اور ڈاکٹر صاحب معہ دو رسالہ بادشاہی کے واسطے کسی کار ضروری کے مابین قندھار اور کابل کے خیمہ زن تھے، قوم غلزی نے قریب تین ہزار آدمیوں کے جمع

ہو کر صاحبان موصوفین کے گرد محاصرہ کیا۔ کہتے ہیں کہ جاں بر ہونا سپاہِ ہمراہی صاحبانِ مذکورین کا قومِ مذکور کے ہاتھ سے ناممکن معلوم ہوتا ہے اور اب تک جرنیل فوج قندھار کا بھی معہ سپاہ قندھار واسطے کمک صاحبان مذکورین کے نہیں پونہچا ہے۔

عزیز خانِ غلزئی

واضح ہوا کہ پیشتر اِس سے شاہ شجاع الملک نے قلعہ عزیز خان کو کہ معروف بہ چوگان ہے خراب و مسمار کر دیا تھا سو ان دنوں خان مذکور از راہ کینہ خواہی مردانِ الوس اور خویش و اقرباء اپنے کو جمع کر کے برملا کہتا ہے کہ راہِ کابل سے کسی قافلے کو سلامت نہ جانے دوں گا اور آمد و رفت مسافروں کی بند کر دوں گا چنانچہ ایک پلٹن سپاہِ ممدوح کی طرف سرخاب کے بھیجی گئی ہے واسطے طرق و شوارع کے انتظام کے۔

خیبر

ہویدا ہوتا ہے کہ قلعہ جمرود سے علی مسجد تک حسب الحکم سرکار کمپنی کے راہیں صاف ہوتی جاتی ہیں اور سنگِ خارا تمام تراشا جاتا ہے یقین کہ خاراشگافانِ چابکدست جلد اس کام سے فراغت حاصل کریں گے اور جبکہ راہ لنڈی خانہ کی ہموار اور درست ہو جاوے گی تو جلال آباد تک گاڑھیاں اور توپیں بآسانی تمام جا سکیں گی۔

وفات راجۂ نابھ

ازروئے اخبار لدھیانہ کے دریافت ہوا کہ راجۂ ممدوح نے ۲۲ تاریخ ماہِ گذشتہ کو پانچ گھڑی دن رہے اس جہانِ فانی سے رحلت کی اور داغ رنج والم کا دل ہائے پس ماندگان پر رکھا۔ ظاہر ہوا کہ راجۂ متوفی نے پیش از وفات لاکھ روپیہ برہمنوں اور محتاجوں کو نابھ کے دئے۔ اور لاکھ روپیہ کاشی جی اور بندرابن وغیرہ میں بھیجے اور ہزارہا من غلّہ اور سونا چاندی اور گئو وین پُن کیں اور چہارم حصّہ فصل ربیع کا فی سال ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ ہوتا ہے، بنج روزہ سپاہ جو کہ ہر مہینے وضع ہوتا تھا' وہ بھی معاف کر گئے۔ کئی ہزار روپیہ ازروئے حساب اہلکاروں پر نکلتا تھا اوس سے دست بردار ہوئے اور سیکڑوں آدمی جو کہ بطریق اول نظر بند تھے اون کو رہائی دی غرض کہ اس طرح سے ہزارہا آدمیوں سے بسلوک پیش آ کے تحفۂ نیک نامی ہمراہ لے گیا۔

ص ا کالم ۴

کٹکھنہ

ہر چند فحوائے چٹھیاتِ صدر بورڈ سے خصوص حکم گشتی نمبر ایک اور نمبر دو سے صاف واضح ہے کہ دیہات بھیاچارہ میں تمام حصّہ دارانِ جزئیہ اپنی اپنی زمین کے بموجب حصص کے مالک ہیں، ذمہ زر مشخصہ سرکاری کا ہر ایک مالک کا ہے۔ صدر مالگذار گانوں میں بجز حقیقت ملکیت مقدارِ آراضی اپنے حصہ کے زیادہ طاقت گانو

میں نہیں رکھتے، سرکار میں زیادہ اس سے حق اور رتبہ اوس کا نہیں کہ ہر ایک حصہ دار اور کاشتکار سے جمع مقررہ سرکار کی بموجب نقشہ کھیوٹ دستخطی اور مقبولہ سب حصہ داران کے جمع کر کے کچہری تحصیلی میں داخل کیا کریں، الحاصل کہ صدر مالگزار اہالیِ دیہہ کے طرف سے مختار کار ہیں واسطے سوال جواب کے کچہریوں میں، نہ واسطے بیچ ڈالنے ملکیت اون کی یا اجارہ دے دینے زمین اون کی کے کسی غیر شخص کو سوائے عہدہ دارانِ مال سرکاری کے، لیکن بعضے صدر مالگذاروں نے عجب بدرویہ اختیار کیا ہے کہ اون کے اِس فریب سے تمام مالکانِ دیہہ بھائی بند اون کے تباہ اور خراب ہوتے ہیں. تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چوں صدر مالگزار بموجب نوشت اون کے تمام اہالی دیہہ کے عہدہ دار مال ہتمم کار بندوبست کے پاس مقرر ہوتے ہیں، اور دیہاتی لوگ کہ سوائے ہل جوتنے کے اور کچھ آئین قانون کو کیا جانے بلکہ کچہری کے نام سے اونھیں تپ چڑھتی ہے، جہاں ایک دفعہ صدر مالگزار نامہ پر دستخط کر گئے تو صدر مالگزار گویا اون کے تمام سفید و سیاہ امورات مالگزاری کے مالک بن بیٹھے، اور گانو میں بعضے تو بطور ٹھیکہ داروں کے بٹائی لینے لگے بعضے کچھ باچھ میں اونچ نیچ بتلا کے زیادہ لینے لگے ہر چند بسبب جاری ہونے احکامات حالِ سرکاری کے یہ بہت باتیں مسدود ہوگئیں اور بسبب نقل لینے پٹواریوں کے بہت لوگ آگاہ ہوگئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں لیکن بعضے صدر مالگذاروں نے یہ فریب اختیار کیا کہ ایک کنکھنہ دار متمول زردار کھڑا کیا اور اوس کو تمام گانو کا کنکھنہ لکھ دیا. اوس سے بٹائی تمام گانو کی کروائی اور خود کنکھنہ دار سے تو سازش کی، منافع میں شریک رہے، بھائی بندوں کو لوٹا اور لٹوایا، نوشت میں ایسی پختگی کر دی اور ایسی شرطیں لکھ دیں کہ اگر گانو میں کچھ بھی خلل عمل اپنے میں ظاہر ہوا تو ایک مقدار کثیر روپیہ کے حاکم وقت بالضرور دلوا دیوے اور اہالیِ دیہہ کو یہ کہہ دیا کہ تم ہم کو صدر مالگذار کر آئے ہو، سرکار میں ہم کو اختیار ہے کہ جس کو چاہیں اجارہ دیویں. اگر وہ اس فریب میں آئے اور عمل قرار واقعی دے دیا تو بہتر، نہیں تو کنکھنہ دار سے نالش کروا دی بموجب سلسلہ کے، اور آپ میعاد مقررہ سررشتہ میں جواب دہی نہ کی، ظاہر ہے کہ اس حال میں بالضرور ڈگری بھی ہوگی. غرض اب صدر مالگذاروں نے یہ فریب اختیار کر کے دیہات بھیاچارہ میں گانو والوں کو لوٹنا اختیار کیا ہے اور ظاہر ہے کہ بروقت خشک سالی اور واقع ہونے کسی اور آفتِ ارضی و سماوی کے، سرکار کو کنکھنہ دار سے کچھ بازپرس نہ ہو سکے گی اگر باقی محال میں رہے گی تو محال نیلام ہوگا، صاف نقصان ہوگا سرکار کا بھی اور تمام مالکان کا۔

بہت غنیمت ہووے کہ اگر سرکار جلدی اس کا انتظام اور بندوبست کرے، نہیں تو بہت خرابیاں اہالی دیہہ کی اور نقصانِ سرکار ظہور میں آوے گا بلکہ چاہیے ہے کہ واسطے اس قسم کے صدر مالگذاروں کی سزا سخت مقرر کی جاوے۔

دمشق

صاحبِ اخبار بمبئی از روے چٹھیاتِ مقامِ وائنا کے لکھتے ہیں کہ پادری ٹامس صاحب جو کہ مقامِ مذکور میں چالیس۴۰ برس سے رہتے تھے معہ اپنے خدمت گار کے مارے گئے اور اشتباہِ قتلِ صاحبِ موصوف یہودیوں پر ہے چنانچہ جبکہ ایک حجام کو گرفتار کر کے تکلیف دینی شروع کی تو اوس نے اکثر یہودیوں کو اس خون میں متہم کیا۔ بغور اوس کے اظہار کے سات آدمی نہایت دولتمند شکنجۂ بلا میں مبتلا کیے گئے۔ فرینچ کونسل نے بیچ سراغ برآری قاتلوں اور نعش مقتول کے بہت کوشش کی اور دو ہزار ڈولر کہ نام سکہ رائج فرانس کا ہے، واسطے سُراغ برآرندہ کے انعام مقرر کیا۔ آخر کار نعشِ پادریِ مذکور کی ایک نالہ میں پائی اور قاتل دریافت ہوئے اور معلوم ہوا کہ یہودیوں نے پادریِ مذکور کو قتل کر کے اور خون اوس کا ایک پیالہ میں بھر کے کچھ اپنی نیاز میں مذہب کی صرف کیا —— شاہِ دمشق نے ترجمہ تالمد نام کتاب مذہب یہودی کا کروایا ہے تاکہ دریافت ہووے کہ کتابِ مذکور میں قربانی انسان کی جایز ہے کہ نہیں اور اون آدمیوں کو مکانوں میں بند کر کے دھمکایا ہے کہ اگر زبانِ ترکی میں ترجمہ راست راست نہ کروگے تو میں تمھیں مروا ڈالوں گا —— چونکہ مردمانِ متہم امیروں اور دولتمندوں میں سے ہیں، اس لیے تمام عالی خاندانوں میں مذہب یہودی کے زلزلہ پڑ رہا ہے۔ ابراہیم بادشاہ نے ۲۹ تاریخ فروری کو ایک قاصد معہ احکام کے بھیجا تھا کہ مجرموں کو کہ قریب تیس۳۰ آدمیوں کے ہیں قتل کرو۔ لیکن فرینچ کونسل چاہتا ہے کہ بعد تحقیقاتِ تمام و کمال اونھیں قتل کرے —— اور اخبارِ سیریا سے دریافت ہوا کہ بعد ثبوتِ خون صاحبِ متوفی کے، نو۹ آدمیوں کو پھانسی مل گئی۔

باهتمام سید معین الدین چھاپا ہوا۔

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۷۳   ۱۴ / جون سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ   جلد ۳

حضورِ والا

نواب آرائش محل بیگم صاحبہ کو نسبت سابق کے کچھ افاقت حاصل ہے۔

زرِ تنخواہ ماہ مئی خزانہ انگریزی سے داخلِ قلعۂ مبارک ہوا اور کارخانجات میں تقسیم ہوتا جاتا ہے۔

خلعت تین پارچہ کا معہ ایک رقم جواہر کے بابتہ داروغگی رتھ خانہ کے مرزا مظہر علی کو مرحمت ہوا۔

کپتان انجلو صاحب سکرتر حسب الطلب حاضر ہوئے ارشاد ہوا کہ اکثر حضور میں حاضر ہوا کرو، بعد ازاں کپتانِ موصوف معہ فرزند خدمتِ ولیعہد بہادر میں گئے، ولیعہد بہادر نے ایک دوشالہ اور نقلِ بادام فرزندِ کپتانِ مذکور کو عنایت کیے۔

حضورِ والا نے ایک دوشالہ اور مرزا شاہرخ نے ایک دوشالہ اور کچھ زرنقدی محمد علی شاہ ساکنِ بوندی کو مرحمت کیا۔

میر کبیر علی نے عرض کی کہ اقبالِ حضور سے مین زرِ پرگنہ کوٹ قاسم تحصیل کر لایا مگر اس فساد میں پچیس آدمی کشتہ اور مجروح ہوئے، سُن کر خلعت پانچ پارچہ کا معہ تین رقم جواہر کے عطا کیا، مشارالیہ نے پانچ روپیہ سکہ یہ میں نذر گذرانے۔

خلعت پانچ پارچہ کا اور دو رقم جواہر کرم علی برادر داروغہ کبوتر خانہ کو عنایت کرکے ساتھ خدمت مختاری سرکارِ مرزا عبداللہ مرشد زادہ کے سرافراز کیا۔

ازراہِ کمالِ عنایت ایک ہاتی معہ ہودجِ نقرہ اور جلِ زربفت اور ہیکل دچھی وغیرہ کے مرزا بلاقی کو مرحمت کیا۔

محمد افضل منصور نے تصویر مرزا شاہرخ بہادر کی نذر گذرانی، قبائے کمخواب دوشالہ اور گوشوارہ مرحمت ہوا

خبر ہوئی کہ ۔۔۔۔ مرزا مغل بیگ خاں مختارِ سابق مرگیا۔ سن کر بہت افسوس کیا اور سات ہاتی اور سات رتھ اور دو تمن سپاہیوں کے واسطے جلوس جنازہ کے بھیجے اور کچھ زر نقد بیوہ خان متوفی کو بھیج کے ارشاد کیا کہ بعزت وحرمت اُسے اُٹھانا چاہیے جو کچھ کہ اس میں صرف ہوگا، حضور سے مرحمت ہوگا۔

صاحبِ کلاں بہادر

عرضی اس مضمون کی حضورِ والا کی خدمت میں روانہ ہوئی کہ بموجب شقۂ حضور کے پولس داران متعینۂ دیہاتِ بادشاہی کو لکھا گیا کہ بیچ مقدمہ تحصیل زر کے ملازمان حضورِ والا سے کوئی کلامِ سخت نہ کرے۔

وکیل راجہ جسونت سنگھ نابھہ والہ نے خط موکل اپنے کا درباب وفات راجہ کے گذرانا، جواب اُس کا مشعرِ تعزیت بنام اندر دیو سنگھ کے عنایت ہوا۔

خط محمد اکبر علی خاں کا آیا کہ حامد علی خاں نے نزدیک پرگنہ کوٹ قاسم کے بند صاحبی ندی کا طیار کروایا ہے اور پانی کو کہ قدیم الایام سے میرے تعلقہ میں جاری ہے، بند کیا ہے، اس صورت میں نقصان صریح میرے تعلقہ کی زراعت کا ہے، سو خط بنام خان مذکور کے جاری ہوا کہ اگر قدیم سے پانی صاحبی ندی کا تعلقہ پاٹودی میں جاری ہے تو اسے بند نہ کریں، والا کیفیت لکھیں۔

مسٹر ہاروی صاحب بہادر داخل شہر ہوئے۔

جان ٹیلر صاحب

یہ صاحب جو خزانہ کا کام جنرل ٹریجری کا کرتے تھے، آگرہ کو اپنے اصلی عہدہ پر گئے، لوگ یہاں کے بہت افسوس کرتے ہیں۔ یہ صاحب بہت رحم دل اور سلیم الطبع مشہور تھے، انصاف دوستی ان کی بھی زبان زد خاص و عام کے ہو رہی ہے۔ جنھوں نے کہ روبرٹ نیبٹ صاحب کو دیکھا ہوا ہے وہ کہتے ہیں کہ مروت اور رحم دلی میں یہ صاحب بھی یاد دلاتے تھے روبرٹ نیبٹ صاحب کی، ان میں البتہ سایہ اُن کا پایا جاتا تھا اور بو اُن کی نکلتی تھی۔

کابُل

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ جیسا امن و امان اب تک اُس جگہ تھا، ویسا اب نہیں ہے۔ رعایا برسرِ فساد ہے اور سرداران غلزئی مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں اور ڈاکوں کو بہ سلامت نہیں جانے دیتے اور چٹھیات کو پھاڑ ڈالتے ہیں۔ چنانچہ کپتان ٹیوڈر صاحب معہ سواروں حضرت شاہ شجاع الملک کے اور کپتان واکر بسر کردگی چوتھی رجمنٹ سواروں ہندوستانی کے واسطے تنبیہ سرداران مذکورین کے تعین ہوئے ہیں۔ اور سر ڈبلیو مکناٹن صاحب بہادر وزیر شاہ ممدوح نے واسطے کاٹ لانے والے سر کسی سردار کے، ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا ہے۔ دو تین صاحب لوگ بخوف خیبریوں کے اسی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں اور درہ خیبر سے نکل نہیں سکتے۔

کہتے ہیں کہ جب سے زر مقررہ ان کا بند ہوگیا ہے تب سے انھوں نے پھر غارتگری اختیار کی ہے۔ بعضے بیوپاریوں کو جو کہ کابل سے جلال آباد کو جاتے تھے لوٹ لیا اور چھ آدمی کشتہ اور مجروح ہوئے۔

لفٹنٹ کانلی صاحب عنقریب خیوہ سے طرف بخارا کے جایا چاہتے تھے اور یقین ہے کہ گئے ہونگے کیونکہ خبر گرم تھی کہ سپاہ روس بخارا میں داخل ہوگئی۔

اجمیر

دریافت ہوتا ہے کہ کرنیل آلوس صاحب عنقریب طرف اجمیر کے مراجعت کریں گے، اور کرنیل صدرلین صاحب رونق افروز رزیڈنسی گوالیار ہوں گے۔

جنگِ غلزئی

پرچہ ہفتہ گذشتہ میں ہم نے کچھ حال اجتماع اور سرکشی مردمانِ قومِ غلزئی کا درج کیا تھا، اب ایسا دریافت ہوا کہ سپاہ انگریزی اور فوجِ شاہ شجاع الملک بسرکردگی کپتان ٹیلر صاحب اور کپتان ویلر صاحب وغیرہ کے، واسطے تنبیہ قوم مذکور کے بھیجی گئی تھی، ہنوز یہ فوج راہ ہی میں تھی کہ نزدیک قلاتِ غلزئی کے تین ہزار سواروں جرار نے قومِ غلزئی کے اُن پر حملہ کیا۔ پیادگانِ فوجِ انگریزی نے اُن کو بہت مردانگی سے ہٹایا اور کپتان انڈرسن صاحب اور سپاہ اِدّ کلر نے اُن پر حملہ کرکے انھیں بھگا دیا۔ قریب بیس یا تیس آدمیوں کے ان میں سے مارے گئے۔ کہتے ہیں کہ سوارانِ غلزئی بہت جرأت اور بہادری سے سنگینوں پر سپاہ انگریزی کی آن گرے تھے۔ القصہ سپاہ انگریزی میں بھی دس آدمی مارے گئے اور پچاس زخمی ہوئے۔

درمیان قندھار اور غزنین کے بھی فتنہ برپا ہو رہا ہے، لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ کچھ سپاہ اور توپیں وغیرہ سامانِ جنگ جو کہ کابل سے طرف مقاماتِ مذکورین کے روانہ ہوگا، اُس سے اربابِ فساد روبراہ آجاویں گے۔ کہتے ہیں کہ مسٹر ڈبلیو مکناٹن صاحب نے درباب طلب ایک برگٹ گوروں کے درخواست کی ہے۔

فیروزپور

وہاں کے خط سے مفہوم ہوتا ہے کہ مقابلہ لفٹننٹ کلارک صاحب کا جو کہ کمینڈر دویم سواران سندھ کے تھے، ساتھ بلوچیوں کے ہوا اور صاحبِ موصوف اس لڑائی میں مارے گئے اور منجملہ اُن پچاس آدمیوں کے جو کہ ان کے ساتھ تھے، کل سات آدمی زندہ رہے۔ صاحبِ موصوف اول تو دادِ مردانگی دیتے رہے، لیکن جب بلوچیوں نے دیکھا کہ ان کے پاس سامانِ جنگ ہو چکا تو وہ یکایک اِن پر آن پڑے اور سب کو قتل کیا، لیکن اس گھبراہٹ اور بھاگڑ میں قریب تین سو آدمیوں کے اُن میں سے کشتہ اور مجروح ہوئے۔

بخارا

تحقیقاً دریافت ہوتا ہے کہ کئی برس سے درمیان والیِ بخارا اور شاہِ روس کے صلح اور دوستی ہوگئی ہے اور کپتان ایبٹ صاحب بطریقِ سفارت سینٹ پٹرز برگ دارالخلافۂ روس میں گئے۔ دیکھا چاہیے کہ انجام معاملہ کیا ہوتا ہے۔

اکثر افسرانِ فرانس بہت سا سلاح ویراق اور سامان جنگ خرید کے ایران میں گئے اور نوکری شاہ ایران کی اختیار کی۔ لیکن شاہ روس چشم پوشی کر گیا اور بے زحمت ان کو جانے دیا۔ کہتے ہیں کہ اہلِ روس مقامِ اردن برگ سے خیوہ تک ڈاک بٹھاتے آئے ہیں۔

وفات

از روئے چٹھیات بامیان کے دریافت ہوا کہ مقام بخارا میں کرنیل سٹوورٹ صاحب نے وفات پائی، لیکن نہیں معلوم کہ بباعث سختی اور ظلم کے، یا کسی عارضہ جسمانی سے۔

گورکھ

از روئے اخبار آگرہ دریافت ہوا کہ ایک گروہ قوم گورکھ نے ۳۹ گانو متعلقہ کمپنی کے مقام چمپارن میں چھین لیے اور پولس کو سرکار کی اٹھا دیا اور آمدنی ایک میلہ کی جو کہ وہاں ہوتا ہے، آپ حاصل کی اور اشتہار دیا کہ اب سے محاصل اس جگہ کا کوئی سرکار کمپنی کو نہ دیا کرے۔ لیکن معلوم نہیں کہ یہ حرکتِ ناشایستہ ان لوگوں نے اپنے حاکم کے حکم سے کی ہے یا کہ بشرارت بعضے سرکشوں اُس نواح کی ہے۔ انشاءاللہ بروقت دریافت ہونے کے حال مفصل لکھا جاوے گا۔

میجر جنرل فاسٹ

واضح ہوتا ہے کہ میجر جنرل فاسٹ صاحب بہت بیمار ہیں چنانچہ آغاز بیماری سے ہی طرف منصوری کے گئے ہیں۔

الہ آباد

۲۳ تاریخ ماہ گذشتہ کو بہت سے قیدی جن کے واسطے حکم حبس دوام کا تھا، ایک باغ میں اندر شہر کے کچھ بنا رہے تھے، سو انھوں نے ایک روز پہرہ والوں کو غافل پا کے ارادہ بھاگنے کا کیا اور ایک نے ان میں سے ایک دفعدار کی تلوار چھین لی اور افسر بندکور کو اسی جگہ مار ڈالا۔ اور ایک دوسرے نے ایک برقنداز کے ہاتھ میں سے تلوار لے لی اور ایک اور نے ایک نجیب کی بندوق جھپٹ لی، غرضکہ اسی طرح سے سات آٹھ آدمی اُن میں سے بھاگ گئے۔ جوانانِ گارد نے اُن کا تعاقب کیا۔ قیدی بمقابلہ

پیش آئے، چار ناچار ایک کو تو ایک نجیب نے گولی سے مارا اور دو آدمی تلوار سے اور چوب دستی سے مارے گئے اور باقی زخمی ہوئے۔

جے پور

جے پور اور مقاماتِ متعلق اُس کے بہت خراب حالت میں ہیں، ہمیشہ جھگڑا فساد اور اظہار ناراضمندی اور واویلا ہوتی رہتی ہے اور صاحبان پولیٹکل کو اُسے انفصال کرنا پڑتا ہے۔ اور جب ایک فساد بیٹھتا ہے تو ایک اور فتنہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ چند روز ہوئے کہ پلٹن نجیبوں کی جو کہ پانچ برس سے ہنڈون پر متعین تھی، اُس نے بارادہ سرکشی طرف جے پور کے کوچ کیا اور بظاہر یہ مشہور کیا کہ ہم لوگ وسطِ جے پور میں جا کے اور توپیں وغیرہ سونپ کے نوکری سے دست بردار ہوں گے۔ لیکن چونکہ یہ لوگ کچھ اور عذر معقول واسطے چھوڑ دینے روزگار کے نہیں بیان کرتے تھے، تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ ساتھ ترغیب اہلکارانِ راج کے یہ لوگ سرکشی کیا چاہتے ہیں۔ الغرض بفور سننے اس خبر کے، آٹھ کمپنیاں تلنگوں کی اور کچھ نجیب اور سوار اور توپیں اُن کے واسطے بھیجی گئیں، اور انھوں نے بیس یا تیس کوس پر جے پور سے سرکشوں کو گھیر لیا۔ پہلے تو مردمانِ پلٹن مذکور نے کچھ تکرار اور زبانی مقابلہ کیا، آخرکار سرکار ما انگریزی کی متابعت اختیار کی۔

کہتے ہیں کہ اگر یہ لوگ بباعث دوراندیشی اور ہوشیاری میجر تھرسبی صاحب کے باہر شہر کے ہی نہ روکے جاتے، تو شہر میں ایک ہنگامہ برپا کرتے۔

اسٹامپ

بہت لوگوں نے عجب طریقہ اختیار کیا ہے واسطے غبن محصول سرکاری کے، یعنی اول تو سند اور دست آویز کم قیمت کاغذ اسٹامپ پر لکھتے اور لکھواتے ہیں اور جو کوئی تنازع آپس میں نہ ہوئی اور مراتبِ مندرجہ نوشت خواند صفائی سے برضامندیِ طرفین عمل میں آ گئے، تو تو بفراغت غبنِ محصول سرکار کیا۔ اور جو صاحبِ نوشت نے کچھ تعمیل مندرجہ دست آویز نہ کی اور نوبت احتیاج ساتھ نالش کے پہنچی تو اس وقت مضامین دفعہ ۱۴ قانون نہم ۱۸۲۹ء کس طرح کی غلط نمائی سے واسطے منقش کروانے کاغذ مذکور کے گذرانتے ہیں کہ بالضرور کلکٹر لوگ بخیال تحصیلِ زرِ محصول کہ دس گونہ اور پانچ گونہ ہو سکتا ہے، اُن کے دھوکے میں آ جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ بڑا مدار اور مناط ان غلط اندازوں کا ضمن پنجم دفعہ مذکور ہو رہا ہے کہ یہ اپنی گرفتاری ساتھ جور و ستم کے، حاکموں کے روبرو ظاہر کرتے، لیکن ظاہر ہے کہ اجرائے قانون کو اس ملک میں بھی کتنی مدت ہوئی ہے، اس صورت میں واضح ہے کہ عذر ان لوگوں کے، بخصوص رہنے والوں شہر اور قرب و جوار کچہریات کے، اس باب میں صرف اِزدواہ فریب کے ہیں۔ کس واسطے کہ ضمن مذکور صاف ہدایت کرتا ہے کہ اگر کوئی دست آویز اس قسم کی اندرچھ

مہینے کے اجرائے اشتہار اس قانون کے سے، یا اندر تین مہینے کے تسطیرِ دست آویز مذکور سے پیش نہ ہووے،
تو قابل منقش ہونے کے نہیں ہوگی۔ مگر اُس حالت میں کہ صاحبان بورڈ یا اور مختارانِ مذکور کے خاطر نشین ہووے
کہ اگر منقیش سے انکار کریں تو صاحب سند ناحق جور و ستم میں گرفتار ہووے گا، فقط۔

بہ ظاہر ہے کہ اگر فی الحقیقت کسی عذر واجبی کے سبب یا مجبوری سے وہ دست آویز غیر کامل القیمت پر لکھی گئی ہوتی، تو
اس مدتِ منقضیہ میں بہت قابو تھا صاحب سند کو واسطے منقش کروانے کے، اگر صاحب دیانت تھا اور
وقت تحریر مجبور تھا تو درخواست منقش کروانے کی گذرانتا قبل احتیاج رجوع نالش عدالت کے، نہ کہ جب
کوئی تنازع اُٹھے اور صاحب تحریر پہ نالش کرنی پڑے تب درخواست منقش ہونے کی گذرانے۔ یہ امر محتاج کسی
اور دلیل کا نہیں واسطے عدم مجبوری اور خیانت کاری اور ارادہ غبن محصول سرکاری اس درخواست دہندہ کا کہ
ابتداءً تو واسطے غبن محصول کے کم قیمت پہ دست آویز کی اور جب تک امید رہی کہ معاملہ بے رجوعِ نالش ختم ہوگا
تب بھی درخواست منقش ہونے کی نہ کی۔ جب نوبت بہ نالش ہوئی، تب بناچاری درخواست منقش ہونے کی
گذرانی عقل سلیم اور رائے مستقیم نہیں اجازت دیتی کہ ایسا شخص صرف جرمانہ دس گنا پہ چھوڑا جاوے۔ گو کہ
سرکار کا فی الجملہ بظاہر بالفعل نقصان تو معلوم ہوتا ہے لیکن اگر ایسے منقش ہونے سے محروم رہیں تو سزا ان کی
اتنی بھی کم ہے کہ وہ اپنے دعوے سے مایوس ہوں، کس واسطے کہ انھوں نے بڑی بے دیانتی نسبت بہ محصول سرکار
کی ہے، اور یقین ہے کہ اس سزا پہ آیندہ کوئی اس طرح کے غبن کا قصد نہ کرے گا اور انجام کار فائدہ کثیر نسبت
بہ محصول اشٹامپ سرکار کو بھی حاصل ہوگا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ عہدہ دارانِ سرکار اسے بہت غور کریں گے۔

جودھپور

دریافت ہوتا ہے کہ جودھپور، نسبت جے پور کی زیادہ خراب حالت میں ہے اور ٹھاکرانِ سرکش مہاراجہ
مان سنگھ کو بہت تکلیف دیتے ہیں اور رہتے ہیں۔ چنانچہ مدت ہوئی کہ ایک ٹھاکر نے تین دن تک مقابلہ راجہ
کی فوج کا کیا اور طرفین سے بہت آدمی مارے گئے اور بعد اس کے بھاگ جانے کے گانو جلا دیا گیا۔ ایک اور گانو
قزوج نام میں قزاقوں نے پناہ اختیار کر کے ارادہ مقابلہ سپاہ مہاراجہ کا کیا ہے، اور اگر اقرار عبودیت کریں بھی تو معتبر
نہیں، کیونکہ بوقتِ ضرورت اور طمع فائدہ کے نقضِ عہد و پیمان بھی کرتے ہیں۔ واسطے مسافروں اور تجار کے
جودھپور اور جے پور اور بیکانیر کی راہ بہت پُرخطر ہے۔

کنور نونہال سنگھ

واضح ہوتا ہے کہ پانچویں تاریخ مئی سنہ حال کو کنورِ موصوف واسطے غسل سری ترن تارن جی کے
تشریف لے گئے اور بہت سا نقد و جنس اکالیوں کو عنایت کیا۔ چھٹی تاریخ کو وقت دربار کے راجہ گلاب سنگھ

نے رخصت وطن کی چاہی، حکم ہوا کہ بروقت پونہچنے لاہور کے رخصت دی جاوے گی ــــ حاضران دربار نے عرض کی جرنیل معتبر سنگھ تھاپا ساکن نیپال بہت تنگ دست ہے، ارشاد ہوا کہ تین ہزار روپیہ توشخانہ مصر بیلی رام کے سے دلوادو ــــ

۲۷ ماہ مذکور کو مہاراجہ صاحب باتفاق کنور نونہال سنگھ کے واسطے سیر قلعہ گوبند گڈھ کے تشریف لے گئے، اور بعد ملاحظہ قلعہ کے حکم دیا کہ جلد ترمیم اور تعمیر قلعہ کی کرو اور پرانا غلہ بیچ کے، نیا بھرتی کرو۔

پروانہ بنام کنور شیر سنگھ کے جاری ہوا کہ سات ہزار سوار معہ ایک ضرب توپ واسطے روانگی پشاور کے ہمارے پاس بھیج دو، اور سرداروں کو حکم ہوا کہ دوسو ضرب جزائرِ کلاں جلد تیار کریں۔ اور راجہ گلاب سنگھ کو واسطے طیاری دوسو قرابین کے حکم ہوا ــــ

کنور نونہال سنگھ نے بھائی رام سنگھ سے ارشاد کیا کہ مرضیِ حضور یہ ہے کہ مرمت فصیل قلعہ فتح گڈھ کی جو کہ متصل پشاور کے واقع ہے، کی جاوے۔ نامبردہ نے درجواب عرض کی کہ بہت مناسب ہے۔

خان ماخاں جو کہ رعایاے حسن ابدال پر ظلم کرتا تھا، اُس نے اطاعت قبول کی اور رجوع لایا، اور دو ہزار پانچ روپیہ اور دو گھوڑے نذر گذرانے۔

لداخ

واضح ہو کہ مدتِ دراز سے رانی لداخ کی بباعث انقلابِ زمانہ کے کوہستانِ شملہ اور سپاٹو وغیرہ میں آوارہ اور پریشان پھرتی رہتی تھی اور آرزوے وطن مالوف ازحد رکھتی تھی، چنانچہ ساتھ ارادہ حاصل کرنے اس مطلب کے، اپنے وزیر کو لدھیانہ میں بھیجا تھا ان دنوں میں راجہ گلاب سنگھ رئیس لداخ کی طرف سے رانی موصوفہ کو کچھ ایما ہوا ہے، چنانچہ ارادہ روانگی لداخ کا رکھتی ہیں اور طیاریِ سفر کرتی ہیں۔

لاہور

۲۲ تاریخ ماہ مئی سنہ حال کو صاحب والامناقب جارج رسل کلارک صاحب بہادر اجنٹ انبالہ نے مہاراجہ کھڑک سنگھ والیِ لاہور سے رخصت حاصل کی، مہاراجہ ممدوح نے خلعت پچیس پارچہ کا معہ چند رقوم جواہر اور ایک گھوڑے کے صاحب موصوف کو عنایت کیا۔ اور مولوی رجب علی کو خلعت نو پارچہ کا معہ ایک جوڑی کنگن طلائی کے اور منشی امید سنگھ کو خلعت آٹھ پارچہ کا مرحمت ہوا۔ صاحب موصوف ۲۹ تاریخ ماہ مذکور کو وارد لدھیانہ ہوئے اور ۳۱ تاریخ کو طرف انبالہ کے روانہ ہوئے۔ لالہ کشن چند وکیل سرکارِ لاہور کو خلعت گیارہ پارچہ کا معہ دو رقم جواہر کے مرحمت کیا۔ اور موضع کنگ تعلقہ فتح گڈھ کہ نشستِ محاصل اُس کی قریب ایک ہزار روپیہ سالانہ کے ہے، عوضِ خیرخواہی لالہ مذکور کو بطریق جاگیر

عنایت کیا۔

بلاد راجپوتانہ

وہاں کی چٹھیات سے دریافت ہوا کہ اب تک مقاماتِ مذکورین میں باعث شدت طوفانِ ہوائے مغربی کے اور اڑنے بالو کے، لوگ بہت دق تھے لیکن چونکہ اجمیر اور نصیر آباد میں ۲ اور ۳ تاریخ کو بارش بخوبی ہوگئی، تو اس سبب موسم بھی اعتدال پر آگیا اور ہوا میں بھی برودت ہوگئی۔

پنجاب

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں میں کچھ تکرار اور نزاعِ لفظی درمیان اراکین ریاستِ مہاراجہ والی لاہور اور اہالیان سرکار کمپنی کے ہو رہی ہے، اور یہ تکرار ایک فقرہ پر صلحنامہ کے ہو رہی ہے بموجب جس کے کہ اراکین مذکور دعویٰ ایک زمین کا بیچ افغانستان کے کرتے ہیں اور اہالیان سرکارِ مسطور قبول سے اس کے انکار محض۔ سو دیکھا چاہیئے کہ انجام کار کیا ظہور میں آوے۔

کلکتہ

واضح ہوتا ہے کہ راجہ بردوان، مڈیکل کالج یعنی مدرسۂ طب میں کلکتہ کے جا کے بہت محظوظ ہوئے اور اپنا ارادہ بھیجنے دس ہزار روپیہ کا واسطے صرف مدرسۂ مذکور کے ظاہر کیا اور کہا کہ میں بھی بیس طالب علم اطفال ہندوستانی میں سے اس مدرسہ میں بھیجوں گا اور ہر ایک کو ان طلبا میں سے تیس تیس روپیہ تنخواہ دیا کروں گا۔

ایران

خطوطِ مقام پرشن گلف یعنی بحرِ ایران سے دریافت ہوا کہ شاہ ایران نے اصفہان میں جا کے بخوبی انتظام کیا اور سرکشوں کو طرح طرح کی سزائیں دیں، کسی کو توپ سے اڑا دیا، کسی کو جلا وطن کیا، کسی کو نابینا کروا ڈالا، اور بعضوں کے ناک کان کٹوا ڈالے۔ کہتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں پر رعب بیٹھ گیا اور نامِ شاہ سے لرزاں ہیں۔ اور اب شاہ ممدوح یہ ارادہ رکھتا ہے کہ شیراز میں جا کے وہاں کے سرکشوں کو بھی سزا دیوے اور تمام ممالک ایران کو وجودِ متمردوں سے پاک کرے۔

ایکٹ

بموجب ایکٹ ۵ سنہ حال کے حکم ہے کہ ۳۰ تاریخ ماہِ حال سے ملا قرانی اور برہمن گنگا جلی والے کی خدمتیں موقوف کی جاویں اور ان لوگوں کو تنخواہِ ششماہہ بطور بخشش مل جاوے۔

باہتمام سید معین الدین چھاپا ہوا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۷۵ ۲۸ جون ۱۸۴۰ء یوم یک شنبہ جلد ۳

ص ا کالم ا

ترجمہ مضمون چٹھی

اخبار آگرہ مورخہ ۱۸ جون میں ایک چٹھی دیکھنے میں آئی ہے جو کہ در باب ظلم اور ستم اپنے کلکٹر کے، ایک شخص نے بھیجی ہے، ترجمہ اس کا لکھا جاتا ہے :

صاحبِ چٹھی لکھتا ہے کہ ہمارے صاحبِ کلکٹر بہت بے لیاقت ہیں اور کچھ در باب اموراتِ سٹلمنٹ اور رونیو کے نہیں جانتے ہیں۔ صاحب چٹھی بیان کرتا ہے کہ ہم نے خدمت گورنمنٹ کی پچیس تیس برس کی ہے اور اس قدر مدت میں ہمارا عہدہ درجہ بدرجہ بڑھا، لیکن ہمارا ماسٹر خوش ہوا موقوف کر دینے کو ہماری خدمتوں کو اور پھینک دینے کو ہمارے تئیں اُس بلندی سے جو کہ ہم نے پچیس برس میں حاصل کی تھی اور فقیر اور تباہ کر دینے کو ہمیں، اور قصور ہماری طرف یہ رکھا کہ تمھیں لیاقت کام کی نہیں ہے، (جس کام کو کہ ہم نے پچیس برس بہ ہوشیاری کیا اور کوئی خطا سرزد نہ ہوئی) مگر حقیقت میں مطلب اصلی اُن کا یہ تھا کہ اُن کے رفقا اور اپنے آوردہ اضلاعِ دور دراز سے آئے ہوئے ہیں اور صاحب کو پرورش اُن کی تہِ دل سے منظور ہے۔ بہت تعجب کی بات ہے کہ جب ایک اس وضع کا کلکٹر یعنی اپنے آوردوں کو عملہ میں بھرتی کرے تو پرانے اور کار کردہ اہلکار نالائق ہو جاتے ہیں، اور یہ ممکن نہیں کہ ایک نالائق اور بیوقوف اپنی بے استعدادی اور نالیاقتی کو صدہا حاکموں کے سامنے چھپاتا رہے۔ غرض کہ یہ بہت بیہودہ بات ہے۔ اس سے تو ایسے صاحبوں کو یہ کہنا مناسب ہے کہ تم لوگ استعفا پیش کرو، ہمیں اپنے آدمی بھرتی کرنے ہیں۔ ایک شخص غریب کے تئیں ناحق روٹی سے مایوس کرنا اور اپنے عملۂ بے استحقاق کو مقرر کرنا، محض بے رحمی اور ظلم ہے۔ یوروپین کمیونٹی گروہِ حکام اور خود گورنمنٹ کو چاہیے کہ بباعث بے دیانتی اور رشوت ستانی کے، عملۂ کچہریات کو بُرا نہ کہیں، کیونکہ جس صورت میں کہ ان لوگوں کو اپنے قیامِ علاقہ اور اس قلیل آمدنی پر کل کا بھی اعتبار نہ ہو، پس کیونکر یہ لوگ اخذ زر میں کوشش نہ کریں۔ اور چونکہ دیانت داری کے واسطے کچھ انعام بھی نہیں ہے، ناچار اُن کو ایک اور راہ جس میں کہ ان کا فائدہ متصور ہو، چلنی پڑتی ہے۔ ہر کوئی ہندوستانی کو نظرِ حقارت دیکھتا ہے، مگر تصدیق کرنے کو اس بات

کی لازم ہے کہ درمیان عہدۂ انگریز کے جو بہت تنخواہ پاتا ہے اور ایک غریب ہندوستانی اہلکار کے، بدلی ہو جاوے، اس صورت میں اگر وہ شخص انگریز دیانت اور امانت سے کام کرے اور بہ نسبت ہندوستانی کے اپنی نیکی دکھلاوے، تو البتہ ملامت واسطے ہندوستانی کے مناسب ہے۔ اور ایک شخص جو کہ عہدہ بے خوفِ موقوفی رکھتا ہے اور بہت بڑی تنخواہ پاتا ہے، اگر وہ مذمت کرے تو یہ بہت آسان بات ہے۔ اور علاوہ ازیں بالغرض دونوں شخصوں کو دو نوکر دونوں مذکور الصدر میں سے ایک حالت میں رکھو اور نتیجہ اس کا دیکھتے رہو اور جو بات اس کے واسطے ہو، وہی دوسرے کے واسطے بھی ہو، تب دیکھو کہ درمیان گورے اور کالے آدمی کے کیا فرق ہے، مگر اس صورت میں اتنا فرق ہوگا کہ ایک تو ظاہر رشوت خوار اور خراب دکھلائی دے گا، لیکن دوسرا باعث اپنی تربیت یافتگی کے سیانا پن اور ہوشیاری سے وہی کام کرے گا۔

مں کالم ۲

الحق کہ مضمونِ مندرجہ چٹھی ہماری رائے میں بھی درست ہے۔ ہندوستانی عملہ ناحق بدنام ہے۔ اگر ان کی تنخواہ بھی قرار واقعی ہو جاوے، اختیار ٹھہر جاوے، مثل عملگانِ انگریزی کے موقوفی بحالی ان کی منحصر ہو حاکمانِ نوی اقتدار پر، نہ ہر یک کلکٹر، مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹرِ ان نوآموز جوان عمروں پر، تو جو اوصاف انگریز لوگ انگریزوں کے بیان کرتے ہیں، وہ انھیں ہندوستانیوں میں ظہور پکڑیں۔ دیکھو کہ صدر، امینانِ اعلیٰ جو متصف ہیں ان باتوں سے جو کہ اوپر بیان کی گئیں، وہ کس دیانت سے نیک نامی سے کام کرتے ہیں، اور کارگذاری اکثروں کی اس میں شک نہیں کہ بدرجہا فائق پائی جاتی ہے بہتیرے انگریزانِ ہیولیٰ صورت سے۔

کثرتِ بھیڑیہ

یہاں چھاؤنی میں ان دنوں اس طرح کی کثرت بھیڑیوں کی سنی جاتی ہے کہ کبھی نہیں سنی۔ جہاں کہیں بھیڑ بھاڑ لوگوں کی دیکھو، یہی ذکر سنو۔ ایک رات سات بچوں کو لے گئے اور پھاڑ ڈالا۔ ایک لڑکے کا سر نواب ضمیر الدولہ آغا حیدر کی کوٹھی کے ہاں پڑا ہوا پایا معلوم ہوا کہ دھڑ تو بھیڑیے کھا گئے اور سر چھوڑ گئے۔ دوسرے دن تین چار اور بچوں کو لے گئے۔ کوئی روز خالی نہیں جاتا جو صدائے نالہ و آہ بچہ والوں کے گھر سے نہیں اٹھتی یقین ہے کہ حکامِ عصر واسطے رفاہ اپنی رعیت کے جلد بند و بست واسطے انتظام اس آفت ناگہانی کے عمل میں لاویں، کیونکہ لوگ بہت تکلیف اٹھاتے ہیں اور قریب ہے کہ یہی حال اب قرب و جوار شہر کے ہو جاوے۔ اب بھیڑیوں کے منھ کو لہو لگ گیا ہے، بغیر اس کے کہ ان کے مارنے کی تدبیر کی جاوے اور ان کا استیصال ہو جاوے، جان بچوں کی نہیں بچنے کی، اور خلقت تباہ ہو جاوے گی۔ سنا جاتا ہے کہ چھاؤنی میں بسبب جاری ہونے حکم مار ڈالنے کتوں کے، دیہات گرد و پیش کے کتے بھی بہت مارے گئے ہیں۔ چونکہ دیہات میں کتوں سے بہت محافظت ہوتی ہے، بسبب مرنے اور کم ہونے کتوں کے، کچھ عجب نہیں کہ زیادہ تر کثرت اور غلبہ بھیڑیوں کا ظہور پکڑے۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ حاکمانِ اعلیٰ یہاں کے بہمہ تن دل سے واسطے دفعہ اس آفت کے جلد مصروف ہوں۔

ص ۲ کالم

آگرہ

دریافت ہوا کہ اُس طرف بارش بارانِ رحمت الٰہی بہت ہوئی اور زمین لائق تخم ریزی ہوگئی۔

خبر تحقیق تھی کہ کپتان گریم صاحب طرف گوالیار کے جاویں گے واسطے روبکاری مقدمہ گنج راج سنگھ اور اس کے رفقا کے۔ دربار کاٹ منڈو سے انکار محض ہوا کہ انھوں نے مقام چمپارن میں کچھ فساد نہیں کیا تھا اور نہ ان کی طرف سے اس باب میں کچھ اشارہ تھا، بلکہ اہالیان دربار درباب مہم چین کے گورنمنٹ کی طرف سے بہت فکر اور تردد رکھتے ہیں۔

افغانستان

وہاں کی چٹھی سے واضح ہوتا ہے کہ لفٹنٹ ویبرڈ صاحب پیادگان ہندوستانی کے خیوہ میں مارے گئے۔ کہتے ہیں کہ یہ صاحب بہت اولوالعزم اور یگانۂ عصر تھے، کئی برس سے اُس طرف تھے اور وضع اور گفتگو مردمان ایشیا کی سی رکھتے تھے۔

بنبئی

اُس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوا کہ ان دنوں میں شہر عدن پر سات ہزار عربوں نے پھر حملہ کیا، اور یہ لوگ قرآن اٹھا کے آئے تھے کہ یا تو ہم عدن کو فتح کرلیں گے یا اسی مہم میں مرجائیں گے۔ غرض کہ مردمان مذکورین نے قریب نواخت ہین گھنٹہ صبح، شہر مذکور پر حملہ کیا۔ لیکن سپاہ انگریزی نے انھیں ایسا مارا کہ وہ فوراً پیچھے ہٹ گئے اور تین سو آدمی اُن کے میدانِ جنگ میں مارے گئے۔ اتواپ کپتان اولیور صاحب نے صف ہائے دشمنوں کو بچھا دیا۔ بیٹا سلطان کا بھی مارا گیا۔ کہتے ہیں کہ اسی شخص کی تجویز اور ترغیب سے یہ حملہ کیا گیا تھا۔

بھرت پور

واضح ہوتا ہے کہ ایک دفعدار اور کئی سپاہی مسٹر گریم صاحب کے معہ چند جاسوسوں کے بھرت پور میں گئے۔ واسطے گرفتاری مسمی ہٹیلا باگریہ کے، جو کہ سردار قوم باگریہ کا ہے۔ اور بموجب جاسوسوں کے، سُراغ باگریہ مذکور کا مقامِ قدم کھنڈی میں پایا، فی الفور اُس گھر کو محاصرہ کرلیا اور چاروں طرف سے راہ گریز نامبردہ کی بند کرکے، واسطے گرفتاری اس کی کے، کارپردازانِ سرکار سے اعانت چاہی۔ چنانچہ جمعدار کوتوالی معہ چند سوار پیادہ کے گیا اور بہت جدوجہد سے نامبردہ کو گرفتار کرکے حوالہ دفعدار مذکور کے کیا۔ کہتے ہیں کہ آدمی گریم صاحب کے بہت دنوں سے اس شخص کی تلاش میں تھے اور صاحب موصوف نے وعدہ کیا تھا کہ جو کوئی اس کا سراغ لاوے گا اور گرفتاری کروائے گا، اُسے سرکار سے انعام ہوگا۔ آخر الامر بعد بہت سی تلاش اور کوشش کے آدمیوں نے

صاحب موصوف کے اُسے گرفتار کر کے حاضر کیا۔

کلکتہ

صاحبِ زبدۃ الاخبار ازروئے اخبار کلکتہ کے لکھتے ہیں کہ بباعث انقضائے مدتِ مقرری گورنری ہندوستان کے نواب گورنر جنرل بہادر کو یہ مرکوزِ خاطر تھا کہ عنقریب یہاں سے کوچ کر کے دارالسلطنت انگلستان کو روانہ ہوں۔ لیکن پیشگاہِ ارکانِ دولتِ مملکت مذکورہ سے نواب ممدوح کو ایما ہوا کہ چند مدت اور بھی اسی ملک میں متوقف رہو، چنانچہ اسی سبب سے عزمِ روانگی صاحب ممدوح کا بالفعل ملتوی رہا۔

چند روز ہوئے کہ ایوانِ گورنری میں بتقریب سالگرہ ملکۂ انگلستان کے ایک بزمِ عالی آراستہ کی گئی اور اسبابِ عیش و عشرت مہیّا ہوا۔ امرائے بنگالہ اور انگریزانِ جلیل الشان اور سفیرانِ رؤسائے ہندوستان ہاں جمع ہوئے اور ساتھ دیکھنے رقصِ طوائف اور تماشائے آتشبازی اور استماعِ سرود کے بہت محظوظ اور مسرور ہوئے۔

جہازہائے جنگی

دریافت ہوتا ہے کہ جتنے جہاز مقامِ کلکتہ سے طرف چین کے روانہ ہوئے تھے، اُن میں سے تین جہاز اثنائے راہ میں طوفان اور تلاطمِ امواج سے ٹوٹ گئے اور تمام مال واسباب اُن کا ضایع ہوگیا۔ آخر کو اربابِ جہاز، جہازہائے مذکورین کو کشاں کشاں کلکتہ میں لے آئے۔ دریافت ہوا کہ دو جہاز اور بھی تباہ ہو کے مقامِ ساگر میں پہونچے ہیں اور عنقریب لنگرگاہِ کلکتہ میں داخل ہوں گے۔

ڈھاکہ

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوا کہ ۱۲ تاریخ ماہ گذشتہ کو وقتِ شب چوروں نے قفل دفترِ عدالتِ مقامِ مذکور الصدر کا توڑ کے، تمام کاغذات دفتر کے چرا لیے، مگر مکان مال خانۂ عدالت مذکور کا بھی برابر ہی تھا، وہ دست بردِ غارت گروں سے بچ گیا، ورنہ بہت نقصانِ سرکار متصور تھا۔

صاحب گنج

مقامِ مذکور میں بباعث وبائے ہیضہ کے بازارِ موت بہت گرم ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ دس بیس آدمی اس مرضِ خانہ خراب سے نہیں مرتے۔ لوگوں نے بخوفِ جان، ماکولات سے دوری اختیار کی ہے اور شب و روز خیال موت کا رہتا ہے۔

تباہیِ جہاز

بنگال ہرکارہ سے واضح ہوا کہ ایک جہاز محمولۂ اسبابِ تجارت، ریاست بمبئی سے علاقۂ سندھ میں گیا تھا جبکہ مقامِ مذکور میں پہونچا اور اسباب اُتارا گیا، تو جہاز مذکور پھر طرف بمبئی کے روانہ ہوا۔ اتفاقاً ایک

جگہ بباعث کمی پانی کے جہاز مذکور زمین میں دھنس کے رہ گیا۔ مردمانِ جہاز نے واسطے جہاز کے نکالنے کے بہت کوشش کی، کچھ موثر نہ ہوئی۔ جہاز اس قدر زمین میں دھنس گیا تھا کہ ہرگز نہ نکلا۔ آخرکار کشتیاں گورنمنٹِ بمبی سے آئیں اور بہزار خرابی راکبانِ جہاز کو اُس ورطۂ بلا سے نجات دی۔

اسٹانپ

سُپریم گورنمنٹ سے منظوری آگئی ہے کہ ذخیرہ کاغذاتِ اسٹانپ کا واسطے صرف شمالی اور مغربی اضلاع کے بالفعل تحت حکم کلکٹر الہ آباد کے رکھا جاوے اور وہاں سے موافق درخواست کے کچہریوں کلکٹری اضلاع مختلفہ میں بھیجے جاویں۔

چین

اہل چین نے احکام جاری کئے ہیں بایں مضمون کہ ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ درمیان بیڑہ جہازوں انگریزی کے، فایر ریفٹ وغیرہ واسطے جلادینے بیڑہ مذکور کے بھیجیں؛ پس اہلِ امریکا کو مناسب ہے کہ اپنے جہازوں کو بے کے راہ میں سے ہٹ جاویں۔ واضح ہو کہ فایر ریفٹ اُسے کہتے ہیں کہ ایک بیڑہ لٹھوں کا باندھ کے اور رال اور باروت وغیرہ اشیاء جلادینے والی اُس میں تعبیہ کرکے جہازوں میں دشمنوں کے بھیج دیتے ہیں اور اس طرح جہازوں، اور مال اسباب کو اُن کے جلا کے خاکستر کردیتے ہیں۔ الغرض اور احکام بھی جاری کئے ہیں اور مطلقاً خیال متابعتِ گورنمنٹ کا نہیں رکھتے ہیں۔

ہرات

وہاں کی چٹھیات سے مورخہ ۸ مئی کی واضح ہوتا ہے کہ لفٹنٹ رچمنڈ شکسپیر توپخانہ کے ۱۳ تاریخ ماہ مذکور کو طرف خیوہ کے روانہ ہوئے، بباعث تقرری ایبٹ صاحب کے۔

کہتے ہیں کہ سپاہ روس خیوہ سے چالیس پچاس منزل کے فاصلہ پر ہے۔

ایک اور چٹھی سے دریافت ہوا کہ سردار کہن دل خاں طہران میں مرگیا۔ اور یہ جو مشہور تھا کہ ایبٹ صاحب دریائے کسپیان کی طرف گئے ہیں سو انھوں نے مراجعت کی ہے۔ فوج روس بالفعل عزم آگے بڑھنے کا نہیں رکھتی ہے بیٹی دوست محمد خاں کی بخارا میں اپنے باپ کے پاس پہونچی ——— شاہ بخارا خان موصوف پر بہت عنایت کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ خان موصوف کو حکومت ضلع بلخ کی بھی بخشی ہے۔

زاوہ

سپاہِ متعینہ کدجا، جو کہ مردمان زاوہ پر شبخون مارنے کا ارادہ رکھتی تھی، وہ ارادہ موقوف رہا اس سبب سے کہ انھوں نے تمام شرطیں پیش کی ہوئیں قبول کرلیں تھیں۔ ایک گھنٹہ پیش از کوچ سپاہ انگریزی کے، چار سو افغان واسطے

کاٹنے ان کے غلہ کے مامور ہوئے، اور سپاہ اس بات پر معین تھی کہ جب تک تمام غلہ اٹھایا جاوے، تب تک مالکان غلہ کو دور رکھو اور ہرگز پاس نہ آنے دو۔

پشاور

ازروے ایک چٹھی کے دریافت ہوتا ہے کہ صاحب جلیل الشان کپتان میکشن صاحب بہادر مقام پشاور سے کوچ کر کے ملک دکھ میں داخل ہوئے ہیں، اور قریب چار ہزار سوار و پیادہ کے ہمراہ رکھتے ہیں اور منتظر خان بہادر وغیرہ کے ہیں، تاکہ بشمول مردمان الوس وغیرہ کے مردمان سنگوخیل کے تئیں تباہ اور خراب کریں۔

لاہور

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوا کہ ۸ تاریخ ماہ جون کو مہاراجہ والی لاہور نے ثمن برج میں اجلاس فرمایا۔ راجہ ہیرا سنگھ نے حاضر ہو کے عرض کی کہ پلٹن اور توپخانہ فدوی کا پشاور سے کوچ کر کے متصل گجرات کے پونہچا ہے۔ جو کچھ درباب اُن کے حکم ہووے بموجب اُس کے عمل کیا جاوے۔ حکم ہوا کہ بالفعل انھیں رخصت گھر کی دو، بشرطیکہ دسہرہ پر حاضر ہوں۔

عرضی رام کشن کاردار علاقہ کھائیر والے کی ملاحظہ ہوئی کہ سردار مان خاں گندہ والہ معہ بیٹے اپنے کے گھوڑے نذرانے کے لے کر فدوی سے رجوع لایا ہے۔ ۹ تاریخ صبح کے وقت مہاراجہ ممدوح نے باتفاق کنور شیر سنگھ کے مسند پر جلوس فرما کے، ۱۲ پلنگ نقرہ اور طلا کے معہ بالاپوش عمدہ بیش قیمت اور پوشاک زنانہ اور ظروف چاندی سونے کے اور ایک ہاتی اور ایک گھوڑا ساز دار اور پانچ ہزار روپیہ نقد وغیرہ اجناس بے قیاس کے، بتقریب ہرشیو دی مہاراجہ مرحوم کے، بموجب صلاح مدسودن پنڈت کے، برہمنوں کو سنکلپ کیا۔

وکیل سرکار آلووالہ نے عرض کی کہ آقا میرے نے بموجب خط حضور کے کندا سنگھ کمیدان کو معہ ایک ضرب توپ واسطے خالی کروانے مکانات سیکھ سنگھ کا کرٹ متوفی کے روانہ کیا ہے، چنانچہ رسید رائے گوبند جس وکیل حضور کی میرے پاس پہونچی ہے۔

۱۰ تاریخ کو صبح کے وقت مہاراجہ صاحب بارہ دری میں حویلی خاص کی تشریف لے گئے اور بتقریب روز ایکادشی کے، پانسو سبوچہ شربت نبات کے اور پانسو پنکھے بیش قیمت اور دو ہزار روپیہ ضرب کشمیر کے، مدسودن پنڈت سے سنکلپ کروا کے برہمنوں اور اکالیوں کو تقسیم کئے، چنانچہ برہمنوں اور اکالیوں نے درباب تقسیم زر مذکور کے پنڈت مسطور سے کچھ جھگڑا فساد کیا اور ایک اُنگلی پنڈت مذکور کی اُس ہنگامہ میں ٹوٹ گئی۔

پروانہ بنام رائے گوبند جس کے اس مضمون کا جاری ہوا کہ مکانات سیکھ سنگھ کا کرٹ متوفی پر دخل کارداران شیخ غلام محی الدین کا کروا دو۔

پروانہ بنام ونٹور صاحب بہادر کے جاری ہوا کہ پیش از شروع مہم برشگال کے معاملہ کوہستان کا اس طور پر کرو کہ کوئی دام و درم باقی نہ رہے، اور در صورتِ دیگر علاقجاتِ منڈی کو تحت و تصرف سرکار میں کر دو۔

ص۲ کالم ۱

اورنگ آباد

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوا کہ چند مدت سے ایک جنگل میں حوالی اورنگ آباد کے دو شیروں خونخوار نے مسکن اختیار کیا تھا اور بیلوں اور گھوڑوں لشکر کے تئیں اکثر لے جاتے تھے۔ مردمانِ قرب و جوار ہیبتِ شیرانِ خونخوار سے بہت ہراساں رہتے تھے۔ مرزا ذوالفقار علی بیگ نامی ایک افسران رسالہ متعینہ اس مقام کے سے ہیں، سو انھوں نے بارادہ زندہ دستگیر کرنے شیروں کے ایک پنجرہ لوہے کا بہت مضبوط بنوا کر اور اس میں تھوڑا سا گوشت رکھ کے رہگذر شیر میں رکھا۔ رات کے وقت شیر تلاشِ صید میں اس طرف نکلا اور چونکہ نہایت بھوکا تھا، گوشت کی طمع سے اندر پنجرہ کے چلا گیا۔ جبکہ راہ برآمد بند پائی، تو نہایت غصہ سے اس قدر چلایا کہ اُس کے صدمہ سے تمام جنگل میں زلزلہ ہو گیا۔ لوگ بخیال اس بات کے کہ شیر گرفتار ہو گیا، چوب و شلاق لے کے گئے اور شیر کو بند پایا۔ شیر نے بملاحظہ اجتماع آدمیوں کے از بس غضب ایسی جست کی کہ باوجود اس قدر مضبوطی کے بند بند پنجرہ کے جدا ہو گئے اور شیر خارہائے قفس سے زخمی ہو کے جنگل کو نکل گیا۔ دیکھنے والے کہتے تھے کہ ایسا بڑا اور زور آور شیر ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ اس کی ایک جست سے قفسِ آہنیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور آخر دستگیر نہ ہو سکا، اگرچہ خارہائے قفس سے زخمی ہو گیا تھا۔

ہوگلی

اخبار سے اس طرف کے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ حکام عالیشانِ صدر عدالت نے کسی مقدمہ میں حکم کو صاحب جج ہوگلی کے باطل اور بے جا سمجھ کے برعکس رائے ان کی کے حکم دیا تھا، اور صاحب جج نے بملاحظہ مسترد ہو جانے اپنے حکم کے، حکم سے صاحبانِ صدر کے بہت درہم و برہم ہو کے، وجوہات عدم تعمیل حکم کی لکھ بھیجیں۔ کہتے ہیں کہ جب عدم بجا آوری حکم مذکور سے بموجب لکھنے جج کے حکامِ صدر مطلع ہوئے، تو از راہ غضب تعدد بکاری بچند کلماتِ تہدید تحریر کی اور یہ تاکید لکھی کہ تم کو بجا لانا حکم حکامِ صدر کا واجب ہے اور در صورت عدول کے موجبِ مضرت۔ اگرچہ صاحبِ جج نے بموجب تاکید صدر انجام حکم کیا، مگر استغاثہ اس کا در باب تہدید لکھنے حکام صدر کے آگے حاکمانِ کونسل کے کیا۔ چونکہ صاحبانِ ضلع زیر حکم حکامِ صدر کے رہتے ہیں، نظر بریں ارباب کونسل نے حکم صدر کو بحال رکھا اور آیندہ کے واسطے یہ حکم دیا کہ جو کوئی صاحبانِ ضلع میں سے بار دیگر مرتکب ایسے فعل کے ہوں گے اور استغاثہ ارباب کونسل سے کریں گے، اُن کے واسطے خوب نہ ہوگا۔ اور یہ بھی سنا گیا کہ حکام صدر نے تین ہزار روپیہ بسبب دیر ہونے کے اجرائے ڈگری میں جج مذکور پر جرمانہ کیا۔

روس

از روئے تحریرات لفٹنٹ ایبٹ صاحب کے دریافت ہوتا ہے کہ خبر ورود روسیون کی مقامِ خیوہ میں محض غلط ہے اور بلکہ ان کا وہاں پہونچنا بچند وجوہ بہت محال ہے۔ ایک تو یہ کہ ان کے کیمپ میں قحط غلہ بہت ہے، دوسرے قزاق اور رہزن ان کی فوج کو طرح طرح کی زحمت پہونچاتے رہتے ہیں۔ اور علاوہ ازیں صدہا آدمی تکالیف گوناگوں سے جو کہ ان پر عائد ہے، پیمانۂ اجل پی چکے ہیں۔

دریافت ہوتا ہے کہ بموجب حکم شاہ روس کے، کتابیں ہر ایک علم اور فن کی ممالک غیر سے منگوا کے ۱۸۳۵ء میں زیادہ چار لاکھ جلد سے چھپوائی گئی تھیں، اور اب چند جلدیں کتب نقشہ جات اور تصویرات اور علم موسیقی کی بھی منگوائی ہیں۔ کہتے ہیں کہ بموجب حکم شاہِ ممدوح کے ایک سو سولہ کتابیں اور زبانوں کی زبان روس میں ترجمہ کروائی گئی ہیں، اور ہمیشہ علاوہ اخبارات وغیرہ کے سینکڑوں کتابیں علوم وفنون کی چھپتی رہتی ہیں۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے منکشف ہوا کہ ایک کشتیٔ دخانی فیروزپور سے گذر، پہلوِ علاقہ مہاراجہ والی لاہور میں جو کہ لدھیانہ سے پانچ کوس پر واقع ہے، لنگر انداز ہوئی۔ صاحب والا مناقب جوزف دیوی کنیگم صاحب معہ عملگانِ اجنٹی لدھیانہ اور وکلا اور شرفائے متعینہ مقامِ مذکور کے، واسطے دیکھنے کشتیٔ مذکور کے تشریف لے گئے۔ مہتمم جہاز نے واسطے خوشنودی خاطر صاحبِ موصوف کے، کئی دفعہ کشتی کو دریائے ستلج میں اِدھر اُدھر دوڑایا۔ مردمانِ پنجاب جنھوں نے کہ کبھی اس طرح کی کشتی نہ دیکھی تھی، بہت محظوظ ہوئے اور صنعتِ صاحبانِ ذیشان پر بہت تحسین و آفریں کی۔

چین

دریافت ہوتا ہے کہ جتنے جہاز مقامِ کیپ سے واسطے چین کے روانہ ہوئے تھے، ۲۰ اپریل کو مقامِ بندر ترنکفرنک میں پہنچے اور مشہور ہے کہ مسٹر الیٹ صاحب بہادر کو خدمت میر بحری کی ملی ہے۔ ملکۂ انگلستان نے اربابِ گورنمنٹ کو تاکید لکھی ہے کہ مہم چین میں بہت ہوشیاری اور دانائی کام میں لاؤ اور قطع نظر جنگ کے، ایسی تدبیریں کرو کہ واسطے فتح چین کے مفید ہوں۔ اس میں موجب نیک نامی اور شہرت کارروانی تمھاری کا اور خوشنودیِ خاطرِ مابدولت کا ہوگا ـــــ کہتے ہیں کہ والیِ چین نے بھی بہت تیاری لڑائی کی کی ہے اور مورچہ بندی کی رکھی ہے۔ اغلب ہے کہ بفور پہنچنے افواج انگریزی کے جنگ عظیم واقع ہوگی۔

باہتمام سید معین الدین چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۷۶ ۵ جولائی ۱۸۴۰ء یوم یک شنبہ جلد ۳

احکام

مسٹر ٹی سی لیبیس صاحب بطورِ قائم مقام جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر ضلع آگرہ کے ہوئے، جب تک کہ مجسٹریٹ کلکٹر وہاں کے امورات بندوبست میں مصروف رہیں گے۔

سید الہی بخش بموجب قانون پنجم ۱۸۳۱ء کے صدر امین اعظم گڈھ کے ہوئے۔

مسٹر جی۔ ڈبلیو بیکن صاحب سشن جج سہارنپور کے نے ۱۲ تاریخ جون سے پہلی تاریخ نومبر تک رخصت حاصل کی، بذریعہ سارٹی فیکٹ ڈاکٹر کے، اور مسٹر جے ڈبلیو کانکی صاحب بجائے اُن کے کام کریں گے۔

مسٹر جے۔ آر۔ بارنس صاحب کو وہ خاص اختیار حاصل ہوا جو کہ دفعہ دویم قانون سیوم میں ۱۸۳۸ء کے مندرج ہیں۔ مسٹر جی ٹی ٹامس جج صدر دیوانی اور نظامت عدالت الہ آباد کے بطورِ قائم مقام ممبر صدر سپیشل کمیشن کے ہوئے، تا انقضائے ایام رخصت مسٹر منکٹن صاحب کے۔

حضورِ والا

دستار اور قبائے کمخواب دو شالہ اور رقم جواہر مرزا لطیف بخش کو جو کہ بنارس سے آئے ہیں عنایت کئے اور اسی قدر مرزا ولی عہد بہادر نے نامبردہ کو عطا کیا۔ نامبردہ نے دو اشرفی حضور میں اور دس روپیہ مرزا ولیعہد بہادر کو نذر گذرانی۔

عرضی نواب تاج الدین حسین خاں کی آئی، بعدِ ملاحظہ دستخط ہوا کہ خاطر جمع رکھو، علاقہ تمھیں تفویض ہوگا۔

آٹھ عدد سردہ ولایتی بھیجے ہوئے کرنیل اسکنر صاحب بہادر کے مرشد زادوں کو تقسیم کئے۔

مرزا ہمایوں نے بیچ مقدمہ نواب تاج الدین حسین کے کچھ عرض کی، چنانچہ دو ہزار روپیہ واسطے نواب موصوف کے بھیجے گئے۔

دیوانِ عام میں مجلسِ مشایخ ہوئی، حضورِ انور بعد اختتام، تبرک تقسیم کرکے اور خلعت دے کر تشریف

لے گئے۔

بیس ہزار روپیہ واسطے خرچ سیر بھوپال والوں کے نواب حامد علی خاں سے قرار پائے ہیں، آمدنیِ دیہات سے مجرا ہوں گے۔

بیٹے نے ظہور علی شاہ فقیر کے بدھیاں پھولوں کی درگاہِ مدار صاحب کا تبرک حضورِ انور اور مرزا بلاقی کو پنھائیں، پچاس روپیہ نقد اور کچھ خوان وغیرہ لوازمہ نیازِ مدار صاحب ظہور علی شاہ کو عنایت کیے۔

یکم جولائی کو صاحب قلعدار نے حاضر ہو کے کچھ عرض کی۔

منشی جیون لال مرسلہ صاحبِ کلاں بہادر نے معہ کاغذات حاضر ہو کے کچھ عرض معروض کی۔

صاحبِ کلاں

خط بنام نواب امین الدین خاں کے جاری ہوا کہ اکبر آباد سے حکم آیا ہے کہ تنخواہ سپاہ کی بیباق کر کے راضی نامہ اُن کا حاضر کرو۔ من کالم

خط والی جھجر کا اس مضمون کا آیا کہ علی خاں چھوٹا بھائی میرا نگاہداشت فوج کی کرتا ہے، امید کہ اُسے ممانعت ہو جائے۔

بموجب روبکاری آمدِ رہتک کے، خط بنام بہادر جنگ خاں کے صادر ہوا کہ انتظام زمینداروں علاقے اپنے کا کرو تاکہ نقصان زراعتِ سرکار کا نہ ہووے۔

شرایع الاسلام

نواب تہور جنگ صاحب بہادر کی سعی اور کوشش اور اہتمام سے کتاب شرایع الاسلام کلکتہ میں بطرز مطبوع مطبوع ہوئی ہے۔ واسطے رفاہ تمام طالبانِ علومِ دینیہ کے، نواب صاحب ممدوح نے تقسیم کتب موصوفہ کی ہے اور بہت جلدیں صاحب چھاپہ خانہ کلکتہ کے پاس معرض بیع میں ہیں۔ ایک جلد کتاب مذکور نواب صاحب نے اس چھاپہ خانہ کے مہتمم کو بھی بطور ہدیہ بھیجی ہے۔ ہم بہت شکر کرتے ہیں نواب صاحب کا۔ فی الحقیقت کتاب بہت تحفہ چھپی ہے۔ چھاپہ حروف کا ہے۔ واضح ہو کہ جو کوئی خریدنا چاہے تو قیمت ہدیہ عسہ قرار پائی ہے، جس کو خریدنا منظور ہو تو وہ منگا سکتا ہے۔

جگھارا

وہاں کی چٹھیات سے دریافت ہوتا ہے کہ مہمات نے کرنیل والیس صاحب کی بفتح و فیروزی سرانجام پایا۔ والو خاں گرفتار ہوا اور خاص قلعہ میرہ کا بے جنگ، بدل قبضۂ اہالیان سرکار کمپنی میں آیا۔ حال مفصل یہ ہے کہ سپاہ انگریزی ۲۹ تاریخ مئی کو کابل سے کوچ کر کے غزنین میں پہنچی اور وہاں سے کوچ کر کے از راہ مسانی جتا باغ

اور راو باغار زمورخامیں پونہچی، اور یہاں سے کچھ سپاہ نے معہ توپخانہ کے کوچ کیا واسطے حملہ قلعہ میرو کے، اور کرنیل ولیس صاحب نے بخیال اس بات کے کہ تمام سپاہ بہت جلد نہیں پونہچ سکے گی، ہمراہی کرنیل نکلسن صاحب طرف قلعہ کے کوچ کیا؛ جبکہ یہ لوگ نزدیک قلعہ کے پونہچے تو دروازہ قلعہ کا کھلا پایا، بفور دیکھنے اس بات کے، بھتیجے کو میرو کے دستگیر کیا اور سواروں نے پیادہ ہو کے قلعہ پر قبضہ کیا۔ اہل قلعہ نے کچھ مقابلہ نہ کیا۔

کلکتہ

دریافت ہوتا ہے کہ دارالضرب مقامِ مذکور میں چوری ہوئی، بیاسی تولہ سونا چوری گیا۔

بالاسور

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اضلاع مقامِ مذکور میں قحطِ غلہ بدرجۂ اتم ہے، چانول بدقت فی روپیہ آٹھ سیر ہاتھ آتا ہے۔ گھاٹ کپتان مسٹر واکین صاحب واسطے تشفی اور پرورش غریب غربا کے بہت کوشش کرتے ہیں۔

عملہ کلکٹری

سنا گیا کہ گلزار عملہ کلکٹری میں ان دنوں خوب گل منازعت کھل رہا ہے، کچھ تعجب نہیں کہ اگر کوئی دن اس طرح یہ آب یاری نفاق رہی تو پھول ستیاناسی کا قریب مثل زمانِ سابق کے اپنا پھل دکھلاوے۔ ناظرین اخبار کو یاد ہوگا کہ زمانِ گذشتہ میں بھی اسی طرح کا نفاق اہالیِ عملہ میں پھیلا تھا تو اس طرح کی ہوائے وبائی اس بوستان میں چلی تھی کہ شاخ و بن عملۂ قدیمی کی یک قلم قلم ہو گئی۔ خدا خیر پیش کرے، اگر یہی حال ہے تو عنقریب اثر بادِ خزانی چہرہ ظہور کا دکھلاتی ہے۔ لیکن ایک بات کی خیر ہے، زمانِ سابق میں جو بادِ خزاں یک قلم چلی تھی، تو بڑا باعث اس کا یہ تھا کہ حاکم اوس وقت میں اوس محکمہ کا محض جدید ناواقفِ حقیقت حال اہالیِ عملہ سے تھا یعنی نیا بدلی ہو کر آیا ہوا تھا کہ بمجرد تبدیلی حاکم کے نفاقِ منافقین نے ظہور کیا اور آتش غضبِ حاکم کی تمیز تر و خشک کی نہ ہو سکی۔ اسی سبب سوکھی اور گیلی یکساں جل گئی۔ یہ بہت شکر ہے کہ اس زمانے میں حاکم اس محکمہ کا اوس طرح کا جدید اور ناواقفِ حال نہیں ہے، کیونکہ یہ صاحب بہت دنوں سے یہاں ہیں، وہ حال احوال رویۂ قیافۂ ہر ایک متنفس سے واقف ہو گئے ہیں، یقین ہے کہ تمیز قصور و بے قصور میں بخوبی کی جاوے گی۔ تفصیل اس اجمال کی بہت طول طویل ہے، اگر بالتشریح لکھی جاوے تو قریب تمام وسعت صفحۂ اخبار کی رک جاوے، اس واسطے قلم روک کر بطریقِ اختصار بالاجمال لکھا گیا، کیونکہ اس دفعہ اس قدر گنجایش نہ تھی۔

اکبرآباد

بچوری کا رسنگھ بہادر صدر الصدور آگرہ نے حضور لفٹنٹ گورنر آگرہ میں استعفا پنسن کی کی تھی، سو قبول ہوئی کیونکہ مدتِ معہودۂ پنسن ملازمت سرکار میں بسر کی ہے اور ہمیشہ امورات مامورہ اپنے کو کمالِ دیانت اور

خیر اندیشی سے سر انجام دے کر، پیش گاہِ حکامِ وقت سے اسنادِ نیک نامی حاصل کی ہیں، اور بباعث دانائی اور دیانت داری کے عہدۂ پولیس داری سے بتدریج عہدۂ صدر الصدوری تک پہونچے ہیں۔ اب خبر تحقیق ہے مولوی محمد علیم الدین خاں بہادر صدر الصدورِ اٹاوہ، بعد گذرانے استعفا بچوری مکند سنگھ بہادر کے، صدر الصدورِ آگرہ ہوں گے۔ کیونکہ ان صاحب نے عرضداشت از روئے عہدہ صدر الصدوریِ مقام مذکور، پیش گاہِ گورنر ممدوح میں کر کے منظور کروالی ہے۔

بھرت پور

اِن دنوں بموجب حکم مہاراجہ کے، مدار المہامِ ریاست بندوبست پرگنات اور جمع بندی دیہات اور مواضعات میں مصروف ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایامِ گذشتہ میں بباعث بے انتظامی عاملوں کے زرِ مصارف گانوں کا، برابر جمع مالگذاری کے رعایا سے لیا جاتا تھا اور رعایا ایک تو سنگینیٔ جمع اور دوسرے مصارفِ گانوں سے کہ وہ بھی برابر جمع سرکار کے ہوتا تھا، بہت زیر باری ہوتی تھی اور اس سبب مالِ واجب سرکار بھی ادا نہیں کر سکتے تھے؛ سو ان دنوں مدار المہامِ ریاستِ مذکور نے مصارف گانوں بھی بہت کم کر دیا اور جمع سرکار بھی بقدر وسعت اور مقدور زمینداروں کے مقرر کر دی۔ سو اغلب ہے کہ اب اس بندوبست سے جمع سرکار باقی نہ رہے گی۔

مئی کالم ۲

گیا

اخبار دربار مہتر جیت سنگھ بہادر راجہ گیا کے سے معلوم ہوتا ہے کہ قصبہ ٹکاری میں قلعہ میں اور مکاناتِ واقع تالاب میں، زمانہ سابق یعنی راجہ سندر سہائے بہادر کے وقت میں ملازمانِ نمک حلال نے بہت خزانہ جمع کیا تھا سو چند روز ہوئے کہ مہاراجہ مہتر جیت سنگھ بہادر نے بالکل خزانہ قلعہ کا اور مکاناتِ مذکور کا جو بہت سعی اور جانفشانی سے نوکرانِ نمک حلال نے جمع کیا، ہاتھیوں اور چھکڑوں پر بار کروا کے بحفاظت سپاہیوں کے، طرف صاحب گنج کے روانہ کیا۔ کہتے ہیں کہ چار روز تک برابر صبح سے شام تک خزانہ آتا رہا۔

چٹگام

دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں وبائے ہیضہ اور بخار کا مقام چٹگام میں بہت زور شور ہے۔ ابتدائے ایام تابستان سے آج تک ہزاروں آدمی اِن امراض مہلک سے راہی ملک عدم ہوئے ہیں اور پس ماندوں نے بہت زیر باری اٹھائی ہے، حتیٰ کہ کچہریات دیوانی اور فوجداری اور محکمۂ صاحب کمشنر بالکل بند ہیں، اور محلہ تجارِ انگریزی کا جو یہاں آباد تھا اس بلائے آسمانی سے ویران اور بے چراغ ہو گیا ہے۔ جیل خانہ کلکتہ میں بھی یہی حال در پیش ہے کہ ہمیشہ بیچارے قیدی لوگ بذریعہ ضمانت اس مرض کے، قید سے حاکمِ وقت کی نجات پاتے ہیں۔

انگلستان

واضح ہوتا ہے کہ وزرائے انگلستان نے، حاکمِ افواجِ مرسلہ ملکِ چین کو حکم بھیجا ہے کہ معہ جہازہائے جنگی حدودِ چین میں پہونچ کے، اول ناظمِ چین سے استدعا اس بات کی کرو کہ جس قدر گستاخی چینیوں نے نسبت کپتان الیٹ صاحب کے کی ہے، عوض اوس کے عذر خواہی کرو اور جتنا مال و متاع تجار کا تم نے ضبط کیا ہے وہ سب واپس کر دو اور یا قیمت واجبی اوس کی مالکانِ مال کو دو اور آیندہ کو ناظم مذکور سے ضمانت لو کہ بارِ دیگر ناظم یا اون کے کارپردازوں میں سے مرتکب بے ادبی نہ ہووے۔ اگر اہلِ چین ان باتوں کو قبول کریں گے تو البتہ لشکر انگریزی بے جنگ وجدل مراجعت کرے گا، اور نہیں تو چار ناچار ان کو لڑنا پڑے گا۔ سنا جاتا ہے کہ اب تک ۳۶ جہاز جنگی معہ افواج اور سامانِ جنگ کے روانہ چین ہوئے ہیں اور اگر ضرورت ہوگی تو اور جہاز بھی بھیجے جائیں گے۔

ترجمۂ خط آغا محمد ارسال بیگ

حق کالم

ایک خط اس ہفتہ میں ہم نے پایا، اوس پر مہر ہے جس میں یہ عبارت ہے (جناب عالی آغا محمد ارسال بیگ مرسلۂ حضرت امام مہدی ۱۲۴۶ھ ہجری) عنوان خط سے ظاہر ہے کہ مقامِ کوُل سے آیا ہے۔ ہر چند مضمونِ خط عجب خبط طول طویل ہے نہ جس کا املا درست ہے نہ انشا، ایک چھوٹا سا نمونہ اوس کا یہ ہے کہ لفظ مہدی ہادی جہاں لکھا ہے تو...... ظاہر ہے کہ اسم سے تو تذکیرِ مسمیٰ واضح ہے اور لفظِ مرسولہ برعکس اس کے دلالت کرتا ہے، لیکن بنظر اس کے کہ اوس میں درخواست ہے اندراج کی اخبار میں اور حتی الوسع بقدرِ امکان ردّ سوال نازیبا ہے اور بھی نظر بہ تفننِ طبعِ ناظرینِ اخبار، خلاصۂ خطِ مذکور مندرج ہوتا ہے۔ اول اوپر خط کے یہ دو سکہ جس طرح مرقوم ہیں، اوسی صورت سے لکھے جاتے ہیں:

سکّہ زد برہر دو عالم قبلۂ کون و مکاں   حامیِ دینِ محمد مہدیِ صاحب زماں

سکّہ زد در بحر و بر بازینتِ امواج و دیگ   مرسلہ مہدیِ عالی حضرتِ ارسال بیگ

خلاصۂ مضمونِ خط یہ ہے کہ ہم نے حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مصافحہ حاصل کیا اور عہدۂ رسول پر مامور ہوئے۔ حضرت مکہ شریف میں تشریف لاتے ہیں، تمھیں چاہیئے کہ اس خط کو دیکھتے ہی دو رکعت شکرانہ کی پڑھو اور جو مقدور ہو محتاجوں کو خیرات دو اور نذر نقد و جنس لے کے واسطے شرفِ مصافحہ کے حاضر ہو، اپنی عرضی واسطے حضرت علیہ السلام کے میرے پاس بھیجو، ہم بہت عرضیاں جمع کر کے حضرت کی خدمت میں بھیج دیتے ہیں۔ مابدولت نے ان دنوں میں شقجات اور فرمان امرائے ہندوستان مثل والی حیدرآباد اور وزیر لکھنؤ اور دارالخلافۂ شاہجہاں آباد وغیرہ کو واسطے اطلاع اس خبر کے بھیجے ہیں کہ وہ اس خبر سے خوش ہوں اور زرِ نذرانہ بھیجیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ تم اخبار میں یہ حال درج کرو کہ مشتاقانِ امام مہدی علیہ السلام خوش ہوویں۔ ہم نے بطریق بشارت کے لکھا۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس فقط۔

ناظرین اخبار کو یاد ہو گا کہ اکثر ذکر خیر ایک صاحب کا ہم نے درج اخبار سابق میں کیا ہے، جنھوں نے اپنا نام بندۂ بے حصر لکھا ہے اور ایک نیا مذہب موسوم بہ عبودیہ تراشا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہی ایک شخص اس زمانے میں اس فہم و ادراک کے اس شہر میں پیدا ہوئے ہیں اور کوئی ثانی ان کا نہ ہو گا، لیکن اب معلوم ہوا کہ زمانہ رطب و یابس سے مملو ہے، اس مرض میں اور بھی لوگ مبتلا ہیں۔ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَسَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا۔ یقین ہے کہ وہاں کے حکام کو خبر ہو۔ دا ایسے مبتلائے مرضِ دماغی کی ہو گی تو وہ وسعت صحنِ دارالشفا کو ان سے دریغ نہ رکھیں گے۔

مضمون خط جو مہتمم نے اس چھاپہ خانہ کے ارسال بیگ کو ارسال کیا:

میں نے پایا تمھارا ایک خط اور حرف بحرف اسے پڑھا۔ ہر چند بخیالِ قولِ شاعر (چو احمق در جہاں باقیست مفلس در نمی ماند) اپنی دانست میں مضمون تم نے خوب تراشا اور وزن خوب بھرا، لیکن میں یقین کرتا ہوں کہ کوئی احمق بھی اس ابلہ فریبی میں نہیں آنے کا، اور یہ کلمات خالی معانی سے، جو آگاہی دیتے ہیں آپ کے خلل دماغ پر، کوئی نادان و دانا باور نہیں کرے گا۔ ہر چند کھولنا ہونٹوں کا اور تحریک قلم، جواب میں ان باتوں کے بموجب قولِ بوعلی سینا۔ شعر ہیں میرے بھی خلل دماغ پر (کذا)، لیکن بتقاضیِ وجوب جوابِ خط، باقتضائے قولِ الکتابُ کالخطاب، چار و ناچار چند جملہ لکھتا ہوں:

ص کالم ۲

میں نہیں جانتا کہ آپ نے امامِ مہدی کس کو فرض کیا ہے، نہیں معلوم ہوتا کہ آپ مرد ہیں یا عورت، کیونکہ نام آپ کا دلالت کرتا ہے تذکیر پر لیکن لفظِ مرسولہ جو مہر میں آپ کی کندہ ہے اور عقل آپ کی، صاف ظاہر ہے کہ دال ہے تانیث پر۔ نہیں معلوم کس مکتب میں کس اسکول میں آپ نے تعلیم پائی ہے، کس شہر کی آپ کی پیدائش ہے، خراسان یا بداؤں یا گرسی یا جونپور۔ کیا مذہب آپ کا ہے اور کیا مشرب۔ بہت تعجب کی بات ہے، معاذ اللہ یہ کیسے امام مہدی تم نے بنائے ہیں جو تم جیسے عالم فاضل کو انھوں نے اپنا نائب کیا۔ اگر اسی طرح کا پیشہ اختیار کرنا تھا تو پہلے کچھ عقل بازار سے مول لے لی ہوتی۔ کاشکے علم و فضل کر ایہ ہی کو لیا ہوتا۔ تحریر حضرت کی یہ کچھ، تقریر جناب کی وہ کچھ، لوگ کیا خیال کریں گے، بجز اس کے کہ جب وزیر یہ کچھ ہیں تو بادشاہ بھی ایسے ہی ہوں گے۔ مثل مشہور ہے: جیسی روح ویسے فرشتے۔ طریقۂ اخذ و جر اور ہزاروں ہیں، چاہیے کہ راہِ کج مج سے درگذر یے۔ اگر مسلمان ہو تو لاحول و استغفار پڑھو، اگر ہندو ہو تو رام رام بھجو۔ نصاریٰ ہو تو حضرت مسیح سے مدد چاہو۔ بہر کیف ایک سنتِ مستقیم خاص پر قائم ہو کر اعانت و امداد خداوند حقیقی سے چاہو تاکہ ایسے وسوسوں سے نجات ہووے۔ قولِ مولوی علیہ الرحمہ یاد کرو۔ بیت:

این فسونِ دیو در دلہائے کج ؛ می رود چون کفشِ کج در پائے کج ۔ ان خیالات کو وسوسہ ہائے نفس امارہ سمجھ کر، توبہ و استغفار عمل میں لاؤ۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنفُسِنَا وَسَیِّأٰتِ قُلُوبِنَا وَاَعمَالِنَا۔ قول مرزا رفیع علیہ الرحمۃ آپ کے کان نہیں پڑا۔ بیت: شرط سلیقہ ہے ہر ایک امر میں ؛ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیئے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں کے چھاپہ خانہ میں ایک چٹھی انگریزی مقام قندھار سے پونہچی ہے، اوس کے مضمون سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ صرف قومِ غلزئی ہی صاحبانِ عالی شان سے منحرف نہیں ہوگئی تھی، بلکہ بعضے رئیس قندھار کے بھی اس طوفان بے تمیزی میں ان کے شامل تھے۔ اور قوم مذکور باتفاق رؤسائے قندھار کے یہ ارادہ رکھتی تھی کہ اگر فوجِ جنگی انگریزی واسطے کسی کام یا مہم کے مقامِ قندھار سے کسی اور طرف کو کوچ کرے، تو ہم فرصتِ وقت غنیمت سمجھ کے بقیہ فوجِ قندھار کو تباہ و خراب کریں۔ ان کا تو یہ ارادہ ہی تھا کہ اتنے میں فوج حضرت شاہ شجاع الملک کی مانند اجل ناگہاں کے اون پر حملہ لائی اور بہتوں کو گرفتار کرکے حوالہ فوج انگریزی کے کیا اور باقی لوگ بھاگ گئے۔

قوم اکالی

اخبار سماچار سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم اکالی بھی قوم سکھوں میں سے ہے اور معاش ان کی غارتگری اور ڈکیتی پر ہے۔ چند مدت ہوئی کہ بہت سے اکالی جمع ہوکے بہ ارادۂ غارتگری رات کے وقت طرف سرسہ کے روانہ ہوئے لیکن چونکہ دروازہ شہر کا بند ہوگیا تھا، اس لیے بے نیل مرام پھر آئے۔ قضائے کار اوس رات کاروانیانِ ایران و توران باہر شہر کے مقیم تھے، اکالیوں نے اون پر شب خون مارا اور نقد و جنس جس قدر کہ اون کے پاس موجود تھا لوٹ لے گئے، اور اکثروں کو جان سے مار ڈالا اور بہتوں کو زخمی کیا۔ جب کہ حاکم سرسہ اس حال سے آگاہ ہوا تو معہ فوج اور چوکیداروں کے شہر سے نکل کے چار طرف سے قوم مذکور کو محاصرہ کیا، آخر کار جنگ واقع ہوئی اور طرفین سے لوگوں نے دادِ شجاعت دی، اہلِ شہر نے قریب میں آدمیوں کے تئیں اکالیوں میں سے تہِ تیغ کیا اور سات آدمیوں کو زندہ دستگیر کرکے مقید زندان کیا۔ کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمیشہ سرسائیوں اور کاروانیانِ ایران و توران پر تاخت لاتے رہتے ہیں اور اکثر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو بھی ستاتے رہتے تھے۔ چنانچہ نظر بر فاہِ رعایا مہاراجہ متوفی نے ان کے واسطے جاگیر مقرر کردی تھی، بمصداقِ قولِ حضرت شیخ علیہ الرحمۃ: دہنِ سگ بہ لقمہ دوختہ بہ۔

تباہی جہاز

اخبار بمبئی سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں میں ایک جہاز لارڈ ولیم بنٹنگ نامی بباعث طوفان اور ٹکر لانے کے پہاڑ پر ٹوٹ کر تباہ ہوگیا۔ اگرچہ لوگوں نے اوس کے بچانے میں بہت کوشش کی اور اکثر کشتیاں دخانی بھی اوس کی

مدد کو گئیں لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بجز ڈگرانے کے مستول بادبان تختہ وغیرہ اشیائے جہاز ٹکڑے ہو کر گر پڑے۔ چاناچار ریفٹ یعنی بڑے لٹھوں کے باندھ کے قریب ڈیڑھ سو آدمیوں کے کنارے پر سلامت پونہچے اور اغلب تھا کہ تمام آدمی صحیح سلامت کنارہ پر پونہچ جاتے مگر چونکہ اونھوں نے شراب پی ہوئی تھی اور محض بیخود تھے، اس سبب اکثروں کو تو جہاز پر سے ہی موج لے گئی اور بعضے ریفٹ ہائے مذکور پر سے بعالم بیخودی پانی میں گر پڑے یا بہہ گئے۔ الغرض قریب پچاس آدمیوں کے لقمۂ نہنگ اجل ہوئے۔

اِسی اخبار سے دریافت ہوا کہ ایک اور جہاز کیسل ریک نام بھی قریب میں جہاز مذکور الصدر کے ایک پہاڑ پر ٹکر کھا کے تباہ ہو گیا، مگر اہلِ جہاز بذریعہ ریفٹ اور کشتیوں کے بچ گئے۔

مصر

اخبار دیار مصر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں محمد علی پاشا والی مصر مقام اسکندریہ میں استقامت پذیر ہے اور تمام ملک ۔۔۔۔ کی سرحدیں درست کی ہیں اور افواج جیسی کہ چاہیے مسلح اور آمادہ جنگ رکھتا ہے اور جس قدر مشاہرہ ہر ایک سپاہی کا اوس کے سرکار میں معین تھا اوس سے دوچند اور بعضوں کو سہ چند کر دیا ہے اور جو لوگ کہ اب نئے نوکر ہوئے ہیں اون کے واسطے بموجب دستورِ قدیم اپنی سرکار کے سوائے تنخواہ، خوراکِ سفر بھی مقرر کی ہے اور کارپردازانِ شام ویمن وغیرہ کو حکم بھیجا ہے کہ تیس ہزار سپاہی کار آزمودہ نوکر رکھو تاکہ وقتِ جنگ کام آویں۔ چنانچہ کارکنانِ اطراف وجوانب نے نگاہداشت جاری کی ہے۔ اور توپخانہ اور سلاح خانہ بھی شاہِ موصوف کا بہت ہے۔

درۂ خیبر

واضح ہو کہ صاحبِ والا مناقب کپتان میکشن صاحب بہادر جو واسطے انتظام درۂ خیبر اور انفصالِ مقدماتِ رہزنی اور بدکاری قوم سنگو خیل کے مقامِ لعل پور میں رونق افروز ہوئے تھے، سو تین چار روز وہاں توقف کر کے، ۵ تاریخ جون سنہ حال کو صاحبِ موصوف حسب الالتماس قوم مذکورہ کے برفاقتِ عبد الرحیم عرض بیگی واسطے تنبیہ قومِ باغی کے موضع پیش بولاک میں گئے۔ قوم سنگو خیل حضورِ صاحب میں حاضر نہ ہوئی۔ صاحبِ موصوف نے عرض بیگی مذکور کو ارشاد کیا کہ تم اس جگہ قیام کرو، اگر قوم مذکور اطاعت قبول کرے اور مال مغروقہ سوداگروں کا واپس دے دیوے، تو فبہا، والا باعانت فوج انگریزی کے اون پر حملہ کر کے اون کو جلا وطن کرو۔ صاحبِ موصوف یہ حکم دے کر پھر چھاؤنی لعل پور میں وارد ہوئے۔ کہتے ہیں کہ اب تک قومِ مذکور نے اطاعت نہیں قبول کی ہے اور عرض بیگی مذکور واسطے اظہار اس حال کے صاحب موصوف کے پاس گیا ہے۔

سفینہ ہائے دخانی

از روئے اخبار لدھیانہ کے دریافت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے ان دنوں چار کشتیاں دخانی ولایت سے

طرف ہندوستان کے بھیجی ہیں واسطے آمد و رفت دریائے سندھ اور ستلج کے۔ چنانچہ ایک اون میں سے یہاں پونہچی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بروقت جاری ہونے ان کشتیوں کے مسافروں کو بھی بہت آرام ہوگا اور اسباب تجارت بھی بحفاظت ایک جگہ سے دوسری جگہ پونہچا کرے گا۔

باہتمام سید معین الدین چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۷۷ ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

ص ۱ کالم ۱

حضورِ والا

جیون لعل منشیِ صاحب کلاں بہادر نے باریاب مجرا ہو کے اور کچھ کاغذ ملاحظہ کروا کے اور ایک عورت کو سامنے کر کے عرض کی کہ یہ عورت کہتی ہے کہ میری بیٹی محلِ حضور والا میں ہے۔ استماع فرما کے ایک خواجہ سرا ہمراہ کر دیا کہ محل میں ہو تو دلوا دو۔ خواجہ سرا نے معہ عورت کے محل میں بہت تلاش کی، مگر اوسے نہ پایا۔

مرزا شاہرخ بہادر نے مرزا فخرالدین سے فرمایا کہ پچیس ۲۵ ہزار روپیہ آمدنی دیہات کے دو برزائے موصوف نے جواب دیا کہ خرچ زرِ مذکور کا مجھ سے سمجھا کے لے لو۔

حضورِ انور نے دیبی سنگھ فرزندِ راجہ جے سکھ رائے کی طرف سے رقص طوائف کا ملاحظہ فرمایا۔

مکانِ آرائش محل بیگم صاحبہ میں تشریف لے جا کے فرمایا کہ دوسری تاریخ سواری حضور کی واسطے سیر گل فروشوں کے قطب صاحب کو جاوے گی، بشرطِ صحت کلی تمھیں بھی ہمراہ لے جاویں گے۔

یوم دوشنبہ کو صاحب کلاں بہادر واسطے ملازمت کے حاضر ہوئے، کچھ گفتگو درباب نواب گورنر جنرل بہادر اور مقدمہ تنخواہ مرزا تیمور شاہ اور مرزا زماں شاہ اور بند پرگنہ کوٹ قاسم کے ہوتی رہی۔

بیس ہزار روپیہ نقشہ تنخواہ میں کم تھے اور پچیس ہزار روپیہ واسطے سیر گل فروشوں کے مطلوب تھے، سو نواب حامد علی خاں نے ذمہ داری دونوں خرچوں کی کر لی، بایں شرط کہ آمدنیِ دیہات سے وصول کیا جاوے گا۔

مرزا ولی عہد بہادر نے عرض کی کہ نواب مرزا بیٹا مغل بیگ خاں کا مختاری سرکار بندہ کی چاہتا ہے، اور بیٹا رکن الدولہ کا بھی بابت مختاری کے دو ہزار روپیہ نذرانہ دیتا ہے۔ ارشاد ہوا کہ تمھیں اختیار ہے۔

مرزا محمود شاہ نے عرض کی کہ راجہ کیتھل نے ایک جریب بکارِ طلا و نقرہ اور ایک عرضی درباب طلب کبوتروں کے بندے کے پاس بھیجی تھی، صاحب کلاں بہادر اس بات سے ناراض ہوئے، چنانچہ بندہ نے جریب مذکور صاحب موصوف کے پاس بھیج دی اور بھیجنا کبوتروں کا بھی موقوف رکھا۔ ارشاد ہوا کہ جس میں مرضی

صاحب کلاں بہادر کی ہووے وہ کرو، خلاف رضا ان کی کے کرنا مناسب نہیں۔

اخبار قلعۂ مبارک سے معلوم ہوا کہ مرزا محمد بخش شاہزادہ نے بطریق اخبار حضور میں عرض کی کہ اہلکاران سرکار خورد برد کرتے ہیں اور ہرج کار سرکار کا ہوتا ہے، خصوصاً کنور دیبی سنگھ بہت خورد برد کرتا ہے۔ حضور انور یہ بات سن کر طرف مرزا شاہرخ بہادر کے متوجہ ہوئے۔ مرزائے ممدوح نے در جواب عرض کیا کہ تحقیقات اس امر کی پر ضرور ہے۔ چنانچہ اوسی وقت نواب حامد علی خاں اور کنور دیبی سنگھ وغیرہ اہلکاران حضور میں طلب ہوئے، مرزا الٰہی بخش اور مرزا اللہ بخش بھی موجود تھے۔ بخوبی مواجہہ طرفین کا ہوا۔ مرزائے مذکور نے بیان کیا کہ یہ شخص مبلغان ڈبل کو بدلوا کر رکھتا ہے۔ جب یہ بات اہلکاران خزانہ سے بخوب ترین وجہ تحقیق کی گئی، کچھ ثابت نہ ہوا۔ اس بات سے مرزا محمد بخش بہت نادم ہوئے۔ مِن بعد مرزائے مذکور نے بیان کیا کہ کاغذات اسناد موضع کیلہ کے اور ایک کاغذ مہری حضور والا، کہ اس کی پشت پہ مہر سیٹھن صاحب ہے، کنور دیبی سنگھ نے گیارہ سو روپیہ کو مرزا تیمور شاہ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ کنور موصوف نے بحلف جواب دیا کہ میں نے کاغذ مذکور کو نہیں بیچا۔ دلیل اس بات کی یہ ہے کہ میرے پاس وہ کاغذ موجود ہے، چنانچہ وقت سہ پہر کے گذران دیا اور کہا کہ کاغذ موضع کیلہ کے دفتر انگریزی میں داخل ہیں۔ ایک سوال گذراننے سے ہاتھ آ سکتے ہیں، کوئی شخص کیونکر اونھیں خرید سکتا ہے۔ اگرچہ مرزا محمد بخش نے شنکر داس کے تئیں بلوا کے بحلف گواہی دلوائی، مشار الیہ نے بیان کیا کہ کاغذ موضع کورادلی کے گیارہ سو روپیہ کو مرزا تیمور شاہ کے ہاتھ بیچے گئے، مگر کنور دیبی سنگھ سے کبھی اس بات میں کچھ گفتگو میری نہیں ہوئی ہے۔ القصہ سب آدمیوں کے سامنے خلاف گوئی مرزا محمد بخش کی اور راست بیانی کنور مذکور کی ثابت ہوئی۔

صحا کالم ۲

صاحب کلاں بہادر

عرضی اس مضمون کی حضور والا میں بھیجی کہ راجہ کیتھل نے ایک جریب بکار طلا و نقرہ واسطے مرزا محمود شاہ کے بھیجی ہے، کیفیت اس کی عنایت فرماویں کہ مرزائے موصوف اور راجہ کیتھل سے کیا واسطہ ہے۔ اور یک خط بنام وکیل راجہ مذکور کے بھی جاری کیا کہ تمھارا موکل مرزائے موصوف سے کیا واسطہ رکھتا ہے، کیفیت اس کی عرض کرو۔

خط بنام امین الدین خاں کے جاری کیا کہ ایک ہزار چالیس روپیہ بھیجے ہوئے تمھارے بطور امانت رکھے ہیں، زر باقیات بھیج دو تاکہ تنخواہ سپاہ کی تقسیم کی جاوے۔ خط شیر جنگ خاں کا ملاحظہ سے گذرا کہ عنایاتِ سرکار سے فیصلانہ بندہ کا جاری ہوا مگر تین ہزار روپیہ تنخواہ کے ذمّہ بہادر جنگ خاں کے باقی ہیں، وہ دلوا دیجے۔ چنانچہ اس مقدمہ میں خط بنام نواب موصوف کے روانہ ہوا۔

عرضی اہلکارانِ خالصہ شریفہ کی آئی کہ زرِ تنخواہ ہماری کا سرکار حضور والا سے وصول نہیں ہوا، چنانچہ

نقل عرضی بطلب کیفیت حضور میں بھیجی۔ یکشنبۂ گذشتہ کو باتفاقِ صاحبان ذیشان گرجا گھر میں نماز ادا کی۔

ص ۲ کالم ۱

لاہور

واضح ہوتا ہے کہ اہالیان سرکار لاہور در پردہ گورنمنٹ انگریزی سے منافقت رکھتے ہیں اور بیچ بھڑکانے شعلۂ فساد کے افغانستان میں ساعی ہیں اور اکثر سرکشانِ خیبر سے خط و کتابت رکھتے ہیں خصوصاً ایک سرکش اشتہاری کو کچھ روپیہ بھی بھجوایا ہے اور درہ میں ان کو پناہ دی ہے۔ ایک وکیل کنور نونہال سنگھ کا اوس طرف ہندوکش کے گیا تھا سو بر وقت مراجعت کابل میں گرفتار ہوا، گمان ہے کہ وکیل مذکور افواج روس میں گیا تھا۔ علاوہ ازیں کنور موصوف نے واسطے گذر نے سپاہ انگریزی کے بھی راہ لاہور سے اجازت نہ دی۔ الغرض بہمہ وجوہ خلاف آئینِ دوستی ظاہر ہوتا جاتا ہے۔

چین

راقمان اخبار لکھتے ہیں کہ تمام فوجِ خاص فغفور چین کی، ۷ لاکھ ۶۵ ہزار دو سو بیس ہے اور وقت ضرورت یا کسی مہم عظیم کے، رعایائے چین اور قوم مغول جو کہ کمک اور مدد چین والوں کی کرتے ہیں، تعداد ان کی خارج اندازۂ حساب سے ہے۔ اور یہ تمام فوج جو کہ خارج اندازۂ حساب سے ہے صرف بیچ جنگ میدان کے کام آتی ہے۔ فوجِ بحر بھی کم ایک لاکھ آدمیوں سے نہیں ہے، اور اس میں دو گروہ ہیں، ایک گروہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر دریائے خورد میں متعین ہے اور محافظت حدودِ ملک کی کرتا ہے اور گروہ دوسرا جہازہائے جنگی تو سو اٹھارہ اور ملاحان جہاز زیادہ اٹھانوے ہزار نفر سے ہیں۔ مردمانِ چین تعصب مذہب اور پاسِ دین اور عزت و آبرو اور ترقیٔ دولت و اقبال اپنے بادشاہ کا بہت کم رکھتے ہیں، اگر کوئی دشمن ملک غیر سے واسطے جنگ فغفور کے آوے تو سپاہی بباعث پابندیٔ اطاعت حاکم اپنے کے میدانِ جنگ میں جاتے ہیں، اور ناچار اپنا سر دیتے ہیں۔ معلمانِ جہاز اگرچہ علوم جہاز رانی سے بہت کم آگاہی رکھتے ہیں مگر دعوے بہت کرتے ہیں اور معلمانِ جہازہائے فرنگ سے ہرگز برابری نہیں کر سکتے ہیں۔ تمام ممالک چین میں ہمگی ایک ہزار اور پانسو بہتر بڑے اور آباد شہر ہیں اور قصبات دیہات اور مواضعات کا تو کچھ حساب نہیں۔ علاوہ ازیں سینکڑوں معبد، پل وغیرہ عمارات عالی بہت سی ہیں اور تعداد باشندگان تمام ممالک چین کی معہ سپاہ و رعیت تین سو تینتیس کروڑ بیان کرتے ہیں۔

وفات

زبدۃ الاخبار سے واضح ہوتا ہے کہ سر ہنری فین صاحب بہادر جو کہ سابق میں سپہ سالارِ لشکرِ انگریزی کے تھے، مقام بمبئی سے جہاز پر بیٹھ کے ساتھ کمال تمنائے ملاقات دوستوں اور عزیزوں کے انگلستان

ص ۲ کالم ۲

کو جاتے تھے، قریب نصف راہ کے بیمار ہو گئے اور کچھ علاج معالجہ اطبا کا سود مند نہ ہوا، مزاج نے مرکزِ اعتدال سے انحراف کیا بلکہ معالجہ سے مرض روز افزوں ہوا، آخرکار صیادِ اجل نے مرغ روح صاحبِ موصوف کو اپنے دام میں گرفتار کیا ـــــ کہتے ہیں کہ یہ صاحب شجاعت اور کشور کشائی میں ناموران مملکتِ انگلستان میں سے تھے اور اکثر مہامِ عظیمہ میں خشکی اور دریا کے دادِ مردانگی دی تھی، ایسے سردار کے جانے سے اہلِ انگلستان کو بہت حسرت ہے۔

چندن نگر

واضح ہو کہ مقام چندن نگر کہ اوسے فراسدانگاہ بھی کہتے ہیں، دار السلطنتِ کلکتہ سے جانب شمال دس کوس پر کنارہ دریائے بھاگیرتی کے واقع ہے اور عہدِ سلاطین ہند سے یہ مقام فرانسیسیوں کے قبضہ میں ہے اور ایک گورنر شاہِ فرانس کی طرف سے یہاں رہتا ہے ـــــ ان دنوں حکامِ سپریم کورٹ کلکتہ نے ڈاکٹر وسلی ڈن صاحب کے تئیں کچھ زر جرنیل مارٹن صاحب کالے کے وہاں بھیجا جو ندکہ واسطے غریب غربا کے محکمۂ مذکورہ میں امانت رکھا ہوا ہے تاکہ وہاں کے غربا کو تقسیم کریں۔ گورنر نے وہاں کے جو خبر آنے ڈاکٹر اور تقسیم زر کی سُنی، تو کثرتِ حرص سے دندانِ طمع تیز کر کے، ڈاکٹر مذکور کو پیام بھیجا کہ زر مذکور ہمارے حوالہ کرو۔ ڈاکٹر نے کہ بھیجا ہوا حکام سپریم کورٹ کا تھا، قبول نہ کیا۔ گورنر مذکور نے اس بات سے غضبناک ہو کے ڈاکٹر مذکور کو مقید کیا اور تمام زر اپنے خزانہ میں داخل کیا۔ ڈاکٹر نے کچھ چارہ نہ دیکھ کے، حضورِ نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ میں تمام کیفیت اور ماجرا لکھ بھیجا۔ نواب ممدوح نے بفور ملاحظہ عرضی کے گورنر چندن نگر کو لکھ بھیجا کہ جلد ڈاکٹر وسلی ڈن صاحب کو قید سے رہائی دو، ورگرنہ فوج ظفر موجِ انگریزی واسطے استخلاص ڈاکٹر موصوف کے بھیجی جاوے گی۔ دیکھا چاہیئے کہ گورنر چندن نگر کیا معاملہ پیش کرتے ہیں، انشا اللہ بروقت دریافت ہونے کے حال مفصّل لکھا جاوے گا۔

عدن

از روئے ایک چٹھی کے دریافت ہوتا ہے کہ ۶ تاریخ ماہ جون کو خبر تھی کہ ایک اور حملہ چھ ہزار آدمیوں کا عدن پر ہوگا، بفور استماع اس خبر کے، سپاہی ذوبیا نام جہاز کے فصیل ترکی پر بھیجے گئے تاکہ چارج جہاز اتواب کا جو کہ کنارہ پر دریا کے مقیم تھا رکے، حریفوں کو آنے نہ دیں۔ لوگ وہاں کے بباعث کھانے شکست ہائے پے درپے کے، شدّتِ غصہ سے دیوانہ ہو گئے ہیں۔ پہلی لڑائی میں جو اسباب انھوں نے لوٹا تھا وہ آپس میں تقسیم کر لیا تاکہ وہ بطریق یادگار رہے اور واسطے آیندہ کے اوس سے لوگوں کو ترغیب ہو واسطے جنگ انگریزوں کے۔

لیہج نام ایک شخص کو اونھوں نے بعلّت خبر رسانی اون کے حملہ کے قتل کیا بلکہ زیادتی غصہ سے ہر ایک شخص نے مردمان مذکورین میں سے اوسے خنجر سے چھید ڈالا اور طرح طرح کی عقوبت دکھلائی۔

کیرو

وہاں کے خطوط سے دریافت ہوتا ہے کہ مصر میں وبائے ہیضہ کا بہت غلبہ ہے، حتیٰ کہ جہاز ہائے انگریزی اور فرانس میں بھی وبائے مذکور دوڑ گئی ہے۔ جہازات تجارت جابجا ٹھہر گئے ہیں اور بعضے اپنے مقاموں کو واپس ہٹ گئے۔

اندور

وہاں کی چٹھیات سے منکشف ہوتا ہے کہ صاحب والامناقب جلیل الشان لفٹنٹ کرنیل سر کلاڈ ویڈ صاحب بہادر سی۔ بی۔ ۱۷ تاریخ جون سنہ حال کو بخیر و خوبی رونق افروز مقام اندور کے ہوئے۔ واضح ہو کہ پیش از داخل ہونے صاحب موصوف کے مدار المہام ریاست راجہ صاحب فرمانروائے اندور معہ اور سرداروں اور امیروں اور وکلائے و روسائے اوس نواح کے واسطے استقبال صاحب ممدوح کے گئے اور بہت عزت و تعظیم سے آئے۔

کشمیر

صاحب اخبار اوس نواح کے احوال مقام اسگردوں کا اس طرح لکھتے ہیں کہ زور آور سنگھ وزیر اور معتبر راجہ گلاب سنگھ جموں والے کا اسگردوں میں پونہچا، تمام ملازم راجہ احمد شاہ کے واسطے سلام وزیر مذکور کے حاضر ہوئے اور خود راجہ احمد شاہ بھی لاچار ہو کر واسطے وزیر کے استقبال کے قلعہ سے باہر آیا وزیر مذکور نے فی الفور راجۂ موصوف کو گرفتار کر کے پابجولاں قید کیا اور قبایل کو بھی اوس کے مقید کیا۔ دو بیٹے راجۂ موصوف کے اوس بلا سے بچ کے طرف کشمیر کے چلے گئے۔ سنا جاتا ہے کہ ناظم کشمیر خاطرداری اون کی بہت کرتا ہے۔

خیبر

معلوم ہوتا ہے کہ سعادت خاں مہمند بہمہ وجوہ طمانیت خاطر حاصل کر کے، بحسب صلاح وقت، واسطے استسعاد سلام اور خدمتگذاری شاہ جم جاہ حضرت شاہ شجاع الملک کے مستعد ہوا ہے۔ مشہور ہے کہ شاہ ممدوح ارادہ رکھتے ہیں کہ سات آٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر خانِ مذکور کو بطریق انعام مرحمت کریں۔

کپتان میکشن صاحب بہادر آگے مقام بلاق کے خیمہ زن ہو کر مردانِ سنگوخیل سے معاملہ کر رہے ہیں۔ اگر قوم مذکور قبول کرے گی تو فبہا اور نہیں تو اون کے حق میں خوب نہ ہوگا۔ صاحبِ موصوف نے قوم مذکور کو رخصت دو روز کی دی ہے تاکہ آپس میں مشورہ کر کے جواب اس بات کا دیں، سو دیکھا چاہیے کہ اون میں کیا صلاح ٹھہرتی ہے۔ ص ۳ کالم ۲

قندھار

ظاہر ہوتا ہے کہ چند خوانین قندھار نے عرصہ پانچ مہینے سے علاقہ لوہاٹ میں سکونت اختیار کی ہے۔ مرداراسلطان محمد خاں نے خوانین مذکورین کو لکھ بھیجا ہے کہ تمھارے تئیں حضورِ مہاراجہ صاحب میں حاضر کر کے، اگذارہ

تمھاری معاش کا بخوبی کروا دوں گا۔ چنانچہ افواہ ہے کہ سردارِ مذکور آج کل میں داخل لاہور ہوگا۔

پشاور

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوا کہ جرنیل اونطائلہ صاحب بہادر نے زمینداران قومِ اودزئی اور بارزئی کو حکم دیا ہے کہ پیشتر اس سے تم لوگ روپیہ ضرب کشمیر کا دیتے تھے، اب حکم سرکار ایسا آیا ہے کہ بموجب آئین وقانون مروجہ سرکار کے، روپیہ سکۂ نانک شاہی کے سرکار میں ادا کیا کرو۔ مزارعوں نے اس بات سے جلاوطنی اختیار کی۔ صاحبِ موصوف نے دیہات کو اون متمردوں کے آگ لگا دی۔

خیوہ

واضح ہوتا ہے کہ عمر، علی قلی خاں رئیسِ خیوہ کی ۴۵ برس کی ہے اور چودہ برس سے مسندِ ریاستِ خیوہ پر رونق افروز ہے۔ اکثر صفاتِ حمیدہ رکھتا ہے۔ توجہ خاطرِ خانِ موصوف کی طرف بجا آوری احکامِ شریعت اور نصفت اور دلدہی مظلوموں اور استیصال سرکشوں اور متمردوں کے بہت مصروف ہے۔ چنانچہ اس سبب قوم ازبک اور ترکمان جو کہ ہمیشہ سے پیشۂ غارتگری رکھتے ہیں، خان موصوف سے عناد رکھتے ہیں۔ خان موصوف ہر روز علی الصباح دربار میں اجلاس کرتا ہے، اور اس وقت علما اور فضلا باریابِ ملازمت ہو کے، مقدماتِ ریاست میں عرض معروض کرتے ہیں اور بموجب رائے صواب اندیش خان موصوف کے، سربراہیِ امورات میں مصروف ہوتے ہیں۔ تمام رعایا خوش ہے اور ترقیِ دولت اپنے حاکم کی چاہتی ہے۔ رحمان قلی نامی ایک بھائی رئیس مذکور کا ہے، حکومت حصارہ کی اوس کے سپرد ہے۔ یہ شخص ہمیشہ درپے تخریب ریاست اور گرفتاری رئیس مذکور کے ہے، لیکن چونکہ رعایا رئیس مذکور سے بہت خوش اور راضی ہے، اس سبب مراد رحمان قلی مذکور کی نہیں برآتی اور رئیس مذکور بے دغدغہ اپنی ریاست پہ قابض ومتصرف ہے۔

بالاسور

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اضلاعِ مقامِ مذکور الصدر میں قحطِ غلہ بدرجہ اتم ہے۔ چانول بدقت اور بدشواری فی روپیہ آٹھ سیر ہاتھ آتا ہے۔ گھاٹ کپتان مسٹر واکھن صاحب واسطے تسلی اور پرورش غریب غربا کے بہت کوشش کرتے ہیں۔

ص ۴۴ کالم ا

رنگون

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں ملک برہما میں سرکشی ہو رہی ہے اور اغلب ہے کہ لوگ تھاراوادی والیِ برہما کو چین نہیں لینے دیں گے، جیسے کہ اونھوں نے اب تک عہدِ امن وامان میں عمر بسر کی ہے۔

کلکتہ

از روئے مسٹر کلفارلین صاحب کے پمفلٹ یعنی کتاب نقشہ جات پولیس کے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ تعدادِ مردمانِ شہر مذکور الصدر کی دو لاکھ انتیس ہزار سات سو پانچ شمار کی گئی ہے۔ اور تعداد اون لوگوں کی جو کہ ہر روز نواحتِ چار گھنٹہ صبح سے شہر میں آتے ہیں اور بعد گیارہ بجے رات کے چلے جاتے ہیں، ایک لاکھ ستر ہزار ہے۔

افغانستان

اوس نواح کے خطوط سے دریافت ہوا کہ افواج روس ایک جگہ ہی پر مقیم ہے اور آگے بڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ کہتے ہیں کہ سبب اس کا یہ ہے کہ اہالیانِ گورنمنٹ نے بنظر اس بات کے کہ افواج روس اولٹی پھر جاوے ایک نو سردار خیوہ کو ترغیب دی ہے واسطے آزاد کردینے مردمانِ روس کے جو کہ اوس کے ہاں قید ہیں، کیونکہ باعث فوج کشی کا وہ لوگ یہی بیان کرتے ہیں۔ اور اگر اس صورت میں افواج روس آگے بڑھے گی تو سپاہ ظفر پناہ انگریزی اوس سے بمقابلہ پیش آوے گی۔

کابل

سنا جاتا ہے کہ عنقریب سپاہ جو کہ تابع حکم کرنیل والیس صاحب کے ہے، کابل سے چھاؤنی کو مراجعت کرے گی۔ یہ سپاہ بروزِ شمول کپتان اندرسن صاحب کے ڈیٹچ منٹ سے بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ تعداد اوس کی اب زیادہ تین ہزار آدمیوں سے ہے۔ اکثر قلعہ اور گڈھیاں سرکش سرداران کی مسمار کی گئیں اور کسی نے مقابلہ نہیں کیا۔ سلطان محمد خاں بڑا سردار سرکشوں کا چند آدمیوں سے بھاگ گیا ——— والو خاں اور میرو خاں وغیرہ سب مقیدِ زندان ہیں۔ ہم بہت افسوس کرتے ہیں سننے سے اس بات کے کہ بعضے سرکش ضرور تا کمپو میں پھانسی پاویں گے۔

رام پور

مسٹر کمشنر روبن سن صاحب ۲۴ تاریخ جون کو واسطے ملاقات نواب صاحب والیِ رام پور کے گئے۔ اور لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ صاحبِ موصوف نواب صاحب ممدوح کو یہ بات سمجھانے گئے ہیں کہ سپاہِ انگریزی کو واسطے روکنے سرکشی اور فساد مفسد پٹھانوں کے جنھوں نے کہ سرکشی کی ہے، بلاؤ ——— رجمنٹ ۲۱ ہر لحظہ منتظرِ صدورِ حکم واسطے روانگی رام پور کے رہتی ہے۔

کہتے ہیں کہ بیس لاکھ روپیہ نقد اور جواہرات وغیرہ نواب صاحبِ موصوف کا تو ان کی ہمشیرہ کو دیا جاوے گا، لیکن ملک بعد نواب صاحب کے قبضۂ اہالیان سرکار کمپنی میں آجاوے گا، بباعث نہ حاضر ہونے ایک وارث کے واسطے مسندِ رام پور کے۔ انشاءاللہ آیندہ جو کچھ حال دریافت ہوگا درجِ اخبار ہوگا۔

کالم ۲

صاحب گنج

اخبار الکبیرسے واضح ہوا کہ چند روز سے رانا صاحب فرمانروائے اودے پور واسطے پرستش معابد کے مقام گیا میں وارد ہیں اور ہر مقامِ معابد میں رسومِ پرستش بطور رانا صاحب بیکنٹھ باسی کے جو کہ سابق میں واسطے زیارت گیا جی کے تشریف لے گئے تھے، دیتے ہیں۔

مقامِ مذکور میں ایک پاسبان کے گھر میں خوک نے بچے مانند بچہ ہائے فیل کے جنے اور سب نشان ہاتی کے سے اون میں موجود ہیں۔ راقمِ اخبار مذکور لکھتے ہیں کہ میں نے واسطے تصدیق اس خبر کے ایک آدمی ملازمِ چھاپہ خانہ کو واسطے دریافت اس حال کے بھیجا تو حقیقت میں معلوم ہوا کہ خبرِ مذکور صحیح ہے۔ الحق قدرتِ حق سے سب کچھ نزدیک اور ممکن الوقوع ہے، لیکن وقوع ایسی واردات اور عجائبات کا، کہتے ہیں کہ اشارہ ہے قہرِ خدا سے۔ اور نتیجہ اس کا کچھ اچھا نہیں۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ تمام ممالک ہندوستان سے شکایت عدمِ بارش اور قحط غلہ کی سنی جاتی ہے اور اب تک بارش جیسی کہ مفید زراعت ہو، کہیں نہیں ہوئی۔

مسقط

ناظرینِ اخبار پر واضح ہو کہ زمانۂ سابق میں درمیان شاہ انگلستان اور امامِ مسقط کے ۲۹ اگست ۱۸۲۲ء میں قطعہ عہد نامہ متضمن چند شرائط، بمدد کپتان مارسن صاحب کے لکھا گیا تھا۔ چنانچہ منجملہ شرطوں کے ایک شرط یہ بھی لکھی گئی تھی کہ مردمانِ عرب کو امامِ مسقط ضبط و منع کریں کہ دیار انگلستان میں جاکر بردہ فروشی نہ کیا کریں۔ چنانچہ چند مدت تک تو یہ شرط بحال رہی، ان دنوں قومِ عرب نے نقضِ عہدِ مذکور کیا اس واسطے کارکنانِ گورنمنٹ نے امامِ مسقط کو اس حال سے خبر دی۔ امامِ موصوف نے باستماع اس خبر کے، کارکنانِ گورنمنٹ کے تئیں اجازت دی کہ جو شخص قومِ عرب میں سے ملک مقبوضہ تمھارے میں جاکر مرتکب اس فعل کا ہو، اوس شخص پر جرم ثابت کرکے، ہمارے پاس بھیج دو کہ، تدارک اوس کا ہماری سرکار سے کیا جاوے گا اور ممالک محروسہ میں، اپنے امام ممدوح نے قومِ مذکور کو حکم عام فرمایا ہے کہ واسطے خرید و فروخت غلام اور کنیزکوں کے اپنے دیار میں تم لوگوں کو منع نہیں ہے، تاکید اس بات کی کی جاتی ہے کہ کوئی شخص ملک مقبوضہ میں گورنمنٹ انگریزی کے جاکر بردہ فروشی نہ کرے۔ درصورتِ عدولِ حکم، سزا پاؤ گے۔

باہتمام سید معین الدین سپرنٹنڈنٹ چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لہ عہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۷۸ ۱۹ جولائی ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

مں کالم ۱

اشتہارات

رسالہ صرف موسوم بہ قمقام

ایک رسالہ بیچ علم صرف کے، تصنیف نصر اللہ خاں صاحب ہمشیر زادہ فتح خاں بن ..... خاں، الخلیل الخورجی کہ نو تصنیف ہے، اس چھاپہ خانہ میں چھپا ہے، مقدار دو جزو کے ہے، نہایت مبسوط و مختصر ہے، ایک دریا کو کوزہ میں سمایا ہے، جس کو منظور ہو سپرنٹنڈنٹ سے منگالیوے، طیار موجود ہے قیمت مقررہ ۸ر

بارش

بہ سبب نہ ہونے بارش کے خلقت بہت ہراساں ہو رہی تھی، بنیوں نے ایک بہانہ دیکھ کے ظہور اپنے مافی الضمیر کا کرنا شروع کیا تھا یعنی ہر روز نرخ غلّہ کا گھٹانا اختیار کیا تھا، لال جوالی گیہوں اٹھارہ سیر کر دی تھی، لیکن بہت شکر خداوند حقیقی کی درگاہ میں کہ شب جمعہ، ۱ ماہ حال کو خوب بارش ہوئی، پھر رات رہے سے پہر دن رہے تک چار پہر کامل زور و شور سے برستا رہا۔

چھاؤنی

واضح ہوتا ہے کہ رجمنٹ ۴۶ میں حکم بھرتی سپاہیوں کا واسطے پورا کرنے تعداد رجمنٹ کے آیا ہے اور تاکید ہے کہ جلد تر نگہداشت کرو۔ اور سنا جاتا ہے کہ رجمنٹ مذکور معہ رجمنٹ ۱۹ اور رجمنٹ ۳۳ کے مقام میرٹھ سے طرف کابل کے روانہ ہوگی۔ صاحب اسسٹنٹ کمشنری جنرل میرٹھ کے تئیں حکم ہے کہ چھکڑے اور گودام کا سامان جلد تیار کرو۔ واسطے سپاہ کے جو کہ ماہ اکتوبر میں دہلی سے روانہ ہوگی۔ انشاء اللہ مفصل حال اس کا پرچہ آیندہ میں مندرج ہوگا۔

جے پور

واضح ہوتا ہے کہ میجر تھورسبی صاحب بیچ انتظام ملک کے بہت ساعی ہیں اور بتدابیر صائبہ بیچ فہمایش غارتگروں اور مفسدوں کے بہت کوشش کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ غارتگری سے باز آویں، لیکن ہم بہت افسوس کرتے ہیں سننے سے اس بات کے کہ صاحبِ موصوف کے سمجھانے نے اون کو کچھ اثر نہیں کیا اور نہ امید ہے کہ کچھ اثر کرے۔ ایک نمونہ اون کی بدذاتی کا یہ ہے کہ ہری سنگھ نام ایک قزاق کے تئیں میجر موصوف نے بلواکر اوس کی فریاد سُنی، قزاقِ مذکور نے بعض زمینداروں کی زمینوں پر دعوی کیا، اور جبکہ میجر موصوف نے اون کے دلوانے میں انکار کیا، تو جے پور سے چار کوس پر جاکے اول تو ایک مہاجن کا بہت اسباب لوٹ لیا اور بعدازاں ایک گانو میں آگ لگادی اور اس ہنگامہ میں سینکڑوں جانیں جاتی رہیں۔ بعض مفسدوں نے قلعہ کھنتری میں پناہ لے کر پرانے کامداروں کو نکال دیا اور میجر موصوف کو دھمکانا شروع کیا، چنانچہ ایک سپاہ بسرکردگی میجر فاسٹر صاحب کے واسطے سزادہی سرکشوں کے جانے کو تھی —— بعض سرکش مقامِ سیکر میں جابیٹھے اور سردار رام ناتھ پروہت کو جو ایک رسالا اور ایک کمپنی چھاؤنی جھوجھنو سے لے گیا تھا، نہ دخل لینے دیا۔ صاحبِ پولیٹی کل اجنٹ کو انتظام ملک میں بہت تشویش و تردد عایدِ حال ہے۔

ہرات

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ ایرانیوں نے ارادہ تسخیرِ ہرات کا چھوڑ کے عزم بغداد کا کیا ہے اور اوس طرف روانہ ہوئے ہیں۔

کرنیل والیس صاحب نے سر ڈبلیو کوٹن صاحب کو لکھا ہے کہ بھائی سلطان محمد خاں سردارِ سرکشان ملک غزنی کا، نکل سن صاحب پولیٹی کل اجنٹ سے درباب اپنے بھائی کے معاملہ کرتا ہے نتیجہ اس معاملہ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہمراہی اون کے معہ عیال و اطفال اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور امید ہے کہ عنقریب ملک میں امن و امان ہو جاوے گا۔

حضورِ والا

داروغہ مطبخ کو حکم ہوا کہ بابت عرس امیر النساء بیگم کے تیاری پانسو آدمیوں کے کھانے کی کرو۔

عرضی مرزا زماں شاہ کی اس مضمون کی آئی کہ بنظرِ پرورش پرداخت فدوی کی فرماویں، عرضی پر دستخط کیا کہ پرورش تمھاری منظور ہے لیکن تم بعض احکام بجا نہیں لاتے اور یہ اچھا نہیں کرتے۔

عرض ہوئی کہ مرزا ولی عہد بہادر نے ایک دوشالہ نواب مرزا نواب مغل بیگ خاں مرحوم کے بیٹے

کو عنایت کرکے فرمایا ہے کہ تُم حاضر ہوا کرو تمھیں مختاری دی جائے گی۔ نامبردہ نے ایک اشرفی شکریہ میں اور ڈیڑھ ہزار روپیہ بابت نذرانہ مختاری کے گذران کے عرض کی کہ پانسو روپیہ اور بھی حاضر کروں گا، لیکن سُنا جاتا ہے کہ اب تک خلعت مختاری کا مرزائے مذکور کو نہیں ہوا ہے۔

صاحبِ کلاں بہادر

وکیل سردار نہال سنگھ آلو والہ کے نے ۶۱ خوان میوہ کے صاحبِ کلاں بہادر کو اور اکیس خوان اِنجلو صاحب سکرتر کو بابت شادی صبیہ سردارِ موصوف کے پیش کش کیے۔ جوابِ خط شعر مبارکبادی کے روانہ ہوا۔

رمضانی نام مخبر نے اظہار دیا کہ دو لونڈیاں قلعہ میں سلاطینوں کے پاس نو خریدہ ہیں، بر طبق اظہار، جوالا سنگھ جمعدار کو حکم ہوا کہ کنیز کانِ مذکورین کو گرفتار کرکے لے آوے۔

نواب بہادر جنگ خاں کے نام خط جاری ہوا کہ آٹھ روز کے اندر زر سالانہ نواب تیز جنگ خاں کا بھیج دو۔

ص ۲ کالم ۱

بمبئی

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں اُس شہر میں ایک حادثۂ عظیم واقع ہوا کہ دیکھنے اس کے سے پتّا آدمیوں کا پانی ہو گیا ہے یعنی ایک روز وقتِ بارشِ بارانِ رحمتِ الٰہی یکایک رعد خروش میں آیا اور بجلی باروت خانہ میں سرکارِ کمپنی کے پڑی، ایک دم میں شعلۂ عالم سوز نے سر بفلک کھینچا اور باروت خانہ کو یکبارگی بیخ و بُن سے اوکھاڑ کے ایسا ہوا میں پھینکا کہ سنگِ وخشت اوس کی سے کچھ نظر نہ آیا، صدمہ اوس کے سے صدہا مکان رفیع الشان قرب و جوارِ باروت خانہ کے جڑے اوکھڑ کے گر پڑے اور تمام شہر میں زلزلۂ عظیم پیدا ہوا، مگر باوجود اس قدر شکست و ریخت در و دیواروں کے، کسی شخص کو صدمہ اس قدر نہ پہونچا کہ جان سے مر جاوے لیکن اکثر آدمیوں کو زخم پہونچے اور اچھے ہو سکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جس جگہ بجلی گری صرف پچیس خُم بھرے ہوئے باروت کے تھے اور وزن میں زیادہ چھ سو پچیس من سے نہ تھے اور اس قدر باروت سے تمام شہر میں زلزلہ پیدا ہوا، قریب مکان مذکور کے تین ہزار من باروت رکھی ہوئی تھی، خدانخواستہ اگر اثر آگ کا اس جگہ پہونچتا تو بے شک تمام شہر جل جاتا اور کوئی شخص شہریوں میں سے زندہ نہ رہتا۔

اکبر آباد

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوا کہ راجہ سرست سنگھ بہادر رئیس بھداور کہ چند مدت سے بتمنائے ملاقاتِ لفٹنٹ گورنر بہزل صاحب بہادر دام اقبالہ کے مقام مذکور میں وارد تھے۔ ملاقاتِ گورنر صاحب ممدوح سے کامیاب ہوئے اور استقبال وشایعت جیسا کہ ساتھ امیرانِ جلیل الاقتدار کے معمول اور مقرر ہے موافق مرتبہ راجا صاحب کے اہالیانِ گورنمنٹ عمل میں لائے۔ ایک ساعت ایوان گورنری میں تشریف رکھ کے، بہ تواضع عطر و پان رخصت (کذا)

نواب کرناٹک

از روئے اخبار مدراس کے ظاہر ہوا کہ موکب دولت و اقبالِ نواب صاحبِ موصوف نے واسطے زیارت مقبرہ بزرگوں کے جو مقام نہر بلبکین میں واقع ہے، کوچ کیا۔ اور میجر کیمبل اور کپتان ہجن اور لفٹنٹ اکل بی وغیرہ متعینہ رجمنٹ ۳۳ کے اور تمام سپاہی اور سازنوازہ بیشتر سواری کے روانہ ہوئے، اور بالائے پُل مقام فینن سی ورمی بت سے کہ صرف بزور زنجیرہائے کلان آہن کے آویزاں ہے، عبور کیا۔ اور بعدازاں سپاہ کمپنی اول نے بھی اوس پر سے عبور کیا لیکن جب کہ کمپنی دوئم اوترنے لگی تو دفعتاً ایک حلقہ زنجیر کا کہ بباعث زنگ کے بوسیدہ ہوگیا تھا، ٹوٹ گیا اور ایک سو بیس مکان صدمہ زنجیر سے پانی میں گر پڑے۔ لیکن چونکہ سواری نواب مسطور کی پانی سے گذر گئی تھی، کچھ آسیب آدمیوں کو نہ پہنچا اور اکثر لوگ جو کہ پانی میں گر پڑے تھے، تیر کے نکل آئے۔ مگر چند سپاہی اور سوار جو کہ نیچے مکانوں کے دب گئے تھے، وہ لوگ زندہ نہ نکلے اور طعمہ نہنگِ اجل ہوئے۔

امرتسر

واضح ہو کہ مسٹر کلارک صاحب بہادر اجنٹِ انبالہ جو کہ چند مدت سے مقام امرتسر میں مقیم تھے اور مہاراجہ کھڑک سنگھ بہادر روائی لاہور سے دعوئ چند امور کا رکھتے تھے، سو مہاراجہ ممدوح نے بعد بہت سے رد وکد کے سوالات صاحبِ موصوف کو قبول کیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف نے اہالیانِ سرکار کی طرف سے انتظام تجارت اس طور پر مقرر کیا ہے:

جس قدر کشتیاں اجناس تجارت کی پانسومن وزن کی ہوں اور دریائے ستلج میں آویں تو محصول اون کا مقامِ روپڑ سے مقامِ روجھان تک کہ متصل مٹھن کوٹ کے واقع ہے، ڈیڑھ سو روپیہ سے زیادہ نہ ہوگا۔ اور جو کشتی کہ وزن اوس کا زیادہ دو سو پچاس من سے اور کم پانسو من سے ہوگا تو محصول اوس کا سو روپیہ، اور جو کشتی کہ دو سو من سے دو سو پچاس من تک وزن رکھتی ہوگی، محصول اوس کا

بچاس روپیہ ہوگا۔ اور تمام زرِ محصول خزانہ سرکارِ لاہور میں داخل ہوگا۔ اور کشتیہائے محمولہ چوب بانس وغیرہ پر کچھ محصول نہ لیا جاوے گا۔

صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس

اخبار الکبیر سے واضح ہوتا ہے کہ پہلی تاریخ جون کو جناب مفخر الیہ طرف صوبہ بہار کے از راہ دریا روانہ ہوئے واسطے نظم و نسق محکمہ پولیس کے۔ کہتے ہیں کہ رائے صواب اندیش صاحب موصوف کی یہ ہے کہ جو شخص اہلِ ہند میں سے ہر کام میں ہوشیار اور کارگذار اور انصاف دوست از روئے امتحان کے معلوم ہوگا، اوسے ڈپوٹی مجسٹریٹ ہر ضلع میں مقرر فرماویں گے۔ اور جو شخص ناتجربہ کار مردم آزار اور رشوت خوار ظاہر ہوگا، اوسے معزول کریں گے۔ اور کوتوال شہر اور تھانہ دار اور چوکیدار وغیرہ علاقہ دارانِ مفصلات چالاک اور بے طمع لوگ تجویز کیے جاویں گے، تاکہ رعایا ملک کی بامن و امان رہے اور باب رشوت کا یک قلم موقوف ہو ـــ اور یہ بھی دریافت ہوتا ہے کہ اول انتظام محکماتِ ضلع سارن اور چمپارن کا فرماویں گے بعد اوس کے کسی اور ضلع میں تشریف لے جاویں گے۔

ایران

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں میں ایک جہاز دخانی مقام بی ران سے مقام کلکتہ میں وارد ہوا، زبانی اوس جہاز کے معلوم ہوا کہ مسٹر ڈری سرسی وکیل والیِ فرانس کا شہر طہران میں پونہچ کے ملازمت شاہ مفخر الیہ سے مشرف ہوا اور نامہ والیِ فرانس کا معہ چند تحایف و ہدایا کے حضور میں شاہِ والا جاہ کے گذرانا اور چند کلام بطور پیغام کے زبانی بھی عرض کیے۔ کہتے ہیں کہ ارکانِ دولت نے خاطرداری اور مہمان نوازی وکیل مذکور کی از حد زیادہ کی۔ اہلِ فرانس خلق اور مروت ارکانِ سلطنت کی سے بہت خوش ہوئے اور ۲۲ تاریخ ماہ حال کو ہمراہ شاہِ ممدوح کے طہران سے ایران کو روانہ ہوئے۔ کہتے ہیں کہ اراکین سلطنت نے ہر کوچ و مقام میں تواضع وکیل مذکور کی بہت سی کی اور اب تک کسی وکیل کی خاطرداری ایسی نہیں ہوئی تھی۔

مس کلکم

مشہور ہے کہ کوئی انگریز بھی ملکہ انگلستان کی طرف سے نواح روم میں پونہچا ہے، اور قصد اوس کا طرف طہران کے مصمم ہے۔ نامہ ملکہ انگلستان کا اپنے پاس رکھتا ہے، مضمون نامہ یہ ہے کہ جو کچھ نقصان انگریزوں کا بباعث ظلم ایرانیوں کے ہوا ہے، انصاف اوس کا شاہِ ایران سے تعلق رکھتا ہے اور یقین ہے کہ شاہ ممدوح از راہِ نصفت انصاف کریں گے اور درصورت چشم پوشی نوبت بجنگ پونہچے گی۔

واضح ہوتا ہے کہ امیر حسین خاں جو کہ شاہ ایران کی طرف سے بطریق سفارت انگلستان کو گیا تھا، اوس نے وہاں بہت سا روپیہ قرض لیا تھا اور وقت مراجعت کے بھی کسی کو کچھ نہ دے کر ایران کو چلا آیا تھا، سو اب اکثر لوگ انگلستان کے واسطے زرِ قرضہ خانِ مذکور کے مستغیث ہوئے ہیں۔ دیکھا چاہیے کہ حضورِ شاہِ ممدوح سے کیا حکم ہوتا ہے۔

سپاہِ روس

واضح ہوتا ہے کہ فوجِ روس نے بباعث سدِ راہ ہونے کریوہ ہائے دشوار گذار اور نہ ہاتھ آنے غلّہ اور چارۂ دواب کے، تکالیف طرح طرح کی اوٹھائیں اور اس سبب قوتِ مقابلہ اپنے میں نہ پا کے، پھر اپنے ملک کو چلی گئی۔ اور از روئے خط کرنیل برنس صاحب بہادر کے ایسا مفہوم ہوا کہ درمیان سردارِ خیوہ اور سپاہِ روس کے جنگ واقع ہوئی، پندرہ سو آدمی سپاہِ خیوہ میں سے اور قریب پانسو آدمیوں کے سپاہِ روس میں سے مارے گئے اور بہت سے مجروح ہوئے۔ افواجِ روس بباعث تکالیف اور مصایبِ مرقومہ بالا کے زیادہ تر دلیری نہ کر سکے اور اولٹے پھر گئے۔ اور زبانی لشکر روس کے ایک سوداگر کے بھی یہی واضح ہوا کہ سپاہِ روس نے پھر اپنے ملک کو مراجعت کی۔

سلطان محمد خاں

واضح ہو کہ سردار سلطان محمد خاں چند مدت سے ارادہ رکھتا تھا کہ مقامِ کوہاٹ سے روانہ ہو کے بیچ خدمت والیِ لاہور کے حاضر ہووے اور اپنے عیال و اطفال کو بھی ہمراہ لے جاوے، کہ اس اثناء میں سردار سید محمد خاں نے خانِ مذکور سے ملاقات کر کے اوسے فہمایش کی کہ وہ باوجودیکہ واسطے تمہارے پروانجات ہول انگیز سرکارِ لاہور سے آتے ہیں، پھر بھی تم معہ عیال و اطفال ارادہ روانگی لاہور کا رکھتے ہو۔ سلطان محمد خاں نے بموجب سمجھانے سردار موصوف کے عزم لاہور کا موقوف رکھا۔

خیبر

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ لفٹنٹ میکشن صاحب بہادر نے جو کچھ مشاہرہ سنگو خیل کا مقرر کیا وہ انھوں نے قبول و منظور کیا اور افغانانِ مذکورین نے نوشتہ دیا ہے کہ اگر مقام لنڈیخانہ سے سرحد ڈھکہ تک مال اسباب سوداگروں یا مسافروں کا چوری جاوے گا تو ہم جواب دہی اوسکی کریں گے اور متابعتِ شاہ شجاع الملک میں ثابت قدم رہیں گے۔ کہتے ہیں کہ جو کچھ مشاہرہ ان کے واسطے مقرر ہوا ہے وہ قوم شنواری کے مشاہرہ میں سے وضع کیا گیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ بباعث کم ہو جانے اپنے مشاہرہ کے بہت فساد برپا کریں گے۔

قوم میمند

واضح ہوتا ہے کہ آٹھ ہزار روپیہ سالانہ سعادت خاں میمند کا مقرر ہو گیا، لیکن اگرچہ خانِ موصوف نے لینا زرِ مذکور کا قبول کیا مگر اب تک اطاعت قبول نہیں کی ہے اور دشت بدشت اور کوہ بکوہ آوارہ پھرتا ہے۔ اور میر عالم خاں بباعث عداوت قوم اپنی کے نہ تو طرف ناوگی کے جا سکتا ہے اور نہ ملک باجور میں، سولا چار ہو کے میر ہاشم کمر والہ کے پاس گیا ہے۔

ہرات

دریافت ہوتا ہے کہ بباعث کوشش مسٹر گوان میر منشی میجر ٹاڈ صاحب کے، کچھ خطوط یار محمد وزیر والیِ ہرات اور شاہِ ایران کے جو کہ ایک دوسرے کے واسطے تھے پکڑے گئے۔ مضمون اوس سے دریافت ہوا کہ یار محمد نے شاہِ ایران کو لکھا تھا کہ تم چھ رجمنٹیں بھجوا کر اور ہرات کا قبضہ کر کے انتظام کرو۔ شاہ ممدوح نے قبول نہ کیا بلکہ شاہ ممدوح نے ارادہ کیا ہے کہ قلعہ غوریاں میں سے بھی اپنی فوج کو منگالیویں۔

رُول

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے کچھ رُول بنائے ہیں درباب پسند کرنے اور چُننے دانا لوگوں کے، واسطے عہدہ ہائے منصفی کے۔ تمام لوگ جن کی کہ عرضیاں قبول کی گئیں تھیں، امتحان اون کا کمشنر اور صاحبِ جج اور صاحبِ مجسٹریٹ اور صدر الصدور صاحب کے سامنے بخوبی ہو گا۔

لکھنؤ

مقامِ مذکور میں واسطے قتل ایک غریب ایرانی کے لوگوں نے ارادہ کیا ہے اور لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کوئی سردار قرابتی وہاں کے والی کا متحرک سلسلہ ارادہ مذکور کا ہے، بمدِ نظر نہ ادا کرنے زرِ خطیر کے، جس کو اوس نے مدت تک جس طرح بن سکا ٹالا تھا۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اوس جگہ بارش بارانِ رحمتِ الٰہی ہفتۂ گذشتہ تک بالکل نہیں ہوئی اور گرمی بہت شدت سے پڑتی ہے، چنانچہ بباعث شدتِ گرمی اور تموزِ آفتاب کے، تین سپاہی گورہ رجمنٹ ۹ ملکہ انگلستان کے اور ایک سارجنٹ مرضِ اسہال سے مر گئے۔ اور اوروں پر بھی مرض مذکور نے حملہ کیا ہے۔ اگر اسی طرح موسم گرم رہا تو اکثر تاب نہ لا کے مر جاویں گے۔

بباعث نہ ہونے بارش کے، نرخ گیہوں کا فی روپیہ اٹھارہ سیر ہو گیا ہے اور نرخ کو اور غلوں

کے بھی اسی جگہ سے تصور کیا چاہیے۔

علی گڑھ

واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں بھی امساکِ باراں بدرجۂ اتم ہے اور ہوائے مغربی اور جنوبی بہت گرم چلتی رہتی ہے۔ باوجودیکہ زمین جُتی ہوئی پڑی ہے مگر بباعث نہ برسنے مینھ کے تخم ریزی نہیں ہوئی ہے غلہ مثل آگرہ کے یہاں بھی مہنگا ہوتا جاتا ہے، نرخ گن رم پچیس سیر سے اُنیس سیر ہوگیا ہے۔

بنارس

وہاں کے خط سے دریافت ہوتا ہے کہ سیاہ نیپال میں کچھ دنگہ فساد ہوگیا ہے اور آٹھ ہزار آدمیوں نے دارالخلافہ کاٹامنڈو پر قبضہ کر لیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سرکشی ٹمیلس نے کروائی ہے، بیچ عوض قتل اون کے سردار بھیم سنگھ کے، جو کہ سال گذشتہ مارا گیا تھا۔

اُودیسہ

اخبار اُودیسہ سے دریافت ہوتا ہے کہ راجہ خوردہ نے بزور وجبر زوجہ گرو یعنی مرشد و رہنما اپنے سے زنا کیا۔ گروئے مذکور اس واقعہ سے بہت اندوہگیں ہوا اور انتقام و معاوضہ کو راجہ سے ناممکن محض جان کے بارادہ نقلِ ملک معہ عیال واطفال وہاں سے کوچ کیا تاکہ اوس موذی کے ظلم سے نجات پاوے۔ الغرض گروئے مذکور تھوڑی دور پونہچا تھا کہ راجۂ ناعاقبت اندیش نے اس حال سے آگاہ ہو کر سپاہی اوس کے پیچھے دوڑائے۔ سپاہیوں نے بموجب حکم آقا اپنے کے اوسے راہ میں سے دستگیر کر کے ایسا زد و کوب کیا کہ گروئے مذکور صدمۂ شلاق سے مر گیا۔ سو راجۂ مذکور بعلت خون ریزی اوس بیگناہ کے گرفتار آیا۔ مقدمہ حکام ذوی الاحترام کے سپرد ہوا۔ جب اظہار گواہوں کے لیے گئے تو عندالتجویز خونِ عمداً راجہ پر ثابت نہ ہوا۔ نظر بریں حکامِ موصوفین نے حکم دیا کہ راجہ تا بزیست مقید زنداں رہے ـــــ کہتے ہیں کہ مقام جس واسطے راجۂ مذکور کے زندانِ کٹک قرار پایا ہے۔

ص ۴ کالم ۲

لاہور

راجہ دھیان سنگھ نے عرض کی سردار سلطان محمد خاں نے دریائے اٹک سے عبور کیا ہے اور عنقریب حاضر ہوگا۔

پروانہ بنام جنرل اونٹائمہ صاحب بہادر کے بدیں مضمون جاری ہوا کہ ان دنوں کپتان میکشن صاحب بہادر واسطے انتظام کوہ خیبر کے مصروف ہیں، سو اگر کپتان موصوف بپاس رابطۂ محبت بینوں سرکار کے کچھ فوج طلب کریں تو فی الفور بھیج دینا اور منتظر حکم سرکار کے نہ رہنا۔

عرضی رائے گوبند جس کی متضمن عمل دخل کرنے کے اوپر دیہات علاقہ سردار میگھ سنگھ کاکر متوفی کے ملاحظہ ہوئی، پروانہ بنام رائے موصوف کے صادر ہوا کہ واسطے فیصلہ سرحدات کے منشی اپنے کو دربار انگریزی میں چھوڑ کے اپنے تئیں حضور میں پوہنچاوٗ۔

عرضی جرنیل ونتورا صاحب کی متضمن طلب تین پلٹن اور اسباب جنگ کے آئی، بعد ملاحظہ کے سردار تیج سنگھ کو ارشاد ہوا کہ تین پلٹن اور توپ خانہ اسی طرف منڈی کے روانہ کرو۔

دیوان دینا ناتھ نے عرضی جرنیل ونتورا صاحب کی اس مضمون کی گذرانی کہ راجہ بل سین منڈی والہ نے مقابلہ سپاہ سرکار خالصہ جی کا کیا تھا، سو کوشش اور تدبیر سے جرنیل موصوف کی راجہ منڈی گرفتار ہوا اور سپاہ اوس کی بھاگ گئی۔ مہاراجہ نے بمجرد استماع اس خوشخبری کے، گیارہ کارطوس سر توپ خانہ فیر کروائے۔

خط

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

شہر میں لوگ بسبب بٹہ کلدار روپیہ کے بہت حیران ہیں۔ کلدار کیسا ہی روپیہ ہووے، صراف بنیے ہرگز بغیر بٹہ لیے وہ روپیہ نہیں لیتے۔ اور خزانہ ہائے سرکاری سے جو ملتے وقت لینے میں کوئی تکرار کرے، تو کب اہلکاران خزانہ سنتے ہیں۔ وہ یہ بات پیش کرتے ہیں کہ کم وزن جو بموجب آئین قانون کے ہے، وہ البتہ نہیں چاہیئے اور کرارہ روپیہ پر کچھ بٹہ نہیں۔ لیکن کیفیت کی بات ہے کہ لینے میں کچھ حال اور دینے میں کچھ حال۔ خلقت بہت شکر کرے اور نقصان سے نجات پاوے اگر سرکار کلت کم وزن روپیہ بالکل لے کر گلوا ڈالے اور اوس کا نشان باقی نہ رکھے اس میں بڑی رفاہ عام غریب غربا کی ہوگی اور کسی کا نقصان نہیں ہونے کا، نہ سرکار کا نہ رعایا کا۔ مگر خزانوں کے اہلکاروں کا البتہ فائدہ باطنی، جس کا حال سب پر ظاہر ہے مسدود ہو جاوے گا۔ لیکن اون کے اور بہتیرے فوائد ہیں جن کا حال مفصل سابق میں لکھا گیا۔ یہ پیشہ ایسا نہیں کہ کسی طرح کا نقصان کسی حالت میں بھی تصور کیا جا سکے۔

الراقم م

حیدرآباد

عندالاجلاس نواب آصف جاہ بہادر نے فرد تنخواہ شاگرد پیشہ وغیرہ کی ملاحظہ فرما کے واسطے تقسیم تنخواہ چار مہینے کے حکم دیا۔

دہلی اردو اخبار پریس میں باقری پروپرائٹر چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عمہ سالیانہ

نمبر ۱۷۹ ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

اشتہار نیلام اسباب پارٹ صاحب متوفیٰ سپرنٹنڈنٹ

گولہ نوح علاقہ پرمٹ شاہ جہاں آباد

ص ا کالم ا

اسباب مفصلہ ذیل بتاریخ ۳ ماہ اگست سنہ حال یوم دوشنبہ کو صاحب جج بہادر خاص دہلی کے محکمہ میں نیلام ہوگا، جس کسی کو خرید نامنظور ہو، آکر خرید کرے۔

زیور طلائی

جھومکہ کرن پھول۔ ایک جوڑی .. .. ۳ تولہ ۷ ماشہ

چھلّہ ۱۰ عدد .. .. ایک تولہ ۹ ماشہ

ظروف و زیورِ نقری

گلاس دو عدد .. .. ۳۳ تولہ ۵ ماشہ

سرپوش چلم معہ زنجیر و عرق گیر دو عدد .. .. عہ تولہ ۳ ماشہ

گلی و موتھ نال دو عدد .. .. ۳۲ تولہ

بازو بند۔ جوڑی کڑہ کلاں و جوڑی کڑہ خورد وغیرہ ...

یک صندوق

محمولہ پارچہ ہائے پوشیدنی مثلِ جاکٹ و پتلون و موزہ وغیرہ ۹۳ عدد

صندوق خورد و بکس

محمولہ دو مالائے دانۂ سنگ و یک عدد دوربین و کناری وغیرہ ....

یک صندوق

محمولہ پارچہ ہائے گرم پوشیدنی مثل جاکٹ باناتی و جاکٹ فلیں و فرغل باناتی و گون ہائے چیٹ و ریشمی و کرتی بانات و پتلون بانات و بانات دو داستانہ اون و کلاہ ہائے مخمل و چرم وغیرہ ۲۲عدد

یک صندوق

محمولہ پارچہ ہائے پوشیدنی میم صاحبہ کلانِ صاحبِ موصوف مثل گون چھیٹ و گونِ ریشمی استر۔ سربند۔ کلاہ۔ موزہ سفید۔ ہیٹ سفید۔ ویل سفید۔ ویل سیاہ۔ اپرن سفید۔ لہنگہ ریشمی کناری دار۔ دوپٹہ ریشمی کناری دار۔ چکن ریشمی دوشالہ گلنار۔ فرغل وغیرہ ۹۳عدد

ظروف وغیرہ

دیگچی خورد و کلاں۔ ۸عدد۔ رکابی خورد و کلاں۔ ۱۰عدد۔ لوٹہ، اعدد

سلاح وغیرہ

قبضہ شمشیر معہ کوٹھی نقرہ ۳عدد۔ بندوق دونالی معہ صندوقچہ اسباب یک۔ بندوق ہندوستانی یک عدد۔ بندوق بطور حربی۔ یک عدد۔ تمنچہ یک جوڑی۔ برچھی یک عدد۔ بھالہ ایک عدد۔ سپر یک۔ عدد۔ شمشیر خورد یک۔ عدد۔

ظروف انگریزی

سینی دو عدد۔ لوٹہ برنجی۔ یک عدد۔ پاندان یک عدد۔ تھالی برنجی یک عدد۔ فتیل سوز برنجی یک عدد۔ چلمچی معہ ڈھکنہ یک۔ عدد۔ کٹورہ برنجی۔ یک عدد۔ مشعل برنجی معہ کوپی۔ یک عدد۔ گلاس گنگا جمنی یک عدد۔ ہاون دستہ۔ یک عدد۔ فری پان آہنی۔ ۳ عدد۔ حقہ بدری یک عدد۔ کربل دان وغیرہ ۱۵عدد

ظروف انگریزی

ظروف کلاں۔ ۱۱عدد۔ ظروف خورد ۵عدد۔ آب گرمہ ۳ عدد۔ آب گرمہ انکس یک دلس کاری پاٹ یک۔ سوٹ برج سی کر یک۔ نمکدان ۴ عدد۔ ڈی بلوری یک۔ جگ۔ ۳عدد ٹن گلاس دو عدد۔ مکھن دان بلوری نول ساس۔ جگ چینی یک۔ ٹیبل ریک۔ چاہ پوچی یک۔ چھوری کانٹہ۔ ۵ جوڑہ وغیرہ ۶۲عدد

اسباب چوبی

کرسی ۴ عدد۔ کوچ معہ اسباب یک۔ کوچ بے توشک یک۔ پلنگ یک۔ میز ۳ عدد۔

سہ پائی یک ۔ الماری دو عدد ۔ کپ بوڈ یک صندوقِ کلاں یک ۔ مچان چوبی یک ۔ سہ پائی صندوق وغیرہ ......

کتاب وغیرہ

کتاب ۱۰۵ عدد ۔ کتاب سک رن ۱۴ عدد ۔ تصویر کاغذ ۶ عدد ۔ گڈی کاغذ سفید ۱۳ ریم ۸ دستہ ۔ قلم انگریزی ۔ ۵۰ عدد وغیرہ ......

متفرقات

تختی سنگ یک ۔ ڈبیہ چوبی یک ۔ کاسہ برنجی یک ۔ بکس معہ اسباب آہن ۔ ۔ ۔ یک ڈھول یک ۔ بکس معہ قدڑی مصالح یک بکس معہ میوہ یک ۔ صندوقچہ تحریر قلم یک ۔ بکس تحریر یک ۔ بکسِ ادویہ یک ۔ صندوقچہ سرد متفرقات یک ۔ بکس معہ اسباب آہن کہ شکستہ است یک ۔ شکنجہ دو عدد ۔ بکس معہ باروت وچھرہ ۔ یک ۔ فانوس یک ۔ پلنڈہ نوار ۔ دو عدد ۔ چار جامہ وزین پوشِ باناتی ۔ بادکش ۔ دو عدد ۔ پردہ ۱۱ عدد ۔ چک ۱۴ عدد ۔ پردہ سرکنڈہ ۔ ۱۱ عدد ۔ کشتی آہن ۔ یک ۔ قنات ۔ ۳ عدد ۔ شطرنجی جنگہ ۳ عدد ۔ جاجم ۔ ۲ عدد ۔ شطرنجی پلنگ ۔ ۲ عدد

بھرت پور

عاملان پرگنہ روپ باس کمہیر ڈیگھ اور بیانہ کے تئیں حکم ہوا ہے کہ جس طرح مدار المہام ریاست بندوبست پرگنات کا عمل میں لایا ہے ، جس میں کہ فائدہ سرکار اور رعایا دونوں کا ہے ، چاہیے کہ تم بھی بندوبست پرگنات اوسی طرح عمل میں لاؤ ۔ چنانچہ حسب الحکم والی ریاست کے ارکانِ دولت بیچ سرانجام امورات انتظام کے بصد جان مصروف ہیں ۔ کہتے ہیں کہ توجہ خاطر مہاراجہ کی بیچ رفاہیت احوال رعایا کے بہت مبذول و متوجہ ہے ۔

گوالیار

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اوس نواح میں آخرِ ماہ اساڈھ تک مطلقاً بارش نہیں ہوئی ، حرارتِ ہوا اور تموزِ آفتاب سے لوگ بہ تنگ آ گئے ہیں ۔ معاینۂ آثار بارش سے کسان لوگ ہلوں اور بیلوں کو بیچ ڈالتے ہیں اور جوق جوق ملک مالوہ کو چلے جاتے ہیں ، کیونکہ اوس طرف غلّہ ارزاں ہے ۔ چنانچہ بباعث بھاگ جانے زمینداروں کے ، اکثر آباد گانو ویران ہو گئے ہیں اور اگر خدانخواستہ چند روز اور بھی یہی حال رہا تو بہت گانو ویران ہو جاویں گے ۔ چنانچہ واضح ہوتا ہے کہ اکثر دیہات ضلع اٹاوہ میں بھی یہی واقعہ درپیش ہوا ہے ، زمینداروں نے بباعث تعطّل کے کار کشتکار سے ترکِ وطن اختیار کیا ہے ۔ نواح کانپور اور کالپی میں بھی یہی حادثہ برپا ہے ، بلکہ کانپور میں ایسی شدّت حرارت کی ہے کہ اکثر

سپاہی گورے لشکر انگریزی کے بیمار ہو کے مرجاتے ہیں۔

آگرہ

ہفتہ گذشتہ تک وہاں کے اخبار سے شکوۂ عدم بارشِ بارانِ رحمت الٰہی اور شدتِ حرارت اور تمازتِ آفتاب کا دیکھنے میں آتا تھا، اب از روئے اخبار مورخہ ۱۷ جولائی سنہ حال کے ایسا دریافت ہوا کہ ۱۵ تاریخ ماہ مذکور کو ایسی بارش ہوئی کہ تلافی مافات ہو گیا۔ زمین خشک سیراب ہو گئی اور مزارعوں نے تردد کشتکار اور تخم ریزی کا کرنا شروع کیا۔

افغانستان

اخبار افغانستان سے سوائے حرکت کرنے فوج کے اور کچھ دریافت نہیں ہوا ہے یعنی کچھ سپاہ نے برگیڈ متعینہ میں سے چھٹی تاریخ جون کو یہاں سے کوچ کیا اور خبر تھی کہ اگر بیل واسطے توپ خانہ کے ہاتھ آجاویں گے تو کچھ اور سپاہ بھی متحرک ہوگی، صرف بیلوں ہی کے سبب سے ڈھیل ہو گئی ہے۔

۱۶ تاریخ حسب الحکم لفٹنٹ نکلسن صاحب پولیٹکل اسسٹنٹ کے عطا محمد خاں گرفتار ہوا اور مقید زندان کیا گیا۔

سنا جاتا ہے کہ اب کچھ توقع تبدیلی اوس سپاہ کی ہے جو کہ واسطے مہم افغانستان کے گئی تھی لیکن یہ بخوبی نہیں معلوم کہ کون سی رجمٹ سے بدلی ہوگی۔

ص۲ کالم۲

برہما

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں میں ایک سفیر والیٔ چین کا دربار شاہ برہما میں پہنچا۔ ارکان دولتِ شاہ نے اوس کی عزت و تعظیم بہت سی کی۔ لوگ باعث آنے سفیرِ مذکور کا دو طرح سے بیان کرتے ہیں: بعضے تو یہ کہتے ہیں کہ چوروں نے حدود ملکِ آوا میں مال و متاع کاروانیوں کا لوٹ لیا تھا سو کاروانیانِ ستم رسیدہ نے حضورِ فغفورِ چین میں فریاد کی تھی، اس لیے سفیر فغفور واسطے تدارک اِس واقعہ کے دربار شاہ برہما میں آیا ہے۔ اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ چونکہ ان دنوں درمیان فغفورِ چین اور انگریزوں کے نزاع ہے اور فوجِ انگریزی چین پر عزم یورش رکھتی ہے، نظر بریں آنا سفیر کا صرف واسطے طلب کمک اور اعانت کے ہے لیکن قول پچھلوں کا قرینِ اعتماد نہیں معلوم ہوتا، کیونکہ فغفورِ چین جو کہ بہت سا ملک اور سپاہ بے شمار رکھتا ہے، محتاجِ اعانت والیٔ برہما کا نہیں ہو سکتا ہے۔

کونسل

اخبار جام جہاں نما سے واضح ہوتا ہے کہ اِن دنوں سکرترانِ پارلمنٹ پر کچھ اشتباہ افشائے راز

پنہانی کا ہولے، اس سبب پیش گاہِ حکام والا مقام سے یہ حکم صادر ہوا ہے کہ ہر ایک شخص عملگانِ مذکورین میں سے ازروئے حلف قول وقرار کرے کہ میں بحلف عہد کرتا ہوں کہ تمام امورات متعلقہ دفتر اپنے کو دیانت وامانت سے انصرام کروں گا اور کسی تدبیر اور رائے کونسل اور مضمونِ روبکاری اور چھٹیاتِ گورنر جنرل یا کورٹِ ڈائی رکٹرز کو ہرگز کسی پر ظاہر نہیں کروں گا اور کاغذات کو بکمال حزم واحتیاط دفتر میں نگاہ رکھوں گا اور کوئی پرچہ کاغذ کا کسی کو نہ دیکھنے دوں گا اور ہرگز ماجرائے دفتر کسی کو نہ کہوں گا۔

وفات

ازروئے اخبار لندن کے دریافت ہوا کہ جمس پرنسیپ صاحب نے جو کہ سپرنٹنڈنٹ دار الضرب سرکار ابد پایدار کے تھے اور پیشتر ہندوستان میں بھی آئے تھے، بعارضہ جسمانی اس جہانِ فانی سے رحلت کی۔ کہتے ہیں کہ صاحبِ مرحوم بہت خوش اخلاق اور ذی لیاقت تھے اکثر علوم غربیہ اور فنون شریفیہ میں مہارت تمام رکھتے تھے۔ اس حادثۂ جانگزا سے اکثر صاحبوں کو جو صاحبِ مرحوم سے دوستی رکھتے تھے، بہت رنج والم ہوا ہے۔

راجہ گیا

ناظرینِ اخبار پر واضح ہو کہ مہاراجہ بہادرِ ممدوح بہت مُسن ہیں اور چونکہ بسبب ضعف پیری کے اکثر اوقات انتظام متعلقہ ریاست میں ہرج ومرج واقع ہوتا تھا، اس لحاظ سے مہاراجہ نے حسب صلاح ترقی خواہان دولت کے، محالات متعلقہ راج کو اپنے خویشوں اور عزیزوں کے سپرد کیا تھا۔ چنانچہ مہارانی صاحبہ کو بھی کئی گانو اور محال دیے تھے۔ اب ایسا دریافت ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب بہادر نے جو دو محال واسطے خرچ جیب خاص اپنے کے رکھے تھے وہ بھی رانی صاحبہ کے سپرد کیے، بہ لحاظ اس بات کے کہ اس حالتِ پیری اور ضعف میں تھوڑا سا تردد بھی بارِ عظیم ہے۔ اور چونکہ بندوبست مہارانی صاحبہ کا بہت خوب ہے اور اہل کار اون کی سرکار کے نمک حلال اور دیانت دار ہیں اور فرماں روائی رانی صاحبہ سے رعایا بھی بہت راضی اور خوش ہے، سو نظر بریں مہاراجہ موصوف نے محالاتِ مذکورین کو سپرد مہارانی صاحبہ کے کیا، اور واسطے خرچ جیب خاص اپنے کے دس ہزار روپیہ ماہواری مقرر کر دیا۔ اور جو روپیہ کہ قصبۂ ٹکاری سے منگوایا تھا، وہ سب اپنے عزیزوں اور رفیقوں کو تقسیم کیا۔

افغانستان

ازروئے چھٹیاتِ مندرجہ اخبار انگلش میں کے دریافت ہوتا ہے کہ سپاہی رجمنٹ مقام مذکور بالصدر کے گورنمنٹ کی طرف سے اس بات کی شکایت رکھتے ہیں کہ اون کی بدلی نہ ہوئی اور اون کی توقع مبدل بہ

مایوسی ہوئی۔

کلکتہ

ازروئے ایک اشتہار اخبار کلکتہ کے دریافت ہوتا ہے کہ چائے جو کہ لندن سے واپس آئی تھی وہ دوکان داران انگریزی کے ہاں معرض بیع میں ہے۔

سٹیم فری برج کمپنی یعنی ایک گروہ واسطے تیاری پل کشتیوں دخانی کے یہاں مجتمع اور مقرر ہوا ہے، اس میں دو ہزار حصہ دار ہیں اور ہر ایک کا حصہ سو سو روپیہ کا ہے، سو حکام واسطے طلب اشیائے ضروری پل مثل زنجیر اور کلوں وغیرہ کے انگلستان کو جانے کو ہیں۔ اور ایک درخواست واسطے طلب اجازت درستی اور تیاری راہ پل کے گورنمنٹ کو پیش کرنے کو ہیں، تاکہ بنیاد پل کی ایام بارش میں مستحکم ہو جاوے۔

عدن

مقام مذکور میں بہت چرچا حملہ کا ہو رہا ہے، لوگ شب و روز یہی ذکر کرتے رہتے ہیں کہ یہاں اہل عرب ایک دفعہ اور بھی یورش کریں گے۔ رجمنٹ چھٹی ملکۂ انگلستان کی واسطے روانگی مقام مذکور کے جہاز پر سوار ہوگی، کہتے ہیں کہ اس رجمنٹ کو پیش از عزم مہم چین کے حکم تھا کہ طرف انگلستان کے مراجعت کرے سو وہ حکم بالفعل موقوف اور ملتوی رہا۔

نیپال

صاحب ایڈیٹر اخبار ہرکارہ ازروئے چٹھیات مقام ترہٹ مورخہ پانچویں تاریخ جولائی کے لکھتا ہے کہ بیشک سپاہ نیپال نے اپنی گورنمنٹ سے انحراف قبول کیا ہے، چنانچہ خوف ہے کہ ہمارے ملک میں بھی کچھ فساد برپا نہ ہو جاوے، سو اس لیے دیناپور سے کچھ فوج منگائی گئی ہے۔

وفات

ازروئے اخبار آگرہ کے دریافت ہوتا ہے کہ مسٹر کتھ کارٹ صاحب بہادر نے بعارضہ جسمانی وفات پائی۔ کہتے ہیں کہ یہ صاحب بہت ذی لیاقت اور مرد قابل تھے، مگر بباعث فریادوں عدم توجہی کے بیچ امورات اپنے اوفس کے دو دفعہ سسپنڈ کیے گئے تھے، اور اس بات سے اون کے دل پر بہت رنج ہوا تھا۔ حالت بیماری میں اگرچہ ان صاحب کو واسطے علاج معالجہ کے اکثر صاحبوں نے فہمایش کی، لیکن معالجہ سے انکار محض کیا۔

کابل

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ درمیان سپاہ روس اور فوج خیوہ کے خوب لڑائی واقع ہوئی۔ روسیوں نے شکست کھائی اور پندرہ سو آدمی اون کی سپاہ میں سے مارے گئے۔ فوج خیوہ میں سے بھی کچھ اسی قدر کام آئے۔

مقیل

وہاں کے خط مورخہ ۱۳ جون سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ ایران نے ضلع سلیمانیا کو جو کہ طرف شمال بغداد کے ہے فتح کیا۔ دمشق میں وبائے ہیضہ بہ شدت ہے ـــــ از روئے خط مقام جدّہ کے معلوم ہوا کہ مقام مذکور میں قریب ہزار آدمیوں کے سپاہ پاشا میں سے جمع ہوئے تھے لیکن اور آدمیوں نے آن کے اون کو پاشا کی طرف سے حکم دیا کہ تم پھر مصر میں مراجعت کرو، بالفعل ارادہ پاشا کا نہیں ہے کہ ملک عرب کو تسخیر کریں۔

امراؤ سنگھ

امراؤ سنگھ نام ایک سردار قوم ہندیلہ کو بعضے افسران مہاراجہ سیندھیہ نے ستایا تھا۔ سو اوس نے معہ اپنے ہمراہیوں کے غارت گری اختیار کی ہے، اور اکثر ٹھاکر بھی اوس کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ اب سیندھیہ اوس سے بہت خوفناک ہے۔

تباہی جہاز

ایک چھوٹا جہاز مقام رنگون سے روانہ ہوا جب قریب جزیرہ امرہ سنت کے پونہچا، تو یکایک ایک پہاڑ سے ٹھکرا کے ٹوٹ گیا، پندرہ آدمیوں میں سے جو کہ اوس پر سوار تھے، بارہ آدمی مر گئے اور تین آدمی بچ گئے۔

رنگون

واضح ہوتا ہے کہ حاکم مقام مذکور کا بہت ظالم اور بے رحم ہے، چنانچہ ان دنوں میں اوس نے دو عورتوں کو جو کہ مذہب عیسوی رکھتی تھیں بہت تکلیف اور ایذا پونہچائی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ایک عورت قوم برہمانے ایک شخص عیسوی مذہب سے نکاح کر لیا تھا اور اوس سے ایک لڑکی صاحب جمال پیدا ہوئی تھی، اس شخص نے اوس عورت کو بھی اپنے مذہب میں ملا لیا تھا۔ الغرض بعد وفات اس شوہر کے عورت نے پھر ایک شخص باشندۂ ملک برہما سے نکاح کیا، اور اوس کے نطفہ سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی، بعد چند سال کے یہ عورت اور مرد دونوں مر گئے، اور یہ لڑکی جب سن تمیز

کو پونہچی تو اوس نے بھی مانند اپنی بہن کے مذہب مسیحی اختیار کیا۔ حاکم مذکور نے اون کو بظاہر بہ علتِ تبدیل مذہب کے طرح طرح کی اذیت دی، لیکن باطن میں باعث اس کا کچھ اور ہی تھا، الغرض لوگ اس حاکم سے بہت نالاں ہیں۔

ایکٹ

ایک ایکٹ یعنی قانونِ جدید زیر تجویز ہے جاری ہوا چاہتا ہے، اس مضمون کا کہ صاحب مجسٹریٹ نظر بہ رفاہیت اور آسایشِ رعایا کے وہ چیزیں جو سد راہ آرام کی ہیں، شاہراہ سے دور کروا دیں گے۔ اور ایسے اہل حرفہ جن کے شہر میں رہنے سے لوگوں کو مضرت اور تکلیف پہونچتی ہے، باہر شہر کے بسا دیں گے۔ اور بھی تعمیر مکانات اور اشیا جس سے احتمال آتش زدگی کا صاحبِ موصوف کو ہو، منع کریں گے اور شکستہ اور بوسیدہ مکانوں کو جو بہ سبب گرنے کے باشندوں کو ضرر پونہچا دیں، ڈھا دیں گے۔ صاحب مجسٹریٹ واسطے تعمیل ان احکام کے یا خود اِن لوگوں کو فہمایش کریں یا اطلاع زبانی کروا بھیجیں گے۔ اور ایک مہینے کی قید بے مشقت تجویز کریں گے۔ اور واسطے خرچ ڈھانے مکانات یا دور کرنے اور مضر چیزوں کے صاحبِ مجسٹریٹ کو اختیار ہوگا بیچنے اوس ملک اور جنس کا واسطے ادا کرنے زر مزدوری یا باربرداری کے، جو روپیہ بعد ادائے خرچ کے بچے گا، وہ مالک مکان اور جنس کو ملے گا۔ اگر اوس شخص کو جس کے مکان کا مقدمہ درپیش ہے تعمیل احکام میں عذر ہو، تو صاحب موصوف بیچ میعاد ایک روز یا تین روز کے یوم منادی سے عرضی گذرانے، تا صاحب مجسٹریٹ حکم واسطے اجتماع پنچایت، کے اس مقدمہ کے تصفیہ کے لیے دیں۔ یہ پنچ پانچ سے زیادہ نہ ہوں گے، الا اوس صورت میں نہ ہوں گے کہ اون کو حکم واسطے تحقیقات کے زیادہ عرصہ کے لیے ملے، اور جیسا کہ بیچ مقدمات مرافعہ صاحبِ مجسٹریٹ کا قابلِ سماعت ہے، اوسی طرح اس باب میں بھی اپیل جائز ہوگی۔

یہ ایکٹ تجویز تو واسطے رفاہ کے ہوتا ہے، لیکن واضح ہو کہ انجام کار رعایا کو بہت تکلیف اور بربادی اس سے لاحق ہوگی۔ ہندوستانی اہلکاروں کو بہت قابو ایذا رسانی وغیرہ امور کا کافی حاصل ہوگا۔ بہت غربا جن کو کچھ میسر نہیں، بڑی تکلیف اوٹھاویں گے۔ اون کا وہی ایک مکان جس کے سوا کچھ نہیں رکھتے، اگر ڈھایا جاوے گا تو وہ کہاں رہیں گے، بجز اس کے کہ جلاوطن ہوں، یعنی گویا ایسے غریبوں کے واسطے سزائے جلاوطنی بہ سبب غربت کے تجویز ہوگی۔ ہاں اگر عوض میں سرکار کہیں اور مکان اس کا بدل کر دے تو مضایقہ نہیں۔ اور جو پُرانے مکان والا، طاقت ترمیم مکان کی نہ رکھے گا، تو وہ کہاں سے بناوے گا۔ جو طاقت کوٹھے پختہ کی نہ رکھے گا تو وہ کیوں کر پختہ مکان

بنا سکے گا۔ اور تعمیل مجسٹرٹوں کے حکم کی کیوں کر کر سکے گا۔ اور بموجب تجویز اس ایکٹ کے سزا رسانی مجسٹرٹوں کو واجب ہوگی۔ الحاصل کہ لوگ جرمانہ دیتے دیتے یا قید ہوتے ہوتے تباہ و برباد ہو جاویں گے۔ الغرض اس ایکٹ کے جاری ہونے سے بہت تکلیف غربا رعایا کو زیادہ ہوگی، تو اس سے رفاہ عام نہیں متصور ہوگی۔

پولیس

سُنا جاتا ہے کہ ان دنوں میں شہر میں وارداتیں بہت ہوتی ہیں، نہیں معلوم کیا سبب ہے۔ برسات بھی کامل ہو رہی ہے، کچھ گرانی بھی ایسی نہیں۔ ایک مسماۃ ہندو زوجۂ ناگر مل مہاجن کے ہاں پچپن ہزار روپیہ کے مال زیور نقد وغیرہ کی چوری سُنی گئی کہ عجیب طرح کا سانحہ ہے کبھی کم سُنا ہوگا۔ کہتے ہیں کہ کومل ہوئی، اسباب گیا اور پھر چوروں کو یہ مہلت اور جمعیتِ خاطر حاصل رہی کہ کومل کی جگہ کو بدستور درست کر دیا اور دیوار پختہ چونے کی تھی۔ سنتے ہیں کہ وہ مسمات کہیں کو گئی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ مقدمہ دائر ہے کچھ تعجب نہیں کہ اس مقدمہ میں کچھ گل کھلے یا فریب دعویدار ظاہر ہو یا کچھ اور صورت ظہور پکڑے، انشاءاللہ بعد تحقیقات کے تفصیل اس اجمال کی مفصل لکھی جاوے گی۔

ایک چوری تین ہزار روپیہ کی ہوئی۔ مجرم اور گیارہ سو روپیہ کا مال گرفتار ہوا ـــــ ایک چوری نو سو پچاس روپیہ کی ہوئی، مجرم اور مال گرفتار ہوا ـــــ ایک چوری عجیب تماشے کی ہوئی، علاقہ دریبہ میں سنا جاتا ہے کہ چور معہ مال خود تھانہ کے آگے سے نکلے، برقنداز صاحب پہرہ پر تھے، مال رکھوا لیا چور چلے گئے۔ اب مشہور یہ ہے کہ اون چوروں نے ظاہر کیا کہ ہمارا مال ہے ہم نماز پڑھنے جاتے ہیں، برقنداز صاحب تم مال رکھو۔ انھوں نے چوروں کو چھوڑ دیا، مال رکھ لیا۔ کہتے ہیں کہ یہ برقنداز کو قید ہو گئی۔

لاہوری دروازہ کے علاقہ میں پانچ سو روپیہ کی چوری ہو گئی، اوس میں فریبِ مدعی ظاہر کیا جاتا ہے۔

دہلی دروازہ کے علاقہ میں ایک واردات سُنی جاتی ہے ابھی تعداد مال نہیں معلوم ہوئی، غرض وارداتیں کثرت سے سُنی جاتی ہیں۔

ارادہ ستی ہونے کا

پنڈت سدا سکھ نامی باپ پنڈت گلاب رائے تحصیلدار سابق پرگنہ حویلی پالم بوانہ علاقہ خاص دہلی کا کہ اپنی قوم میں بہت معزز اور ممتاز شخص تھا، عمر قریب سو برس کے تھی، اس ہفتہ میں مرگیا، جورو

اوس کی جو عمر قریب پچپن برس کے رکھتی ہے، اور یہ دوسری بی بی تھی طیار ہوئی واسطے ستی ہونے کے،
المختصر کہ نظر بر قوانین متمشیہ ممانعت اہلکارانِ سرکاری کی طرف سے عمل میں آئی، نوبت یہاں تک پہونچی
کہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ خود بھی گئے، انجام کار اقربا متوفی کے بڑی حکمتِ عملی سے مسمات کو بہ بہانہ
طیاری ستی ہونے کے مشغول کر کے، ارتھی کو موتی کی مخفی کر کے لے گئے۔ اوس نے جب خبر پائی، اپنا
سر پھوڑ ڈالا اور چوتھا دن ہے کہ کچھ کھایا نہیں۔ سرکار سے بہت انتظام عمل میں آیا، اوس کے ورثا
سے مچلکہ لیا گیا۔

دہلی اردو اخبار پریس میں باقری پروپرائٹر چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عـــہ سالیانہ

نمبر ۱۸۰ — ۱۲ اگست ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ — جلد ۳

ص ا کالم ا

اشتہار

سرکلر نمبر ۲ مصدرہ صاحبانِ صدر بورڈ رِونیو جس کا وعدہ چھاپنے کا ہم نے سابق میں کیا تھا، اب چھپ چکا ہے، جن کو منظور ہو اس چھاپہ خانہ کے سپرنٹنڈنٹ کو لکھیں، فوراً بلا توقف بھیجا جاوے گا۔

واضح ہو کہ یہ ترجمہ کیا ہوا مولوی محمد باقر نامی ایک صاحب کا جو سابق میں مدرس تھے مدرسۂ خاص دہلی میں، سررشتہ داریِ کلکٹری اور تحصیلداری مدت تک کی ہے، مال کے کام میں بہت مہارت رکھتے ہیں، ترجمہ تحفہ ہے، ایک بڑے قابل صاحب نے جو علم انگریزی اور مال کے کام میں یکتائے روزگار اور منتخب زمانہ ہیں ترجمہ کروایا ہے، بلحاظ رفاہِ خاص و عام کے زبانِ اُردو میں واسطے سہولت اور سمجھنے ہر ایک کم علم کے بھی ساتھ الفاظِ عام فہم کے ترجمہ کیا گیا ہے، اِلّا بعضے مقام میں کوئی لفظ بنا بہ ضرورت تطبیق اصل ترجمہ لفظ انگریزی کے کہ اوس کے واسطے لفظِ ہندی عام فہم نہیں ملتا، الفاظ عربی و فارسی لائے گئے ہیں، قیمت حسبِ تفصیل ذیل ہے:

کاغذ سی رام پور پر .... ۸ ہے

کاغذ کشمیری پر .... ہے

ایک خط

ایک خط کلکتہ سے آیا ہے در باب انتظام پولیس کے، سو مقام خطوط میں مندرج ہے۔ یہ کارسپانڈنٹ ہمارے بہت دانا اور کار آزمودہ، سرد و گرم جہاں کی دیکھے ہوئے ہیں، اکثر انگریزوں سے ان کی بہت صحبت رہی ہے، آئینِ انگریزی سے بہت واقف ہیں، ہر چند در باب اہالی پولیس جو یہ لکھتے ہیں بیشتر اہالیان پولیس کا ایسا ہی حال سنا جاتا ہے لیکن یہ چوٹ ان کی بقیدِ لفظِ اہلکارانِ ہندوستانی، صرف اثر ہے صحبت انگریزوں کا کہ صاحب لوگوں کی اکثر یہی رائے ہے، اور یہ بیشتر اہلکارانِ ہندوستانی کو ایسی باتوں کی نسبت دیتے ہیں۔ اکثر چٹھیات سرکلر احکامِ صدر بورڈ میں بھی ایسے لفظ پائے جاتے ہیں لیکن واضح ہو کہ یہ بدنامی نفطی، نتیجہ ہے اِن کی قلتِ تنخواہ کا۔ کچھ شک نہیں کہ اگر اہلکارانِ انگریزی بھی ایسے عہدوں پر اس طرح کی قلیل تنخواہ پر مقرر ہوں تو اون کے

نتائجُ افکار بدرجہا فائق تر ان کی حرکات سے ظہور پکڑیں۔ ان کو وہ حوصلہ کہاں ہے، وہ فہم و ادراک کہاں ہے، جو اون کو حاصل ہے۔ تنخواہ اہلکارانِ ہندوستانی کی اور اختیار ان کا اگر زیادہ کیا جاوے تو یہ بدنامی کی باتیں کبھی ظاہر نہ ہوویں۔

ص ا کالم ۲ ایک نمونہ اس کا ہے بندوبست پرسٹ کا۔ دیکھو احتیاج بیان کی نہیں ہے، جس دن سے کہ وہاں انتظام کثرتِ مشاہرہ اور مزید اختیار کا مقرر ہوا، اہلکارانِ ہندوستانی کا کام کم انگریزوں سے نہ سنا ہوگا، بدنامی اون عہدہ داروں کی اسی طرح کی کبھی کان تک نہیں پہونچی۔ صدر امینانِ اعلیٰ جب سے مقرر ہوئے اور امینانِ صدر کو امید ہوئی اس ترقی کی، تو کس انصاف سے اور دیانت سے کام ہوتا ہے۔ ہندوستانی صدر امینان اعلیٰ سے کسی بات میں نہ سنو گے کہ کوئی امر بے دیانتی کا ظاہر ہوا، جیسا کہ اہلکارانِ ہندوستانی بدنام کیے جاتے ہیں۔

بارش

بہت شکر ہے کہ اس ہفتہ میں بھی بارش خوب ہوئی لیکن سنا جاتا ہے کہ جھیل نجف گڈھ کی بالکل پانی سے بھر گئی، کئی برس بعد اس طرح کا مینہ ہوا ہے، کہتے ہیں کہ تمام دیہات جھیل کے اب کے غرق میں آ گئے۔ خریف تو اب کے معلوم، بلکہ بروقت تردد ربیع کے پانی خشک نہ ہوا تو ربیع کے تردد میں بھی کلام ہے۔ مگر ایک بات کی خبر ہے کہ نہر جو گھد گئی ہے تو کچھ عجب نہیں کہ صاحبِ نہر پانی جس وقت چاہیں گے سب نکال دیں گے، کیونکہ دو جگہ اونھوں نے تختہ لگا رکھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اونھیں اختیار ہوگا پانی نکال دینے کا لیکن بالفعل اگر پانی نکل جائے گا تو یہ ابھی ممکن نہیں معلوم ہوتا کہ پانی پھر پہونچ سکے جب تک نہر کا پانی اوس میں نہ ڈالا جاوے اور جا بجا پانی تابو کا کیا جاوے اور جس جس جگہ مناسب ہے پل تختہ بنایا جاوے۔ یقین ہے کہ جس وقت یہ باتیں مکمل ترتیب پا جاویں گی تو فائدہ کثیر دیہاتِ ڈہری میں ظہور پکڑے گا۔

واردات

اس ہفتہ میں کئی وارداتیں ہو گئی ہیں چوری کی اور خون کی، بسبب نہ باقی رہنے جگہ کے اس دفعہ درجِ اخبار نہیں ہو سکتیں، انشاء اللہ پرچۂ آئندہ میں مفصل لکھی جاویں گی۔

پُل اور سڑک

پُل کا بہت خوب انتظام ہمارے صاحب مجسٹریٹ نے کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ آج تک کبھی اس طرح کا انتظام پُل کا نہیں ہوا۔ باوجودیکہ پانی دریا کا بہت طغیانی پر ہے، لیکن اتنی خبرداری ہر وقت رہتی ہے کہ کسی طرح کا خلل نہیں ہوتا، بذاتِ خود صاحب ہر روز مصروف رہتے ہیں۔ اکثر جگہ سڑک جدید ان صاحب نے بنوائی ہیں جس سے بہت آرام ہے خاص و عام کو، کہتے ہیں کہ ان صاحب کو فوائدِ عام کی طرف بہت نظر ہے، اور ایسی باتوں کا

بہت خیال رکھتے ہیں۔

لاہور

ص ۲ کالم ۱

۶ تاریخ جولائی سنہ حال کو کنور نونہال سنگھ باتفاق بھائی رام سنگھ اور راجہ ہیرا سنگھ کے رام باغ سے سوار ہوکے دربار میں گئے اور بعد ازاں ہرمندر سری امرت سر میں جا کے اور غسل کرکے ایک ہزار روپیہ نقد اور کڑاہ پرشاد اور دوشالہ گرنتھ صاحب میں اور ساڑھے پانسو روپیہ اکال بنگہ میں اور دوسو پچاس روپیہ جھنڈہ گرو صاحب میں اور دوسو پچاس روپیہ بونگہ مہاراجہ شیر سنگھ باسی میں بابتہ نیاز شکریہ فتح مقام منڈی کے چڑھائے اور کچھ اکالیوں اور برہمنوں کو دے کر داخلِ رام باغ ہوئے۔

عرضی راجہ دھیان سنگھ کی اس مضمون کی ملاحظہ ہوئی کہ بندہ حسب الحکم لاہور میں پونہچ کے کاروبار میں مصروف ہے اگر حکم ہو تو باریابِ حضور ہووے۔ پروانہ درجواب صادر ہوا کہ اپنے تئیں کاروبار میں ہی سرگرم رکھو۔

عرضی سلطان محمد خاں کی اس مضمون کی آئی کہ فدوی گذر دریائے جہلم پہ پونہچا ہے اور عنقریب شرف اندوز ملازمت ہوگا۔ درجواب پروانہ صادر ہوا کہ اپنے تئیں جلد تر حاضر کرو۔

راجہ رام سنگھ نے عرض کی کہ جرنیل ونتورا صاحب اور دیوان اجودھیا پرشاد بیچ فتح مقام منڈی اور گرفتاری وہاں کے راجہ کی ایسی دانائی اور حکمت عملی عمل میں لائے ہیں کہ لائق انعام ہیں۔ فرمایا کہ خلعت گیارہ پارچہ کا معہ کنٹھہ مروارید سرپیچ مرصع شمشیر باسازِ طلا اور ایک گھوڑے معہ سازِ نقرہ اور تمغہ کے واسطے جرنل موصوف کے اور خلعت ۹ پارچہ کا اور مالائے مروارید واسطے دیوانِ مسطور کے تمہاری معرفت بھیجا جاوے گا۔ شیخ غلام محی الدین کو ارشاد ہوا کہ تمہیں واسطے انتظام معاملہ منڈی سوکیت اور کلوہ ہری پور وغیرہ کے مقرر کریں گے۔ عرضی جرنیل ونتورا صاحب کی متضمن عسرت خرچ کے آئی۔ بمجرد ملاحظہ کے پروانہ بنام علاقہ داران کوہستان کے بتاکید تمام صادر ہوا کہ تدبیر خرچ کی کردو۔ غلام محی الدین صاحب نے عرض کی کہ بعضے مثل دار غیر حاضر رہتے ہیں۔ فرمایا کہ جاگیریں اون کی ضبط کرو تاکہ اوروں کو عبرت ہووے۔

بھرت پور

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں بھی پندرویں تاریخ جولائی سے بارش باران بخوبی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ امساکِ باران سے زمیندار اوس طرف کے بہت مایوس ہوگئے تھے اور سب نے اپنے دلوں میں درصورت نہ ہونے بارش کے ارادہ جلاوطنی کا کر رکھا تھا اگر خدا نخواستہ چند روز اور مینہ نہ برستا تو عجب نہ تھا کہ اکثر گانو ویران اور بے چراغ ہوجاتے۔

اس مقام میں کپتان کونسال نامی ایک شخص بہت فضول خرچ اور عیاش تھا، جس دن خدمت سے موقوف ہوا، قرض خواہوں نے اوس کا دامن پکڑا اور اوس کے اسباب کو نہ اوٹھانے دیا اور والئ ریاست کے پاس استغاثہ کیا۔ والی موصوف نے ازراہ انصاف حکم دیا کہ اگر کپتان مذکور اس قدر مدت میں زرِ قرضہ ادا کرے تو بہتر، وِالّا اسباب اوس کا بیچ کے قیمت اوس کی قرض خواہوں کو ملے گی۔ سو چونکہ مدتِ معہود گذر گئی اور زرِ قرضہ اوس سے ادا نہ ہو سکا، چار و ناچار اسباب اوس کا بیچ کے زرِ قیمت، قرض خواہوں کو دلوایا گیا۔

ص ۲ کالم ۲

تیاری فوج

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ایک سپاہ چھ آٹھ ہزار آدمیوں کی تیار کی جاتی ہے اور اون کے سلاح و یراق کی درستی ہوتی جاتی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ کچھ فوج طرف شمال اور مغربی اضلاع کے روانہ ہوگی چنانچہ خبر روانگی کئی رجمٹوں کی مقام دہلی، میرٹھ اور کرنال سے ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ سپاہ واسطے جنگ سکھوں کے بھیجی جاوے گی۔ کیونکہ اونھوں نے نقض عہد و پیمان کیا ہے اور آمد و رفت سپاہ انگریزی کی اپنے ملک میں سے نہیں ہونے دیتے اور یہ بھی شہرت ہے کہ صاحب والا مناقب کمینڈر انچیف صاحب بہادر بھی کلکتہ سے روانہ ہوا چاہتے ہیں اور یہ سپاہ بسر کردگی صاحب موصوف کے فیروزپور کو روانہ ہوگی۔

ایران

اوس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہِ ایران اب تک ارادہ بڑھنے کا طرف بصرہ کے رکھتا ہے۔ دریافت ہوا ہے کہ خسرو پاشا اور محمد علی پاشا تدبیروں اور ارادوں میں دونو باہم متفق ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے دشمنوں کی متابعت نہیں کریں گے اور خسرو پاشا ہلال پاشا پر غالب آیا ہے اور اسے بے عزت کیا ہے۔

سردار سید محمد خاں

واضح ہوتا ہے کہ ایک شخص ملازمان مہاراجہ والئ لاہور میں سے معہ پروانہ مہاراجۂ موصوف کے واسطے طلب سردارِ مذکور کے پشاور میں پہنچا اور یہاں دو چار روز واسطے رفع تعب سفر کے ٹھہرا اور بعد ازاں دوآبہ ہست نگر میں جا کے سردارِ موصوف سے ملاقات حاصل کی۔ کہتے ہیں کہ اگر سردارِ مذکور ملازم مسطور کے ساتھ آوے گا تو اوس کے حق میں بہت مستحسن ہوگا۔ وِالّا پروانہ مہاراجہ کا واسطے طلبی کے جاری ہوگا اور سردارِ مذکور کو بجبر آنا پڑے گا۔

بلوچستان

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اکثر مردمانِ قومِ بلوچ نے قلعہ کویٹہ پر حملہ کیا، حارسانِ قلعہ حملۂ دشمن سے خبردار ہو کے بمقابلہ پیش آئے۔ کہتے ہیں کہ بر وقت مقابلے کے بہت سے آدمی سپاہِ بلوچ میں سے مارے گئے بہادرانِ فوج حضرت شاہ شجاع الملک کے ہاتھ سے اور اکثر زخمی ہوئے۔

چین

واضح ہوتا ہے کہ تاجرانِ ملکِ امریکہ نے ایک درخواست اس مضمون کی حضورِ نایب کنٹون میں گذرانی ہے کہ بباعث سننے خبرِ گرم جنگِ لشکرِ چین کے فوج انگریزی سے، ہم امیدوار ہیں کہ اگر حکم اور اجازت ہو تو ہم لوگ معہ اموالِ تجارت یہاں سے اوٹھ جاویں اور مخمصہ سے رہائی پاویں۔ ص ۳ کالم

دریافت ہوتا ہے کہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کو بیچ باب بندوبست جنگِ ملکِ چین کے اختیارِ کل حاصل ہوا ہے لیکن گورنر صاحب ممدوح کلکتہ میں ہی تشریف رکھیں گے۔ ایک اور اخبار سے بھی واضح ہوتا ہے کہ بیشک و شبہ عنقریب درمیان لشکرِ چین اور سپاہِ انگریزی کے دریائے شور میں جنگِ عظیم واقع ہوگی۔

پشاور

اخبارِ لدھیانہ سے ایک ماجرائے عجیب ظاہر ہوا یعنی دو سپاہی کوتوالِ شہر پشاور کے نے ایک بھلے مانس کے گھر میں جا کے اوس کی بی بی سے کہا کہ تمھاری دونو بیٹیوں کو جنرل اونطائلہ صاحب نے طلب کیا ہے اور بعد بہت سی قیل و قال کے اپنے ساتھ لے جا کر تین چار روز تک اپنے گھر میں رکھا، باپ نے اون کے اس حال سے آگاہ ہو کر صاحب موصوف سے استغاثہ کیا۔ صاحب موصوف نے بغور استماع اس ماجرا کے اون دونو سپاہیوں کو بلوا کے حال پوچھا۔ عند التحقیق دونو مجرم ثابت ہوئے، صاحب موصوف نے از روئے عدالت و انصاف کے ایک کے تئیں تو مسجد نجیب خاں پر سے کہ مشہور مسجد جامع ہے، خندق میں ڈال دیا اور اس طرح سے اوسے ہلاک کیا اور دوسرے کو بازار میں کھڑا کر کے سنگسار کروایا۔ رعایائے پشاور داد دہیِ صاحبِ موصوف سے بہت راضی اور خوش ہوئے۔

مرزاپور

دریافت ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور میں ایک ندی ہے۔ ایام برسات میں پانی اوس کا ایسے زور شور سے بہتا ہے کہ واسطے گانو والوں اور آمد و رفت کرنے والوں کے مقامِ اندیشہ ہوتا ہے۔ سو ان دنوں ایک بنئے نے مقامِ مذکور کے جو کہ بہت دولتمند ہے، بیس ہزار روپیہ نقد اہالیان گورنمنٹ کو واسطے تیاری پل کے دیا ہے

یقین ہے کہ عنقریب تعمیرِ پل شروع ہو جاوے گی۔

کلکتہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مسٹرس مینی نام ایک بی بی قومِ انگریز معہ اپنی بیٹی کے کہ عمر اوس کی قریب پندرہ یا سولہ برس کے ہے، قریب جنرل اسپتال کے رہتی تھی، عرصہ ڈیڑھ مہینے کا ہوا کہ ایک روز شام کے وقت مس مینی بیٹی مسٹرس مذکور کی تنہا طرف انسین اسپتال کے کسی اپنی دوست کے پاس جاتی تھی، یہ ہنوز تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ ایک خدمت گار معہ ایک پالکی کے آیا اور اس سے کہا کہ تمھاری ماں تمھیں جلد بلاتی ہیں اور تمھارے واسطے یہ پالکی بھیجی ہے۔ مسِ مذکورہ (اوس) پر سوار ہوئی، بے خبر اس بات سے کہ پالکی کدھرے جاتے ہیں، جب تک کہ ایک مقام پر جہاں کہ کوئی آتا جاتا نہ تھا اونھوں نے پالکی رکھ دی اور یہاں سے اوسے پالکی پر سے اُتار کے ایک گاڑی پر سوار کیا اور گاڑی ہانک دی، اور جب یہ چلّانے لگی تو ایک انگریز ولنز نامی اور دو چار ہندوستانیوں نے اوس کا گلا گھوٹ کے چلّانے سے باز رکھا۔ الغرض مس مذکور کو ایک زمیندار کے یہاں لے گئے جو کہ بہت دولت مند اور مسلمان ہے اور مقام سیال داہ میں رہتا ہے اور ایک مہینے تک اوسے وہاں رکھا، آخر کار حال کھُل گیا اور معلوم ہوا کہ بباعث فتنہ انگیزی بی بی گماشتہ اسپتال کے جو کہ مسٹرس مذکور کی ہمسایہ تھی، یہ حال واقع ہوا ہے اور دو خط بھی اسی مضمون اور سازش کے نکلے، چنانچہ ایک میں تو صاف یہی لکھا ہوا تھا کہ آج مس معلومہ فلانی جگہ جاوے گی اگر تم سے ہو سکے تو راہ میں سے لے جاؤ۔ المختصر کہ یہ مقدمہ زیرِ تجویز صاحب مجسٹرٹ کے ہے، دیکھا چاہیے کہ کیا حکمِ آخیر ہوتا ہے۔

مس ۳ کالم ۲

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ۱ تاریخ ماہ گذشتہ سے وہاں بھی بارشِ باران شروع ہے اور ۲۳ تاریخ تک متواتر مینہ برستا رہا ہے۔ دریائے ستلج بہت طغیانی پر ہے حتیٰ کہ کئی گانو جو کہ کنارہ دریا پر تھے ویران ہو گئے اور مزارعوں کا بہت نقصان ہو گیا۔ یہاں کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ پانی دریائے ستلج کا بیس برس بعد ایسی طغیانی پر آیا ہے۔

قلات

دریافت ہوتا ہے کہ ایک بیٹا فرزندانِ محراب خاں میں سے جو کہ وقت تسخیر قلعہ قلات کے بھاگ گیا تھا اوس نے ان دنوں بلوچانِ بادیہ نشین کو ورغلایا ہے اور کہتا ہے کہ وارث ملکِ بلوچستان کا بعد شہادت والد بزرگوار کے میں ہوں چنانچہ دو پلٹن اور ایک رسالہ حضرت شاہ شجاع الملک کا واسطے گرفتار کر لانے نامبردہ کے قلعہ عبد اللہ خانِ اچک زئی سے روانہ ہوا تھا، مگر اب ایسا سنا جاتا ہے کہ بلوچانِ مذکورین تاب مقابلہ

لشکرِ انگریزی کی نہ لاکے، طرف بادیۂ ہامون کے چلے گئے جہاں کہ پونہچنا انسان کا بہت مشکل ہے۔

کابل

وہاں کے خط سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں اوس نواح میں کچھ فتنہ اور فساد نہیں ہے کہ اوس سے موجب ملالِ خاطر حضرت شاہ شجاع الملک اور صاحب والامناقب ولیم مکناٹن صاحب بہادر کا ہووے، مگر اکثر چوری اور رہزنی ہوتی رہتی ہے، چنانچہ اس سبب سے صاحبِ موصوف نے سردارانِ بیرونجات اور افسرانِ قزلباش کو بلواکے ارشاد کیا کہ آمد و رفت سوداگروں ہر دیار و امصار کی باعث افزونی مالِ سرکار ہے اور بدمعاش اس ملک کے سنگِ راہ سوداگروں اور مسافروں کے ہوتے ہیں اور اونھیں لوٹ لیتے ہیں، پس تم ذی عزت آدمیوں کو لازم ہے کہ اپنی قوموں کو ان افعالِ ذمیمہ سے باز رکھو، ورنہ اون کے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ سردارانِ مذکورین نے جواب دیا کہ اگر واسطے مردمانِ خاص کے کچھ جاگیریں اور مردمانِ عام کے لیے بطور سپاہیوں کے کچھ تنخواہ مقرر ہوجاوے تو اغلب ہے کہ طریقہ چوری کا اس ملک سے دور ہوجاوے گا۔ سو صاحب موصوف نے بہ نظر آبادی رعایا اور امینت سوداگروں اور مسافروں کے، جاگیریں موافق گذران مردمانِ ذی عزت کے مقرر کردیں اور کئی ہزار افغانوں کو نئی پلٹنوں میں بھرتی کردیا۔ اب اغلب ہے کہ اس تدبیر صایبہ سے قزاق اور غارت گر اوس ملک کے رہزنی اور چوری سے باز آویں گے۔

ص ۴ کالم ۱

خون

سنا گیا کہ اس ہفتہ میں بیچ علاقہ تھانہ بھوجلا پہاڑی کے ایک لڑکا گیارہ بارہ برس کا بے جرم و بے تقصیر بے خبر رات کے وقت ہلاک ہوا، الّا یہ جرم تھا کہ کچھ زیور پہنے ہوئے تھا یعنی بے خبر تھا حالِ خبرداری اہلکارانِ تھانہ سے۔ کہتے ہیں کہ بازار میں رات کے وقت لاش اوس کی پائی گئی، ایک شخص کو ٹھوکر لگی تب ظاہر ہوا، وہ شخص تو اوسی وقت گرفتار ہوا اس جرم میں اور باقی اکثر لوگ گرفتار ہوئے، اب تک کچھ ثابت نہیں ہوا کسی پر۔ حاکم کی بہت تاکید ہے، کچھ عجب نہیں کہ اہالی تھانہ وہاں کے موقوف ہوجاویں درصورت عدم ثبوت مجرم۔

حضورِ والا

مزاجِ مبارک حضور والا کا بسبب بخار کے کچھ بدمزہ رہا، حسبِ صلاح اطبائے حاذق تبرید نوش فرمائی، ہر روز لڑکوں اور غریب غربا کو کھانا کھلایا جاتا ہے، چنانچہ دو لونڈیاں بھی فرقِ مبارک پر سے تصدق کی گئیں۔ آرائش محل بیگم صاحبہ بھی بدستور بیمار رہیں۔

محل مبارک میں ایک روز صبح سے شام تک مینا بازار لگایا گیا۔ صدہا لڑکے بیوپاریوں کے اور عورتیں

شہر کی اور قلعہ کی اجناس سوداگری لے کے آئیں، حضور انور ملاحظہ فرماتے رہے۔

مرزا علی عرض بیگی کے تئیں ارشاد ہوا کہ قیصر شکوہ بیٹا سلیمان شکوہ کا پنجات سے آیا ہے، اوسے حضور میں حاضر کرو۔ چنانچہ مرزائے موصوف نے حاضر ہو کر حال تکلیف اپنی کا ظاہر کیا، حضور سے دوشالہ، گوشوارہ، قبائے کمخواب، دستار سربستہ اور تین رقم جواہر کی مرحمت ہوئیں۔

ایک خط

ایک دوست کے خط سے واضح ہوا کہ منشی امید سنگھ عہدہ نائب سررشتہ داری پر وہاں کی اجنٹی میں بدر ماہہ ۸۰ کے مامور ہوئے اور کام ترجمہ کا بھی انھیں سے متعلق ہوا۔ یہ صاحب انگریزی میں خوب مہارت رکھتے ہیں کالج دہلی میں تعلیم پائی ہے، اپنی جماعت میں فایق اسکالر تھا، بہت سلیم الطبع نیک بخت آدمی ہے۔

افغانستان

واضح ہوتا ہے کہ ایک ایلچی مقام اورگنج سے بامیان میں آیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ فوج شاہ روس میں اکثر آدمی اور اونٹ بباعث زیادتی سردی کے مرگئے، اس لیے سپاہ مذکور شہر اورن برگ کی طرف چلی گئی۔ کہتے ہیں کہ خانِ خیوہ نے بموجب فہمائش گورنمنٹ کے اون سے معاملہ کرلیا اور سپاہ روس قیدیوں کو آزاد کروا کے ہٹ گئی، اگر یہ بات سچ ہے تو اغلب ہے کہ اب فوجِ ظفر موج انگریزی کے آگے بڑھنے میں کوئی سدِ راہ نہ ہوگا۔ ۲ کالم ۲

خط — صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اُردو اخبار سلمہٗ

اکثر اخباروں میں یہی شکایت اہلکارانِ ہندوستانی پولیس کی دیکھی گئی اور بیشتر اضلاع میں بہتیرے لوگوں کو یہی پکارتے سنا کہ اکثر یہ لوگ بہت جبر اور نا انصافی رعایا کے حق میں کرتے ہیں جس رعایا کی کہ پرورش سرکار کو منظور ہے اور اس کی محافظت کے واسطے ان کو مقرر کیا ہے۔ سابق میں بہت گرم خبر تھی کہ اس باب میں جلد انتظام عمل میں آوے گا لیکن بہت تعجب ہے کہ اب تک ظہور اوس کا کچھ نہیں، سچ ہے کہ سرکار کا بھی تو حال بمنزلہ ایک انار صد بیمار ہے کس کس کام میں جلدی کرے لیکن واضح ہو کہ اس امر کا انتظام بھی از جملہ واجبات جاننا چاہیے۔ جتنا کہ اس باب میں لکھا جاوے تھوڑا ہے۔ اگر کوئی صاحب مجسٹرٹ ہندوستانی لباس پہن کے بھیس بدل کے کلماتِ طیبات اہلکارانِ پولیس کے سنے اور اون کی حالت اور حرکات سکنات دیکھے، تو اوسے تمام حال منکشف ہووے کہ رعایا ان کے ہاتھ سے کیونکر زندگانی کرتی ہے۔

ایک ضلع میں میں وارد ہوا، اتفاق سے ایک دوست میرے تھانہ دار تھے اون سے ملاقات، ہوئی، اون کے ایک اور دوست تھے وہ بھی تھانہ دار تھے وہ بھی وارد ہوئے، آپس میں دونوں باتیں کرنے لگے، یہ اپنے علاقہ کی وارداتیں بیان کرنے لگے وہ اپنے علاقہ کی۔ ایک نے ایک کیفیت کسی مقدمہ چوری کی دوسرے کو دکھلائی کہ دیکھو یار ہم نے کیسی لکھی اور کس طرح کا رنگ دیا۔ دوسرے بولے کہ ہاں رنگ تو خوب دیا لیکن اتنی کسر رہ گئی کہ کوئی آلۂ نقب مجرم کے گھر سے نکالنا تھا، چوں پہلا ناکردہ کار اور کچھ ایمان و دیانت نام کو جانتا تھا، جواب دیا کہ بھائی بہت تلاش کیا کوئی ایسی چیز نہ نکلی، پھر کیا میں اپنے پاس سے ڈال دیتا۔ دوسرے بولے کہ واہ، تم نے کی تھانہ داری، ارے بھائی وہ تھانہ دار کیا جو اپنی جیب میں دو تین پانسے، گنگ، کوڑیاں، برقندازوں پاس ایک دو آلہ نقب نہ رکھے۔ جس وقت قمار باز یا چوروں کی گرفتاری کو جاوے یہ چیزیں ضرور ہیں کہ جب تک یہ چالاکیاں نہ کرے تو کیا تھانہ داری کرے گا۔ میں یہ باتیں سنتے ہی اپنے دل میں لاحول پڑھنے لگا اور مجھ کو ایک رات اون کی صحبت میں بسر کرنی مشکل ہوئی، وہ رات مجھے کم روز قیامت سے نہ تھی۔ میرے رونگٹے کانپنے لگے۔ اس پر قیاس کیا چاہیے کہ جن لوگوں کا یہ عقیدہ اور یہ رویہ ہو وہ صبح سے شام تک اپنی طمع نفسانی کے واسطے کیا کیا کوتک نہیں کرتے ہوں گے، اور یہ ایک نمونہ چھوٹا سا ہے اون کی لاانتہا حرکات روزمرہ کا جو کہ وہ عمل میں لاتے ہیں، رعایا قصوروار اور بے قصور کس حالت میں گذران کرتی ہوگی۔ بہت شکر کیا جاوے جو سرکار جلد وہ انتظام ظہور میں لاوے جس کا کہ سابق میں ذکر تھا۔ الراقم س ح، منمقام کلکتہ

باہتمام سید معین الدین مالک چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو ۱۰ عہ ششماہی اور عہ ۵ سالیانہ

نمبر ۱۸۱ ۱۹ اگست ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

ص ۱ کالم ۱

رام پور

اخبارات مختلفہ سے جو کچھ درباب وفات والیٔ رام پور اور بلوہ کرنے پٹھانوں اور قتل رائے دھونکل سنگھ نائب نواب متوفی کے دریافت ہوا ہے واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے لکھا جاتا ہے: واضح ہو کہ نواب صاحب مدت سے بیمار تھے' ۱۹ تاریخ جولائی کو مراد آباد میں خبر اون کی وفات کی مشتہر ہوئی ۔ ڈک صاحب بہادر مجسٹرٹ ضلع بجنور اور سمی صاحب مہتمم بندوبست ضلع مراد آباد معہ چار کمپنی تلنگہ کے مراد آباد سے روانہ رام پور ہوئے اور ایک پلٹن اور ایک رسالہ نے بریلی وغیرہ سے آکے تین کوس پر رام پور سے واسطے بندوبست کے خیمہ کیا۔ کہتے ہیں کہ اوس وقت نواب صاحب بیہوش تھے' جبکہ عالم غفلت سے کچھ افاقت ہوئی تو عظیم اخون زادے نے کہ سابق میں مختار کل وہاں کا تھا نواب صاحب سے عرض کی کہ رائے دھونکل سنگھ نے انگریزوں کو واسطے بندوبست ملک حضور کے بلوایا ہے اور آپ پر جادو کروایا ہے چنانچہ دو سر اُتو کے اور چار تصویریں طلائی وغیرہ اشیاء سحر بموجب اظہار ایک ساحر کے نواب صاحب کے پلنگ کے نیچے سے نکلوائے اور جادوگروں نے اقرار کیا کہ ہم نے بموجب حکم رائے مذکور کے نواب صاحب پر سحر کیا ہے۔ الغرض نواب صاحب نے اس حال سے آگاہ ہو کر رائے دھونکل سنگھ کو طلب کیا' رائے مذکور بخوف نہ گیا اور پٹھانوں سے کہا کہ نواب صاحب تو دو دن سے مر گئے ہیں' تم مجھے مار ڈالنے کے واسطے لے جاتے ہو' پھر نواب صاحب نے بلوایا' پھر یہی جواب دیا' تیسری دفعہ نواب صاحب نے حکم دیا کہ دو توپیں لے جاکر اوس کا مکان منہدم کرو اور اگر وہ باہر آوے تو اوسے مار ڈالو۔ بموجب حکم کے توپیں گئیں اور چھ ضرب گولہ میں دروازہ اور چھت مکان کا ٹوٹ گیا' سالا نواب صاحب کا جو کہ ساتھ ارادہ قتل دھونکل سنگھ کے گیا تھا' مکان کے عقب سے نردبان چوبی لگا کے معہ پٹھانوں کے چڑھ گیا' ملازمان دھونکل سنگھ سے مقابلہ ہوا' قریب ساٹھ آدمیوں کے ملازمان دھونکل سنگھ میں سے قتل ہوئے اور قریب دس آدمیوں کے پٹھانوں میں سے کشتہ اور زخمی ہوئے۔ دھونکل سنگھ مضطربانہ مکان میں بخوف جان بھاگتا پھرا آخر ش اوسے افغانوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور ۲۶ تاریخ کو وقت صبح نواب صاحب بھی اس جہان فانی سے انتقال کیا۔

عظیم اخون زادہ وغیرہ امرا نواب صاحب کے باقی گھوڑے رتھ وغیرہ تمام جلوس نواب صاحب کا ہمراہ لے کر مقامِ فرودگاہِ ڈک صاحب پر آئے۔ صاحب موصوف نے بباعث جانے ہجوم کے ناراض ہو کر اخون زادہ مذکور سے فرمایا کہ اِن سب کو رخصت کر دو۔ بعدازاں صاحب موصوف نے معہ دو رسالہ انگریزی اور پلٹن کے قلعہ میں جا کر حکم تجہیز و تکفین نعشِ نواب صاحب کا دیا اور جا بجا چوکی پہرہ تعین کیا۔

ص اکالم ۲

روایت دوسری یہ ہے کہ نواب صاحب پیش از قتل راے دھونکل سنگھ کے مر گئے تھے، مگر دشمنوں نے راے مذکور کے خبر وفات نواب صاحب کو مخفی رکھ کے، اون کے نام سے سپاہ اور دو ضرب توپ بھجوا کے، راے مذکور کو معہ اوس کے ملازموں کے قتل کیا اور دوسرے دن خبر کی کہ نواب صاحب نے وفات پائی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جے پور

واضح ہوتا ہے کہ میجر فارسٹر صاحب نے قلعہ کاڑی پر یورش کر کے اوسے تسخیر کیا۔ مفسد لوگ سب متفرق ہو گئے اور راجا رانی اور کامدار نے شرطیں میجر موصوف کی قبول و منظور کیں۔ مقامِ سیکر میں ابھی کچھ فیصلہ نہیں ہوا ہے لیکن یقین ہے کہ بروقت نزدیک پہنچنے فوجِ ظفر موج کے وہ بھی رو براہ آجاویں گے، اگرچہ مشہور ہے کہ وہ لوگ مستعد سرکشی اور فساد پر ہیں۔

کابل

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ کرنیل والیس صاحب ساتھ رجمٹ دویم پیادگانِ ہندوستانی کے اور رسالہ دویم سواروں اور توپ خانہ ایبٹ صاحب کے ہم غلزئی سے مراجعت کر کے غزنی میں مقیم ہیں۔ رجمٹ دویم کو تو حکم قیام کا ہے جب تک کہ جنرل ناٹ صاحب اونھیں اجازت روانگی کی یا حکم طلب کا بھیجیں، مگر رسالہ سواروں کا اور اتواپ مذکورین کابل کو مراجعت کریں گی۔ ایک ونگ کو رجمٹِ سودیں کے حکم ہے کہ واسطے کوچ زودرل کے مستعد رہیں۔ قلاتِ غلزئی میں بالفعل امن و امان ہے، کچھ سوار اور پیادہ معہ چند توپ کے وہاں مقیم ہیں۔ درہ ہائے کابل میں فصل بہت خوب تیار ہے، نرخ جو ایک من اور نرخ آرد ۲۶ سیر فی روپیہ ہے۔

حضورِ والا

منشی شمس الدین معہ مرزا تیمور شاہ کے حاضر ہو کے اور صفائی مرزاے موصوف کی حضور سے کروا کے برآمد ہوئے۔ عرضی چودھری گلفروشوں کی آئی کہ فدوی ۲۵ تاریخ اس مہینے کی گویا پانچویں ماہِ آئندہ کو پنکھا پھولوں کا درگاہ قطب صاحب میں نیاز کرے گا۔ مرزا شاہرخ سے فرمایا کہ ہم درگاہِ مہتاب باغ میں پنکھا چڑھاویں گے، ہمارے واسطے پوشاک سرخ تیار کرو اور حکم دو کہ تمام مرشد زادے و بیگمات وغیرہ بھی پوشاک

سرخ تیار کریں۔

اکبرآباد

وہاں کے اخبار سے واضح ہوا کہ بچوری مکند سنگھ صدر الصدور آگرہ نے بموجب منظوری پنسن کے استعفا پیش کیا اور تنخواہ دو سو روپیہ ماہواری کی خزانۂ سرکار سے مقرر ہوئی اور پچیسویں جولائی کو مولوی علیم الدین خاں بہادر صدر الصدور اٹاوہ نے، عہدہ صدر الصدوری آگرہ پر مامور ہوکر اجلاس کیا اور حسب ضابطہ بچوری موصوف سے کاغذات دفتر کے لیے۔ راجہ سرست سنگھ بہادر رئیس بہداور جو کہ واسطے ملاقات لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کے وارد تھے، چند مدت سے مرضِ سرطان میں مبتلا ہوئے تھے، چنانچہ کئی روز تک اسی شہر میں رہ کر معالجہ کیا، کچھ اثر پذیر نہ ہوا، آخرکار امید زندگانی منقطع کر کے ساتھ آرزوے ملاقات خویش و اقربا کے بہداور کو روانہ ہوئے، جب قریب وطن کے پونہچے پیمانۂ حیات لبریز ہوگیا اور حسرتِ دیدار عزیزوں کی لے گئے۔ سنا جاتا ہے کہ کارپردازانِ ریاست نے راجہ مہندر سنگھ راجہ متوفی کے بھتیجے کو مسندِ ریاست پر بٹھلایا ہے تاکہ کار ریاست برہم نہ ہو۔

قوم غلزئی

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہے کہ قوم مذکور الصدر نے بباعث مسمار اور ویران ہوجانے قلعہ چوگان کے کہ ملجا اور ماداے قدیم اون کا تھا، مایوس ہوکر، آپس میں مشورہ کیا تھا کہ ساتھ سپاہِ انگریزی کے مقابلہ کریں، مگر بعضے دانایوں نے اون کو اس کام سے منع کیا اور کہا کہ اب صاحبانِ عالیشان سے مقابلہ کرنا، اپنا خراب کرنا ہے، سو اس سبب اکثر سردار قومِ مذکور کے طرف خراسان کے گئے ہیں اور عزیز خاں نام ایک سردار قوم غلزئی کا کوہستان قندھار میں بایں ارادہ مخفی ہے کہ وقت بے وقت بہیر و بنگاہِ فوجِ انگریزی پر حملہ کر کے گذرانِ معاش کرے۔

بامیان

تحقیق دریافت ہوتا ہے کہ نواب جبار خاں معہ اپنے اور سردار دوست محمد خاں کے عیال و اطفال کے ۳ جولائی کو بامیان میں پونہچا، یہ سب چھوٹے بڑے عورت اور مرد قریب سات سو آدمیوں کے اور چھ سو مویشی ہمراہ رکھتے ہیں، خبر تھی کہ چھٹی تاریخ کو جبار خاں تو طرف کابل کے جاوے گا اور عیال و اطفال دوست محمد خاں کے ارگندی سے طرف غزنین کے روانہ ہوں گے۔ کچھ سپاہ مشتمل سوار اور پیادہ اور توپ ایسی نے ہندو کوہ سے واسطے نواب مذکور کے کوچ کیا تھا، خان مذکور اس حال سے آگاہ ہوکر جلد چلا آیا اور سپاہِ مذکور نے ایک قلعہ پر قبضہ کیا جو کہ راہ ترکستان میں واقع ہے۔

سکھر

وہاں کے خط سے دریافت ہوتا ہے کہ درمیان قلات اور دادر کے راہ آمد و رفت بالکل بند ہے۔ توپیں ص

گردنواح کے لوٹتی رہتی ہیں درحقیقت تمام ملک اپر سندھ کا مستعد فساد اور سرکشی کے ہے۔ کہتے ہیں کہ لفٹننٹ ڈبلیو لوڈی صاحب معہ تیس سپاہیوں کے بلوچوں سے گھرے ہوئے پڑے ہیں۔ صاحب پولیٹیکل اجنٹ نے رجمنٹ ۴۰ ملکہ انگلستان کی کو اور رجمنٹ دوسری گرینیڈیرز کو حکم دیا ہے کہ کوئٹا میں جا کے کپتان بین صاحب کی اعانت کریں۔ سنا جاتا ہے کہ چھ رجمنٹیں مقام بمبئی سے افغانستان میں بھیجی جاویں گی اور مقام مذکور میں بجاے اون کے اور رجمنٹیں مدراس سے آجاویں گی۔

سندھ

واضح ہوتا ہے کہ دو ٹکریاں سپاہ کی تو مقام سندھ میں ماری گئیں اور تیسری ایک قلعہ میں قلعہ بند ہے اور صاحب بکینڈ ٹرنر سندھ کا اون کی مدد نہیں کر سکتا ہے کیونکہ اوس کے پاس سپاہ نہیں ہے۔ مقام کوئٹا میں کپتان بین صاحب پر حملہ سرکشوں کا ہوا تھا لیکن صاحب موصوف نے از راہِ مردانگی اور حکمت عملی کے بلوچوں کو مار ہٹایا۔ محراب خاں کے بیٹے نے بہت آدمی جمع کر لیے ہیں اور اندیشہ ہے کہ مبادا قلات پر پھر قابض ہو جاوے۔

سید حسین خاں اور سعادت خاں سردار مومن اور والی بجور نے واسطے تسخیر پشوت کے فوج جمع کی ہے، لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ فتح یاب نہیں ہونے کے، کیونکہ میکگریگر صاحب نے واسطے اعانت سپاہِ مقام مذکور کے بارہ سو افغان بھیج دیئے ہیں۔ کرنیل سٹوڈرت صاحب اور دوست محمد خاں اگرچہ قید سے آزاد ہیں لیکن ایک قسم کی حالت اطاعت میں ہیں۔ کہتے ہیں کہ بعضے صاحبان عالیشان کی تو راے یہ ہے کہ اب طرف بلخ و بخارا کے عزم کریں مگر بعضے ابھی اس بات سے مانع آتے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ مراد بیگ سردار قندوز اور والی خلوم اور تجار بخارا بصد جان مشتاق ہیں صاحبان عالیشان کے آنے کے۔ کپتان ای کانلی جو کہ واسطے فیصلہ امورات کے بیجور کو گئے تھے، اپنی جان بچا کر چلے آئے اور نارسا ہوئے۔

از روے اور چٹھیات مقام سکھر مندرجۂ اخبار بمبئی کے ایسا دریافت ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں گرمی بشدت پڑتی ہے اور اکثر افسر لوگ بیمار ہو گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسٹر کلارک صاحب اس جگہ نہیں مارے گئے تھے بلکہ مردمانِ قومِ بلوچ بعد زخمی ہونے کے اُنھیں اٹھالے گئے تھے اور یہ نہیں معلوم کہ صاحب موصوف وہاں صدمۂ جراحت سے مر گئے یا آنکہ مردمانِ مذکورین نے اونھیں مار ڈالا۔ بعد ازاں قوم مذکور نے نعش کو صاحب مقتول کی دو کوس پر مقام جنگ سے لے جا کر دفن کر دیا۔ سپاہی پانچویں رجمنٹ کے جو کہ طرف کاہن کے مراجعت کرتے تھے، وہ سب مارے گئے۔ صرف ایک ڈولی والا جانبر ہوا۔ کہتے ہیں کہ یہ ۷۶ آدمی تھے اور واضح ہو کہ ان دو نو لڑائیوں میں پانچویں رجمنٹ میں سے ایک سو چالیس آدمی ضائع ہوئے اور سات سو اونٹ بلوچوں کے ہاتھ لگے۔ ڈاکٹر گلاس وغیرہ دو تین صاحبوں کو بلوچوں نے قلعہ کاہن میں گھیر لیا ہے اور قلعہ میں کل ایک سو ستر

ص۲ کالم۱

آدمی ہیں، غرض کہ مقام اندیشہ ہے۔

بچٹھیاں مورخہ ۱۰ تاریخ جولائی کہ محصورانِ مذکورین کے پاس سے آئی ہیں اون سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اون کے پاس رسد واسطے سپاہ کے آخر ماہ جولائی تک کی موجود ہے، مگر دن رات خوف حملہ بلوچوں کا ہے۔ خبر ہے کہ کچھ سپاہ معہ چھ ضرب توپ اور ایک کمپنی گولہ اندازوں کے بسرکردگی برگیڈیر سیٹون سن کے سکھر سے روانہ واسطے تنبیہ اون ناعاقبت اندیشوں کے ہوگی۔

پشاور

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ چند روز ہوئے کہ پیشگاہ مہاراجہ والی لاہور سے پروانے بنام جرنیل اونطائلہ صاحب کے صادر ہوئے ہیں کہ جاگیریں عالموں اور خوانین وغیرہ کی ضبط کرلو، موجب ضبطی معلوم نہیں ہوا۔

لُدھیانہ

صاحب اخبار وہاں کے لکھتے ہیں کہ ہفتہ گذشتہ میں خبر تحقیق پونہچی ہے کہ نواب عبدالجبار خاں تو کابل میں داخل ہوگیا اور وابستگانِ سردار دوست محمد خاں بھی عنقریب کابل پونہچیں گے۔ کہتے ہیں کہ بعد ملازمت حضرت شاہ شجاع الملک کے نواب مذکور طرف غزنین کے روانہ ہوگا اور قبایل سردار موصوف کے طرف قندھار کے جاویں گے۔

مہاراجہ کھڑک سنگھ

رائے گوبند جس وکیل نے عرض کی کہ رادھا کشن خزانچی شاہ شجاع الملک کا معہ اسباب قسم پارچہ وغیرہ کے عازم کابل ہے اور حسب الحکم صاحب اسسٹنٹ لدھیانہ کے امرت سرتک معافی محصول کروالایا ہے اور آگے کے واسطے بھی پروانہ راہداری اور دفتر کا چاہتا ہے۔ حکم ہوا کہ تفصیل مال کی دریافت کر کے پروانہ راہداری کا دفتر سے لکھوا دو۔

پروانجات بنام سرداروں کے جاری ہوے کہ پیشتر دسہرہ کے موجودات سپاہ کی لیجاویگی، چاہیے کہ تیاری اسباب کریں ــــ پروانہ بنام جنرل اونطائلہ صاحب کے صادر ہوا کہ حساب کانِ نمک کا رام داس سے لے کر حضور میں ارسال کریں ــــ خبر ہوئی کہ سردار ارجن سنگھ بیٹے ہری سنگھ نلوہ کے نے ایک آدمی ملازم اپنے کو جان سے ہلاک کیا اور جورو ملازم مذکور کی ستی ہوگئی۔ یہ خبر استماع فرما کر دس ہزار روپیہ اوپر سردار مذکور کے جُرمانہ کیے ــــ فقیر عزیز الدین انصاری نے ایک بندوق پانچ گز طول میں معہ کاریگر حاضر کی۔ حکم ہوا کہ اسی نمونہ پر طیار ہوں۔

چین

ظاہر ہوتا ہے کہ اڈمرل ایلیٹ صاحب بہادر مہتمم جہازات جنگی نزدیک سنگاپور علاقہ سرکار کمپنی کے پونہچے اور بفور پونہچنے کے تمام جہازوں علاقہ چین کے تئیں محاصرہ کر کے اپنے قبضہ میں کر لیا اور اہل جہاز کو گرفتار کر لیا۔ گورنر سنگاپور نے پیغام بھیجا کہ جو گرفتار کرنا سوداگروں کا رسم جہانبانی سے خارج ہے، پس مناسب یہ ہے کہ تجار مذکورین کو معہ اسباب رہا کر دو۔ صاحب موصوف نے بموجب لکھنے گورنر مذکور کے اون سب سوداگروں کو معہ مال تجارت اور جہازوں کے چھوڑ دیا۔

ص ۲ کالم ۱

بُخارا

پہلے اس سے سنا جاتا تھا کہ شاہ مراد والئ بخارا گورنمنٹ انگریزی کے سفیروں سے بہت عنایت سے پیش آتا ہے، چنانچہ اکثر اوقات کرنیل سٹوورٹ صاحب کو خلوت میں بلوا کر مہمات مالی وملکی میں مشورہ کرتا تھا، اب ایسا سنا جاتا ہے کہ ساتھ تحریص اور ترغیب مفسد سرداروں کے سفیر مذکور کو آمد و رفت دربار سے منع کیا اور دوست محمد خاں کی طرف سے بھی بدظن ہوا ہے کہ مبادا فرصت پاکے فوج انگریزی سے مل جاوے، چنانچہ اسی سبب سے دونو کے تئیں بطور نظربند کے رکھا ہے۔

عدن

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ صاحبان عالیشان نے ارادہ کیا ہے کہ ایک ایسا قلعہ رفیع الشان مقام مذکور الصدر میں تعمیر کیا چاہیے کہ یورش سے دشمنوں کی امن و امان میں رہے اور واسطے تاجران حبش اور ایران اور عربستان وغیرہ دیار کے ایک فرودگاہ امنیت ہو جاوے۔

چرکس و روس

اخبار انگلستان سے واضح ہوتا ہے کہ درمیان مردان ملک چرکس اور روس کے ایسی جنگ عظیم واقع ہوئی کہ اہل روس اُن سے تنگ آ گئے۔ کہتے ہیں کہ قوم مذکور الصدر نے قریب سات قلعوں شاہ روس کے اپنے قبضہ میں کر لیے۔

تفصیل فوج

فوج انگریزی جو کہ واسطے جنگ چین کے بھیجی گئی ہے، تفصیل اوس کی واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے لکھی جاتی ہے: سپاہ گورہ ہائے انگریزی جو کہ تینوں پریسیڈنسیوں سے اور مقام سیلن سے گئی ہے، تعداد اوس کی ۶۶۶۶ نفر۔ اور سپاہ ہندوستانی ۵۱۷۲ نفر شمار کیے جاتے ہیں مع ملاحوں تینوں پریسیڈنسیوں کے اور بہیر بنگاہ ایک ہزار استی شمار کیے جاتے ہیں۔ اور یہ تمام معہ اوس سپاہ کے جو کہ انگلستان سے گئی ہے،

پندرہ ہزار ہوتے ہیں۔

کوئٹہ

بیشتر افواہ تھی کہ محراب خاں کے بیٹے نے قلات کو فتح کر لیا اور لفٹنٹ لوڈی صاحب زخمی اور دستگیر ہوئے، اب یہ دریافت ہوا ہے کہ یہ تمام حال پیرایہ صدق سے عاری تھا، کیونکہ اخبار مقام کوئٹہ میں اس کا کچھ ذکر نہیں ہے۔ مرکشان مستنگ اب تک معہ سپاہ فرزند محراب خاں کے ساتھ ہیں۔ اون نے ایک خط اس مضمون کا کپتان بین صاحب کو بھیجا ہے کہ میں یہاں آن پونہچا ہوں اور تمھاری فوج سے سر آب ملا چاہتا ہوں، قلعہ سال سے نکل کے میدان میں مجھ سے آن لو۔ اکثر سردار مفسدوں کے متفرق اور پریشان ہو گئے ہیں اور زمینداروں میں سے کوئی ان کا شریک نہیں ہے، لیکن قوم پہاڑی مفسدوں کی واسطے شمول سرکشوں کے خوش اور مستعد ہیں، غرضکہ صاحب مذکور معہ ہمراہیوں کے اب تک شہر اور قلعہ میں بند ہیں۔ اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ صاحب مذکور کے پاس رفٹ ونگ شاہ شجاع الملک کی رجمٹ کا پونہچا ہے جو کہ واسطے کسی کام کے جاتا تھا اور لفٹنٹ بوسین کب صاحب بھی قلعہ عبد اللہ خاں سے صاحب مذکور کی مدد کے واسطے جانے کو ہیں۔

مستونگ

واضح ہوتا ہے کہ پیش از حملہ مقام مستونگ کے قریب بیس آدمیوں مسلح کے رخصت لے کے قلات سے کوئٹا کو جاتے تھے اونھوں نے بہت خوب مقابلہ کیا اور اکثروں کو دشمنوں میں سے قتل اور زخمی کیا، آخر کو بباعث ہو چکنے سامان جنگ کے سب مارے گئے، صرف ایک سپاہی زخمی ہو کر دستگیر ہوا۔ نایب مستونگ اس ہنگامہ میں مارا (گیا)۔

ایکٹ

ایک ایکٹ یعنی قانون واسطے تنبیہ اور سزا دہی ایسے کوچہ گرد فقیروں خاص شہر کلکتہ کے جو کہ بطور ناخوش آیند اور ناپسندیدہ کے مثل مونڈچیروں کے لوگوں سے خیرات لیتے ہیں، جاری ہوا چاہتا ہے۔ ایکٹ مذکور میں حکم ہوا ہے کہ وہ لوگ جو کہ درمیان شہر کلکتہ کے واسطے لینے خیرات کے اپنے جسم کو ایذا دیں گے یا زخمی کریں گے یا لوگوں کو دھمکاویں گے کہ ہم درصورت نادہندگی کے اپنے جسم کو ایذا پونہچاتے ہیں، بروقت ثبوت ایسے جرم کے صاحب جسٹس آوف پیس کے سامنے، قابل ایک مہینے کی قید بے مشقت کے ہوں گے۔ اور اگر دوسری دفعہ اس جرم میں گرفتار آویں گے تو بروقت ثبوت مستوجب سزاے دوچند میعاد قید مذکورۂ بالا کے معہ کار مشقت کے ہوں گے اور وہ لوگ جو کہ مصدر ایسے جرم کے ہوں گے اگر بروقت گرفتاری اپنی کے افسران پلیس سے

بمقابلہ پیش آویں گے تو ہنگام ثبوت اس جرم کے رُوبرُو صاحب جسٹس آف پیس کے واسطے تین مہینے کے قید ہوں گے اور اختیار دینے اور نہ دینے کارِ مشقت کا حاکم کی رائے پر منحصر رہے گا۔

مناسب ہوتا اگر رواج دہرنہ بیٹھنے کا بھی بشمول اس ایکٹ کے قابلِ سزا تجویز کیا جاتا۔ ایسے قانون چاہیے کہ تمام بڑے شہروں میں رواج پاویں جہاں کہ خلقت کو مثل کلکتہ کے دقت اور تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن ایکٹ مذکورے نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں فقیر لوگ کیونکر گذران کریں گے۔ لولے لنگڑے اور بوڑھے کچھ کام نہیں کر سکیں گے اور اگر وہ لوگ فقیری بھی نہیں مانگیں گے، پس وہ کیونکر جیئیں گے۔ مگر ہم خیال کرتے ہیں کہ گورنمنٹ نے اون کے واسطے کچھ تدبیر کی ہوگی۔ ص ۴۸ کالم ۲

برہما

مختلف اقوایں درباب سلطنت تھارا وادی راجۂ برہما کے مشہور ہیں، جن میں سے ایک یہ بات تحقیقاً دریافت ہوتی ہے کہ تمام رعایا شاہِ موصوف کی بر سرِ فساد ہے اور چاہتی ہے کہ ارباب گورنمنٹ اس موقع پر یورش کریں۔ مشہور ہے کہ راجہ موصوف نے اپنے بھائی کو مار ڈالا جو کہ مستحق مسندِ ریاست کا تھا اور رانی کو ہاتھیوں کے پانو سے رُوند ڈالا اور جس کسی پر گمانِ فساد ہوتا ہے، خواہ مرد خواہ عورت، چھوٹا یا بڑا، فوراً بلا تحقیق مارا جاتا ہے۔

ہندو کالج

واضح ہوتا ہے کہ چار لڑکوں کو قومِ افغان کے گورنمنٹ نے ہندو کالج میں بھیجا تھا، سو اُن کا داخلہ نامنظور ہوا بسبب اختلاف پیدائش کے۔ یہ بہت افسوس کا مقام ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ گورنمنٹ اونھیں کسی اور کالج میں واسطے تربیت کے بھیج دے گی۔

فیروزپور

سپاہ جو کہ بسرکردگی لفٹنٹ ٹرنر صاحب رجمنٹ ۳۸ کے خزانہ دس لاکھ روپیہ کا لے کے سکھر کو گئی تھی، اونھوں نے پھر معہ خزانہ سکہ ہائے رائج سندھ کے جو کہ امیرانِ مقامِ مذکور نے بطور خراج شاہِ والاجاہ شاہ شجاع الملک کو پیش کش کیے ہیں، مراجعت کی۔ کہتے ہیں کہ رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کی بموجب حکم کے سکھر کو روانہ ہوگی اور کپتان سینڈرس صاحب توپخانہ اپنی کے بھی بعد صاف ہو جانے راستہ کے کوچ کریں گے۔

لدھیانہ

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوا کہ ایک روز نعشیں ایک خلاصی لفٹنٹ مارٹن صاحب کی اور ایک عورت کی جس کی ہمسایہ میں وہ رہتا تھا، ایک بازار میں پائی گئیں۔ عورت کا سر اور دست راست کٹا ہوا تھا اور زخم بھی لگے ہوئے تھے اور خلاصی کا تمام گلا بنا گوش تک کٹا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس شخص نے پہلے عورتِ مذکور کو

قتل کرکے، پیچھے اپنے تئیں بھی ہلاک کیا، لیکن یہ حال بخوبی منکشف نہ ہوا۔

سلطان پور علاقہ اودھ

درمیان مرزا عبداللہ بیگ ناظم پرتاب گڈھ اور پرتھی پال راجۂ دودپور کے جنگ واقع ہوئی۔ سنا جاتا ہے کہ راجۂ مذکور نے دو توپیں چھین لیں اور مویشی ہنکالے گئے۔ نجیبانِ گنگا سنگھ اور آغا جان کی پلٹنوں کو راج کمار سپاہیوں راجۂ مذکور کے نے خوب قتل کیا اور اور ہتھیار اور وردی معہ انگرکھا اور دھوتی کے چھین لیے۔

باہتمام سید معین الدین اور امداد علی بیگ چھاپہ ہوا۔

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۸۲ ۔ ۱۶ اگست ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ ۔ جلد ۳

اشتہارات

عن کالم ۱

سرکلر نمبر دو مصدرۂ صاحبان صدر بورڈ ریونیو جس کا وعدہ چھاپنے کا ہم نے سابق میں کیا تھا، اب چھپ چکا ہے، جن کو منظور ہو اس چھاپے خانے کے سپرینڈنٹ کو لکھیں، فوراً بلا توقف بھیجا جاوے گا۔ قیمت حسب تفصیل ذیل ہے: کاغذ سی رام پور پر سے ۸ ر۔ کاغذ کشمیری پر ہے ر

ایک رسالہ بیچ علم صرف کے تصنیف نصر اللہ خاں صاحب ہمشیر زادۂ فتح خاں بن صدر خاں الخلیل بخورجی کر نو تصنیف ہے اس چھاپے خانے میں چھپا ہے، مقدار دو جزو کے ہے، نہایت مبسوط و مختصر ہے، ایک دریا کو کوزے میں سمایا ہے، جس کو منظور ہو سپرینڈنٹ سے منگا لیوے، طیار موجود ہے۔ قیمت مقررہ ۸ ر

ملز صاحب صاحب گیرائی ٹھگان

یہ صاحب ۱۳ تاریخ اس مہینے کی یہاں آئے، اجلاس اپنے محکمے کا کیا، تحقیقات مقدمہ ڈاکہ جو سابق میں ہوا تھا، کر رہے ہیں۔ مقدماتِ ڈاکہ اس علاقے کے بھی یہی کرتے ہیں۔ گورنمنٹ آگرہ نے اجازت اس اختیار کی واسطے اس علاقے کے بھی مثل جنٹ مجسٹرٹ کے ان کو عطا کی ہے۔

روپیہ تپلی شاہی اور کلدار

سنا گیا کہ اس ہفتے میں بٹہ کلدار روپیہ کو تین روپیہ فی صدی تک بازار میں ہو گیا۔ مشہور ہے کہ کوئی سبب اور وجہ ظاہر اس کی سوائے اس کے نہیں معلوم ہوتی کہ ایک چپراسی نے تحصیل پرگنہ جنوب کے صاحب کلکٹر بہادر کے کے پاس نالش کی کہ خزانچیِ تحصیل مالگذاروں سے بٹہ لیتے ہیں۔ الحاصل کہ شدہ شدہ نوبت بہ تحقیقات دو پرگنوں کے پونہچی، تحقیقات عمل میں آ رہی ہے، اہالی خزانۂ صدر کے بھی اظہار ہوئے، ابھی حقیقتِ خزانہ صدر والوں کی کھلی نہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ کلکٹر صاحب تحقیق کی طرف بہت توجہ رکھتے ہیں، کچھ شک نہیں کہ اگر اس باب میں کوئی دن اسی طرح تحقیق درپیش رہے تو بہت گل کھلے۔

نقب

ہفتہ ہائے سابق میں جو حال پچپن ہزار روپیے کی چوری کا لکھا گیا تھا، سنا گیا کہ ابھی تک کچھ سُراغ اُس کا نہیں نکلا۔ ایک عورت ہے سمات بندو، سو وہ مدعیہ ہے۔ ہر چند کوئی مرد پیروی کرنے والا اوس کے مقدمے کا نہیں ہے، لیکن اوس نے مختار کار کی معرفت نالش کر رکھی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ جس مکان کی طرف سے نقب اوس نے ظاہر کی ہے وہ مکان خزانچیانِ سرکاری کے تصرف میں تھا اور گھوڑا اور آدمی خزانچیوں کے وہاں تھے اور جو سائیس کہ وہاں رہتا تھا وہ اب مفقود ہے۔ مدعیہ کا بیان یہ ہے کہ وہ بھاگ گیا۔ کہتے ہیں کہ البتہ وہ سائیس اب پایا نہیں جاتا۔ العلم عند اللہ کہ اِسی سبب وہ چلا گیا یا کچھ اور سبب ہے۔

ص ۱ کالم ۲

لیکن اس نقب کا حال عجب تعجب کا سنا جاتا ہے کہ چوروں کو اتنی مہلت ہوئی کہ نقب دی اور پختہ ریختے کی دیوار پھر بنا دی بدستور اور بلا تختہ بندی بدستور کر دی۔ ابھی تحقیقات در پیش ہے، ملاحظہ محلِ واردات اور مکانِ مذکور کا ابھی نہیں ہوا۔ مدعیہ یقین کرتی ہے کہ اگر ملاحظہ نقب کا حاکمِ وقت کریں گے تو شک نقب میں نہیں رہے گا۔ اکثر لوگ جو اس نقب کا میٹنا چاہتے ہیں، دلائل مدعیہ کی کذب بیانی کے بہت لاتے ہیں اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ مدعیہ چونکہ عورت ہے، خوف ناک ہو رہی ہے۔ اوس کے مختار بھی جی چھپاتے ہیں مختاری سے۔

ایک جگہ بہت گفتگو دو شخصوں میں ہو رہی تھی، ہر ایک نے اپنی دلیلیں بیان کیں، اس دفعہ اندراج اون تمام وجہوں طرفین کا متعذر ہے، جگہ بہت کم ہے، انشاء اللہ پرچہ آیندہ میں من وعن لکھا جاوے گا۔ غالب تر ہے کہ اگر مدعیہ کچھ خوف میں نہ آگئی اور طوالتِ ایام تحقیقات سے نہ گھبرا گئی تو انجام کو یہ مقدمہ خوب رنگ دکھلائے گا۔ بعضے لوگوں کی یہ رائے ہے کہ سمات مدعیہ اگرچہ عورت ہے اور ناقابل ہے مقدمت گذاریِ اہل کارانِ ہندوستانی سے، لیکن چاہیے کہ انجام کو فتح مند ہو کیونکہ خاص تحقیقات حکام میں ملاحظۂ نقب پر دخل اہلکارانِ ہندوستانی کا نہیں رہے گا۔ اکثروں کی رائے برخلاف اس کے ہے، تحریر حالِ مفصل منحصر ہے آیندہ پر۔

حضور والا

حضورِ انور نے کرسیِ زرنگار پر اجلاس فرمایا، تمام مرشد زادے اور صاحب کلاں بہادر باریاب مجرا ہوئے، مرشد زادوں نے ایک ایک اشرفی اور صاحب کلاں بہادر نے پانچ اشرفی اور صاحب قلعدار اور نواب حامد علی خاں اور کپتان ولائت علی اور نواب ضمیر الدولہ آغا حیدر اور نواب مرزا بخشی نے ایک ایک اشرفی اور منشی شیر علی اور راجہ بھولا ناتھ وغیرہ رئیسوں نے پانچ پانچ چار چار روپیہ بابت مسہل کے حضور میں نذر گذرانے۔

عرضی صاحب کلاں بہادر کی اس مضمون کی ملاحظہ ہوئی کہ زرِ تنخواہ میرزا تیمور شاہ اور فیروز شاہ اور زمان شاہ

وغیرہ کا دیتے رہیے، والا اگر حکم صدر سے آجاوے گا تو تنخواہ میں سے وضع ہو کر صاحبان موصوفین کو ملا کرے گا۔

آفریدی

سن ۱ کالم ۱

واضح ہوتا ہے کہ اکثر لوگ قوم آفریدی میں سے مدت سے پیشہ غارتگری اور قزاقی کا رکھتے تھے، سو اب وہ لوگ سپاہیوں متعینہ کوہِ خیبر کی کوشش سے متصل مقام ہفت چاہ کے سب دستگیر ہوئے۔ سپاہ مذکور نے بعد گرفتار کرنے کے، اونھیں طرف پشاور کے روانہ کیا، جبکہ متصل گڈھی لعل بیگ کے پونہچے تو خویش واقربا مردمانِ مذکورین کے قرب وجوار سے ہجوم کر کے قیدیوں کو سپاہیوں کے ہاتھ سے چھڑا لے گئے اور پھر ہاتھ نہ آئے۔

علی مسجد

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں تھانے دار مقامِ مذکور کا بموجب حکم حضرت شاہ شجاع الملک کے تیاری مسجد مذکور کی کرتا ہے، تعمیر جاری ہے۔ کہتے ہیں کہ مسجد مذکور کی فقط کچھ ٹوٹی پھوٹی دیواریں باقی تھیں اور اب شاہِ ممدوح کا حکم ہے کہ اوسے پتھر اور چونے سے بہت پختہ طیار کریں۔

وہ روپیہ جو کہ بیچ خزانہ سرکاری واقعہ مقام مذکور کے گم ہوئے تھے، اب تک سارق اوس کا ہاتھ نہیں آیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایسے مقام میں سے روپیہ کا لے جانا کام غارتگروں کا نہیں ہے، پس اس صورت میں گم ہونا روپیے کا دو علت سے خالی نہیں: یا تو اس میں خطا خزانچی کی ہے، یا سپاہیانِ پہرہ نے دست درازی کی ہے۔

اٹک

دریافت ہوتا ہے کہ گذربانانِ دریائے اٹک آنے جانے والوں ہر دیار و امصار خصوصاً مسافروں اور سوداگروں ہندوستان اور کابل کے تئیں وقت عبور و مرور کے دریا سے مذکور سے درباب محصول کے ستاتے رہتے ہیں اور اہل تجارت اس بات سے بہت تنگ ہیں۔

پشاور

واضح ہوتا ہے کہ مفتیِ جلال آباد کے تئیں سردار پیر محمد خاں نے قید کر لیا ہے اور علانیہ کہتا ہے کہ میں نے اس کی اس قدر غور و پرداخت کی پھر بھی یہ صاحبان عالی شان سے میری غمازی کرتا ہے، اب سزا اس کی یہ ہے کہ تا بزیست محبوس رہے اور جو کوئی اس کی سفارش کرے گا وہ دشمن میرا ہے۔

سعادت خانِ مہمند نے سردار پیر خاں کو پیغام بھیجا ہے کہ کوئی جگہ واسطے ملاقات کے مقرر کی جاوے تاکہ میں وہاں آ کے تم سے ملاقات کروں۔ کیونکہ نقش معاملہ مدو معاش کا شاہ شجاع الملک اور صاحبان ذی شان سے درست نہ بیٹھا، سو چند کلمات اس باب میں رکھتا ہوں، بروقتِ ملاقات کہوں گا۔ سردار مذکور نے درجواب کہلا بھیجا کہ میں روزِ اول سے ہی خواہاں اس بات کا تھا، اب مرضی تمھاری ہے، جہاں کہیں چاہو اور مناسب

آکے ملاقات کرو اور مافی الضمیر اپنا بیان کرو۔

ص۲ کالم۲

لاہور

۲۴ تاریخ جولائی کو صبح کے وقت کنور صاحب بہادر باتفاق راجہ ہیرا سنگھ اور سردار اجیت سنگھ سندان والہ کے واسطے سیرِ دریا کے تشریف لے گئے، بعد ازاں وہاں سے معاودت کرکے بارہ دری حضوری میں دربار کیا، راجہ دھیان سنگھ اور بھائی رتن سنگھ اور راجہ سوچیت سنگھ اور جمعدار خوشحال سنگھ اور دیوان دیناناتھ وغیرہ سردار باریاب مجرا ہوئے، لالہ موج راج منشی سردار جوندہ سنگھ کا معہ پچیس سواروں آراستہ کے اور جلال الدین خاں اور ملک خیرالدین خاں بھائی جمال الدین خاں رئیس ممدوٹ کا معہ سواروں کے حاضر ہوئے۔ راجہ دھیان سنگھ کو ارشاد ہوا کہ ایک پہیہ کو ہمراہ ان کے کرکے روانہ پشاور کرو تاکہ رسید سواروں سرداران مذکورین کی جنرل اونطائلہ صاحب سے لکھوا لاوے۔

کرنیل کورٹ صاحب بہادر معہ میم اور فرزندوں اپنے کے حاضر ہوئے، میم نے عرض کی کہ مہاراجہ سُرگ باشی ہماری بہت خبرگیری فرماتے تھے، اب گذر اوقات نہیں ہوتی۔ ارشاد ہوا کہ سمجھ کے حکم دیا جاوے گا۔ عرضی سردار گورمکھ سنگھ کی اس مضمون کی آئی کہ اضافہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور عیسیٰ خاں کا تجویز کرکے فدوی سے لیا جاوے اور علاقہ فدوی کو مرحمت ہو۔ درجواب پروانہ بصلاح بھائی رام سنگھ کے صادر ہوا کہ حضور کو اضافہ علاقجات مذکورین کا منظور نہیں ہے اور آبادی سے رعایا کی کام ہے۔ تمہیں لازم ہے کہ بیچ متابعت دیوان لکھی شاہ کے حاضر رہو۔ اور بنام لکھی شاہ کے اس مضمون کا پروانہ جاری ہوا کہ سردار گورمکھ سنگھ نے اضافہ دونو علاقوں کا گذرانا تھا، حضور نے پذیرا نہیں کیا، چاہیے کہ بیچ دلدہی رعایا اور افزونی مالِ سرکار کے کوشش کرتے رہو۔

پروانہ بنام سورج بھان اجیٹن کے جو کہ لدھیانہ میں متعین ہیں، صادر ہوا کہ ایک ہزار آٹھ سو روپیہ جاگیرداران علاقہ رویِ آب ستلج سے وصول کرکے تنخواہ سواران متعینہ اپنے کی تقسیم کردو۔ بکھن خاں داروغہ نے عرض کی کہ حیدر خاں ملازم کرنیل جمس اسکز صاحب بہادر کا معہ بعضے تصویرات اور اسپ مادہ بگی کے آیا ہے، حسب دستور وجہ ضیافت مناسب ہے، بموجب عرض داروغہ کے سوا سو روپیہ اور پانچ بہنگیاں شیرینی کی عطا ہوئیں۔ پروانہ بنام اونطائلہ صاحب کے روانہ ہوا کہ جو روپیہ عہدِ سردار تیج سنگھ اور بھاڑا مل کاردار سابق کا یوسف زئیوں سے وصول ہوا ہو، فرد وصل باقی اوس کے کی ارسال حضور کرو اور آبادیِ ملک یوسف زئی میں بہت کوشش کرتے رہو، اس میں موجب خوشنودیِ حضور ہے۔

دیوان کرپارام

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ دیوان کرپارام خلفِ دیوان موتی رام جو کہ سابق میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی طرف سے کشمیر کا صوبہ (دار) تھا اور اب مدت سے ساحلِ دریائے گنگ پر کہ معبد متبرک ہنود کا ہے، بعبادت مشغول ہے، اوسے مہاراجہ فرمانفرمائے لاہور نے طلب کیا تھا سو دیوان مذکور نے کئی سوال کیے ہیں، اگر وہ منظور ہوں گے تو دیوانِ مذکور البتہ طرف لاہور کے روانہ ہوں گے اور درصورت عدم قبول کے ارادہ بنارس کا پیش نہاد خاطر رکھتا ہے۔

ص ۲ کالم ۱

ایران

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں کرسیتی صاحب مہتمم سپاہ ہمراہی سفیر انگلستان امورۂ دربار شاہِ ایران نے حسب الحکم اربابِ گورنمنٹ کے واسطے تدارک اور تحقیق دریائے فرات کے قصد کیا ہے تاکہ بخوبی دریافت کرے کہ بذریعہ دریائے مذکور کے آمد و رفت سفاینِ دُخانی کی ہندوستان سے ریاستِ ایران میں ممکن الوقوع ہے یا نہیں اور آیا عرب لوگ اوس طرف کے اس باب میں راضی ہوں گے یا نہیں۔ چنانچہ دو کشتیاں دخانی ایسی صفت کی متصل دریائے مذکور کے رکھ چھوڑی ہیں کہ جب چاہیں اوس کے بند بند جدا کرلیں اور جب چاہیں جوڑ لیں۔

نیپال

اخبار جام جہاں نما سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دنوں راجۂ نیپال نے باستماع آمد فوج انگریزی کے مخوف ہو کر صاحب رزیڈنٹ کو بلوایا اور کمالِ تواضع سے پیش آ کے بہت طمانیت کی اور کہا کہ ہرچند بعضے سرکشوں اس ریاست کے نے بے حکم اور اطلاع ہماری کے مرتکب حرکاتِ ناشائستہ کے ہو کر بیچ تخریب چند موضع علاقہ سرکار کمپنی کے جرات کی ہے، لیکن میں اقرار کرتا ہوں کہ جس قدر نقصان سرکار کا اون کے ہاتھ سے ہوا ہوگا وہ سب بھر دوں گا۔ کہتے ہیں کہ جس روز سے راجہ صاحب اور کارگزارانِ ریاست نے خبر کوچ فوج انگریزی کی واسطے مہم چین کے سنی ہے، اوس دن سے ایک گونہ خوف ان کی طرف سے اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔

قلات

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ گمانِ قوی ہے کہ یار محمد وزیر والی ہرات، کا آدمیوں اوس نواح کے تئیں ترغیب دیتا ہے کہ قابضان قلات پر شبخون مارو۔ جنرلِ ناٹ صاحب ۱۶ تاریخ تک مراجعت کریں گے۔ رجمنٹ پیادوں اوڈبرن صاحب کی دو توپیں اور تین سو سوار مقامِ اولیارو بند میں رکھے گئے ہیں واسطے مقابلہ قومِ غلزئی کے۔ کہتے ہیں کہ مردمانِ قوم مذکور پہاڑوں میں روپوش ہیں مگر قابو دیکھتے ہیں واسطے دِق کرنے اور لوٹنے ملازموں اور طرفداروں گورنمنٹ کے۔ صاحبانِ ذی شان متعینہ کابل ایک سپاہ طرف بلخ کے بھیجا چاہتے ہیں، مگر یقین ہے کہ واردات مذکورۂ بالا مانع روانگی فوج کی ہوں گی۔ کچھ سپاہ یہاں

ص ۱۴ کالم ۲ سے کوئٹہ کو بھی روانہ ہوئی ہے، سنا جاتا ہے کہ لوگ اس ملک کے صاحبانِ عالیشان کو بباعث اختلاف مذہب کے نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور جب تک کہ جا بجا چھاونیاں بہت سی سپاہ کی یہاں قایم نہ کی جاویں گی، تب تک انتظام ناممکن ہے۔

قندھار

مقام مذکور میں از روے خط کپتان بین صاحب کے دریافت ہوا ہے کہ مقام قلات میں بالفعل امن ہے سردار نواز خاں جس کو کہ صاحبان عالیشان نے مسندِ ریاست پر بٹھایا ہے وہ واسطے مقابلہ محراب خاں کے بیٹے کے نگاہداشت سپاہ کی کرتا ہے لیکن قوم کاکر قرب وجوار بہ ارادہ حملہ کپتانِ موصوف کے مجتمع ہیں، چنانچہ اونھوں نے شہر پر حملہ کیا تھا، مسٹر بوسین گٹ صاحب کچھ سوار لے کے واسطے اون کے مقابلہ کے نکلے، اوس چپقلش میں کوئی زخم بھی صاحب مذکور کو پونہچا۔ اور ایک آدمی بھی ان کے سپاہیوں میں سے مارا گیا، لیکن دریافت اس حال سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ قلات ابھی کچھ حالتِ امنیت میں نہیں ہے۔ صاحب خط لکھتا ہے کہ دو خبریں عجیب اور بھی مشتہر ہوئی تھیں مگر قابلِ اعتنا نہیں؛ ایک تو یہ کہ ایک شخص نے آکر قسمیہ بیان کیا ہے کہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ لوڈی صاحب کو وہ لوگ لکڑیوں میں جلانے کو تھے، مگر صاحب موصوف نے اون سے اقرار دینے لاکھ روپے کا کر کے اپنے تئیں بچایا۔ اور دوسرے یہ کہ صاحب مذکور نے بیٹے کو محراب خاں کے شکست دی اور اپنے تئیں حاکم قلات مشتہر کروایا۔

برہما

سنا جاتا ہے کہ تھارا وادی فرمانفرماے ملک برہما نے اپنے بیٹے کو ولی عہد بنایا ہے اور وارث ریاست آوا کا مقرر کیا ہے، اور اس میں شک نہیں کہ اون نے راجہ سابق کو قتل کیا ہے جس کو وہ خار سمجھتا تھا۔

کرنول

وہاں کا نکالا ہوا نواب ترچی نوپلی میں مشنیری چرچ یعنی معبد انگریزی میں جاتا تھا، اثنا راہ میں مارا گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ نواب واسطے اختیار کرنے مذہب عیسوی کے سمجھایا گیا تھا، اور اگر جیتا رہتا تو اختیار کر لیتا۔

بمبئی

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جواہراتِ خانِ قلات تخمیناً قیمتی چھ لاکھ روپے کے ماہ نومبر میں بکیں گے۔ کہتے ہیں کہ درمیان اون عجایب چیزوں کے ایک کلام اللہ بہت خوش خط اور قیمتی ہے۔

اسی اخبار سے واضح ہے کہ خورشید پاشا سپہ سالار لشکر محمد علی کا نجد سے چلا گیا ہے اور مقام کاتف اور اوذن میں کچھ فوج رکھی ہے، یہاں ایک قلعہ بہت مضبوط ہے۔ شاہ ایران احمد امین گئے ہیں بایں ارادہ کہ بغداد پر

حملہ کریں۔

بحر ایران

صاحب اخبار بمبئی از روے خطوط مقام مذکور کے لکھتا ہے کہ افواج ایران نے کہ مشتمل چھ ہزار پیادہ اور دو ہزار سوار کے تھی، بسرکردگی امیر نظام نام ایک سردار کے سلیمانیا کو فتح کیا۔ ترکوں نے خوب مقابلہ کیا مگر تین ہزار آدمی اون کے مارے گئے۔ حاکم کو وہاں کے گرفتار کرکے ایران بھجوا دیا اور مشہور ہے کہ چار ہزار ترک اور بھی جو کہ اُن کی مدد کو آئے تھے، مارے گئے۔

کلکتہ

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک لیتھو گرفی والے نے ایک بات ایسی ایجاد کی ہے کہ چھپی ہوئی کتابوں اور کاغذات پر سے نقش اوسی طرح پتھر پر اُتر سکتا ہے جیسے کہ یہ لوگ اب اوتارتے ہیں۔ حقیقت میں یہ کام بہت بڑا ہے اور اس میں محنت اور وقت کی بھی بہت تخفیف ہے۔

نیپال

اخبار موسومہ انگلش مین سے واضح ہوتا ہے کہ خبر مہم مقام مذکور کی تحقیق معلوم ہوتی ہے اور کسی میجر جنرل کو کمپنی کے سپہ سالاری مہم کی تفویض کی جاوے گی، اغلب ہے کہ سر جے نکلسن صاحب تو کمینڈر فوج کلاں کے ہوں گے اور میجر جنرل مینی صاحب اور رگس صاحب افسر اور ٹکریوں سپاہ کے مقرر ہوں گے۔

کپتان ایبٹ صاحب

دریافت ہوتا ہے کہ کپتان ایبٹ صاحب کنارہ بحر کیسپٹن پر افواج روس سے جا ملتے ہیں۔ اہل روس بہت تواضع اور مدارات سے پیش آئے، اغلب ہے کہ یہ بات سچ ہوگی، لیکن ہم خیال کرتے ہیں کہ صاحب موصوف درستی معاملے کی کچھ نہیں کر سکیں گے کیونکہ اہل روس ان کی جانب سے ظن بد اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔

لفٹنٹ شیکسپیر صاحب ۳ یا چوتھی تاریخ کو خیوہ میں پونہچے اور خان خیوہ اون سے بہت تپاک سے پیش آیا اور بباعث ایمانداری اور راستی قول و قرار گورنمنٹ کے، صاحب موصوف پر بہت نوازش کی۔ کپتان پونسن بی صاحب بسرکردگی سپاہ رجمٹ ۳۵ کے غزنین سے روانہ ہوا چاہتے ہیں واسطے زر محصول کی تحصیل کے، اور لفٹنٹ نکلسن صاحب بطور قائم مقام پولیٹی کل اجنٹ ہو کر جاویں گے۔

رام پور

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب مرحوم کے متعلقوں نے بہت فساد اور غدر مچایا ہے، بہت کشت خون رہا، قریب دو سو آدمیوں کے قرابتیوں اور ہمراہیوں دھونکل سنگھ میں سے قتل ہوئے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ

وقوع ایسی واردات کا سامنے حاکمانِ انگریزی کے، مفسدوں کے حق میں کچھ بہتر نہ ہوگا اور تدارک اس کا ہوگا۔

جے پور

اوس طرف کے اخبار سے ظاہر ہے کہ ارباب پنچایت وہاں اس باب میں کوشش کرتے رہتے ہیں کہ حاکمانِ انگریزی کو مشکلات میں ڈالیں کیونکہ اب وہ لوگ اپنے طور پر ملک کو غارت کر کے اپنے رفقا کو نہیں دے سکتے ہیں۔ اون کی بڑی کوشش اور عزم یہی ہے کہ بڑے اور فائدہ کے علاقہ جات پر اپنے آدمیوں کو بھیجیں اور اگر اس باب میں اون کی پیشرفت نہیں ہوتی تو لوگوں کو ورغلا کر اور بہکا کر جھگڑا اور فساد کروا دیتے ہیں۔

ص ۴ کالم ۲

چین

اہل چین طیاری سامان جنگ میں مصروف ہیں، بہت سی کشتیاں ..... وغیرہ کی دونوں کناروں پر لنگر انداز ہیں واسطے بھر دینے راہ دریا کے پیش از شروع لڑائی کے۔ لارڈ جان چرچل صاحب ۲ تاریخ جون کی مرض اسہال سے مر گئے۔ ایک جہاز انگریزی پر حملہ کیا گیا تھا، طرفین سے مقابلہ ہوا، قریب بیس آدمی کے مارے گئے، کپتان جہاز بہت زخمی ہوا۔

لعل باغ علاقہ مرشد آباد

سنا جاتا ہے کہ مولوی حفاظت اللہ نامی منصف چوکی لعل باغ کا بعلت جعل سازی کے ماخوذ ہے۔ حال یہ ہے کہ مکان کسی شخص کا مطابق حکم حاکم منصف صاحب نے نیلام کیا تھا، آخر دوسرے محکمہ سے وہ نیلام مسترد ہوا، صاحب کلکٹر بہادر نے منصف کو لکھا کہ زرِ نیلام داخل کیا ہوا خریدار کا جو تمہارے خزانے میں جمع ہے، اوس کو واپس نہ دینا، کیونکہ وہ باقیدار سرکار کا ہے اور ہم تم دونو نوکر سرکار کمپنی کے ہیں، لازم ہے کہ خیر خواہی سرکار کی کریں۔ منصف صاحب نے پاس دیانت نہ کر کے اور کچھ روپیہ خریدار مکانِ مذکور سے لے کر، صاحب کلکٹر کے حضور میں لکھ بھیجا کہ قبل از ورود پروانہ کے، زرِ مذکور خریدار مکان نے واپس لے لیا تھا چنانچہ یہ رسید دی ہوئی اوسی کی ہے۔ الغرض صاحب کلکٹر کے حضور میں کسی شخص واقف کار نے بیان کیا کہ لکھنا منصف کا محض غلط ہے، بلکہ اب تک زرِ نیلام خزانہ میں موجود ہے۔ صاحب نے جب تحقیق کیا تو اظہار اوس کا درست اور سچ معلوم ہوا اور ایک روبکاری صاحب جج کے پاس بھیجی۔ صاحب جج نے موافق اوس کے منصف کو معزول کیا اور اب منصف صاحب بعلتِ جعلسازی سپردِ دائرِ سائر ہیں۔

کونسل

اخبار موسومہ سماچار درپن سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدۂ ڈپوٹی مجسٹرٹی کے تقرری کے باب میں اکثر صاحبان کونسل یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ عہدہ سوائے صاحبانِ انگریز کے اور کسی کو تفویض نہ ہووے اور بعضے صاحب اس

بات پر متفق الرائے ہیں کہ نہیں، یہ عہدہ مخصوص واسطے ہندوستانیوں کے ہی لایق ہے لیکن مرکوزِ خاطر نوابِ گورنر جنرل بہادر کے یہ ہے کہ تقررِ عہدۂ ڈیپوٹی مجسٹرٹی کا کچھ آدمیوں ہندوستانی اور انگلستانی پر منحصر نہیں ہے، بلکہ جس کو لیاقت انجام دینے کام کی ہو وہ مقرر کیا جاوے۔ اور اکثروں کا یہ قول ہے کہ مردمانِ ہندوستانی بباعث واقفیت ملک اور عادت لوگوں کے بہت خوب انتظام کریں گے۔

باہتمام سید معین الدین اور مرزا امداد علی بیگ کے چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لہ عہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۸۳ — ۲۳ اگست سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ — جلد ۳

ص اکالم ا

اشتہارات

سرکلر نمبر دو مصدرہ صاحبان صدر بورڈ رونیو جس کا وعدہ چھاپنے کا ہم نے سابق میں کیا تھا، اب چھپ چکا ہے، جن کو منظور ہو اس چھاپہ خانے کے مہتمم کو لکھیں، فوراً بلا توقف بھیجا جاوے گا۔ قیمت حسب تفصیلِ ذیل ہے:

کاغذ کشمیری پر سے ر اور کاغذِ سیرام پور پر سے ۸ ر

ایک رسالہ بیچ علم صرف کے تصنیف نصر اللہ خاں صاحب ہمشیرہ زادۂ فتح خاں بن صدر خان الخلیل الخورجی کی نو تصنیف ہے، اس چھاپہ خانہ میں چھاپا ہے، مقدار دو جزو کے ہے، نہایت مبسوط و مختصر ہے، ایک دریا کو کوزہ میں سمایا ہے، جس کو منظور ہو سپر نٹنڈنٹ سے منگا لیوے، طیار موجود ہے۔ قیمت مقررہ ۸ ر

جوری اسیسر سشن جج

ہر چند پہلے ٹی ٹی مٹکف صاحب سشن جج کے وقت میں طریقہ انفصالِ مقدمات کا بطورِ جوری اسیسر حسب مراد قوانین سنہ ۱۸۳۲ء وغیرہ چٹھیاتِ سرکلر بیشتر عمل میں آتا تھا، لیکن پھر طریقہ جوری کا کسی صاحب نے جاری نہ رکھا البتہ اسیسر گاہ بیگاہ عمل میں آتا رہا، اب پھر فرمانروائے حال عدالت موصوفہ نے اس بات کو جاری کیا، اس ہفتہ میں اکثر مقدمات کا انفصال ساتھ جوری کے ہوا، رائے حاکم کی اور اصحاب جوری کی متفق ہی سنی گئی۔

فی الواقع طریقہ جوری کا بہت مستحسن ہے جو جاری رہے، لیکن ظاہر انظر، بوجوہات چند در چند کہ سب کوئی بسبب اوس کا خیال کر سکتے ہیں کہ جس جگہ جس شہر کے مقدمات ہوں تو واقفین اہالی مقدمات کا اوس مقدمے میں انفصال کرنا اچھا نتیجہ نہ دے گا، جو کہ اصل مقصود ہے، اس طریقۂ مستحسنہ سے اکثر ہندوستانی صاحبوں کا حال ظاہر ہے محتاج بیان کا نہیں۔

اشتہار دیا جاتا ہے

تصویریں بہت سی ولایتی چھاپہ خانہ انگریزی سے چوری گئی ہیں، اگر کوئی شخص کسی کے پاس تصویراتِ مذکور بیچتا ہوا آدمی یا کوئی شخص اپنی تلاش سے مال مسروقہ اور چور مذکور کو گرفتار کر کے لاوے گا، پاس سپرنٹنڈنٹ چھاپہ خانہ انگریزی کے، تو اوسے مبلغ بیس روپیہ انعام کا ملے گا اور وہ گرفتار کنندہ بہت سا خیر خواہ اور نیک نام سمجھا جاوے گا سرکار میں۔

مرقوم بست و دویم ماہ اگست سنہ ۱۸۴۰ء

نقب

ص اکالم

سنا گیا کہ وہ چوری پچپن ہزار روپیے کی جس کا ذکر سابق میں لکھا گیا تھا، ابھی تک کچھ سراغ اس کا نہیں ثابت ہوا۔ وہ سائیس قدیمی جو سالک رام خزانچی کے گھوڑے پر رہتا تھا، اوس مکان میں جس میں سے نقب ظاہر کی گئی ہے، ابھی تک نہیں آیا۔ کہتے ہیں کہ سائیس جدید کی طلبی عدالت میں ہوئی اور خاکروب کی بھی طلبی ہوئی ہے۔ ابھی ملاحظہ نقب اور آلۂ نقب کا نہیں ہوا۔ سنا گیا کہ کوئی آلہ نقب بھی اوسی جگہ نکلا ہے۔ دیکھیے اظہار خاکروب پر اس مقدمے کا رنگِ ظہور کیا نمایاں ہووے۔ مشہور ہے کہ جنٹ مجسٹریٹ بہادر بہت دانا ہیں، یہ راہ خوب نکالی ہے، اظہارِ خاکروب خالی فائدۂ انکشاف سے نہیں ہو گا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ملاحظہ نقب سے سب حقیقت راست دروغ مدعیہ اور مدعا علیہم معلوم ہوگی۔ ابھی تو بعضے لوگوں کی راے یہ ہے کہ مدعیہ اتنا مال کہاں سے لائی۔ عدالت میں خود اس نے اپنے تئیں مفلس ظاہر کیا تھا اور سالک رام خزانچی جن کو مدعا علیہ گردانتی ہے، عقل باور نہیں کرتی کہ ایسے مالدار نامی نوکرِ سرکار، اس طرح کے امر قبیح کو جایز رکھتے۔

بعضوں کی یہ راے ہے کہ جس نے نقب دیکھی ہو وہ جانے، اگر نقب ہی حقیقت میں نہیں، تو جو کہو سو درست، اور اگر نقب سچ ہوئی تو کیونکر مدعیہ کو نسبت جھوٹ کی خیال کی جاوے۔ فرض کرو جس مکان میں نقب ہوئی ہو، وہ مکان قبضہ میں ہو ہمارے، قفل تصرف ہو ہمارا یا ہمارے اہلکاروں کا، اور اندر ہی اندر نقب ہو تو کون نقب دینے والا ہو گا، یا اہالی مکان یا فرشتہ ہاے آسمان۔ اور ظاہر کرنا مدعیہ کا اپنی مفلسی سنہ ۳۰ء میں، نہیں لازم کرتا کہ سنہ ۴۰ء میں بھی مفلس ہو، ایک برس کے دورہ میں صدہا مفلس مالدار ہوتے ہیں اور مالدار مفلس۔ کیا قولِ شاعرِ تجربہ کار نہیں سنا۔

به یک ساعت به یک لمحه به یک دم
دگرگوں میشود احوالِ عالم

یہ بھی مشہور ہے کہ جس مقدمہ میں سنہ ۳۰ء میں اپنے تئیں مفلس ظاہر کیا، وہ مقدمہ یہی اور اس کا اسباب

تعلیقے میں تھا، پھر وہ مقدمہ یہی جیتی۔ یہ بھی مشہور ہے کہ اس کا خاوند باہر گیا تھا وہاں سے بہت روپیہ کمایا، جائداد غیر منقولہ بھی ہزاروں کی رکھتی ہے، یہ عقل نہیں باور کرتی کہ جو دس پانچ ہزار کی حویلی رکھے، وہ مفلس ہو۔ ہاں اگر تعداد پچیس ہزار کے مال و نقد میں خلاف واقعیت باعتبار کمی بیشی خیال کیا جاوے تو ممکن ہے احتمال ہو سکتا ہے فقط یہ راے دو نو گروہ کی قیاسی ہے، عند التحقیقات سرکار میں جو کچھ کہ واضح ہوگا سو حال مفصل پرچۂ آئندہ میں لکھا جاوے گا۔ لیکن بہت افسوس ہے، کہتے ہیں کہ اب مدعیہ کی مختاری کرنے میں لوگ تن دہی نہیں کرتے بلکہ پہلو تہی کرتے ہیں۔

ص ۲ کالم ۱

رام پور

واضح ہو کہ جو کچھ احوال کدورت اشتمال رام پور کا از روے اخبار کے دریافت ہوا ہے، مفصلاً واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے لکھا جاتا ہے، تا کہ تمام حقیقت حال پر اون کو آگاہی حاصل ہو۔

ناظرین اخبار پر واضح ہو کہ نواب احمد علی خاں رئیس رام پور زیادہ ایک برس کے عرصہ سے مرض فالج میں مبتلا اور حرکتِ پا سے معذور تھا اور چونکہ ہر وقت شراب پیتا رہتا تھا، اس سبب مرض اوس کا روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ جون کے مہینے سے آثارِ خطرناک مرض زیادہ تر ظاہر ہوتے جاتے تھے، اور چونکہ نواب لاولد تھے اور اکثر لوگ اون کے خویشوں اور عزیزوں میں سے دعوی ریاست رکھتے تھے، اس واسطے اہالیانِ سرکارِ کمپنی کو یہ مناسب ہوا کہ بیشتر سے ہی ایسا انتظام نیک عمل میں لاویں کہ بعد وفات نواب کے کوئی فتنہ نہ اوٹھے۔

واضح ہو کہ تمام ہندوستان میں افغانانِ رام پور تند مزاجی اور درشت خوئی اور فتنہ انگیزی میں مشہور ہیں اور تھوڑے سے وہم و گمان میں آپس میں لڑ مرتے ہیں اور اگر ایک شخص سے دشمنی رکھتے ہوں تو اوس کے تمام اہل و عیال سے ارادہ کینہ خواہی کا رکھتے ہیں۔ نظر برین کوئی صاحب صاحبانِ انگریزیہ میں سے بطریق سیر بھی رام پور میں نہیں جاتا تھا۔ نواب صاحب دفائن اور خزانہ آبا و اجداد کے اور اپنا اندوختہ بہت سا رکھتے تھے اور زیورات وغیرہ اسباب محفوظ مکانوں میں رکھتے تھے کہ سواے اون کے معتمدوں کے اور کوئی وہاں نہیں جا سکتا تھا۔ ہمیشہ وہاں کے آدمیوں کا گمان تھا کہ نعل بندی ملکِ رام پور کی سرکار کمپنی سے معاف ہو گئی ہے، بایں شرط کہ اگر رئیس یہاں کا لاولد لاوارث مر جاوے گا تو یہ ملک قبضہ سرکار کمپنی میں آجاوے گا، لیکن چونکہ کمپنی نے کوئی اشتہار تسخیر ملک کا بعد وفات نواب صاحب کے جاری نہیں کیا تھا، نظر برین، بھائی بھتیجے نواب صاحب کے بخیال اس کے کہ سرکار موصوف شاید ملک سے دست بردار ہو، ہر ایک تلوار اپنی تیز رکھتا تھا واسطے حاصل کرنے دعوے اپنے کے۔

القصہ اہالیان سرکار کمپنی نے مسٹر ڈک صاحب کلکٹر بجنور کو انتخاب کیا کہ بعد وفات نواب صاحب کے، انتظام اور حفاظت ملک کی کریں، جب تک کہ سرکار وہاں کا انتظام کرے۔ چنانچہ صاحب موصوف بجنور سے معہ قدرے سپاہ کے مراد آباد میں آگئے تھے۔ ۲۰ تاریخ جولائی کو صاحب موصوف کو خبر ہوئی کہ نواب صاحب قریب مرنے کے ہیں، صاحب موصوف بفور استماع کے پانچ کمپنیاں رجمنٹ ۲۱ متعینہ مراد آباد میں سے اور دو توپیں بسرکردگی کرنیل پامر صاحب کے لے کے روانۂ رام پور ہوئے اور سرحدِ ملک سرکار کمپنی میں پہنچ کے منتظر آنے خبر دوسری کے محمد عظیم آخوند زادہ سے رہے۔ واضح ہو کہ اخوندزادۂ مذکور نے معہ اسد علی خاں بھائی نواب صاحب کے مراد آباد سے رام پور میں جا کے اور محل نواب صاحب کے تئیں اپنے قبضہ میں لا کے اور دھونکل سنگھ کو معہ ہمراہیوں کے آنے جانے محل سے منع کر کے، اوسے درمیان شہر کے ایک مکان میں بند کر رکھا تھا۔ ص ۲ کالم

الغرض روز چہار شنبہ کو محمد عظیم مذکور معہ ہمراہیوں کے سپاہ کمپنی میں مسٹر ڈک صاحب کے پاس آیا اور نواب صاحب کی طرف سے سلام کہا اور بیان کیا کہ نواب صاحب کو بہت افاقہ ہے لیکن یہ تمام جھوٹ تھا کیونکہ نواب صاحب کو روز دوشنبہ سے پنجشنبہ تک کچھ افاقت نہ ہوئی اور نہ انھوں نے اس عرصے میں بات کی اور پنجشنبہ کو انتقال کیا، مگر لوگوں نے جو کہ اس وقت محیط اور غالب تھے، خبر وفات نواب صاحب کو پوشیدہ رکھا۔ سبب اخفا کے دو تھے: ایک تو یہ کہ فرصت پا کے خزانہ نواب صاحب پر دست اندازی کریں اور دوسرے یہ کہ جو لوگ مانع غارت ہوتے ہیں اون سے عوض لیویں۔ مدّت سے یہ دستور تھا کہ نواب محل میں ہی رہتے تھے اور جو گفتگو کہ درباب معاملاتِ ریاست کے ہوتی تھی، زبانی عورات کے سرانجام پاتی تھی اور بوسیلہ عورتوں کے مردانِ محیط اور غالب کے تئیں اتنی قدرت حاصل ہوئی تھی کہ دھونکل سنگھ وغیرہ کے تئیں وہاں کے جانے سے ممانعت کی اور بوسیلہ زنان محل کے جواب وسوال نواب کی طرف سے ظاہر کرتے تھے۔ اور یہ حیلہ بہانہ صرف شہریوں ہی کے واسطے نہ تھا، بلکہ صاحبان انگریز سے بھی یہی حیلہ حوالے کرتے رہتے تھے۔ تفصیل اسامی ان لوگوں کی یہ ہے: اسد علی خاں بھائی نواب صاحب کا جو کہ مراد آباد میں پنسن پاتا تھا وہ تو درپردہ سردار تھا اور محمد عظیم اخوندزادہ بظاہر سردار مفسدوں کا تھا اور احمد یار خاں اور وزیر علی خانساماں نیچی لعل بخشی اور مولچند کے سپرد اہتمام خزانے کا تھا۔ چنانچہ ان میں سے دو آدمی بیشتر اون کے محیط ہونے کے بعلت خیانت قید بھی رہ چکے ہیں۔ اور علاوہ ان چار آدمیوں کے دو آدمی اور بھی حال خزانہ سے واقف تھے ایک دیوان دھونکل سنگھ اور دوسرا احمد اخون زادہ کہ معتمد دیوانِ مذکور کا تھا۔

حاصل کلام سب نے یہ تجویز کی کہ بیشتر آنے انگریزوں اور مہر کرنے کے خزانے پر، ان دو نو آدمیوں کو مار ڈالا چاہیے۔ اور واسطے سرانجام اس مطلب کے حال وفات نواب صاحب کا مخفی کیا۔ لیکن دھونکل سنگھ

دیوانِ قدیم نے معرفت ایک عورتِ محل کے خبر وفات نواب صاحب کی روز پنجشنبہ کو پائی اور اپنے دل میں اندیشہ کیا کہ اگر اس وقت انگریزوں کو خبر ہو تو البتہ خلاصی اپنی ممکن ہے، والّا معہ ہمراہیوں کے مارے جاویں گے۔ اور ہنودانِ ہمراہی اپنے کو بلوا کر کہا کہ جو کوئی تم میں سے میرا خط رے کے ڈک صاحب کے پاس پونچاوے گا، اوس کو میں بہت سا انعام دوں گا۔ لیکن چونکہ دروازہ شہر کے بند ہوگئے تھے اور پہرہ بیٹھ گئے تھے اس سبب باوجودیکہ ہمراہیان دیوانِ مذکور مستعد مرگ تھے، لیکن کسی کا حوصلہ نہ ہوا کہ تنہا میدان میں جاکر مارا جاوے۔ اور دیوانِ مذکور نے دینا خط کا افغانانِ ہمراہی اپنے کو مناسب نہ جانا اگرچہ اونھوں نے قسم قرآنِ مجید کی کھائی تھی کہ ہم لوگ تا آنے فوج انگریزی کے تیری حفاظت کریں گے اور یا تیری رفاقت میں مارے جاویں گے۔ اور قوم ہنود میں سے کسی کا مقدور نہ تھا کہ باہر شہر کے جا سکے۔ جا بجا پاسبان کھڑے تھے تا کہ کوئی ہندو کہیں جانے نہ پاوے۔

ص ۳۲ کالم ۱

القصہ فتنۂ انگیزوں نے ہرکارہ کے تئیں بایں پیغام بھیجا کہ نواب صاحب کے تئیں قدرے افاقت ہے اور تھوڑا سا شوربا کھاکے اور حقہ پی کے حساب خزانہ کا ملاحظ فرماتے ہیں، اور دیوان دھونکل سنگھ اور احمد اخون زادہ کے تئیں طلب کیا ہے۔ اتفاقاً اخون زادہ مذکور کسی کوچہ میں سے گزرتا تھا کہ اثناء راہ میں ہرکارہ اوس سے ملا اور کہا کہ صاحب جلد تیار رہو، نواب صاحب تمھیں بلاتے ہیں۔ اوس نے انکار کیا کہ ہم نہیں جاتے۔ ہرکاروں نے اوس کو تو وہیں مار ڈالا، بعد ازاں مکرر اور متواتر واسطے طلب دھونکل سنگھ کے پیغام گئے۔ دھونکل سنگھ نے کہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ نواب مرگئے ہیں اور جب تک کہ فوج انگریزی میری محافظت کو نہیں پونچے گی، تب تک میں گھر سے باہر نہیں نکلوں گا۔ جمعہ کے روز دیوانِ مذکور نے دولت رائے نام وکیل نواب صاحب کے تئیں کہ دوست اون کا تھا، حضورِ ڈک صاحب میں بہ لباس گدایاں از راہ جنگلہ بانس کے کہ کوئی اوس راہ سے واقف نہ تھا، بھیجا۔ وکیل مذکور بعد نواخت دوپہر کے معہ خط ڈیرہ صاحب موصوف پر پونچا۔

مفسدوں نے جب خبر پائی کہ دولت رائے بھاگ گیا اور اب ہاتھ آنا اوس کا دشوار ہے، توفی الفور توپیں اور نردبانیں منگائیں بمدنظر اس بات کے کہ پیش از آنے فوج انگریزی کے، دیوانِ مذکور کو معہ لواحقین و تابعین قتل کریں۔ القصہ دروازہ اور دیوار کو توڑکے اور نردبانیں لگاکے اوپر دیوار کے چڑھ گئے اور دھونکل سنگھ کے تئیں معہ انتالیس آدمیوں قوم ہنود اور دو یتیم لڑکوں قوم مسلمان پرورش یافتۂ دیوانِ مذکور کے قتل کیا۔ مگر دیوانِ مذکور نے پیش از قتل ہونے کے غلامی خاں سردار فتنۂ انگیزوں کے تئیں مار ڈالا تھا اور دو تین اور ہندوؤں نے بھی جو کہ سلاح رکھتے تھے دو چار پٹھانوں کو مارا۔ مگر افغانانِ ہمراہی دھونکل سنگھ نے باوجودیکہ قسم کھائی تھی اور مسلح تھے کچھ مدد نہ کی۔ فتنۂ انگیزوں نے اس پر بھی اکتفا نہ کرکے، تمام ہندوؤں

کو جو کہ دیوانِ مذکور سے علاقہ رکھتے تھے یا کسی نوع سے اوس کے مددگار تھے، مثل کہاروں اور نائیوں اور دوکانداروں کے جو کہ میدہ اور شیرینی اوسے پونہچاتے تھے، سب کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ پندرہ نعشیں ان لوگوں کی بازار میں پڑی تھیں اور وہ برہمن جو کہ دولت راے کے ساتھ گیا تھا اوس کے بھائی اور بھتیجوں کو بھی مع اور لواحقین کے مار ڈالا۔ غرض کہ تعداد ناحق اور بے گناہ مقتولوں کی کم یا زیادہ دو سو سے ہوئی۔

روس بِل صاحب بہادر

واضح ہو کہ صاحب موصوف چند مدت سے بطریق رخصت شملہ میں مقیم تھے۔ اب ایسا دریافت ہوتا ہے کہ صاحبِ موصوف کو گورنر جنرل بہادر کے ہاں سے حکم آیا ہے کہ جس قدر سپاہ تم مناسب جانو اور ضرور ہو چھاؤنی سرہند میں سے لے کے جلد تر طرف سکھر کے روانہ ہو۔

ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ رجمٹ پانچویں اور رجمٹ ۲۸ پیادگانِ ہندوستانی کی اور نفیری پلٹن صاحب موصوف کے ساتھ جاویں گی۔ کوئٹہ کو چھ ہزار آدمیوں نے محاصرہ کیا ہے اور تمام سندھی مستعد بغاوت ہیں۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ڈبلیو منی صاحب سی۔ ایس مقام مذکور میں داخل ہوئے اور چارج کلکٹری پرمٹ کا لیا۔

بارشِ بارانِ رحمتِ الہی اگرچہ شہر میں کم ہوئی لیکن بیرونجات میں بہت خوب ہو گئی اور موسم بھی خوش آیند ہو گیا۔

بمبئی

مقامِ مذکور میں فسادِ سرکشانِ سندھ کا بہت چرچا ہے اور خبر ہے کہ اس باب میں وہاں کی گورنمنٹ کو چٹھیاں آئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ دو رجمٹوں کو حکم آیا ہے کہ واسطے سفر کراچی کے مستعد رہیں۔ اور مشہور ہے کہ کچھ سپاہی رجمٹ سترھویں کے اور تمام رجمٹ چھبیسویں بھیجی جاویں گی۔ سنا جاتا ہے کہ تیسویں اور اکتسویں رجمٹ پیادگان ہندوستانی طرف سکھر کے متحرک ہوں گی۔ پہلی تو مقام میلی گان میں مقیم رہے گی اور دوسری احمد نگر میں۔

جواہرات خان قلات

پرچۂ ہفتہ گذشتہ میں ہم نے مختصر احوال بیع ہونے جواہراتِ مذکور کا درج اخبار کیا تھا، اب مفصلاً لکھا جاتا ہے۔ یعنی جواہرات مذکور تخمیناً چھ لاکھ روپیہ کے ہیں اور مقام بمبئی میں ماہ نومبر میں بیچے جاویں گے۔ یہ اس طرح ہاتھ آئے تھے کہ بعد فتح قلات روانگی سپاہ کے، وہاں سے لوگوں نے خبر دی کہ گھر میں وزیر خانِ قلات کے جس میں کہ افسر لوگ رہتے ہیں خزانہ مدفون ہے۔ سو صاحبان عالیشان کو یہ خیال ہوا کہ اگر ہم بغیر دیکھنے کے ہی

چلے جاویں گے تو مبادا واقف لوگ اوسے نکال لے جاویں اور جس گھر میں وہ خزانہ تھا اوس میں رزیڈنٹ انگریزی رہتے تھے۔ الغرض وہاں کے لوگوں نے پیچھے دیوار کے جگہ بتلائی کہ یہاں جواہرات دھرے ہوئے ہیں۔ وہ دیوار بھی مانند تمام مکان کے لپی ہوئی تھی۔ جب اوسے توڑا تو حقیقت میں بموجب اظہار مخبروں کے جواہرات وغیرہ نکلے۔ بعد ازاں جواہراتِ مذکور بمبئی میں بھیجے گئے۔

اثناء راہ میں ایک عجیب واردات پیش آئی، یعنی جہاز جس میں کہ جواہرات دھرے ہوئے تھے ٹوٹ گیا اور تمام اسباب غرق ہوا، مگر ایک افسر نے صندوقچہ جواہرات کا بچا کر اپنے کاندھے پر دُور تک نبھایا اور بہت خیر خواہی سرکار کمپنی کی کی۔ کہتے ہیں کہ اکثر جواہرات مثل ہیرے اور ایمرلڈ رُوبی وغیرہ زیورات میں جڑے ہوئے ہیں۔ حمائل اور بازوبند اور انگوٹھیاں چھلّے اور بالیاں وغیرہ سب قسم کا زیور مرصع بنا ہوا ہے۔

ص ۴ کالم ۱

قوم بلوچ

پرچہ ہائے سابق میں ہم نے حال فتنہ انگیزی سرکشانِ قوم بلوچ کا اور حال نگاہداشت سپاہ کا ساتھ بیٹے محراب خاں والی قلات کے مقام کدجی میں درج کیا تھا، اب ایسا واضح ہوتا ہے کہ بیٹے خانِ متوفی کے نے مقام ستونگ کو حملہ کر کے تسخیر کیا اور اب کوئٹہ پر حملہ کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ درہ بلند بھر بلوچوں کے قبضہ میں آنے کو ہے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ گورنمنٹ بہت طیاری کر رہی ہے واسطے بھیجنے فوج کے اون اضلاع میں۔ رجمنٹِ گرینڈیرس نے ۲۶ تاریخ جون کو کراچی سے طرف سکھر کے کوچ کیا۔

ہرات

اوس نواح کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ کپتان ایبٹ صاحب جو کہ طرف ملکِ روس کے گئے تھے، اثناء راہ میں چوروں نے اون پر حملہ کیا۔ چنانچہ اوس ہنگامہ میں دو انگلیاں بھی صاحب موصوف کی کٹ گئیں اور چوروں نے صاحب موصوف کو قید کر رکھا تھا۔ میجر ٹاڈ صاحب متعینہ ہرات نے یہ حال سُن کر ایک آدمی کو ملازمانِ خاص اپنے میں سے اوس طرف روانہ کیا۔ ملازم مذکور نے بعد قطع منازل کے مقامِ قید صاحب موصوف پر پونہچ کے تدبیراتِ نیک سے صاحبِ موصوف کو رہائی دلوائی۔ بعد ازاں صاحب موصوف طرف سینٹ پٹرزبرگ کے روانہ ہوئے۔ واضح ہوتا ہے کہ یار محمد خاں وزیر والی ہرات کا دس ہزار سوار جرار جنگ آزمودہ سوائے فوج شاہی کے ہمراہ رکھتا ہے اور قوم بارک زئی سے ملا ہوا ہے۔

روس

واضح ہوتا ہے کہ چونکہ سپاہ روس بباعث ناموافقت آب وہوا اور مرجانے اونٹوں اور غلبہ قزاقوں کے اولٹی پھر گئی، اس واسطے اب ارادہ اون کا یہ ہے کہ چند جہاز محمولہ فوج جنگی کے دریائے شور سے نواح کاسپین تک

کہ وہاں سے خیوہ تک چار سو میل کا فاصلہ ہے، لنگر انداز کریں۔

والی لاہور

طبیعت مہاراجہ صاحب بہادر والیِ لاہور کی کچھ علیل تھی، کنور نونہال سنگھ نے باتفاق راجہ ہیرا سنگھ اور میاں اودھم کے جاکے اور خیریت مزاج دریافت کرکے مراجعت کی اور بارہ دری باغ حضوری میں دربار فرمایا۔ راجہ سوچیت سنگھ اور بھائی رام سنگھ وغیرہ باریاب مجرا ہوئے، عرضی فقیر شاہ الدین انصاری کی مشعرِ حالات فیروزپور کے آئی، خود بدولت نے علیحدہ ہوکر مضمون عرضی بخوبی سُنا۔ رائے گوبند جس وکیل نے گذارش کی کہ رادھاکشن خزانچی شاہ شجاع الملک کا بدون ہمراہی کسی ملازم حضور کے روانہ نہیں ہوتا ہے، رام سنگھ خدمتگار کو حکم ہوا کہ خزانچی مذکور کو پشاور تک پونہچا کے چلے آؤ۔

عرضی سردار پیر محمد خاں کی اس مضمون کی ملاحظہ ہوئی کہ میں نے آدمیوں کو اس ضلع کے واسطے نوکری کے جمع کیا ہے، مگر حکم سرکار سے کہ اون کو معہ سلاح روانہ کروں، یا بے سلاح۔ حکم ہوا کہ اوسی جگہ سے سلاح دے کر روانہ کریں۔ ص ۴۴ کا

عرضی جرنیل اونٹائلہ صاحب کی ملاحظہ ہوئی بایں مضمون کہ مسٹر میکش صاحب بہادر سربراہی اموراتِ سرکارین عالیین میں بہت مصروف ہیں اور مقامات خوف پر سپاہ تعین کی ہے، بعدازاں راجہ سوچیت سنگھ سے احوال گڑھی ولاسا خاں اور انتظام ٹانک وغیرہ کا پوچھتے رہے۔ سردار سلطان محمد خاں نے عرض کی کہ جنرل اونٹائلہ صاحب نے باغیچہ خالق داد خاں، بیٹے میرے کا ضبط کرلیا ہے، سو پروانہ بنام جنرل مذکور کے جاری ہوا کہ باغیچۂ مذکور سے کچھ مزاحمت نہ کریں۔

قلات

اوس طرف کے اخبار سے اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں شہرت ہے کہ قلات قبضۂ اہالیانِ کمپنی سے پھر نکل گئی۔ لیکن یہ خبر قرینِ اعتماد نہیں ہے اور اسی اخبار سے واضح ہے کہ دو کمپنیاں چالیسویں رجمٹ ملکۂ انگلستان کی نے ۶ تاریخ بسر کردگی سٹیفرڈ اور دو صاحبوں کے کراچی سے طرف سکھر کے کوچ کیا۔ تین کمپنیاں اور بھی بسر کردگی کپتان بوس کاون صاحب کے جانے کو ہیں۔ لیکن تاہم پونہچنے کشتیوں کے مقام ٹاٹا سے کوچ اون کا ملتوی معلوم ہوتا ہے۔ صاحب پولیٹکل اجنٹ کی درخواست واسطے تمام سپاہ کے ہے، لیکن برگیڈیر صاحب قبول نہیں کرتے بلد نظر اس بات کے کہ کراچی بالکل خالی اور بے حمایت ہو جاوے گا، تمام ولایت برخلاف گورنمنٹ کے ہے۔ مقام مستونگ تو نصیر خاں نے لے لیا ہے مگر قلات کے لینے کا بھی گمان قوی ہے۔ مشہور تھا کہ دادر پر بھی حملہ ہوگا کیونکہ یہاں صرف دو سو آدمی ہیں اور اُن میں سے بھی آدھے بیمار ہیں۔

والی مصر

وہاں کے اخبار سے ہویدا ہوتا ہے کہ محمد علی پاشا نے ایک جزیرۂ آباد کو جو کہ نزدیک بوشہر کے واقع ہے، مسخر کیا ہے اور شاہِ ایران کو بہت تردد کہ مبادا اضلاع ایران پر تاخت کرے اور پھر تدارک اوس کا مشکل ہو. خسرو پاشا وزیر قدیم کو پایۂ وزارت سے گرا کے ایک اور وزیر اوس کی جگہ مقرر کیا ہے. کہتے ہیں کہ اس بات سے ہیبت اور شوکت والی مصر کی نے سب کے دل میں اثر کیا ہے۔

کشتی دُخانی

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ کشتیِ دخانی جو کہ بمبئی سے دریائے ستلج میں آکر واسطے دریافت حال آب کے طرف روپڑ کے بھیجی گئی تھی، وہ گذر پھلور پر لنگر انداز تھی، سو معہ تین لاکھ روپیہ کے اودسے طرف بھکر کے روانہ کیا ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا۔

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لہ عہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۸۴ ۳۰ اگست ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

اشتہار

ص ا کالم ا

سرکلر نمبر دو مصدرۂ صاحبان صدر بورڈ ر ونیو جس کا وعدہ چھاپنے کا ہم نے سابق میں کیا تھا، اب چھپ چکا ہے جن کو منظور ہو اس چھاپہ خانہ کے سپرنٹنڈنٹ کو لکھیں فوراً بلا توقف بھیجا جاوے گا۔

خانہ جنگی

موضع منڈہیلہ تعلقہ پرگنہ نجف گڈھ میں مضافاتِ دہلی میں بنجاروں سے کہ وہ بیل سرحدِ موضع مذکور میں چراتے تھے، خانہ جنگی ہوئی۔ دو آدمی گانو کے مارے گئے، ایک بنجاروں کا۔

موضع بھرتن دیہہ جاگیر راو رام چندر بھالکیہ اور موضع بوجن پور تعلقہ پرگنہ شمال خالصہ سرکار میں خانہ جنگی ہوئی، بھرتل والوں کے کئی آدمی زخمی ہوئے۔

سِشن

وہ مقدمہ ڈاکے کا جو لاہوری دروازہ میں ہوا تھا مجرم گرفتار ہوئے۔ کچھ مال بھی نکلا، مقدمہ دورہ کے سپرد ہوا، سولہ آدمی ماخوذ ہوئے، دو کو چودہ برس کی قید اور بارہ کو شاید دس دس کی اور دو کو چھ مہینے قید، دو سو روپیہ جرمانہ جنھوں نے اپنے گھر میں اوتارا اور پناہ دی تھی۔

ہرات

ضرورت ہم ہرات کی کابل اور قندھار میں بہت گفتگو ہو رہی ہے اور چونکہ وزیر یار محمد خاں واقع ہونا جنگ کا چاہتا ہے تو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب عنقریب وہاں سے اوٹھ آویں گے۔ کپتان سنیڈرز صاحب معہ سپاہِ سیپر مینا کے چلے آتے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ کپتان ایبٹ صاحب ایک جہاز روس پر کیس پین سے عبور کرتے ہیں، اب زخم بھی صاحب موصوف کے اچھے ہو گئے ہیں۔ لفٹننٹ شیکس پیر صاحب لکھتے ہیں کہ خانِ خیوہ اون کی بہت خاطر داری کرتے ہیں، صاحبِ موصوف آب و ہوائے ملک خیوہ اور زرخیزی زمین

کی بہت تعریف لکھتے ہیں۔

جے پور

سنا جاتا ہے کہ مقامِ سیکر اب تک بہت خراب حالت میں ہے اور کہتے ہیں کہ جب تک راول اور لچھمن سنگھ وہاں حاکم رہیں گے تب تک یہی طور رہے گا اور کبھی نہ کبھی وہاں ایسا فتنہ برپا ہوگا کہ تھوڑی سی فوج اوسے دبا نہیں سکے گی۔ خبر ہے کہ عنقریب کرنیل صدرلین صاحب جودہ پور سے یہاں آویں گے۔ آپا صاحب راجہ ناگپور جو کہ جودہ پور میں تھے، اور مدت سے مہاراجہ مان سنگھ کے ہاں سے پنسن پاتے تھے اونھوں نے وفات پائی۔ ص ا کالم ۲

فیروز پور

واضح ہوتا ہے کہ کومٹ سٹیمر نام کشتئ دخانی اب تک واسطے مسٹر روس بل صاحب بہادر کے مقامِ مذکور میں مقیم ہے جو کہ بہمراہی ایک گروہ سپاہ رجمٹ ۴۰ اور ایک صوبہ دار رجمٹ ۳۰ کے تین لاکھ روپیہ لے کے طرف سندھ کے مراجعت کریں گے۔ خبر ہے کہ رجمٹ ۳۰ بجائے رجمٹ پانچویں کے سکھر کو جاوے گی۔

رام پور

دریافت ہوتا ہے کہ محمد سعید خاں ڈیپوٹی کلکٹر بجنور کا دعوے واسطے مسندِ ریاست رام پور کے ثابت کیا گیا ہے اور ساتھ مدد گورنمنٹ کے گدّی پر بٹھایا جاوے گا۔ آیندہ جو کچھ حال دریافت ہوگا پرچۂ آیندہ میں درجِ اخبار ہوگا۔

حضورِ والا

عرض ہوئی کہ مرزا جھگر و سلاطین بقضائے الٰہی مرگئے، استماع فرما کے پچاس روپیہ واسطے برداشت جنازہ کے اور دو دُمن سپاہیوں کے معہ پانچ ہاتھی اور رتھ وغیرہ واسطے جلوس جنازہ کے ڈیرہ مرزائے متوفی پر بھیجے۔ خلعت ملبوس خاص دستار گوشوارہ قبائے کمخواب دوشالہ اور تین رقم جواہر مرزا مغلو سلاطین کو اور اسی قدر مرزا بلاقی کو، اور خلعت تین تین پارچے کا معہ شمشیر اور جریب بلسرانِ مرزا لمھو اور جھبو کو، اور ساٹھ تورے معہ طرہ ہائے سرخ عہدہ دارانِ سلاطین کو مرحمت کرکے اور ایک سو کشتی پارچہ زنانہ کی بیگمات میں تقسیم کروا کے اور واسطے تیاری پھولوں کے پنکھے کے خرچ دِلوا کے تمام سرداروں کو حکم دیا کہ باغ چاندنی چوک سے ہمراہ پنکھے کے حاضر ہوں۔ چنانچہ حسب الحکم ۲۴ تاریخ ماہ حال کو پنکھا باساز و سرود اور تمام جلوس اور ارکانِ سلطنت کے حضورِ انور کے سامنے سے گذر کے درگاہِ مہتاب باغ میں چڑھایا گیا۔ آتشبازوں اور طوایف کو حسب معمول انعام ملا۔ مرزا شاہرخ اور مرزا بلاقی اور مرزا عبداللہ واسطے تیاری عرس حضرت عرش آرامگاہ کے درگاہِ قطب صاحب گئے۔

عرض ہوئی کہ نواب آرائش محل بیگم صاحبہ قریب مرگ ہیں، ان کے واسطے تیاری شامیانہ اور صندوق کے حکم دیا اور ارشاد کیا کہ پالکی بھی واسطے لاشہ بیگم موصوف کے تیار کریں، بعد ازاں خبر ہوئی کہ بیگم صاحبہ نے وفات پائی۔ تاریخِ وفات ۲۷ اگست سنہ حال۔

بھرت پور

ص ۲ کالم ۱

واضح ہو کہ جس زمانے میں کہ اہالیان گورنمنٹ نے قلعہ بھرت پور پر یورش کر کے اور قلعہ کو دشمنوں سے خلاص کروا کے مہاراجہ بلونت سنگھ بہادر کے تئیں مسندِ حکومت پر بٹھایا اور تا ایام بالغ ہونے مہاراجہ صاحب کے، اجنٹ معہ عملہ واسطے انتظام ریاست کے مقرر کیا تھا، اوس وقت میں بابت مصارف فوج کے پچیس لاکھ روپیہ ذمہ اوس سرکار کے مقرر کیا تھا۔ چنانچہ منجملہ زرِ مذکور کے کم یا زیادہ بیس لاکھ روپیہ کے داخل خزانہ سرکار کمپنی کے ہوا، اور جس دن سے کہ محکمہ اجنٹی اوس ریاست سے موقوف ہوا، اہلکارانِ سرکار کمپنی کئی لاکھ روپیہ بابت اخراجات عملہ اجنٹی اور سود زرِ مذکورہ فوج خرچ کے سرکارِ بھرت پور سے طلب کرتے تھے، مگر کارپردازان ریاست نے بعلت خشک سالی اور عدم پیداواری زراعت کے ادائے زر سے متعذر ہو کر حضور نواب گورنر جنرل بہادر اور کرنیل صدرلین صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ میں بذریعہ خریطہ کے استدعا معافی کی کی تھی، چنانچہ اٹھائیسویں تاریخ جولائی کو جواب خریطوں کا حضورِ نواب محتشم الیہم اور کرنیل موصوف سے بایں مضمون پونہچا تھا کہ بپاس اتحاد جانبین اور قلت آمدنی ملک اور بنظر رعایا پروری اوس ریاست کے درخواستِ مرسلہ پذیرا ہوئی۔ مدار المہام ریاست خریطہ ملاحظۂ مہاراج میں لایا، مہاراجہ صاحب دریافت مضمون سے بہت مسرور ہوئے اور مدار المہام ریاست کو خلعت معہ مالائے مروارید وغیرہ کے عنایت کیا واسطے اوس کی حسنِ خدمات کے۔

پشاور

ناظرانِ اخبار پر واضح ہو کہ تمام جوانب و اطراف میں آوازہ ہے کہ صاحبِ والا مناقب جنرل اونطائلہ صاحب بہادر نے شہر پشاور کو خراب اور ویران کر دیا ہے اور از سرِ نو تیاری اوس کی ملحوظِ خاطر رکھتا ہے۔ باشندے وہاں کے اس ہرج ومرج سے کمال نالاں ہیں، لیکن یہ ظاہر ہے کہ صاحب مذکور درستی اور زیبائش شہر کی چاہتے ہیں اور یہ بھی سب پر روشن ہے کہ کبھی شہر پشاور کسی سردار کے وقت میں ایسا آراستہ اور آباد نہ تھا، مگر جب سے کہ صاحب مذکور وہاں تشریف لے گئے ہیں تب سے بہت آباد ہے، اگرچہ صاحبِ مذکور لوگوں پر کبھی کبھی سختی بھی کرتے رہے ہیں۔

واضح ہو کہ پہلی تاریخ اگست کو بڑا بیٹا سعادت خاں مہمند کا مع تین گھوڑوں اور دس سپاہیوں کے

وارد دوآبہ خصوصاً قریۂ شب قدر کے ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ حسب الطلب سردار پیر محمد خاں کے داخلِ پشاور ہو کر جنرل اونطائلہ صاحب سے ملاقات کی۔

ص ۲ کالم ۲ افواہ ہے کہ بباعث رہزنی اور قطاع الطریقی مردم آفریدی کے راہِ کوہاٹ مسدود ہے، حتیٰ کہ آدمی گزر نہیں کر سکتے۔ چنانچہ سلطان محمد خاں کہ رخصت لے کر پشاور میں آیا ہے، بباعث دہشت قوم مذکور کے جا نہیں سکتا، اگرچہ اب بھی یہ لوگ اوس کے بڑے بیٹے کے مطیع ہیں۔

شکارپور

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ آمدنی زرِ محصول شکارپور کی بابت سال گذشتہ کے قریب مبلغ ساٹھ ہزار آٹھ سو ستہتر روپیہ کے ہوئی ہے، اون میں سے مبلغ ۲۰۷۰۲ روپیہ تو امیرانِ حیدرآباد کو دیے گئے اور باقی امیران خیرپور کو ارزانی ہوئے۔

بلوچستان

صاحب اخبار لدھیانہ ازروے مضمونِ چٹھی انگریزی کے لکھتے ہیں کہ جو کچھ فوج کہ بارادۂ فساد متصل کوئٹہ کے جمع ہوئی تھی، درمیان اون کے ایسی دشمنی واقع ہوئی کہ ایک دوسرے کے تئیں دشمن اپنا جاننے لگے، اس سبب نصیر خاں میدان جنگ سے بھاگ گیا۔ اب خبر ہے کہ ارادہ فوج انگریزی کا طرف بخارا کے مصمم ہے۔ کچھ فوج تو راہِ بامیان سے جاوے گی اور کچھ از راہِ ہرات۔ باقی ہرات میں ہی مقیم رہے گی۔

چٹگام

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ آخر ماہِ گذشتہ میں گیارہ روز تک ملک چٹگام میں اس طرح سے بارش باران ہوئی کہ کسی نے صورت آفتاب کی نہ دیکھی، اور کوہستان سے بھی اس قدر سیلاب آیا کہ مقام سالہ اور بینا اور کئی مواضعات غرق آب ہو گئے۔ چنانچہ صدہا لاش مردوں کی کنارہ دریاے کتال کے آن لگیں اور بہت آدمیوں کا اور اسباب کا نقصان ہوا کہ اوس کا حد و حساب نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر معہ غلہ اور اسبابِ پوشاک کے واسطے خبرگیری آفت زدوں کے گئے تھے، مگر بسبب بدبوے لاشہاے مُردوں کے سخت پریشان ہو کر پھر آئے۔

فرنگستان

اخبار الکبیر سے ظاہر ہے کہ صوبۂ پاس میں جو کہ متعلق فرنگستان کے ہے، فتنۂ عظیم برپا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک قوم نے آپس میں اتفاق کیا ہے ہر روز رعیت کو لوٹتے ہیں اور دیہات میں آگ لگاتے ہیں اور جو رعایا کہ اِس قوم سے اتفاق کرتی ہے اوسے محفوظ رکھتے ہیں اور جو برخلاف ہوتا ہے اوسے تباہ کرتے ہیں اور قومِ

باغی سپاہ فوج نمبر پانچ سے جو کہ شریک اس قوم کی ہے، فن سپاہ گری سیکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حاکم وہاں کا اس بات سے زیادہ مضطرب ہے کہ ایک جنرل نوج مسمیٰ زد الامعہ سپاہ و سلاح شریک قوم باغی کے ہوا ہے اور خانہ جنگی اور آتش زدگی شیوہ اوس کا ہے۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ ص ۳ کالم ۱

لاہور

چھٹی تاریخ کو بوقت صبح مہاراجہ صاحب بہادر سمن برج سے سوار ہو کر طرف شاہ بلاول کے تشریف لے گئے اور وہاں سے معاودت کر کے بارہ دری باغ حضوری میں دربار کیا۔ پروانہ بنام ساون مل کے صادر ہوا کہ بجلدی مبلغ ایک لاکھ روپیہ بابت قسط حال داخل توشخانہ سرکار کے کر دے۔

زمینداران علاقہ عیسیٰ خیل معرفت راجہ سوچیت سنگھ کے حاضر ہوئے، چنانچہ خلعت پانچ پانچ پارچہ کا نامبردوں کو عنایت کر کے فرمایا کہ اگر تم مانک دلہ کے تئیں گرفتار کر دوگے تو انعام پاؤگے۔

پروانہ بنام موہن لعل کمیدان کے جاری ہوا کہ بیچ تیاری برج زمین تنازع ماڑی کوٹ کے کچھ وہ کے عذر نہ کریں، بعد فیصلہ کے جس کا دعوے ہوگا اوس کو دیا جاوے گا، بالفعل اوس برج میں تھانہ فقیر شاہ دین کا رہے گا۔ اور پروانہ بنام فقیر مذکور کے صادر ہوا کہ برج میں تھانہ اپنا قائم کرو۔ ہرسرن داس اخبار نویس نے عرض کی کہ پارسل ڈاک آمد فیروزپور روانگی کابل کا اثنا راہ میں غارت گران گھوری اور کوٹ اور گوجران نے لوٹ لیا اور ہرکارہ کو سخت مجروح کیا۔ سولالہ ٹیکچند کو حکم ہوا کہ جلد غارت گروں کو پیدا کرو۔ راجہ دھیان سنگھ نے عرض کی کہ پیشتر واسطے حفاظت راہ کے سوار معین تھے، اگر اب بھی مقرر ہو جاویں تو بہتر ہے۔ حکم ہوا کہ سوار واسطے حفاظت راہ اور گرفتار کر لانے غارت گروں کے تعین ہوویں۔

ساتویں تاریخ کنور صاحب نے بارہ دری میں دربار کیا، حیدر خاں معتمد کرنیل صاحب بہادر کا شرف اندوز ملازمت ہوا، بصلاح بھائی رام سنگھ کے خلعت سات پارچہ کا معہ ایک جوڑی کنگن کے مشارالیہ کو اور دو سو روپیہ اوس کے ہمراہیوں کو عطا کیے۔ راجہ دھیان سنگھ نے عرض کی کہ واسطے توپخانہ کے بیل درکار ہیں۔ بعد استماع دیوان دینا ناتھ کو حکم ہوا کہ تنخواہ سولہ ہزار روپیہ کی واسطے خرید بیلوں کے کارداران دیوان ساون مل اور راجہ گلاب سنگھ اور راجہ سوچیت سنگھ وغیرہ پر کر دو، کہ جلد تر اپنے علاقوں میں سے خرید کر کے بھیج دیں۔

عرضی شیخ غلام محی الدین کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی بہ تجویز جنرل ونتورا صاحب کے بیچ تجویز فتح قلعہ کملا گڑھ کے متردد ہے، بزور اقبال حضور کے تدارک اون کا جلد تر عمل میں آوے گا۔ ص ۳ کالم ۲

سکھر

ایک خط مقامِ مذکور مورخہ ساتویں اگست سے دریافت ہوا کہ حسب الحکم ایام سرما تک مقام اپر سندھ میں چھ رجمنٹیں زیادہ کی جاویں گی، ایک پلٹن یا رجمنٹ ہندوستانی، اور کچھ سپاہی رجمنٹ چالیسویں ملکہ کے کراچی وغیرہ سے آگئے ہیں۔ پہلی اور دوسری رجمنٹ گرینڈیرز کی معہ تین کمپنی رجمنٹ چالیسویں ملکہ کے اور چند اتواپ کے عنقریب مستعدِ کوچ ہیں واسطے مقام کاہن واقعہ کوہستانِ مری کے، جہاں کہ دو افسر انگریزی اور قریب ڈیڑھ سو آدمیوں کے بلوچوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ ناظرینِ اخبار کو یاد ہوگا کہ قریب اسی مقام کے غارت گروں نے مسٹر کلارک صاحب کو معہ دو کمپنیوں کے قتل کیا تھا اور چھ سو اونٹ لے گئے تھے۔

نیپال

واضح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے بعضے سوالات اور شرطیں دربارِ راجہ نیپال میں پیش کی ہیں اور اون ہی کے قبول و رد پر وقوعِ صلح اور جنگ کا منحصر ہے، لیکن کہتے ہیں کہ چونکہ مزاج ان لوگوں کے مائل بہ جنگ ہیں، پس ہونا صلح کا بسا دشوار معلوم ہوتا ہے۔

بصرہ

وہاں کے خطوط مورخہ چھٹی تاریخ جولائی سے دریافت ہوتا ہے کہ سردارانِ عرب آپس میں جھگڑا فساد کر رہے ہیں اور خورشید پاشا نجد سے طرف مصر کے گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کچھ وبا بھی جہازہائے دخانی آہنی میں جاری ہوئی تھی، چنانچہ دو انجینئر بھی مر گئے لیکن از روے خطوط مذکورۂ بالا کے کچھ حال حملہ شاہِ ایران کا اوپر بغداد کے واضح نہیں ہوتا۔

مارکوئس بیوٹ فرڈڈی ہایول اور کنونٹ ڈارد معہ صاحب مترجم ایم اولی کے طرف بصرہ کے گئے ہیں، واسطے شمول پیغامبران فرانس کے جو کہ اصفہان سے اوس طرف گئے ہیں۔ اور خطوط مقام بوشہر سے ارادہ شاہ کا طرف بغداد کے معلوم ہوتا ہے، اور ظاہر ہوتا ہے کہ عمل میں لانا اس ارادہ کا اس واسطے ہے کہ رعیت سے روپیہ لے کے اپنے صندوق خزانے کے پُر کرے۔

حیدر آباد سندھ

وہاں کی چٹھیوں مورخہ تیسری تاریخ اگست سے واضح ہو کہ درحقیقت قلات محراب خاں کے بیٹے کے قبضہ میں آگیا ہے اور کوئی افسر انگریزی بھی زخمی اور دست گیر ہوا ہے۔ شاہ نواز گم ہو گیا ہے، یہ نہیں معلوم کہ مر گیا یا دستگیر ہوا یا بھاگ گیا۔ سردار سرکشاں نے تمام سردارانِ مکران کو طلب کیا ہے کہ معہ اپنی سپاہ کے یہاں آکے قلات کو حملۂ افواج انگریزی سے بچا دیں اور یہ بھی مشہور رہے کہ دو انگریز اور بھی

ص ۴۴ کالم ا

دشمنوں کے ہاتھ گرفتار ہو گئے ہیں۔

کپتان بین صاحب ۲۸ تاریخ جولائی تک باامن وامان تھے اور حریف اون کے قلعہ کے آگے سے خیمہ اوٹھا کر مقام مشونگ کو چلا گیا تھا، واسطے حملہ کرنے قلات کے۔

کلکتہ

چونکہ جمس پرنسپ صاحب سکرتر ایشیاٹک سوسائٹی یعنی انجمن فضایل وکمالات جو کہ بیچ حالت رنجوری کے چند مدت شہر مذکور میں وہ کے طرف وطن مالوف کے گئے تھے، طائر روح نے اون کے قفس کالبد سے پرواز کیا، سو بعضے صاحبانِ انجمن کمالات سے کہ لکھنا اسامی اون کی کا باعث عدم وسعت پرچہ اخبار کے مناسب نہ جان کر مختصر کرتا ہوں، بتاریخ آٹھویں ماہ جولائی ایک جگہ جمع ہوکر بعد اظہار تعریف و توصیف صاحب موصوف کے کہ علاوہ زبانِ انگریزی یعنی زبان اپنی کے زبانہائے یونانی لیٹن فرانس عربی فارسی سنسکرت ہندی بنگالی گجراتی وغیرہ علوم شریفہ کے جانتے تھے اور بیچ عدل و انصاف کے بہت نیک نام تھے۔ یہ تجویز کی کہ کوئی چیز بطریق آثار یادگار صاحب متوفی کے تیار کروانی چاہیے۔ سو رائے اصحاب مجمع کی اس بات پر مقتضی ہوئی کہ تمثال پتھر کی کہ نمودار ہیکل جسمانی اوس راہرو عالم جاودانی کی ہو، ولایت انگلستان سے بفرمایش تیار کروا کے نصب کی جاوے۔ زرِ نقد جو کہ بعضے صاحبوں نے دیا ہے، بموجب تفصیل ذیل کے ہے، اور ابھی ہمت واسطے فراہم کرنے اور روپے کے مصروف ہے۔ سر اڈورڈ رائن صاحب جج اوّل سپریم کورٹ دو سو روپیہ۔ ولیم برڈ صاحب ممبر کونسل دو سو روپیہ، ڈاکٹر گرانٹ صاحب سو روپیہ۔ ڈیوڈ ہیر صاحب سو روپیہ۔ ڈاکٹر اوشالنی صاحب پچاس روپیہ۔ نواب تہور جنگ بہادر پچاس روپیہ۔ ڈکلٹن صاحب دس روپیہ۔

واضح ہو کہ جمس پرنسپ صاحب بہادر نے بیچ باب چھپوانے اور رواج دینے کتاب شرایع الاسلام کے کہ کتاب نامی ہے۔ بیچ فقہ امامیہ اثنا عشریہ کے، بہت کوشش کی تھی، چنانچہ نام اوس جویاے نام نیک کا خطبۂ کتاب مذکور میں درج ہے۔

اسکندریہ

اخبار آئینہ سکندر سے واضح ہوا کہ ان دنوں میں کنارہ دریاے اسکندریہ سے بحر قلزم تک مرض ہیضہ وبائی اس قدر زیادتی پر ہے کہ اگر خدانخواستہ چندے یہی عالم رہا تو تمام ملک ویران ہو جاوے گا۔ چنانچہ درنیولا گورنر بمبئی نے منادی کر دی ہے کہ کوئی جہاز دریاے مصر سے اب اسکندریہ میں لنگرانداز نہ ہو، اور حکیم راکبانِ جہاز کی نبض دیکھ کے، دریافت کرے۔ اگر جہاز پر ایک آدمی بھی بیمار ہو تو ہرگز جہاز کو بمبئی میں نہ آنے دے اور اگر تمامی راکبانِ جہاز کو صحت اور اعتدال حاصل ہو تو بے پرسش مقصد دریاے بمبئی کا کریں۔

ص ۲ کالم ۲

رنگون

ادس طرف کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک قوم باغی نے وہی فساد برپا کر رکھا ہے۔ راجۂ آوا نے بھی ہر چہار سمت فوج واسطے حفاظت رعایا کے تعین کی ہے اور کئی سرداروں سکنا ے جاے متنازع کو زندانِ شدید میں مقید کر کے عذاب ہاے گوناگوں میں مبتلا کیا ہے۔ مقیدوں سے پوچھتا ہے کہ کون کون آدمی بانی مبانی اس فساد کے ہیں۔ صاف صاف بیان کرو، ورنہ ایک روز جان سے ہلاک کر ڈالوں گا اور بعضے مشیروں کی غمازی سے اپنے چھوٹے بیٹے کی طرف سے سخت آزردہ ہے، اور ارکانِ دولت سے کہتا ہے کہ بیٹا چھوٹا ہمارا دشمن جانُ مال کا ہے، چنانچہ اسی اشتباہ سے پسر مذکور کو معہ کئی اور امیروں کے حوالہ جلادوں کے کیا تھا، جلادوں نے پہلے اوروں کے سر کاٹ لیے۔ آخر کو ارادہ اون کا واسطے مار ڈالنے فرزندِ راجۂ مذکور کے ہوا، بارے بڑے بیٹے نے بے اختیار ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ فرزند بے گناہ کا قتل کرنا کسی مذہب میں روا نہیں ہے، اب میں اقرار کرتا ہوں کہ نامبردہ کبھی دعویٰ ریاست کا نہ کرے گا، غرض اس طرح کی عرض معروض پر اوس بے گناہ کی رہائی ہوئی۔ علاوہ اوس کے اور کئی ارکانِ دولت کو بھی اپنے قید کیا ہے اور اون سبھوں کو ہر روز دونوں وقت زندانِ بلا سے نکلواتا ہے اور حوالے جلّاد کے کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قومِ باغیوں کا نشان بتلادو گے تو البتہ مخلصی پاؤ گے ورنہ ایک روز مارے جاؤ گے۔ اور ناظمِ رنگون بھی معرضِ عتاب میں ہے۔

قندھار

از روے ایک خطِ مقامِ مذکور مورخہ ۳ تاریخ اگست کے بھی دریافت ہوتا ہے کہ قلات بلوچوں کے قبضہ میں آگیا ہے، اگر لفٹنٹ لوڈی صاحب کو انھوں نے کچھ مضرت نہیں پونہچائی ہے بلکہ اونھیں رہا کر دیں گے لیکن جب تک کہ خبر تحقیق نہیں سنی جاتی، تب تک محلِ اعتماد نہیں ہو سکتی۔

آگرہ

خبر تھی کہ رانا ے اودے پور جو کہ واسطے تیرتھ گیا جی کے تشریف لے گئے تھے، بائیسویں تاریخ اس مہینے کی داخل آگرہ ہوں گے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا۔

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لہ عہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۸۵ ۶ ستمبر ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

احکام

مسٹر ڈبلیو جے کانلی قائم مقام جج سہارنپور نے واسطے کسی کام خانگی اپنے کے رخصت حاصل کی پہلی تاریخ سے تیسویں ماہِ آئندہ تک اور مسٹر ایم ایف میور صاحب قائم مقام جنٹ مجسٹرٹ اور ڈپوٹی کلکٹر امورات جاریہ اوفس کو اثنائے ایام غیر حاضری صاحب موصوف میں انصرام کریں گے۔

مسٹر ایم پی اجورتھ قائم مقام مجسٹرٹ اور کلکٹر سہارنپور نے واسطے بعضے امورات خانگی اپنے کے رخصت دو مہینے کی لی تیسری تاریخ ماہِ آئندہ سے اور ان صاحب کو حکم ہے کہ چارج اپنے اوفس کا سپرد مسٹر ایف میور صاحب جنٹ مجسٹرٹ اور ڈپوٹی کلکٹر کے کریں۔

مسٹر سی۔ بی تھورن ہل صاحب کو تا صدور حکم ثانی اختیارات جنٹ مجسٹریسی اور ڈپوٹی کلکٹری گوڑگانوں میں حاصل ہوئے۔ مسٹر ایم آر گنس صاحب مہتمم بندوبستِ اٹاوہ نے رخصت لی

اشتہارات

سرکلر نمبر دو مصدرہ صاحبانِ صدر بورڈ ریونیو جس کا وعدہ چھاپنے کا ہم نے سابق میں کیا تھا، اب چھپ چکا ہے، جن کو منظور ہو اس چھاپہ خانہ کے سپرنٹنڈنٹ کو لکھیں فوراً بلا توقف بھیجا جاوے گا۔ قیمت حسبِ تفصیل ذیل ہے۔

کاغذِ سیرام پور پر	۸ ؎
کاغذ کشمیری پر	؎

رسالہ صرف موسوم بہ قمقام

ایک رسالہ بیچ علم صرف کے تصنیف نصر اللہ خاں صاحب ہمشیرہ زادہ فتح خاں بن صدر خاں الخلیل الخورجی کہ نو تصنیف ہے اس چھاپہ خانہ میں چھپا ہے مقدار دو جزو ہے، نہایت مبسوط اور مختصر ہے،

ایک دریا کو کوزہ میں سمایا ہے جس کو منظور ہو سپرینٹنڈنٹ سے منگالیوے طیار موجود ہے. قیمت مقررہ

خط صاحب سپرینڈنٹ دہلی اُردو اخبار سلمہٗ

میں بہت خوش ہوں لکھنے کو تمہیں بیچ باب طبیبوں ہندوستانی اور ڈاکٹروں انگریزی کے کہ یہ انتہا کے مرتبہ ہے ہندوستانی لوگوں کی نادانی کا کہ ان کو اپنی جان اور بدن کی بھی پرواہ نہیں باوجودیکہ یہ بہت پُرانی باتوں کو مانتے ہیں لیکن بسبب کثرتِ جہل کے پُرانی بات پر بھی جیسا کہ چاہیے عمل نہیں کر سکتے۔ سب کوئی جانتا ہے کہ قولِ العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان بہت پُرانی قدیمی کتبِ صحیح میں مانا ہوا مسلم الثبوت مندرج ہے لیکن ان کو اوس پر بھی جیسا کہ چاہیے عمل نہیں پہلے کا تو حال ظاہر ہے جیسے کہ روزمرہ دیکھا جاتا ہے، رہا دوسرا یعنی علم ابدان اوس کا یہ حال ہے کہ نہ مریضوں کو یہ عقل کہ طبیب کامل کو ڈھونڈیں، نہ طبیبوں کو یہ توفیق کہ تلاش دوا کی اور تحقیق مرض کی کریں، وہی جو دقیانوسی باتیں جالینوس اور بوعلی سینا مناسب اوس وقت، کتابوں میں لکھ گئے ہیں یہ اِس وقت میں بھی اوسی کو کام میں لاتے ہیں بلکہ بیشتر تو ایسے ہیں کہ اوس پُرانے لکھے کا بھی نام ہی کرتے ہیں اور اصل مطلب پر اون کے اصلا خبر نہیں رکھتے۔ اِن طبیبوں سے کوئی پوچھے کہ اس بیس یا پندرہ برس گذرے ہوئے میں کون سی دوا جدید انھوں نے پیدا کی ہے، ہوا کا اب کیا حال ہے نسبت اوس کے جو کہ بیس برس پہلے تھا اور علیٰ ہذا القیاس صدہا باتیں اس قسم کی ہیں جو کہ اِن غریبوں کو خبر بھی نہیں، اس کیلیے علم اور غور و فکر اور توجہ نفس واجب اور لازم پڑی ہے، ان حضرات میں ان میں سے ایک بھی نہیں، برخلاف ڈاکٹرانِ انگریزی کے کہ وہ اپنی اوقات اور روپیہ کا اس کے صرف کرنے میں ذرہ صرفہ نہیں کرتے، کوئی برس ایسا نہیں گزرتا کہ دوائیں جدید اور خاصتیں اشیاء کی اور معالجہ امراض کے نئی طرح سے نہیں پیدا کرتے، یہ دعویٰ بدیہی ہے محتاج دلیل کا نہیں ہے نظیریں ان باتوں کی ہزارہا ہیں اگر کچھ تھوڑی سی بھی لکھی جاویں تو پرچۂ اخبار اوسی سے بھر جاوے اس واسطے میں نے آیندہ پر منحصر رکھا واسطے ہدایت مردمان ہندوستانی کے اور تنبیہہ اطبائے ہند کے کچھ تھوڑا تھوڑا حال اس باب میں ہر ہفتہ میں آپ کی خدمت میں بھیجوں گا امید رکھتا ہوں کہ نظر بر رفاہ عام آپ اوس کو درج اخبار کیا کیجیے گا۔

پولس

ایک عورت کسی کو اوس کے آشنا نے کچھ کھانے کی چیز میں زہر دیا اتفاق سے اس عورت نے کچھ قدرے کھا کر اپنے ہاں کے سقہ کو حوالہ کر دیا اوس سقہ کی جورو نے بچوں نے سب نے کھایا جورو سقہ کی مرگئی باقی سب استفراغ کر کے بچ گئے، مجرم گرفتار ہوا ہے مقدمہ ابھی تحقیق ہوتا ہے کہتے ہیں کہ کوتوال نے اس گرفتاری میں بہت کوشش کی ہے۔

وہ تھانہ دار بھوجلا پہاڑی کا جس کے علاقہ میں لڑکا مارا گیا تھا، معطل ہوا ایک پرانا جمعدار منو خاں نام تھانہ دار ہوا۔

خزانہ

سنا گیا کہ صاحب کلاں کے ہاں سے نقل شقہ حضورِ والا اور نقل خطِ نواب فتح اللہ بیگ خاں کی بیچ باب شکایت اہلکارانِ خزانہ، سرکاری کی محتری دینے روپیہ بٹہ دار کے بذریعہ چٹھی انگریزی کے صاحب کلکٹر بہادر کو آئی تھی اس ہفتہ میں نوکران بادشاہی بہت شکر گذار سنے گئے صاحب کلکٹر کے، کہتے ہیں کہ کلکٹر صاحب نے اپنے روبرو روپیہ ماہواری بادشاہ کا خزانہ سے دلوایا اب کی خوب روپیہ گیا" اکثر غریب غربا نوکر بادشاہ کے کلکٹر صاحب کو دعا کرتے سنے۔

قلات

اب تحقیقاً دریافت ہوتا ہے کہ قلات قبضۂ دشمنوں میں پھر آگئی۔ حال مفصل یہ ہے کہ ۲۴ تاریخ جولائی کو محمد نصیر خاں فرزند محراب خاں نے قلات پہ حملہ کیا مگر شکست کھا کر چلا گیا۔ ۲۵ تاریخ کو وہ چپ بیٹھ رہا ۲۷ تاریخ کو پھر اوس نے حملہ کیا اور باوجود دغابازی بعضے محصورانِ قلعہ کے پھر شکست کھائی نہایت چالاک اور خاص شکست دینے والے حملہ ہاے دشمن کے بارہ[۱۲] سپاہی اور ایک حوالدار لفٹنٹ لوڈی صاحب کے پہرہ کے تھے۔ الغرض لودی خاں نے بعد دوسرے حملہ کے لفٹنٹِ مذکور سے کہا کہ اب مقابلہ کرنا بے فائدہ محض ہے لازم ہے کہ عہد و پیماں کر لیں آخر کار خان مذکور نے واسطے حفاظت، اور امنیت جان اپنی کے اور لفٹنٹ موصوف کے عہد و پیماں کر کے قلعۂ قلات کو سپرد نصیر خاں کے کیا مگر کپتانِ موصوف لکھتے ہیں کہ دشمن اون سے بعنایت پیش آتے ہیں اور توقع رہائی کی بھی معلوم ہوتی ہے۔ دریافت ہوتا ہے کہ یہ تمام دغابازی سے مردانِ گیریسن کے واقع ہوا کیونکہ وہ پچھلے گورنر سے ناراض تھے، کہتے ہیں کہ کپتان مین صاحب بھی گرفتار ہوئے ہیں مگر کچھ آسیب اونھیں پونہچا ہے۔

کابل

وہاں کے اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ دوست محمد خاں زندانِ بخارا سے بھاگ کے مقام خُلم میں پونہچا ہے اور وہاں سے سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر کو لکھا ہے کہ اگر میں حضرت شاہ شجاع الملک کی متابعت اختیار کر دوں گا تو میرے ساتھ کیا شرطیں کی جاویں گی اور بعضے یہ لکھتے ہیں کہ خانِ مذکور بحکمتِ عملی اور تدابیر صایبہ کے بندِ زنداں سے رہا ہو کر خلم میں آیا ہے لیکن معلوم نہیں کہ ارادہ اور داعیہ اوس کا کیا ہے اور کہاں جاوے گا۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور میں افواہ ہے کہ واسطے زیادہ ہونے ایک کپتان اور دو سبالٹرن کے ہر ایک رجمنٹ میں کورٹ ڈائرکٹرس میں گورنر جنرل صاحب بہادر نے درخواست کی ہے اور ارادہ ہے کہ دو بٹلین رجمنٹ توپ خانہ میں شامل کی جاویں گی........

مرگِ مفاجات

واضح ہوتا ہے کہ مقامِ آگرہ سے کچھ آدمی سرکاری ذخیرہ ادویاتِ انگریزی کا لے کر جاتے تھے، سو انھوں نے مقامِ جراندہ میں کہ کرنال سے ایک منزل کے فاصلے پر واقع ہے، ایک پرانے بوسیدہ مکان میں مقام کیا، قضائے الٰہی سے وہ مکان رات کو گر پڑا آٹھ آدمی اور ایک اونٹ دب کر مر گئے اور بہت اسباب ضائع ہو گیا۔

پشاور

اوس طرف کے اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ناظم ملک کوہاٹ جو کہ سردار سلطان محمد خاں کی طرف سے وہاں مقرر ہے اوس نے ازراہِ تعدی دیہاتِ مردمانِ کوہ بند پر قبضہ کر کے تھانہ داروں کے نام حکم جاری کیا کہ جو آدمی کوہ بند کا نظر آوے اوسے گرفتار کر کے کوہاٹ میں پونہچا دیں۔ اس سبب مردمانِ کوہ بند نے تنگ ہو کر بذریعہ ابراہیم خاں کے خدمتِ ناظم صاحب موصوف میں حاضر ہو کے عذر تقصیرات چاہا۔ ناظمِ مذکور نے تمام کیفیت مقدمہ کی لکھ کے حضورِ سردار سلطان محمد خاں میں بھیجی۔ وابستے سردار سلطان محمد خاں کے حسب الحکم والیِ لاہور کے ارادہ لاہور کا پیش نہادِ خاطر رکھتے ہیں۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ کرنیل پال صاحب بہادر کمانڈنٹ افسر چھاونیِ لدھیانہ کے ساتھ عہدہ برگیڈیری چھاونیِ فیروزپور کے مامور ہوئے اور عنقریب اوس طرف تشریف لے جاویں گے اور کرنیل مور صاحب بہادر رجمنٹ ۵۹ کے کمانڈنٹ افسر ہوئے ‏ ‏ ‏ ‏ واضح ہو کہ ارادہ روانگی حرمِ محترم حضرتِ ظلِ سبحانی اور شاہ زماں کا طرف کابل کے ماہِ اکتوبر تک ہے چنانچہ بیچ تیاری سامانِ سفر مثل خیمہ کجاوہ قنات وغیرہ کے کاریگر مصروف ہیں کہتے ہیں کہ ہجوم عملہ دونو سرکاروں کا چھ ہزار آدمیوں سے کم نہ ہوگا

لندن

صاحبِ اخبارِ جامِ جہاں نما از روئے اخبار سماچار درپن نام کے لکھتے ہیں کہ ان دنوں بعضے موذیان بدسرانجام نے لارڈ ولیم رسل صاحب کے تئیں کہ ایک امرائِ مملکتِ انگلستان اور مہتممانِ اجلاس پارلیمنٹ

تھے، وقتِ شب خوابگاہ میں قتل کیا اور بھاگ گئے اور اب تک قاتل لارڈ موصوف کے دستیاب نہیں ہوئے ہیں لوگ یہ بھی اشتباہ رکھتے تھے کہ شاید صاحبِ موصوف نے اپنے تئیں آپ ہلاک کیا ہو لیکن چونکہ کوئی آلہ ضرب اون کے بسترِ کے پاس نہ پایا گیا اس لیے یہ گمان رفع ہوا۔

کرنول

دریافت ہوتا ہے کہ نعش نواب کرنول کی بموجب حکم گورنمنٹ کے مقامِ زور اپور میں کہ ہر داڑ بزرگوں اوس کے کی ہے بھیجی جاوے گی اور خبر ہے کہ اوس کے اہل وعیال بھی بعد تقرر پنسن کے اون کے شہر میں بھیجے جاویں گے۔

بھرت پور

حال نظر بند ہونے دیوان بھولا ناتھ مہتمم اموراتِ ریاستِ بھرت پور کا واضح ہوتا ہے کہ ۲۱ تاریخ اگست سنہ حال کہ دیوان بھولاناتھ کہ کئی برس سے مہتمم بند وبست امورات ریاست کا تھا حسب الحکم مہاراجہ کے بیچ محل کلاں کے کہ متصل کچہری مہاراجہ کے واقع ہے، نظر بند کیا گیا باعثِ نظر بندی یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانچ برس کے عرصہ سے متواتر تحصیلِ ملک میں نقصانِ عظیم رہتا تھا چنانچہ سال گذشتہ میں بہمہ وجوہ سات لاکھ روپیہ تحصیل ہوا تھا اور جبکہ صاحب اجنٹ اوس ریاست میں تشریف رکھتے تھے تو ہر سال تحصیل ملک بائیس ۲۲ لاکھ روپیہ ہوتا رہتا تھا اور چونکہ سرانجام تمام امورات ریاست کا خزانہ پر موقوف ہے بسبب قلت آمدنی ملک کے انصرامِ اکثر اموراتِ ضروریہ سرکاری میں ہرج واقع ہوا لظہور سے اس حال کے چھ مہینے سے مہاراجہ بہادر متواتر دیوان مذکور کے تئیں ایسا فرماتے تھے کہ حساب جمع خرچ کئی برس کا پیش کرے اور موجب کمی آمدنی اور قلت ملک کا سمجھا دیوے۔

دیوان مذکور اگرچہ حضور مہاراجہ میں اقرار تعمیل مراتب مذکورہ کا کرتا تھا لیکن درحقیقت حکم سرکار کو سہل ترجان کے لیت ولعل میں گذارتا تھا اس سبب مزاجِ مبارک مہاراجہ بہادر کا اوس سے برہم ہوا اور آخرالامر اوسے نظر بند فرمایا اور بعد ازاں اور عاملوں پرگنات کے تئیں کہ عزیز اور یگانہ دیوانِ مذکور کے تھے، حضور میں طلب کرکے ایک ایک کے تئیں محل ہائے علیحدہ میں نظر بند کیا اور سب سے حساب ملک طلب ہے چنانچہ ہر ایک رات دن تیاریِ کاغذاتِ حساب میں مصروف ہے ....

راناصاحب بہادر

دریافت ہوتا ہے کہ راناصاحب بہادر فرمانفرمائے اودے پور جو کہ واسطے زیارت معابد بنارس اور گیا جی کے گئے تھے وہاں سے مراجعت فرماکے بچیسویں تاریخ اگست کو اون کے لشکر نے حدودِ تھانہ اعتماد پور

تعلقہ ضلع آگرہ میں خیمہ کیا اور خبر تھی کہ وہاں سے قصد آگرہ کا کریں گے اور دو چار روز سیر و تماشا اوس شہر کا فرمادیں گے چنانچہ بموجب لکھنے کپتان صاحب کے جو کہ ہمراہ لشکر رانا صاحب کے ہیں صاحب کلکٹر آگرہ نے کوتوال شہر کو واسطے سرانجام اسباب رسد کے حکم دیا تھا اور تمام اسباب مایحتاج تیار تھا کہ اس میں ۲۶ تاریخ اگست کو خبر پونہچی کہ رانا صاحب نے عزم آگرہ کو موقوف رکھ کے راہ راست متھرا کی اختیار کی اور چند روز وہاں توقف کر کے بعد زیارت معابد طرف اودے پور کے تشریف لے جاویں گے کہتے ہیں کہ راجۂ ممدوح نے تمام معابد اور امکنہ متبرکہ میں جہاں جہاں کہ گئے زر خطیر صرف کیا۔

ص ۳ کالم ۲

سوکیت منڈی

حال فتح سوکیت منڈی اور گرفتاری راجہ کا مفصلاً اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ راجہ وہاں کا بیچ ادا کرنے خراج معینہ کے لیت و لعل کر رہا تھا نظر برین کنور نونہال سنگھ نے جنرل ونتورا صاحب کے تئیں معہ ایک سپاہ معقول کے وہاں بھیجا صاحب موصوف نے وہاں پونہچ کے شہر کے تئیں محاصرہ کیا۔ راجہ نے جب قوت مقابلہ کی اپنے تئیں نہ دیکھی تو از راہ عجز و انکسار پیغام صلح کا بھیجا اور قول و اقرار کیا کہ ہر قسط میں ستر ہزار روپیہ داخل خزانہ سرکار لاہور کے کروں گا بعد اس قول و قرار کے جنرل موصوف نے ساتھ بہانہ عطائے خلعت کے راجہ کے تئیں اپنے لشکر میں بلایا۔ راجہ کہ حیلہ سے جنرل مذکور کے بے خبر تھا بے حفظ مراتب خیمہ میں جنرل موصوف کے آیا بقور پہنچنے راجہ کے دو پلٹنوں نے کہ پہلے سے مامور تھیں اوس خیمہ کے تئیں محاصرہ کیا اور دو پلٹنوں اور نے ہمراہیان راجہ کو گھیر لیا کنور نونہال سنگھ نے ساتھ دریافت خوشخبری مقید ہونے راجہ کے بہت خوشی کی اور بیچ عوض اس کارنمایاں کے خلعت بیش قیمت جنرل موصوف کو بھیجا۔ لیکن اس حرکت کو اکثر دانا لوگ ناپسند کرتے ہیں کیونکہ بعد درستی عہد و پیماں صلح کے عہد شکنی کرنی خلاف رسم و آئین سلاطین ماضی و حال کے ہے۔

ملکۂ انگلستان

واضح ہوتا ہے کہ ملکۂ ممدوحہ نے ایک روز ایوان شاہی میں اجلاس فرمایا تمام کیفیت ظلم اور بدعت اور نقصان کی جو کہ چینیوں سے رعایا اور تجارت پیشگان انگلستان پر واقع ہوا ہے پیشگاہ ملکۂ نصفت پناہ میں درپیش ہوئی ملکۂ ممدوحہ نے تمام حال استماع فرما کے نہایت غور و تامل سے بموجب صلاح وزرائے خاص کے یہ حکم دیا کہ بیچ باب نقصان تجار اور حرکات ناشائستہ کے فرمانروائے چین کو لکھا جاوے اور اگر شاہ موصوف بیچ ادا کرنے زر خسارت اور معذرت حرکات ناشائستہ کے ڈھیل کرے تو اس صورت میں جس قدر جہاز چین کے اس علاقہ میں آویں اون کو مقید کریں اور تمام اسباب محمولہ ضبط کر کے نیلام کر دیں اور زر نیلام

کو امانت رکھیں، چنانچہ مہتمانِ جہازاتِ جنگی شاہی کو قدغن ہے کہ جہاں کہیں جہاز اہلِ چین کے دیکھیں گرفتار کریں اور مفصل حال اوس کا لکھ کے اجلاسِ خاص ملکہ معظمہ میں ارسال کریں۔

کابل

معلوم ہوتا ہے کہ درمیان سوارانِ حضرت بحالی اور گوروں توپ خانہ کے کچھ نزاع لفظی سی ہو پڑی تھی مگر جلد انفصال ہو گیا۔

کوئٹہ

واضح ہوتا ہے کہ لفٹننٹ ہیرس لی صاحب نے معہ پچاس سوار اور ایک افسر اور قریب چار سو آدمیوں شاہ شجاع کے قلعہ کوئٹہ میں سے نکل کے راہ راست مستونگ کی اختیار کی اور اتفاقاً اوپر ایک گروہ چار سو سرکشوں اور مفسدوں کے آن پہونچے، الغرض صاحب موصوف نے معہ افسر مذکور اور چند نفر سپاہیوں ہمراہی کے اون پر حملہ کیا اور صرف اپنے ہاتھ سے پانچ آدمیوں کو مار ڈالا آخر کار زخمی ہو کر گھوڑے پر سے گر پڑے۔ اور گھوڑا بھی زخمی ہو گیا مگر اوسی حالت میں لڑتے رہے اور دشمنوں کو ہٹا دیا۔ خبر تھی کہ کپتان سینڈرز صاحب آٹھویں تاریخ اگست تک ہرات سے قندھار میں پونہچیں گے۔ حالِ اموراتِ ہرات بدستور ہے میجر ٹاڈ صاحب فریب اور دغا سے یار محمد خاں والی ہرات کے وزیر کی بہت شاکی اور دق ہیں۔

بامیان

پہلے اس سے ہم نے حال لینے ایک قلعہ کا ملک ترکستان میں، درج کیا تھا چنانچہ صاحبان پولیٹیکل اجنٹ نے ہاتھ آنا اوس کا غنیمت جان کر کچھ فوج بھی وہاں بھیجی تھی ابسرکردگی کپتان ہے صاحب کے اور مقامات بامیان اور سیغان میں کل ایک ایک کمپنی رکھی گئی تھی، الغرض کپتانِ مذکور تیسری یا چوتھی جولائی کو قلعہ پر پونہچے اور کسی نے سر نہ اوٹھایا بعد ازاں کپتان سٹرٹ صاحب انجینیرز کے اور لفٹننٹ برسلم رجمنٹ ۱۳ ملکہ کے خلم میں گئے اون سے بھی بظاہر کوئی از راہِ عداوت پیش نہ آیا لیکن کپتان ہے صاحب نے عقلیہ معلوم کیا کہ لوگ ناراض ہیں اور طلب اعانت مناسب، اور ضرور جانا سپاہ جو کہ ان کی مدد کو آئی اوس نے بباعث عرصہ زیادہ بہ نسبت ایک منزل کے پہنچے ایک قلعے کے مقام کیا مردانِ قلعہ نے بخیال اس بات کے کہ یہ لوگ ہم پر یورش کرنے آئے ہیں، طرف اون کے بندوقیں سر کیں۔ سپاہِ انگریزی نے بھی جواب دیا اور بعد ازاں فرصت پا کے ہٹ گئے مگر ان کو ایک گھاٹی میں سے نکلنا تھا۔ دشمنوں نے پہاڑ پر سے بندوقیں چلانی شروع کیں چنانچہ تیرہ آدمی ان کے مارے گئے اور ستائیس زخمی ہوئے مگر اس میں کپتان سٹرٹ صاحب جو کہ خلم سے مراجعت کرتے تھے آ پونہچے اور دو کمپنیوں سے ان کی مدد کی واضح ہو کہ درہ کیمرو میں مردانِ قومِ ہزاری رہتے ہیں اور بابا بیگ نامے

اون کا سردار ہے وہ اونھیں ترغیب دیتا رہتا ہے کہ انگریزوں سے بدشمنی پیش آؤ اور کہتے ہیں کہ ولی خلم جس کا بیٹا اور وزیر کابل میں ہیں شریک مفسدوں کے ہے۔

کپتان کاربٹ صاحب معہ سپاہ اور اتواپ آتش بار کے مقام واردات پر واسطے سزادہی سرکشانِ مذکورین اوران کے سردار بابا بیگ کے گئے ہیں اور رسالہ توپ خانہ کا بامیان میں رکھا ہے۔

نیجورہ

گرد و نواح میں مقام مذکورہ کے کپتان میگریگر صاحب کے اوپر وہاں کے لوگوں نے یورش کی اور توپیں چھین لیں۔ اکثر آدمی بھی صاحب موصوف کے زخمی ہوئے۔ سو خبر تھی کہ واسطے تنبیہ سرکشوں اور مفسدوں اوس ضلع کے ۱۶ تاریخ ماہِ حال تک کچھ فوج کابل سے روانہ ہوگی۔

دنیاپور

واضح ہوتا ہے کہ کمسریٹ دنیاپور میں واسطے خریدنے ہاتیوں اور بیلوں کے حکم آگئے ہیں اور مشہور ہے کہ مقام کورگ پور میں احتیاطاً فوج کثیرہ جمع کی جاوے گی۔ چھ رجمنٹیں تو گوروں کی مہم نیپال میں مامور ہوں گی اور دو دو رسالہ ہندوستانی ہر ایک برگٹ میں شامل کیے جاویں گے۔

قلعات (کذا)

واضح ہوتا ہے کہ شاہ نواز خاں جو کہ حضرت ظلِ سبحانی شاہ شجاع الملک کی طرف سے ساتھ عطاے لقب خان قلعات کے مقام مذکور میں مامور ہوا تھا اوس نے ازراہ بدطینتی اور بدذاتی کے قلعات کو سپرد نصیر خاں فرزند محراب خاں کے کیا اور چونکہ بباعث ویرانی ملک کے آدمی بہت تنگ عیشی سے گذران کرتے تھے اس واسطے نصیر خاں نے مردم اوس کے تئیں جمع کر کے حکم لوٹنے مقامات تاکجی اور شہر باغ کا دیا تھا چنانچہ مشہور ہے کہ کچھ سپاہ واسطے تنبیہ مردمانِ مذکورین کے روانہ ہوئی ہے۔

لاہور

چونکہ درمیان سرکارِ لاہور اور گورنمنٹِ انگریزی کے سلسلہ دوستی اور اتحاد کا مدت سے منوط اور مربوط ہے نظر بریں مہاراجہ کھڑک سنگھ بہادر نے ارادہ کیا ہے کہ سردار لہنا سنگھ کے تئیں معہ تحفہ ہاے نفیسہ اور اور اقمشہ غریبہ کے واسطے ملکۂ جہاں کوئین وکٹوریہ دام اقبالہا کے طرف کلکتہ ـ روانہ کریں۔ بصلاح بھائی رام سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ کے خلعت اکیس پارچہ کا واسطے جنرل اونطائلہ صاحب کے اور خلعت پانچ پانچ پارچہ کے واسطے اون کے معتمدوں کے عطا کیے۔ راجہ دھیان سنگھ کو حکم ہوا کہ باتفاق خلیفہ نورالدین کے برآورد تیاری شکست وریخت خندق اور شہر پناہ کی درست کرو اور جنرل کورٹ صاحب

اور ڈلاوش صاحب کو حکم ہوا کہ تم میدان بیرونِ شہر کو وسیع اور صاف کروادو ۔ مدسون پنڈت نے عرض کی کہ حضور پانچ مادہ گاؤ اور گیارہ سو روپیہ اور پانچ پوشاک اور ایک تصویر اپنی روزمرہ سنکلپ کرتے رہیں؛ چنانچہ بموجب ہکنے پنڈت مذکور کے سنکلپ کر کے حوالہ اوسی کے کیا کہ اپنی معرفت برہمنوں کو تقسیم کرے ۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری ۲ دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لہ عہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۸۶ ۱۳ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

احکام

لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے نواب عبد اللہ خاں ڈپوٹی کلکٹر فرخ آباد کے تئیں، بموجب قانون نویں سنہ ۱۸۳۳ء کے، رخصت بیس روز کی واسطے کسی کام خانگی کے عنایت کی۔

مسٹر سی۔ گرانٹ صاحب بہادر مجسٹریٹ اور کلکٹر دہلی کے نے رخصت ایک مہینے کی حاصل کی، ۱۶ تاریخ ستمبر سے ۱۶ اکتوبر سنہ حال تک، واسطے جانے پہاڑوں کے۔

اشتہار

سرکلر نمبر ۲ دو مسدرۂ صاحبانِ صدر بورڈ ریوینو، جس کا وعدہ چھاپنے کا ہم نے سابق میں کیا تھا، اب چھپ چکا ہے؛ جن کو منظور ہو، اس چھاپہ خانہ کے سپرینٹنڈنٹ کو لکھیں، فوراً بلا توقف بھیجا جاوے گا۔ قیمت کاغذ سیرام پور پر: سے مر۔ کاغذ کشمیری پر: سے ر

رسالۂ صرف موسوم بہ تمقام

ایک رسالہ بیچ علم صرف کے، تصنیف نصر اللہ خاں صاحب، ہمشیرہ زادۂ فتح خاں بن صدر خاں الخلیل الخورجی کہ نو تصنیف ہے، اس چھاپہ خانہ میں چھپا ہے، مقدار ۲ دو جزو کی ہے، نہایت مبسوط و مختصر ہے، ایک، دریا کو کوزہ میں سمایا ہے؛ جس کو منظور ہو، سپرنٹنڈنٹ سے منگا لیوے، طیار موجود ہے۔ قیمت مقررہ ۴ر

ایکٹ

یہ ایکٹ ہے درباب امتحان متوقعینِ عہدہ ہاے منصفی کے۔ بیچ ہر ایک تین ضلعوں مقاماتِ شمال مغربی اضلاع کے اور بیچ ہر ایک چار ضلعوں مقاماتِ بنگالہ کے، لوگ انتخاب کیے جاویں گے، ساتھ گورنمنٹ اون پریسیڈنسیوں کے، اس طرح کہ ایک کمیٹی امتحان کی مقرر کی جاوے گی مشتمل کمشنر ضلع اور جج ضلع اور مجسٹریٹ اور صدر امینِ اعلیٰ ضلع کے، اور تمام متوقعین کو لازم ہے کہ دو مہینے بیشتر تقرر روزِ امتحان کے

اپنی درخواستیں واسطے امتحان کے جج ضلع کے پاس بھیجیں، اور جج ضلع بعد تحقیقات درخواست کنندہ کے استحقاق کے واسطے امتحان کے پیشانیِ درخواست پر سارٹی فیکٹ اس مضمون کی لکھ دیں کہ درخواست کنندہ کا امتحان لیا جاوے۔ کمیٹی کم سے کم دو دفعہ ایک سال میں جمع ہووے گی۔ واسطے امتحان اون متوقعین کے جو سرٹی فیکٹ کی ہوئی درخواستیں رکھتے ہوں گے اور ارباب کمیٹی اون کا امتحان اوس طرح سے لیں گے جیسا کہ اون کو صدر دیوانی عدالت سے پیشتر لکھا آیا ہے۔ بعد اختتام امتحان کے ارباب کمیٹی جن کو مناسب جانیں گے، اون کو سند لیاقت عہدۂ منصفی کی دیں گے۔ اور سرٹی فیکٹ والے متوقعین کی فہرست صدر دیوانی عدالت میں بھیجی جاوے گی اور پاس ہونا ان سندوں قابلیت کا، باعث اون کے تقرر کا اوپر عہدہ ہائے منصفی کے ساتھ جج اور کمشنر اضلاع کے ہوگا اور درصورتے کہ کوئی شخص جس کے پاس سند نہیں ہے، عہدۂ منصفی پر مقرر کیا جاوے تو اوس کا امتحان کمیٹی ضلع کی لیوے۔ اور اگر دقت امتحان کے ناقابل عہدۂ مذکور کے معلوم ہووے تو عہدے سے موقوف ہوگا۔

اور اگر صاحب جج کسی ضلع کا کسی طرح سے دریافت کرے کہ کسی منصف نے بیچ اوس کے حکم کے امتحان نہیں دیا ہے اور لیاقت عہدۂ منصفی کی نہیں رکھتا ہے تو صاحب جج بشمول صاحب کمشنر کے منصف مذکور کو واسطے امتحان کے آگے ارباب کمیٹی کے بلواوے۔ اور اگر وہ منصف آنے میں انکار کرے یا دقت امتحان کے ناقابل حاصل کرنے سند عہدۂ مذکور کے معلوم ہووے، تو عہدہ سے موقوف کیا جاوے گا۔ اور جب تک کہ سند قابلیت کی حاصل نہیں کرے گا تب تک دوبارہ عہدۂ مذکور پر نہیں مقرر کیا جاوے گا، اور آئندہ کو کوئی صدر امین مقرر نہیں کیا جاوے گا اِلّا وہ مقرر ہوچکا منصفوں میں سے جو کہ سفارش کیے گئے ہیں واسطے ترقی کے کچہری صدر سے۔ اور جب تک کہ اوس نے عہدۂ منصفی ایک برس نہ کیا ہوگا، پیش از تاریخ سفارش کے۔

ہم بہت شکر کرتے ہیں گورنمنٹ کا واسطے جاری کرنے اِس قانون کے، یہ قانون ترغیب اور تحریص کرے گا سینکڑوں کو واسطے تحصیل علم اور لیاقت کے۔ اکثر غریب مفلس لوگ جو کہ عالم فاضل ہیں یا قابل اس عہدہ کے یا کارکردہ ہیں، اون کو قابو ہوگا پیش کرنے کو اپنے تئیں واسطے امتحان کے آگے صاحبان جج اضلاع کے اور حاصل کرنے اس عہدۂ جلیلہ کے۔

کیونکہ اگر یہ قانون جاری نہ ہوتا تو ان بے چاروں کی علمیت اور جوہر ذاتی کو کون جانتا اور درصورت نہ جاننے ان کی قابلیت اور دیکھنے ظاہری حال تباہ اِن کے کے، کوئی یقیناً ان کے حال کا پرساں نہ ہوتا۔ لوگ بہت ممنون ہوں اور بہت مناسب ہو اگر سرکار واسطے اور علاقوں کے بھی جو کہ پچیس [۲۵] تیس [۳۰] روپے سے زیادہ مشاہر کے ہیں، ایسا ہی قانون جاری کرے۔ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اکثر لوگ جو کہ مطلقاً لیاقت اور قابلیت نہیں

رکھتے، سمی سفارش یا اور کسی طرح سے نوکر ہو جاتے ہیں۔

انگلستان

واضح ہوتا ہے کہ دسویں تاریخ جون کو ملکۂ انگلستان اور شاہزادۂ ایلبرٹ واسطے ہواخوری کے جاتے تھے، ایک لڑکے مسمی اوکس فرڈ نے دو پستولیں اون کے اوپر فیر کیں، لیکن دونوں نے خطا کی اور ایک نے بھی اون کے اوپر کچھ آسیب نہ پونہچایا۔ لوگوں نے لڑکے کو اوسی وقت گرفتار کر لیا۔ مگر ملکۂ محتشمہ اور شاہزادۂ ممدوح نے از بس دلاوری اور شجاعتِ باطن کے ذرہ بھی خوف و خطر کو اپنے دل میں راہ نہ دی اور بکمال بے پروائی سے چلے گئے، مگر تحقیق نہیں ہوا کہ آیا وہ لڑکا بباعث ترغیب اور ورغلانے کسی جماعت اور گروہ کے مصدر ایسی حرکتِ نامعقول اور جرم سنگین کا ہوا، یا واسطے شہرت اپنے نام کے۔

اجمیر

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ بباعث قحط غلہ کے لوگ وہاں کے تباہ ہو رہے ہیں۔ گیہوں بہت مشکل سے فی روپیہ نوسیر ہاتھ آتا ہے۔ غریب غربا ارادہ چھوڑ دینے شہر کا رکھتے ہیں۔ کچھ عجب نہیں جو سرکار کچھ تدارک زندگانی غریبوں کا کرے۔

سرسہ

چند روز ہوئے کہ نزدیک مقام مذکور کے ایک وارداتِ عجیب واقع ہوئی، یعنی دو بنیے معہ چار پانچ اونٹوں اسباب کے طرف سرسہ کے آتے تھے، جبکہ تھوڑے سے فاصلے پر شہر سے رہے تو اون کو دو آدمی بیچ ہیئت مسافروں کے ملے اور ان کے رفیق طریق ہوئے۔ بنیے بیچارے بے خبر اون کی سیہ درونی اور ارادۂ فاسد سے، اون کے ساتھ خندقِ شہر تک پونہچے۔ اون سیہ دروں نے کچھ شیرینی زہر آلودہ بنیوں کو کھلا دی۔ بنیوں میں سے ایک تو مر گیا اور دوسرا سسکتا رہا۔ اور چور تمام اسباب اور اونٹ لے کر روانہ ہوئے۔ اب تک کچھ سراغ اُن بدذاتوں کا نہیں لگا ہے، اگرچہ بہت کوشش ہو رہی ہے۔

بارش

اخباروں سے واضح ہے کہ اضلاعِ شرقیہ ہندوستان میں بارش بارانِ رحمتِ الٰہی بہت کثرت سے نازل ہوئی، چنانچہ کلکتہ میں بباعث گرنے اکثر مکانات کے بہت نقصان ہوا ہے۔ ہفتہ آخری ماہ اگست میں تنگ کوچوں میں شہر مذکور کے اس قدر پانی عمیق بہتا تھا کہ لوگ نہیں گزر سکتے تھے اور آمد و رفت بند تھی۔

ایران

شاہِ جم جاہ والیِ ایران نے چار مہینے شہر اصفہان میں قیام کیا اور اس عرصہ میں قریب دو سو آدمیوں کے

تھیں جو کہ مجرم اور گنہگار تھے، سزا کو پہنچایا۔ اور تین ہزار سلاح خانہ لوٹ لیے اور سرداران شہر سے بہت ساز رلیا۔ ایلچی جو کہ فرماں روایانِ مملکت، روس فرانس اور ترکستان کی طرف سے گئے تھے، اون کی بہت عزت اور حرمت کی۔

بنبئی

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کپتان بردن صاحب کے سپاہی رجمنٹ پانچویں کے معہ ایک ضرب توپ کے جو کہ بسرکردگی لفٹنٹ ارسگن صاحب کے تھی، چلے جاتے تھے۔ نزدیک مقام کاہن کے، قوم کوہی کے ہاتھ سے مارے گئے۔ کہتے ہیں کہ کپتان مذکور بعد زخمی ہونے کے دستگیر ہوئے، لیکن دوسرے صاحب کا حال ابھی کچھ نہیں معلوم ہوا۔ اون پر کیا گزری۔

دوست محمد خاں

واضح ہوتا ہے کہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ خان مذکور آخر کار دق ہو کر اور کسی دوست اور یگانہ کو اپنے پاس نہ دیکھ کے، بعہد و پیمان متابعت کرے گا۔ ڈاکٹر لارڈ صاحب معہ تین لاکھ روپیہ کے طرف خلم کے واسطے درستی جواب وسوال کے گئے ہیں۔ آپس میں شک نہیں کہ خان موصوف کا متابعت اختیار کر لینا یا چلا جانا اوس کا ممالک افغانستان سے، مثمر ہوگا بیٹھ جانے فتنہ کا اور امنیت ملک کا۔

قندھار اور کوئٹہ اور اور ضلعوں میں گرد و نواح کے امن وامان ہے اور محراب خاں کے بیٹے نے جو بیچ تسخیر قلات کے تردد کیا ہے تو اس میں شک نہیں کہ اوس نے صرف واسطے اپنے گذارہ قوت کے کیا ہے، کیونکہ گورنمنٹ سے اوس کے واسطے کچھ تجویز معاش کی نہ ہوئی تھی، لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ قلات اوس کے قبضہ میں نہ رہے گی، کیونکہ میجر کلیرن صاحب رجمنٹ اول گرینڈیرز کے نے چھ سو پچاس سپاہیوں اور دو ضرب توپ سے اوس طرف کوچ کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ دغا اور بدذاتی میں مردمان قلعہ کی کچھ شک نہیں۔ اگرچہ لوڈی صاحب نے اون کو مارا اور تیس آدمی بھی صاحب موصوف کے مارے گئے، پھر بھی مردمانِ قلعہ نے اون کے داخل ہونے میں بیچ قلعہ کے بہت کوشش کی۔ سپاہ شاہ نواز خاں نے دروازہ کھول کے اپنے ہم وطنوں کو اندر قلعہ کے بلالیا۔ کہتے ہیں کہ کپتان لوڈی صاحب سے اب تک مزاحمت نہیں کی ہے، مگر اون پہ بہت پہرہ تعین ہیں اور اغلب ہے کہ وہ لوگ کچھ آسیب صاحب موصوف کو نہ پونہچاویں گے۔ سوال وجواب معاملہ درپیش ہے۔

گڈھجاہ

وہاں کی چٹھیات سے واضح ہے کہ ۱۹ تاریخ اگست کو ایک گروہ تین سو سپاہیوں رجمنٹ ۴۸ کا اور سو سپاہیوں رجمنٹ انگریزی کے نے معہ ایک ضرب توپ کے نیچے حکم کرنیل ویلر صاحب کے ایک قلعہ پر کوچ

کیا۔ فاصلہ درمیان کمپو اور قلعہ کے قریب تین میل کے تھا۔ پیشتر ان کے جانے کے، ایک کمپنی رجمٹ ۸۴ گرینیڈیر کے نے بسرکردگی لفٹنٹ پیرٹسن صاحب کے قلعہ کو لے لیا تھا۔ اور ان صاحب نے اور انسائن کپتین صاحب نے دروازہ کو توڑ ڈالا تھا۔ بعد ازاں ایک اور قلعہ پر سے کہ قریب تر تھا، بندوقیں سر ہونے لگیں۔ غرض کہ سپاہِ ظفر پناہِ انگریزی نے اوس قلعہ پر بھی توپ لگا کے اوسے بھی سر کیا۔ حریفوں نے بعد ازاں ایک اور قلعہ میں اور پھر ایک اور قلعہ میں پناہ لے کر مقابلہ کیا، اس میں وہ سپاہی انگریزی اور ہندوستانی مذکورۂ بالا بھی آن پہنچے اور دشمنوں کو مار ہٹایا۔ کہتے ہیں کہ دشمنوں میں سے بہت آدمی مارے گئے اور سپاہِ انگریزی میں سے ایک گورہ اور ایک سپاہی ہندوستانی مارا گیا اور ایک افسر اور آٹھ گورہ اور اسی قدر سپاہی ہندوستانی زخمی ہوئے۔ کہتے ہیں کہ اس ہنگامہ میں سپاہِ انگریزی نے بہت دلیری اور شجاعت ظاہر کی، مگر سب قلعہ فتح کر لیے۔

لاہور

ڈلاروش صاحب نے عرض کی کہ حسب الحکم حضور کے چار چار سو قدم پر خط کھینچ کے میدان باہر شہر کے صاف کیا جاتا ہے اور جو مکان اس میں آجاتا ہے وہ مسمار کیا جاتا ہے، چنانچہ اس سبب اکثر آدمی مستعد ہنگامہ و فساد ہوتے ہیں، امیدوار ہوں کہ احکام جاری ہوں کہ کوئی فدوی سے مصدرِ فساد نہ ہووے۔ پروانہ بنام دھونکل سنگھ کے جاری ہوا کہ ایک کمپنی تلنگہ کی واسطے صفائی میدان کے ہمراہ ڈلاروش صاحب کے کریں۔ اور پانچ ہزار روپیہ نقد بھی واسطے خرچ صفائی میدان کے صاحب موصوف کو عطا کیا۔ وزیر سنگھ معتمد بابا بشن سنگھ بیدی کے نے عرض کی کہ شیخ غلام محی الدین ناظم دوآبہ پانسو سوار واسطے انتظام منڈی کے میرے موکل سے طلب کرتے ہیں، امیدوار ہوں کہ پروانہ عدم مزاحمت کا نسبت بنام شیخ موصوف کے صادر ہو۔ چنانچہ بصلاحِ بھائی رام سنگھ کے پروانۂ عدم مزاحمت کا نسبت بیدیِ مذکور کے، بنام شیخ مذکور کے روانہ کیا۔

خلیفہ نورالدین انصاری نے عرض کی کہ اکثر مکانات ہندو اور مسلمان فقیروں کے بباعث صفائی میدان بیرون شہر کے مسمار ہو گئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ قیمت مکانات منہدمہ کی تشخیص کر کے دلوا دو۔

عرضی کارداران راول پنڈی کی اس مضمون کی ملاحظہ ہوئی کہ چور ملک یوسف زئی کے اکثر مال اور مویشی رعایا کے لوٹ لے جاتے ہیں، رعایا بہت تنگ ہے۔ پروانہ بنام تھانہ داروں کے بایں مضمون روانہ کیے کہ جلد چوروں اور قزاقوں کو گرفتار کر کے ارسالِ حضور کرو۔

راجہ ہیرا سنگھ نے عرض کی کہ مہتابی اور باروت واسطے توپ خانہ فدوی کے مرحمت ہووے۔ پروانہ بنام خلیفہ نورالدین کے صادر ہوا کہ چار سو مہتابی اور چودہ من باروت افسرانِ توپ خانہ راجہ ہیرا سنگھ کو دیں۔

پروانہ بنام کرنیل امر سنگھ مان کے اس مضمون کا جاری ہوا کہ تم مع دو پلٹن اور توپ خانہ اسپی کے طرف سرن امرت سر جی کے روانہ ہو۔

آگرہ

یکم ستمبر کو حسب معمول لفٹنٹ گورنر بہادر نے دربار میں اجلاس فرمایا، وکلا راجۂ بھرت پور اور رانائے دھولپور وغیرہ رئیسوں کے اور روسائے شہر مثل قاضی محمد باقر علی خاں اور راجہ بلوان سنگھ اور راجہ پتمبر سنگھ رئیس آوا کے باریاب ملازمت ہوئے اور حسب معمول ساتھ مراتب اور مدارج توجہات گورنر صاحب کے کامیاب ہو کر رخصت ہوے۔

مقدمہ تحقیقات جاگیر راجۂ بہدادر کا جو کہ محکمہ گورنری میں دائر تھا، ارباب گورنمنٹ اوس کے تدارک اور تحقیقات میں متوجہ تھے، آخر دریافت کیا کہ ریاست بہدادر قدیم الایام سے ہے اور راجگان بہدادر پر ہمیشہ سلاطین ہند نوازش فرماتے رہے ہیں اور قدر و منزلت بھی ان کی بہت ہوتی رہی ہے، سو بنظر حقوق اور عالی خاندانی راجۂ ممدوح کے پیش گاہ اہالیان گورنمنٹ سے حکم بحالی کا صادر ہوا۔

لکھنؤ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اب کے سال آب گومتی ایسا طغیانی پر آیا کہ پانی پل پر سے گذر گیا اور زور سے سیلاب کے ہزاروں عمارتیں پختہ اور خام جڑ سے گر پڑیں اور سینکڑوں آدمی مرد و زن، پیر و جواں چھتوں کے نیچے دب کر مر گئے۔ کہتے ہیں کہ طغیانی پانی کی اس شدت سے تھی کہ دونو کناروں قدیم سے سو سو گز تک اوپر پانی چلا گیا تھا اور اس قدر عرض زمین میں جتنی املاک اور عمارت تھی سب مسمار ہو گئیں اور ساکنین وہیں دب رہے مُسن آدمی وہاں کے کہتے ہیں کہ ہم نے ایسی طغیانی کبھی نہیں دیکھی تھی۔

سنا جاتا ہے کہ نواب احمد علی خاں وزیر معزول ارادہ زیارت کربلائے معلا کا رکھتے ہیں اور بیچ تہیہ سامان سفر کے مصروف ہیں۔ کہتے ہیں کہ بعد ایام برشکال کے از راہ بمبئی اوس طرف روانہ ہوں گے۔

جبل پور

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں بارش باراں بہت کثرت اور شدت سے ہوئی، پندرہ یا سولہ روز تلک متواتر مینہ برستا رہا۔ اس عرصہ میں ایک گھنٹہ بھی نہ تھما۔ وہاں کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ سنہ ۱۸۲۱ء سے آج تک کبھی ایسا مینہ نہ ہوا تھا۔ اکثر مکانات چھاونی کے مسمار ہو گئے۔

مقام مذکور میں ایک سپاہی نے اپنی جورو کو ایک وحشیانہ طور سے قتل کیا۔ یعنی پہلے تو اوسے خنجر سے مار ڈالا اور بعد ازاں تمام اعضاء اور چہرہ کو اوس کے مجروح کیا۔ دیکھنے والے مقتولہ کے بہت افسوس کرتے تھے۔

مصر

والیِ مصر بایں شرط متابعت سلطانِ ترکستان کی قبول کرتا ہے کہ سلطان اون شرایط وعہد وپیمان کو منظور کریں جوکہ پیش از یںبیچ بچاؤ سلاطین یورپ کے ہوئی تھیں۔ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ اس صورت میں بیڑہ جہازوں ترکستان کا اوٹا پھر جاوے گا اور والیِ مصر پچاس ہزار سپاہیوں کو مرضی پر سلطان کے رکھیں گے۔

ازروے ایک اور اخبار کے حال معاملہ محمد علی پاشا اور سلطان ترکستان کا اس طرح واضح ہوتا ہے کہ تمام دشمن والیِ مصر کے جوکہ دربار سلطان میں تھے، معہ داؤد پاشا حاکمِ انگورہ کے سب موقوف ہو گئے، اور جلاوطن کیے گئے اور والیِ مصر نے ساتھ سونپ دینے بیڑہ جہازوں اور ادا کرنے زرخراج کے سلطان سے صلح کرلی اور اس طرح درستی اور مضبوطی رہنے سلطنتِ مصر کی واسطے اپنے خاندان کے کروالی۔

کابل

اوس طرف کے اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ اوس طرف بہت بے انتظامی ہے۔ ایک سارجنٹ رجمنٹ انگریزی مقام کجاہ میں نزدیک کمپو کے مارا گیا اور وہاں کے باشندے اکیلے دوکیلے آنے جانے والے کی گھات میں رہتے ہیں ـــــــ بیٹا محراب خاں کا اب تک قلات میں بے خلل بیٹھا ہے اور بذریعہ لفٹننٹ لوڈی صاحب کے درستی معاملہ میں مصروف ہے اور چاہتا ہے کہ قلات اوسی کے قبضہ میں رہے اور حضرت شجاع الملک سے دوستی اور صلح ہوجاوے، لیکن یہ امر ناممکن معلوم ہوتا ہے، اگرچہ اس میں لفٹننٹِ موصوف کے واسطے مضرت ہے۔ کہتے ہیں کہ لفٹننٹِ موصوف اب تک محراب خانِ متوفی کی بی بی کی مدد سے بچے ہوئے ہیں۔

تونز

سید ہاشم والیِ تونز جوکہ اب تک ہوائے نخوت وبغاوت اپنے سر میں رکھتا تھا، اوس نے اب ساتھ رہبری عقل اور سمجھانے لوگوں کے راہِ راست متابعت حضرت شاہ شجاع الملک کی اختیار کی، اور ایک کے تئیں اپنے بیٹوں میں سے بطریق اول بھیج دیا۔

فیروزپور

واضح ہو کہ کشتی دخانی جس کا ذکر پیشتر بھی درج اخبار ہوا ہے، اب تک منتظر مسٹر روس بل صاحب بہادر کی ہے۔ بروقت پہنچنے صاحبِ موصوف کے، معہ تین لاکھ روپیہ کے شکارپور کو روانہ ہوگی۔ کہتے ہیں کہ کئی لاکھ روپیہ اور بھی اوس طرف بھیجا جاوے گا ــــ واضح ہو کہ واسطے سواری فوج اور باربرداری غلہ کے تمام کشتیاں دریائے ستلج کی نوکر ہوئی ہیں۔

کپتان سمت صاحب بعد درستی اور مرمت مکاناتِ چھاونی اور تیاری میگزین کے جوکہ بباعث

آتش زدگی کے خراب ہو گئے تھے، چلے گئے۔

بارش اس طرف بہت کم ہوئی ہے لوگ مینہ کی شکایت رکھتے ہیں۔

عربستان

واضح ہوتا ہے کہ بیچ آخر ماہ مئی کے فوج ترکان مصر کی نواحِ مخا میں دایرہ گزیں ہوئی ہے اور چالیس کشتیاں بڑی اور چند جہاز جنگی ساحلِ بحر مخا مین لنگر انداز ہیں۔ اربابِ مخا کے تئیں دہشت نے ترکانِ مصر کی دل میں اثر کیا ہے، چنانچہ اکثر دہقانوں اور سوداگروں نے بہ نظر حفاظت جان اور مال اپنے کے، راہ کوہستان کی لی ہے۔ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ مصر ارادہ تسخیرِ مخا کا رکھتے ہیں اور مقامِ جدہ میں بھی بیس ہزار فوج شاہِ مصر کی مقیم ہے اور مصر اور شام کی طرف سے علی التواتر سپاہ عربستان میں چلی آتی ہے اور یمن میں جمع ہوتی جاتی ہے۔

آسام

سنا جاتا ہے کہ ایک رئیس سردارانِ آسام میں سے بیچ جمع کرنے سپاہ اور درستی آلات حرب و پیکار کے بہت سرگرم ہے، چنانچہ بہت سا لشکر اور سامان جمع کیا ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ ساتھ راجۂ آوا کے ارادہ لڑنے کا رکھتا ہے اور اکثر یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ تمام سر و سامان واسطے کمک راجۂ آوا کے ہے، دشمنانِ والیِ برہما سے لڑے گا۔ کہتے ہیں کہ بیشتر اسی سردار نے نواحِ آسام میں فتنہ انگیزی کی تھی اور گورنمنٹ نے تدارک اوس کا کیا تھا۔

روم

دریافت ہوتا ہے کہ قیصرِ روم نے عاکف پاشا کے تئیں جو کہ ایک امرائے عظیم الشان میں سے تھا، ساتھ فرمانروائی دیار مکو منڈیا کے مقرر کیا تھا، تاکہ بیچ رفاہیت احوالِ رعایا کے مشغول ہووے اور مظلوموں کی دادرسی میں مصروف رہے۔ ناظمِ مذکور نے بجائے دادرسی، رعایا پر ظلم کرنا شروع کیا۔ مظلوموں نے بیچ حضور قیصرِ روم کے فریاد کی اور وزیر اعظم نے بھی کچھ اوس کی بدخلقی کا حال بیان کیا۔ بادشاہ خفا ہوئے اور اوسے موقوف کر کے ایک اور کو بجائے اوس کے مقرر کیا اور حکم دیا کہ اگر ستم رسیدہ واسطے استغاثہ کے آوے، تو کوئی پاسبان اوس سے مزاحمت نہ کرے۔

کہتے ہیں کہ سلطان عبد المجید خاں جو کہ اب تختِ سلطنت پر بیٹھا ہے، دادگستری اور رعیت پروری میں اپنے باپ سے سبقت لے گیا ہے اگرچہ عمر میں خورد سال ہے، لیکن بیچ عقل اور سربراہی امورِ سلطنت کے پیرانِ سال خوردہ سے فایق تر ہے۔

چین

تمام سپاہ انگریزی جو کہ بنگالہ سے اور جزیزہ دن سے چین کو گئی تھی، سنگاپور میں داخل ہوئی۔ اغلب ہے کہ عنقریب لڑائی شروع ہو جاوے گی۔ فغفور چین نے بہت سی سپاہ قرب وجوار کنٹون میں تعین کی ہے اور سردارانِ فوج کو فرمان متضمن شرایطِ مفصلہ ذیل کے بھیجے ہیں: شرطِ اول، جو کہ میدانِ جنگ سے بھاگ جاوے گا، بالضرور قتل کیا جاوے گا اور جو کہ کار مردانہ کرے گا مراتب ومنصب پاوے گا۔ شرط دوسری، جو کہ لڑائی میں مارا جاوے گا، اوس کے اہل وعیال کی پرورش کی جاوے گی۔ شرط تیسری، تمام سپاہی اور سردار اپنے سلاحوں کو درست رکھیں۔ شرط چوتھی، جو سپاہی یا عہدہ دار زخمی ہو جاوے، فی الفور اوسے دار الشفا میں لے جا کر معالجہ کریں اور اگر کوئی دشمن کے ہاتھ پڑ جاوے تو حتی الوسع اوسے چھڑا دیں۔ پانچویں شرط، وقت شکست دشمن کے، متوجہ غارت نہ ہوویں اور تعاقب کریں۔ شرط چھٹی، مردانِ طلایہ ہر وقت خبردار رہیں۔ شرط ساتویں پایمالی زراعت کی نہ کریں۔ آٹھویں شرط، سپاہیان پہرہ رات کے وقت بیگانہ آدمی کو اپنے لشکر میں آنے نہ دیں۔

حضور والا

عرضی مرزا ولیعہد بہادر کی اس مضمون کی قطب صاحب سے آئی کہ خادموں نے یہاں کے تیاری تالاب کی کروائی ہے اور تالاب میں سے سوتھیں پانی کی بطور چشمہ کے نکلی ہیں، سو یہ لوگ امیدوار ہیں کہ حضور سے کچھ خرچ عنایت ہو۔ بعد ملاحظہ کے مرزا شاہرخ بہادر کو ارشاد کیا کہ خادمانِ مذکورین کو ایک دو ہزار روپیہ دینے چاہیے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ١٨٧ ٢٠ ستمبر سنہ ١٨٤٠ء یوم یکشنبہ جلد ٣

احکام

مسٹر جی. بلنٹ صاحب قائم مقام مجسٹریٹ اور کلکٹر مراد آباد کے نے بذریعہ سارٹی فکٹ ڈاکٹر کے رخصت چار مہینے کی لی اور مسٹر ڈبلیو. ونیبرڈ صاحب قائم مقام جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر بطور قائم مقام مجسٹریٹ اور کلکٹر مراد آباد کے ہوئے۔ تا انقضائے ایام رخصت، مسٹر بلنٹ صاحب کے، یا تا صدور حکم ثانی کے، مسٹر ایچ جی. بشپی صاحب اسسٹنٹ کمشنر اضلاع بنارس کے ہوئے۔

مسٹر آر. سی گلن صاحب جج میرٹھ کے نے واسطے کسی کار خانگی اپنے کے رخصت لی، دسویں تاریخ نومبر سے بیسویں جنوری تک۔

مسٹر جس مرسر صدر الصدور فرخ آباد اور مفتی غلام محمد خاں بہادر صدر امین اعلیٰ بندیل کھنڈ اور محمد حسین خاں صدر امین اعلیٰ سہارنپور نے رخصت لی۔

تتمہ خط در باب طبابت

میں نے ایک مریض کا حال دیکھا کہ کوئی شخص دیکھنے والا اوس کو نہ کہتا تھا کہ یہ شخص جیتا رہے گا اور ڈاکٹر نے اوس کا علاج کیا، فوراً اچھا ہوگیا. مفصل حال اوس کا یہ ہے کہ ایک غریب مفلس سا آدمی اچھا صحیح سالم بازار میں دیکھا کہ دفعتہً قریب ہلاکت کے ہوگیا، یکایک مُنہ سے کف جاری ہونے لگے، توقع اوس کی زندگی کی کسی کو نہ تھی، مردہ میں اور اس میں کوئی فرق نہ تھا، اور پھر تحقیق ہوا کہ کوئی مرض مثلِ صرع وغیرہ پہلے سے بھی اوسے نہ تھا، تھانے دار نے فوراً اوس کو ڈاکٹر صاحب پاس جو اسپتال سرکاری میں علاج کرتے ہیں، پونہچایا. ڈاکٹر صاحب نے فوراً اوس کی فصد کی، بمجرد فصد کے اوس نے آنکھیں کھول دیں اور بات چیت کرنے لگا. پھر اور دوا بمقتضائے مصلحتِ وقت جو مناسب جانی، ڈاکٹر صاحب نے اوسے دی، غرض وہ مریض اچھا ہوگیا، اب موجود ہے۔

الحاصل کہ ہر چند زندگی اور موت خدا کے اختیار ہے لیکن اگر اس مریض کی اجل پونہچی ہوتی تو کسی ہندوستانی

طبیب صاحب کے ہاتھ پڑتا، وہ پنڈول سونگھاتے، نخلخلہ بنواتے، کیوڑہ گلاب پلاتے، اور جو قرابادین و شفامیں واسطے ظاہر ہونے ایسی علامتوں کے لکھا ہوتا، عمل میں لاتے۔ ایک گھڑی بھر میں مریض کو عقوباتِ دنیاوی سے چھڑا دیتے بچہ ہاے شیر خوار کا حال روزمرہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب دانت نکلتے ہیں تو کیا کیا صعوبات اٹھاتے ہیں اور بیشتر اس عارضہ سے جاں بر نہیں ہوتے، حکیم صاحب کے پاس جاؤ تو یا زیرہ سفید بتلادیں، یا زہر مہرہ، یا اجازت دیں تو یہ کہ ابھی بچہ ہے اس نے مزاج نہیں بگڑا، اس کا حال اور علاج عوراتِ کہنہ سال اور پیرانِ سال خوردہ خوب جانتے ہیں، غرض اسی حیص بیص میں صدہا اطفال ضائع ہوتے ہیں۔ کوئی پوچھے کہ صاحب، اگر بچوں کے مرض کا حال آپ نہیں جانتے تو پھر آپ کس مرض کی دوا ہیں۔ اطفال انگریزی صدہا دیکھے اور اس مرض سے شاید کوئی مرتا ہوگا، نہیں تو اس عارضہ سے کسی بچہ کو مرتے نہیں سنا۔ ڈاکٹرانِ انگریزی نے جہاں دیکھا کہ لڑکے کو عارضہ دانتوں کا ہے، فوراً اوس کے مسوڑے نشتر سے چھیڑ دیئے۔ جہاں اوس کا مداوا کیا، پھر اس عارضہ کا کبھی اثر نہ پایا گیا۔ علیٰ ہذا القیاس چیچک کا حال بھی یہی ہے۔

یہاں کے لوگوں کا عجب حال ہے معالجہ ڈاکٹروں انگریزی سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے گائے اور بکری قصائی سے اور یہ صرف اثر ہے ان کی جہالت کا معلوماتِ فوائد معالجۂ انگریزی سے۔

میں اپنے اوپر گذری ہوئی کہتا ہوں کہ مجھے آثار تپ کے معلوم ہوئے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو خبر کی، ہنوز جلاب نہیں آیا تھا کہ مجھے تپ نے بہت تنگ کیا بہرکیف میں نے گولی جلاب کی کھائی اور بعد پینے بدرقہ معمولی اوس کے دست آئے تب کچھ رفع ہوئی لیکن نقاہت بشدت عارض ہوئی اور بسبب اس کثرتِ نقاہت وضعف کا ایک اور بھی تھا جو مجھے سابق سے عارض تھا اور اسی سبب تپ نے بالکلیہ مفارقت نہ کی اور پھر دوسرے دن پھر تپ ہوئی، میرے اقربا اور دوست آشنا خصوص بعضے طبیب ہندوستانی جو بہت مہربانی کرتے ہیں جمع ہوئے، مجھے بہت ملامت کی اور باعث ہوئے ترک معالجۂ انگریزی کے اور اون کے زعم میں یقین تھا کہ اگر ترک معالجۂ انگریزی نہ ہوگا تو تپ رفع نہ ہوگی ہرچند وہ عارضہ ملامت اور کثرتِ رائے ایک گروہ کثیر کی صد مرتبہ زائد اس تپ اور بخار کے عارضہ سے تھی لیکن میں نے ایک کی نہ سُنی جو ڈاکٹر صاحب نے دوا کہی سو کھائی پھر ڈاکٹر صاحب نے بہت خوشی سے دوا دی اور قطعی کہہ دیا کہ اب تپ نہیں آنے کی چنانچہ یہی ہوا کہ پھر تپ نہ آئی۔ میں یقین کرتا ہوں اگر طبیب ہندوستانی کا علاج ہوتا تو آٹھ دن تو منضجوں میں گھلتے پھر مسہل ہوتا فلوس کا کم سے کم پندرہ دن طرف مسہل میں گذرتے بعد اس کے پرہیز اور احتیاط میں بھی علیٰ ہذا القیاس غرض چالیس دن سے کم تو ان باتوں میں نہ گذرتے اور جو بیچ میں کچھ نکس ہوجاتا تو پھر خدا حافظ، حکیم صاحب دوسرا مسہل تجویز کرتے، معجونیں بنواتے پھر اتنی ہی مدت چاہتے۔ میں ڈاکٹر صاحب کا شکر کرتا ہوں کہ جس دوا کے دیتے ہی انھوں نے کہا کہ اب تپ نہیں آنے کی،

جب سے مجھے تپ نہیں آئی، میں اچھا ہو گیا۔

بارش

اس ہفتہ میں بھی ایک روز شام کے وقت مینہ بہت روز شور سے برس گیا، کہتے ہیں کہ اب کچھ پروا ے بارش زمیندار کو نہیں ہے، برسے تو بہتر نہ برسے تو بہتر۔

کابل

صاحب اخبار آگرہ از روے چٹھی کابل کے لکھتے ہیں کہ اہل روس پھر ارادہ خیوہ کا رکھتے ہیں اور از راہ لنگرگاہ بحر کیسپین اور ایک صحرا کے کہ فاصلہ سترہ سو میل کا ہے، آویں گے۔ میجر ٹاڈ صاحب سرانجام خواہش گورنمنٹ میں مقصر ہے، گورنمنٹ بہت متردد اور فکر مند تھی کہ اہل ہرات غوریاں پر حملہ کریں جو کہ قریب ہرات کے واقع ہے اور ایران سے تعلق رکھتا ہے۔ یار محمد نے صاحب موصوف سے بہت سا روپیہ لیا اور آخر کچھ کام اوس سے بن نہ آیا۔ قلات تو سرکشوں کے قبضہ میں آگیا اور اغلب ہے کہ کوئٹہ بھی عنقریب اون کے ہاتھ آجاوے گا۔ قوم بلوچ سب مستعد فساد ہے دو کمپنیاں مقام سکھر سے واہ کو گئی تھیں سو اون کے پہنچنے میں بھی شک ہے۔

کلکتہ

وہاں کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ کونسل چیمبر میں پہنچنا سپاہ کا واسطے امداد و کمک فوج کے افغانستان میں تجویز کیا گیا تھا لیکن گورنر جنرل بہادر نے نامنظور کیا باین سبب کہ صاحب ممدوح کا ارادہ ہے کہ اس موسم میں کچھ سپاہ طرف ہندوکوش کے بھیجیں اور تسخیر ہرات منظور نظر ہے کیونکہ اوس طرف سے بہت وقت عاید حال ہے۔

نیپال

از روے ایک اخبار صحیح کے واضح ہوتا ہے کہ والی نیپال نے سوالات اور شرطیں پیش کی ہوئیں گورنمنٹ کی منظور کر لیں لیکن کچھ سپاہ مشتمل بارہ رجمنٹوں پیادگان ہندوستانی اور دو کمپنیوں توپخانہ کے محاذی نیپال کے رکھی جاوے گی یہ سب سپاہ آخر ماہ نومبر تک منظفرپور اور ترہت میں جمع ہوں گی۔ کہتے ہیں کہ باعث اجتماع سپاہ کا یہ ہے کہ نیپالیوں سے بخوبی درستی عہد و پیمان کر لیں۔

لاہور

پروہتان سرکاری نے حاضر ہو کے عرض کی کہ ناظم دوآبہ نے دیہات جاگیر فدویوں کو ضبط کر لیا ہے حکم ہوا کہ پروانہ معافی کا لکھا جاوے، سردار سلطان محمد خاں نے عرض کی کہ فدوی کو کیا ارشاد ہوتا ہے، فرمایا کہ ہمراہ دیرہ حضور کے حاضر رہو۔ سردار اجیت سنگھ سندان والہ نے عرض کی کہ دیوان کرپارام بامید پرورش ہردوار سے کاشی جی میں آیا ہے، اوس کے واسطے کیا تجویز ہوتا ہے، ارشاد ہوا کہ امرت سر میں پہنچ کے کچھ تجویز کی جاوے گی۔

عرضی جرنیل دستور اصاحب کی اس مضمون کی ملاحظہ ہوئی کہ بھاگ سنگھ بھتیجا راجۂ منڈی کا بارہ ہزار آدمی جمع کر کے گرد نواح میں کملا گڈھ کے بہ ارادۂ جنگ پڑا ہوا ہے اور بالفعل فدوی بباعث بارش باراں کے جا نہیں سکتا، بروقت موقوفی بارش کے بصلاحِ شیخ غلام محی الدین اور سردار ارجن سنگھ انگھرٹکلیہ کے عزم اوس طرف کا کیا جاوے گا اور رائے عالی پر روشن ہے کہ قلعہ کملا گڈھ بہت تلب جگہ ہے، اگر گولہ کا بھی یکایک اوس پر نا ممکن ہے، پروانہ درجواب صادر ہوا کہ تم خود عاقل اور خیر خواہِ سرکار ہو جس طرح سمجھ میں آوے اور مناسب جانو عمل میں لاؤ۔

عرضی لالہ دیوی دیال دیوان ساون مل کے بھتیجے کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی معہ کاشی رام کے کوٹ کمالیہ میں پونہچا ہے، عنقریب ملتان میں پونہچ کر اور دیوان ساون مل سے ملاقات حاصل کر کے اور مراتبات محولہ سمجھا کے بہ اتفاق دیوان موصوف کے حضور میں حاضر ہوں گا۔

پٹیالہ

واضح ہوتا ہے کہ سردار بیر سنگھ جو کہ مصاحبوں اور ندیموں میں سے فرمانروائے پٹیالہ کے بہت معزز اور ممتاز تھا، چوتھی تاریخ کو اس مہینے کی مرگیا، کہتے ہیں کہ راجۂ ممدوح نے ایسے مصاحبِ دانشور کے مرجانے سے بہت رنج و الم کیا۔ بقالانِ شہر نے بھی وقوع اس حادثہ سے دوکانیں تختہ بند کیں اور رعایا نے بھی بہت افسوس کیا۔

لدھیانہ

چند روز سے طبیعت حضرت شاہ زمان کی ساتھ عارضہ تپ اور دردِ جگر کے مبتلا تھی لیکن اب معالجۂ ڈاکٹران انگریزی سے بہت افاقت ہے۔

جرنیل معتبر سنگھ تھپالیہ پانچویں تاریخ ماہِ حال کو پنجاب سے واردِ لدھیانہ ہوئے اور چھٹی تاریخ فقیر عزیز الدین انصاری نے بھی معہ رائے گوبندجس وکیل سرکارِ لاہور متعینہ لدھیانہ کے گذر دریائے بہلور سے عبور کیا، رائے مذکور تو داخل لدھیانہ ہوا لیکن فقیرِ موصوف تا تشریف آوری صاحبِ جلیل القدر جارج رسل کلارک صاحب بہادر کے کنارہ دریا پر متوقف ہیں۔

خیوہ

واضح ہو کہ ملازم خانِ خیوہ کے اکثر ملکِ روس پر تاخت کر کے مال اسباب لوٹتے تھے اور آدمیوں کو گرفتار کر لا کے بطور غلاموں کے اپنے پاس رکھتے تھے۔ اب جو مسٹر شکسپیر صاحب وہاں گئے تو خانِ خیوہ نے اون کی بہت تعظیم و تواضع کی، ایک روز صاحب موصوف نے خانِ خیوہ سے کہا کہ لوگوں کو اور ملکوں سے پکڑ لانا اور اُن کے تئیں بطور غلاموں کے رکھنا قانونِ عدالت و انصاف سے بعید ہے خانِ خیوہ نے بفور استماع اس بات کے تمام غلاموں اور

لونڈیوں کو آزاد کر کے سپردِ صاحبِ موصوف کے کر دیا اور خبر ہے کہ صاحب موصوف اون کو واسطے آباد کرنے کے طرف شہر اورنِ برگ کے لے گئے ہیں اب خان خیوہ نے اپنی رعایا کو حکم ناطق دیا ہے کہ کوئی شخص باشندگانِ اس ملک سے غلام اور لونڈیاں نہ خریدے۔ کہتے ہیں کہ اگر یہی حال رہا تو چند مدت میں خرید و فروخت آدمیوں کی وہاں سے یک قلم موقوف ہو جاوے گی اور لوگ نام صاحب موصوف کو بہ نیکی یاد کریں گے کیونکہ وہ باعث اس باب کے ہیں۔

جگناتھ پوری

واضح ہو کہ مقام مذکورہ میں ہر سال اساڑھ کے مہینے میں پوجاری لوگ وہاں کے رتھ سری جگناتھ جیو کا بہت تجمل اور تزکِ شان سے ایک مقامِ مقررہ پرلے جاتے ہیں اور اوس کو رتھ جاترا کہتے ہیں ہزارہا آدمی ممالکِ دور و دراز سے واسطے درشن جگناتھ جی کے اوس روز جمع ہوتی ہیں چنانچہ کثرتِ خلائق کے باعث وہاں کے صاحب مجسٹریٹ بھی ہمیشہ اوس میلہ کے انتظام کے واسطے جاتے ہیں۔ اب کے سال وہاں ایک عجیب ماجرا واقع ہوا۔ یعنی دقتِ مراجعت رتھ کے بباعث کثرت خلائق کے چھ آدمی رتھ کے نیچے آکے ہلاک ہو گئے، اور اکثر زخمی ہوئے صاحب مجسٹریٹ بفور آگاہی کے اس حال سے مقام واردات پر پہونچے اور نعشوں کو مردوں کی تجہیز و تکفین کر دا کے اون لوگوں کو جو کہ مجروح ہوئے تھے، دارالشفا میں بھیجا۔ کہتے ہیں کہ مقامِ مذکور میں بہت کم ایسی واردات ہوئی تھی۔ یہ نتیجہ معلوم ہوتا ہے جہالت کا زیارت کرنے والوں کی کیونکہ وہ لوگ پس و پیش نہیں کرتے اور ایک دوسرے پر گرتا ہے۔

لارڈ رسل صاحب

دریافت ہوتا ہے کہ قاتل لارڈ موصوف کا گرفتار ہوا ہے اور ایک دو آدمیوں نے کچھ گواہی بھی اس مقدمہ میں دی ہے مگر قاتل کو قتل سے صاحبِ مقتول کے انکارِ محض ہے لیکن تحقیقات در پیش ہے ابھی اوس پر خون ثابت نہیں ہوا ہے۔

جمس پرنسیپ صاحب

پیشتر اس سے ہم نے حال مصروفیِ ہمت بعضے صاحبانِ کلکتہ کا واسطے شریک ہونے اخراجات ایک بنا کے بطریق یادگار صاحبِ متوفی کے مختصراً درج اخبار کیا تھا۔ اب از روے خط ایک امیر کبیر کے جو کہ کلکتہ میں تشریف رکھتے ہیں تفصیل اسماے دوستوں صاحبِ متوفی کی جنھوں نے واسطے یادگاری صاحب مغفور کے تجویز احداث ایک بنا کی کر کے مبلغ خطیر جمع کیا ہے اور اب تک ہمت واسطے افزایش زر کے مصروف رکھتے ہیں معلوم ہوئی ہے سو واسطے ملاحظہ ناظرینِ اخبار کے مندرج ہوتی ہے، یقین کے ساتھ دیکھنے اور سننے اس

خبر کے وہ لوگ جو کہ صاحب متوفی سے رابطہ دوستی کا رکھتے تھے اعانت و امداد کو اس باب میں دریغ نہ کریں گے۔ تفصیل اسمائے صاحبان موصوفین کی نواب مستطاب فرمان روائی ممالک ہندوستان پانسو روپیہ سرا ڈور ڈراین صاحب تین سو روپیہ سرجان گرانٹ صاحب دو سو روپیہ سرہنری سٹین صاحب دو سو روپیہ مسٹر ڈاتری صاحب دو سو روپیہ مسٹر کرن صاحب دو سو روپیہ مسٹر لمٹ صاحب سو روپیہ مسٹر فرگسن صاحب دو سو روپیہ مسٹر گرانٹ صاحب دو سو روپیہ مسٹر باٹل صاحب تین سو روپیہ رستم جی کاوس جی دو سو روپیہ کیٹو صاحب چار سو روپیہ والک صاحب مارکاون صاحب دو سو روپیہ قدس صاحب دو سو روپیہ بشپی صاحب دو سو روپیہ جان لارڈ صاحب سو روپیہ مسٹر ملز صاحب سو روپیہ ہملٹن صاحب دو سو روپیہ مسٹر پارکر صاحب دو سو روپیہ مسٹر بگشا صاحب سو روپیہ مسٹر براگن صاحب سو روپیہ، ٹرمن صاحب سو دوارکا ناتھ ٹھاکر تین سو روپیہ، کیورک صاحب پچاس روپیہ، ہنری ٹارنصاحب سو روپیہ، ایوڈالصاحب ۵۰ روپیہ، مسٹر کاسیر صاحب پچاس روپیہ، پروشنند کمار ٹھاکر ماو کرنیل پرسگرو صاحب پچاس روپیہ، اسٹرانگ صاحب پچاس روپیہ، ہرچند لاہوری پچاس روپیہ، سیوچندر ٹھاکر دس روپیہ، سینہو صاحب پچیس روپیہ، مارلی صاحب پچاس روپیہ، گرانٹ صاحب پچاس روپیہ، اندمائے نندی آٹھ روپیہ فقط

چین

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ برجس گورڈن بریمر صاحب نے جو کہ معہ بیڑہ جہازوں کے حدود کنٹوں میں پونہچے ہیں بائیسویں تاریخ جون کو اشتہار اس مضمون کا جاری کیا ہے کہ ہم ۲۸ تاریخ جون سے دریا اور لنگرگاہ کو محاصرہ کر لیتے ہیں اور آمد و رفت جہازوں کی بند کرتے ہیں۔ افسران چین نے بفور پونہچنے ایک جہاز ملکۂ انگلستان کے اٹھارہ بیڑہ آتشی بہ ارادہ جلا دینے کے بیڑہ انگریزی میں بھیجے تھے لیکن بباعث تلاطم امواج اور زور ہوا کے بیڑۂ آتشی مذکور بغیر ضرر پونہچانے بیڑۂ انگریزی کے بہہ گئے اور کشتیوں نے ہمراہی بیڑۂ انگریزی کے بھی اونھیں کناروں پر ہٹا دیا واضح ہو کہ اہل چین نے ایک کشتی محمول جائے زہر آلودہ کی ساتھ ارادہ ہلاکت ملاحوں انگریزی کے واسطے بیع کے بیڑۂ انگریزی میں بھیجی تھی قضا اوس کشتی کو سمندری چوروں نے لوٹ لیا اور اونہی کے لوگوں نے اوسے بیچا چنانچہ بہت سے آدمی اوس چائے کو پی کے مر گئے۔ مضمون اشتہار جو کہ صاحب ممدوح نے جاری کیا ہے یہ ہے کہ بموجب احکامات گورنمنٹ ملکہ محتشمہ فرمانفرمائے مملکت انگلستان کے میں اشتہار دیتا ہوں کہ قریب ۲۸ تاریخ جون کے دریا اور لنگرگاہ کنٹوں ہر طرف سے محاصرہ کیا جاوے گا سو بہ ارادہ آسایش سوداگران انگریزی اور اور ملکوں کے اطلاع دی جاتی ہے کہ افسر کلاں مقام مذکور کا اونھیں اجازت دے چلے جانے کو یا قیام کرنے کو بیچ لنگرگاہوں قرب و جوار کے اور تا اجرائے اشتہار ثانی واسطے قیام اور آرام ان لوگوں کے لنگرگاہ کیپ سیمون اور مکاؤ بہتر اور مناسب ہیں۔

ہرات

دریافت ہوتا ہے کہ کپتان سینڈرس ہرات سے کابل میں آ گئے ہیں قلعۂ ہرات ایسا مستحکم بنایا گیا ہے کہ دس ہزار آدمی اوس کے تسخیر کرنے کے واسطے ضرور چاہئیں۔ قلعہ میں چھ ہزار سپاہ ہے علاوہ اوس فوج کے جو کہ باہر شہر کے رہتی ہے۔ مشہور ہے کہ فوجِ ظفر موج انگریزی اس طرف بھی عزم مصمم رکھتی ہے۔

سکھر

خط مورخہ ۴ تاریخ ستمبر سنہ رواں سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام مذکور اور سندھ میں امنیت ہے اور قوم کوہی یعنی بلوچ وغیرہ نے خبر پائی ہے کہ ایک سپاہ واسطے سرزنش اون کی کے جمع ہوئی ہے اور اس خبر سے وہ لوگ بہت چوکنے ہو گئے ہیں نصیر خاں لوڈی صاحب کو آزاد کر دیا ہے لیکن بمقتضائے مصلحتِ وقت رہنا قلات کا بھی مناسب جانتے ہیں اور وہیں پڑے ہیں مگر از روے ڈاک ۶ تاریخ ماہ مذکور کے یہ خبر حیرت انگیز واضح ہوتی ہے کہ وہ فوج جو کہ واسطے اعانت کپتان برون صاحب کے بسر کردگی میجر کلپ برن صاحب کے گئی تھی اون میں سے چار افسر انگریزی مارے گئے اور ایک زخمی ہوا بلوچوں نے تمام توپیں اور گھوڑے اور اسباب سپاہ کا لوٹ لیا۔

نصیر آباد

واضح ہوتا ہے کہ بباعث امساک باران کے نرخ غلہ کا یہاں بہت گراں ہو گیا تھا۔ چنا تیرہ سیر اور آٹا گیارہ سیر بکتا تھا۔ آخر ماہ جولائی سے چوتھی تاریخ ستمبر تک مینہ نہیں برسا اور ہوائے مغربی چلتی رہی مگر چوتھی تاریخ ہوا مشرقی ہوگئی اور ابر نمودار ہوا، پھر آندھی چلنے لگی آخر کار مینہ اس زور شور سے برسا کہ یکایک عالم آب ہو گیا چھاونی میں بنگلہ صاحب لوگوں کے بباعث شدت طوفان ہوا کے خراب ہو گئے تمام رات مینھ برستا رہا ڈاکیں بند ہو گئیں مگر مینھ کے برسنے سے اتنا فائدہ ہوا کہ غلہ ارزاں ہو گیا اب چنا سولہ سیر اور آٹا چودہ سیر ہے۔

بیکانیر

دریافت ہوتا ہے کہ یہ ملک بباعث ظلم اور سختیوں کے جو کہ چھوٹے ٹھاکروں اور رئیسوں پر مہندول وہاں کے ناظم کی طرف سے ہوتی ہیں بہت خراب حالت میں ہے اس نے تمام عہدوں پر اپنے آدمی مقرر کیے ہیں، خوف ہے کہ مبادا یہ لوگ وہاں کے باشندوں سے سرکشی نہ کروائیں، تدارک اس کا پہلے سے ہی مناسب ہے۔

کلدار روپیہ

شہر میں بسبب بٹہ لینے صرافوں اور بقالوں کے کلدار روپیہ پر رعایا کو بہت تکلیف ہے البتہ بسبب متوجہ ہونے صاحبِ کلکٹر کے خزانہ میں تو فی الجملہ کچھ امن ہو گیا ہے کہ اب وہ بات نہیں جو پہلے تھی لیکن سرکار بہت پرورش کرے اپنی غریب رعایا کی جو یہ کلدار روپیہ یک قلم بالکل گلوا ڈالے اور سوائے ڈبل یا چہرہ شاہی کے کسی روپیہ کا

وجود نہ رکھے تو البتہ رعایا بہت آرام سے ہو جاوے اور یقین ہے کہ اگر کلکٹر صاحب اسی طرح جیسا کہ اب خزانہ کی طرف توجہ ہے ہر روز متوجہ اور خبر گیران حال رہیں گے تو لوگ بہت آرام سے رہیں گے۔

حضور والا

عرض ہوئی کہ نواب حامد علی خاں نے بتقریب تولد نواسہ کے دعوت تمام مرشد زادوں اور سلاطینوں اور امیروں اور اہلکاران حضور کی کر کے رقص طوائف اور سیر آتشبازی کی ملاحظہ کروائی بعد ازاں بموجب عرض نواب موصوف کے خود بدولت نے بھی رقص طوائف کا اور سیر آتشبازی کی ملاحظ فرمائی۔ نواب حامد علی خاں اور کنور دیبی سنگھ کو ارشاد ہوا کہ تم متفق ہو کر تنخواہ تقسیم کر دو۔ کالکا پرشاد نام کسی شخص نے غماضی نسبت اہلکاروں کے کی تھی، چنانچہ حکم ہوا کہ نامبردہ کو قلعہ میں آنے نہ دیں۔ انڈرسن صاحب قلعدار نے باریاب بمجرا ہو کر عرض کی کہ قلعہ میں بدمعاش بہت ہیں، بندوبست اُن کا حضور فرماویں۔ در جواب ارشاد ہوا کہ شہر میں بھی بہت بدمعاش ہیں اور تدارک اون کا نہیں ہوتا۔

ص ۱ ہ کالم

صاحبِ کلاں بہادر

عرض ہوئی کہ راجہ دیا رام ہاترس والا مر گیا، رپورٹ واسطے پرورش اوس کے بیٹوں کے صدر کو کی۔ وکیل حضورِ انور کا جو کہ واسطے درستی سوال و جواب پچیس ہزار روپیہ اضافہ کے آگرہ کو جاوے گا ملاقات اور کچھ کلمات کر کے برآمد ہوا۔ خط بنام نواب بہادر جنگ خاں جاگیردار کے اس مضمون کا جاری ہوا کہ سابق تمھیں واسطے بھیجنے تنخواہ شیر جنگ خاں کے لکھا گیا تھا تم نے عمل نہ کیا، چاہیے کہ جلد بھیج دو اور نہیں تو عذر لکھ بھیجو۔ مہاجنانِ ہانسی نے نالش وہاں کے کوتوال کی کی تھی، سو صاحب فوجداری کو واسطے تحقیقات کے لکھا گیا۔ عرضی واسطے حضورِ انور کے بھیجی گئی کہ رپورٹ اضافہ پچیس ہزار روپیہ کی حسب الطلب حضور کے بھیجی جاوے گی۔ سپاہی نواب امین الدین خاں کے نالشی ہوئے، حکم ہوا کہ کاغذ اسٹام پر عرضی دو، سماعت ہوگی۔

خزانہ

انسائن پٹین صاحب رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کے ۹ تاریخ ماہِ حال کو معہ خزانہ دو لاکھ روپیہ کے میرٹھ سے دہلی میں آئے تھے، اب لفٹنٹ ڈبلیو لنزی صاحب دسویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ لے کر بسر کردگی کچھ سپاہ کے روز چہارشنبہ کو طرف کرنال کی روانہ ہوئے۔

خط

صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اُردو اخبار سلمہٗ

ہندوستانی اہلکاران پولیس کی بیشتر شکایت اخباروں میں دیکھی گئی لیکن اگر نظرِ غور و انصاف سے دیکھیے تو یہ بیچارہ کیا کریں اگر سعی اور کوشش انتظام میں اور گرفتاری مجرموں میں کریں تو بدمعاش لاگو ہو جاویں اگر

گرفتاری میں اور سراغ برآری میں چشم پوشی کریں تو واردات زیادہ ہو۔ ان کو دو نو طرح مشکل ہے چنانچہ ان دنوں میں سُنا گیا ہے کہ چند مدت ہوئی کہ ایک چوری ہو گئی تھی اب اہلکاران پولیس نے بمقتضائے مزید ہوشیاری سراغ برآری کی، یہاں تک کہ مال اور مجرم اقراری گرفتار ہوا اور اوس میں سازش اور لوگوں کی بھی معلوم ہوئی تو لاجرم اون کی گرفتاری بھی کوتوال کو واجب ہوئی، سنا جاتا ہے کہ اون میں سے بعضے ایسے آدمی گرفتار ہوئے کہ اون کے بھائی برادر آئین و قانون پر بہت عبور رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کوتوال کے لاگو ہو گئے اور چند عرضیاں گذرانیں اب کوتوال کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اب خیال کیا چاہیے کہ اہلکارانِ ہندوستانی پولیس کے کیا کرامات کریں سعی اور کوشش انتظام میں کریں تو یہ حالت ہو۔ اب کریں تو کیا کریں۔ فرض کردیم کہ عند التحقیقاتِ حکام منصف کچھ آسیب نہ پونہچا لیکن کثرتِ نالش بھی تو انجام کو اچھی بات نہیں۔ بہرکیف ان غریبوں کی قسمت میں بدنامی حق اور ناحق دھری ہوئی ہے

الراقم م فقط

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۸۸ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

احکام

لفٹنٹ سی آر برون جو کہ بطور قایمقام ایسسٹنٹ کلاں ہوشنگ آباد کے تھے، ایسسٹنٹ کلاں اضلاع ساگر کے ہوئے بجائے کپتان ایم سمتھ متوفی کپتان اے ویٹ لیصاحب ایسسٹنٹ دوئم کمشنر اضلاع ساگر کے، بجائے لفٹنٹ برون صاحب کے مقرر ہوئے۔ مسٹر ایچ ۔ ایچ ٹامس صاحب اجنٹ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر جو کہ بنارس میں ہیں، اونھوں نے رخصت دو مہینے کی لی۔ ۲۳ تاریخ ماہ حال سے مسٹر جی لنزی ایام غیر حاضری صاحب موصوف میں کار اجنسی کیا کریں گے۔ مسٹر میور قایمقام ڈپٹی کلکٹر خاص میرٹھ کے نے رخصت ایک مہینے کی حاصل کی ۲۴ تاریخ ماہ حال سے۔

اشتہار

سرکلر نمبر دو مصدرہٗ صاحبان صدر بورڈ رونیو جس کا وعدہ چھاپنے کا ہم نے سابق میں کیا تھا، اب چھپ چکا ہے، جن کو منظور ہو اس چھاپہ خانہ کے سپرنٹنڈنٹ کو لکھیں فوراً بلا توقف بھیجا جاوے گا۔ قیمت حسبِ تفصیلِ ذیل ہے۔

کاغذ سیرام پور پر ۸ ر

کاغذ کشمیری پر ۔ ر

رسالۂ صرف موسوم بہ قمقام

ایک رسالہ بیچ علم صرف کے تصنیفِ نصر اللہ خاں صاحب ہمشیرہ زادہٗ نتح خان بن صدر خاں الخلیل الخورجی کہ نوتصنیف ہے، اس چھاپہ خانہ میں چھپا ہے۔ مقدار دو جزو کی ہے، نہایت مبسوط و مختصر ہے ایک دریا کو کوزہ میں سمایا ہے۔ جن کو منظور ہو، سپرنٹنڈنٹ سے منگا لیویں۔ قیمت مقررہ ۸ ر

حضور والا

سنا گیا ہے کہ ولایت علی کپتان کو حکم ہوا ہے کہ بخشی گیری میں بھی بے ملاحظہ کپتانِ مذکور کے کوئی گھوڑا نہ

رکھا جاوے اور جو گھوڑا بیچا جاوے وہ بھی بے اجازت اوس کی نہ بیچا جاوے سو کہتے ہیں کہ لوگ بہت تکلیف میں ہو گئے ہیں اور سرکارِ سلطان کو بھی اس سے کوئی فائدہ معلوم۔ پھر نہیں معلوم کہ یہ امر جدید جو سلف سے آج تک کبھی نہیں ہوا کیونکہ وقوع میں آیا اور یہ بھی ہے کہ بخشی سواروں کے ہوتے ہوئے کپتانِ افسر پیادگان کو بخشی گری میں کیا علاقہ۔ لیکن کپتانِ مذکور کو خطاب جرنیلی کا اگر ہووے تو یہ دخل بھی بجا ہو جاوے کیونکہ جرنیل عام ہے یعنی افسرِ کلاں سواروں اور پیادوں دونوں پر اطلاق کیا جا سکتا ہے اور بقول ایک ظریف کے اون کے اوپر صدق اس لفظ کا بھی ایک طرح تعلق پکڑ سکتا ہے کہ بی بی ان کی بی بی جنرل مشہور ہے۔

س الکالم ۲

صاحب کلاں بہادر

سنا گیا کہ صاحبِ موصوف بتقریب دورہ کے باہر کو تشریف لے جاویں گے۔ دفتر اور عملہ تو روانہ ہوا کل تک صاحب بھی روانہ ہوں گے۔ افواہ ہے کہ کسی گوئندہ نے عرضی کی تھی کہ حسن علی خاں جھجر والے نے ایک لڑکی گیارہ برس کی خریدی ہے، سو حکم ہوا کہ بھیج دو۔ علی محمد خاں نے حال زیادتی والی جھجر کا عرض کیا۔ کہتے ہیں کہ یہی حکم ہوا کہ وہ اپنے علاقے کا اختیار رکھتے ہیں۔

ایک خط بہت طول طویل کسی مخالفِ والی جھجر نے بے ثبت مہر اور نام اس چھاپہ خانہ میں بھیجا چونکہ وہ محض خلاف رویہ اور سررشتہ کے ہے اور اوس پر جرم لیبل کا ہو سکتا ہے اور اوس خط کے مضمون سے صاف ہویدا ہے کہ وہ کسی سخت دشمنِ والئ جھجر کا خط ہے، اس لیے ہم اوسے نہیں چھاپتے۔

دوست محمد خاں

تھوڑی دیر پیشتر چھپنے ہمارے پرچہ اخبار کے ہم نے کچھ خبریں درباب ارادہ دوست محمد خاں کے واسطے تسخیر کابل کے پائی تھیں، سو مختصراً اس ہفتہ میں درجِ اخبار کی گئیں۔ انشاء اللہ پرچۂ آئندہ میں مفصلاً لکھا جاوے گا۔ واضح ہو کہ دوست محمد خاں گورنمنٹ انگریزی سے پھر قوت آزمائی کرتا ہے۔ پیشتر اس سے ایک نے فرزندوں خان مذکور سے مقام باجگاہ پر حملہ کیا تھا۔ لیکن سوارانِ کپتان ہارٹ صاحب نے اوس کے سواروں کو شکست دی تھی مگر اب ارادہ ان کا یہ تھا کہ بروقت حملۂ ثانی کے ہٹ جاویں کیونکہ دوست محمد خاں باعانت والئ خلم کے دس ہزار آدمیوں سے حملہ کرنے کو آیا ہے۔ رجمنٹ ۴ سوارانِ شاہ شجاع الملک معہ کچھ اور سپاہ کے بسرکردگی لفٹنٹ گوڈن صاحب کے سیغان سے بامیان میں بھیجی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ دوست محمد خاں ازراہ بامیان کابل پر جائے گا۔ لیکن بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ ازراہ درۂ غور ہندو کوہستان جاوے گا اور بامیان کو دائیں طرف چھوڑے گا۔ لیکن اہالیانِ گورنمنٹ اوس سے بےخبر نہیں ہیں، اور واسطے تدارک اس فتنہ اور فساد سردارِ مذکور کے ہر طرف تدبیر کی جاتی ہے۔ سپاہ جابجا خصوص کوہستان میں جمع ہوئی ہے کیونکہ اکثر پہاڑی قومیں دوست محمد خاں کے آنے کو چاہتی ہیں ....

ص ۲ کالم ۱

لاہور

مہاراجہ کھڑگ سنگھ بہادر نے بھائی رام سنگھ سے استفسار کیا کہ اب دیوان کرپارام کہاں ہے۔ مشارالیہ نے عرض کی کہ تیرتھ ہردوار پر جا بیٹھا ہے مگر خرچ کی طرف سے بہت تنگ ہے۔ ارشاد کیا کہ دو ہزار روپیہ بھیج دو۔ راجہ دھیان سنگھ سے پوچھا کہ سردار سلطان محمد خاں دو روز سے حاضر نہیں ہوا کیا سبب ہے مشارالیہ نے عرض کی کہ خانِ موصوف ہاتھی پر سے گر پڑا تھا سو اوس کے ہاتھ پانو میں چوٹ آ گئی ہے۔ بفورِ استماع حضوری خدمتگار کو حکم ہوا کہ احوال خانِ مذکور کا دریافت کر کے عرض کرے پروانہ بنام خلیفہ نورالدین کے صادر ہوا کہ واسطے پلٹن کرنیل دھونکل سنگھ کے پارچہ چھولداری طیار کروا دیں اور رام چند دیوان سادن مل کے بھتیجے کو ارشاد ہوا کہ واسطے پلٹن متعینہ پشاور کے پارچہ چھولداری تیار کروا کے جلد بھیج دو۔ پروانہ بنام اونطائلہ صاحب کے اس مضمون کا جاری ہوا کہ سرب و بارود اور تین ہزار تین سو کرتیاں باناتی اور توشہ دان چرمی اور ایک ہزار ایک سو گز بانات سرخ واسطے وردی پلٹن رام غول کے معرفت خلیفہ نورالدین کے تمھارے پاس پونہچتی ہے وردی جلد تیار کروائیں۔ سردار عطر سنگھ کو حکم ہوا تم سو سوار اور دو کمپنیاں پیادوں کی ہمراہ لے کر طرف منڈی کے روانہ ہو جاؤ اور راجہ کو بحفاظت حراست ہمراہ لے آؤ۔ عرضی جرنیل ونتورا صاحب کی ملاحظہ ہوئی کہ میں نے منجملہ ۳۵ قلعوں منڈی کے تیرہ میں سپاہی قائم کر دئے اور سات جو کہ ناقص تھے اونھیں منہدم کروا ڈالا۔ عرضی اخبار نویس متعینہ مقامِ کلو کی ملاحظہ ہوئی کہ راجا یہاں کا منحرف ہو گیا ہے اور قلعۂ سراج گڈھ میں سپاہ جمع کرتا ہے، پروانہ درجواب صادر ہوا کہ بالفعل تسلی اور دلاسے میں کام نکالتے رہو۔ پروانہ بنام اونطائلہ صاحب بہادر کے جاری ہوا کہ سنا جاتا ہے کہ سعادت خانِ رکھ والہ نے کچھ گھوڑے سردار پیر خان کے پاس بھیجے، اگر یہ بات سچ ہو تو گھوڑوں کو ضبط کر کے معہ مشارالیہ کے یہاں بھیج دو۔ سردار دینا سنگھ اور سردار بیلا سنگھ کو حکم ہوا کہ جلد سواروں اور مثل داروں اپنے کو تیار کر کے اہالِ حضور کرو کیونکہ عنقریب طرف ڈیرہ اسمٰعیل اور منگرہ کے تعین کیے جاویں گے۔ پروانہ بنام راجہ چھرت سنگھ سندان والہ کے روانہ ہوا کہ چار سو سپاہی شایستہ ہمراہ اجیت سنگھ کے کر دو۔ راجہ دھیان سنگھ نے نمونہ بارود کا ملاحظہ کروا دیا۔ ارشاد ہوا کہ اسی نمونہ پر پانچ ہزار روپیہ کی بارود طیار کروا لیں۔

بھرت پور

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں بملاحظہ کاغذاتِ دفترِ تحصیلی پرگنہ بیانہ کے غبن ۶۰ ہزار روپیہ خزانہ سرکار کا نسبت مصاحب سنگھ عامل پرگنہ مذکور کے حضورِ مہاراجہ میں ثابت ہوا چنانچہ عامل مذکور کو معطل کر کے نظر بند کیا ہے جس روز یہ عامل جفا کار معطل ہوا اوس دن تمام رعایا ہندو اور مسلمان نے سجدات شکر جناب باری میں ادا کیے کہ بعدِ مدت ایسی بلائے عظیم اون کے سر سے ٹلی، کہتے ہیں کہ ایسا عاملِ ظالم اور خائن اور کوئی زمانہ میں کم ہوگا کوئی شخص

ص ۲ کالم ۲

ایسا نہیں کہ اوس کے ہاتھ سے نالاں نہیں اور یا اوسے بہ نیکی یاد کرتا ہو۔ غرض یقین ہے کہ اب پاداشِ اعمال میں گرفتار ہوگا .... اکثر آدمی شہر کے مبتلائے ہیضۂ وبائی ہوئے ہیں۔ مہاراجہ نے ڈاکٹر کو حکم دیا ہے کہ معالجہ میں مریضوں کے مصروف رہیں اور دوا دواخانہ سرکار سے دیں، غرض توجہ خاطر مہاراجہ کی بیچ رعایا پروری اور انتظامِ مہامِ ریاست کے بہت مصروف ہے۔

آگرہ

صاحب زبدۃ الاخبار لکھتے ہیں کہ افواہِ خلایق سے دریافت ہوتا ہے کہ آغازِ ایامِ زمستاں میں صاحب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر آگرہ واسطے دورہ ملک کے اوٹھیں گے لیکن محکمہ گورنمنٹی سے ابھی یہ خبر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

اخبارِ گورنمنٹ گیزٹ جو کہ خاص اخبار سرکاری ہے اور اوس میں بیان قانون اور تقرر عہدہ کا صرف ہوتا ہے از تاریخ ستمبر سے مطبع آگرہ سے متعلق ہوگیا اور کارخانہ مطبع مسٹر کرنیو صاحب کا ٹوٹ کر اوس مطبع میں ملحق ہوگیا......

کیمپ سندھ

وہاں کے اخبار مورخہ ۱۰ تاریخ ماہِ گذشتہ سے واضح ہوتا ہے کہ تاریخ مذکور کو وہاں شہرت تھی کہ دشمنوں نے مقامِ کاہن کو مسخر کرلیا اور ایک سو تیس آدمی اور چار افسر انگریزی جیسا کہ اخبارِ ہفتہ گذشتہ میں بھی درج کیا گیا تھا، مارے گئے، مگر حقیقت یہ ہے کہ کاہن سے مقام مذکور الصدر تک کئی روز پیشتر سے آمد و رفت اخبار و خطوط کی مسدود تھی۔ مقامِ باغ اور دادر میں بھی سرکشوں نے فساد برپا کر رکھا ہے چنانچہ کپتان ویٹ کن صاحب معہ دو سو پچاس سپاہیوں اور ایک توپ کے ۱۰ تاریخ شکارپور سے ارادہ باغ کا رکھتے تھے۔

خبر تھی کہ رجمنٹ ۳۸ بنگالہ کی اور چار کمپنیاں گورکھوں کی فیروزپور سے طرف سکھر کے کوچ کریں گی، سو اغلب ہے کہ سپاہِ مذکور ساتھ اور سپاہ کے جو کہ اوس طرف جانے والی ہے، سکھر سے کوئٹہ تک انتظام قرار واقعی کردیں گی لیکن یہ بھی مشہور ہے کہ رجمنٹِ مذکورہ کو اب برخلاف حکم آیا ہے کہ مقام سکھر کی طرف بالفعل نہ روانہ ہو، بباعث خلش کے ملکِ پنجاب کی طرف سے ....

کاہن

واضح ہو کہ از روئے چٹھی کپتان برون صاحب کے جو مقامِ کاہن سے آئی ہے، ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۰ تاریخ جولائی یعنی تاریخ چٹھی تک مقامِ مذکور اون کے قبضہ میں تھا اور ضائع ہونا ایک سو تیس آدمیوں اور تین چار افسرانِ انگریزی کا بیچ جنگِ مقام مذکور کے تاریخ مذبور تک محض غلط معلوم ہوتا ہے، ہاں اگر اس چٹھی سے پیچھے یہ واردات واقع ہوئی ہے تو عجب نہیں مگر اوس تاریخ تک تو مقامِ کاہن حریفوں کے ہاتھ نہیں آیا تھا صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ اگرچہ تمام قومِ بلوچ اور کوجک مجھ سے برخلاف ہیں لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ میں تا پہنچنے کمک کے اس جگہ کو

تھامے رہوں گا اور میں ہر طرح سے قلعہ کو مستحکم کرتا جاتا ہوں یعنی فصیل اور خندق اور برج وغیرہ کو درست کرواتا جاتا ہوں اور اندر کے قلعہ کو بھی میں نے بہت مستحکم بنایا ہے، بایں ارادہ کہ وقت حملہ غنیم کے اوس میں پناہ لیں اور سپاہیوں کی شجاعت سے بھی بہت توقع رکھتا ہوں چلن اِن لوگوں کا بہت قابلِ تعریف ہے ....

پشاور

واضح ہوتا ہے کہ کرنیل فورڈ صاحب اور کپتان اسپین بک صاحب پشاور سے طرف ملک یوسف زئیوں کے روانہ ہوئے ہیں اور دونوں صاحب گذرِ دریائے نوشہرہ سے عبور کر کے متصل موضع مہیار علاقہ یوسف زئیوں کے خیمہ زن ہوئے ہیں۔ احمد خانِ ہوتی والہ حضورِ مونسیر سوالیر جنرل اونطائلہ صاحب میں حاضر ہے جب کہ خانِ مذکور حضورِ جنرل موصوف سے رخصت حاصل کر کے موضع مذکور میں کرنیل فورڈ صاحب کے پاس جاوے گا تب کرنیلِ موصوف معہ خانِ مذکور کے رہگرائے منزل مقصود ہوں گے۔ ارسلان خانِ زندہ والہ چندمدت سے حضورِ اونطائلہ صاحب میں حاضر ہیں۔

قافلہ اونٹوں میگزین صاحبان عالیشان کا معہ سہل سنگھ گماشتہ کے ۱۰ تاریخ اگست کو معہ الخیر داخلِ پشاور ہوا اور وہاں سے طرف کابل روانہ ہوا۔

نوشہرہ

بیوپاری قوم اوری کوہستانی معہ گلۂ نرگاواں نوشہرہ کی طرف سے اپنے دیہات کی طرف جاتے تھے، چند آدمیوں نے قوم آفریدی میں سے ادن پر حملہ کیا۔ بیوپاریوں نے واویلا مچائی آخر کار سوار اور پیادہ قمرالدین خان چکنیان والہ کے واسطے امداد قافلۂ مذکورہ کے پونہچے اور سدِراہ غارت گروں کے ہوئے، دونوں گروہ میں جنگ وجدل واقع ہوئی اور کئی آدمی زخمی ہوئے۔ اس طرف مشہور ہے کہ سعادت خانِ میمند نے ترکِ دنیا کر کے فقیری اختیار کی ہے اور کنجِ خلوت میں بیٹھا رہتا ہے مگر بیٹے خانِ موصوف کے کاروبارِ ریاست میں مصروف ہیں ....

لُدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ۹ تاریخ ماہ حال کو صاحب والامناقب جارج رسل کلارک صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر بخیر وخوبی کوہ نباسر سے معہ سردار راجا سنگھ اور سنگیت سنگھ لدہران والہ اور سودھی فوجدار سنگھ ماچھی واڑیہ اور سردار نتھا سنگھ اور رنجیت سنگھ کہنا نووالہ وغیرہ وکلائے راجگان کے داخلِ لدھیانہ ہوئے اور اسی تاریخ فقیر عزیزالدین انصاری متوسلِ والی لاہور بھی بوقت شام داخلِ مقام مذکور ہوئے۔ چنانچہ جوزف دیوی کننگم صاحب کئی کوس تک واسطے استقبال کے گئے اور نہایت عزت وتوقیر سے لے آئے ———— ص ۳ کا

تمام اسباب جو کہ واسطے روانگی حرمِ محترم حضرت شاہ شجاع الملک کے بنوایا جاتا تھا، اب تیار ہو چکا ہے

سو اب ارادہ اُن کا یہ ہے کہ جلد کوچ کریں۔

کابل

وہاں کی چٹھیات سے واضح ہے کہ اُوس طرف بالفعل کچھ فساد نہیں مگر وارد ہونے سے دوست محمد خاں کے مقام خلم میں مشکلات دوچند ہوگئی ہیں۔ پیشتر تو ایسا تصور کیا گیا تھا کہ خان مذکور متابعت اختیار کرے گا۔ اب ایسا تحقیق ہوتا ہے کہ اُوس کے پاس بہت روپیہ جمع ہوگیا ہے اور والیانِ کندس و خلم اوس کے لیے سپاہ اپنے ملکوں سے جمع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حتی الامکان تیری مدد کریں گے اور اکثر لوگ کابل سے بھی اُوس کے پاس چلے جاتے ہیں علاوہ ازیں اور افواہیں بے سروپا بھی مثل فتح غزنین کے مشہور ہیں، اب دیکھا چاہیے کہ لارڈ صاحب جو کہ کچھ پیغام لے کر خان مذکور کے پاس گئے ہیں، بیچ درستی مقدماتِ محولہ کے فتح یاب ہوتے ہیں یا نہیں ....

قندھار

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ لفٹنٹ لوڈی صاحب اور مسٹر میسن صاحب اب تک خان قلات کے ہاں مقید ہیں۔

از روے چٹھیات کے حال شکست میجر کلپ برن صاحب کا مفصلاً اس طرح واضح اور لایح ہوتا ہے کہ صاحب موصوف قریب سات سو پیادوں اور سوارانِ پُونا اور چار ضرب توپ کے کوئٹہ میں تھے اور وہاں سے واسطے کمک اور رسد رسانی کے مقام کاہن میں جاتے تھے، قومِ مری نے اون پر حملہ کیا دونوں میں جنگ عظیم واقع ہوئی آخر کار قومِ مذکور تمام اسباب اور مویشی توپیں وغیرہ اور اٹھارہ سو اونٹ کمسریٹ کے اور خزانہ لوٹ لے گئے اور چار افسر اور زیادہ دو سو آدمیوں سے مارے گئے۔ یہ ایسی بڑی واردات ہے اور اس میں اتنا بہت نقصان ہوا ہے کہ یکایک محلِ یقین نہیں ہوسکتا اگر سچ ہے تو امنیت لفٹنٹ برون صاحب کی بھی دشوار معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر کاہن میں ہی رہیں گے تو قحط غلہ سے مرجاویں گے اور اگر ارادہ مقام لہری کا جو کہ قریب تر ہے، کریں گے تو حریف اثناء راہ میں ہی کام اُون کا تمام کریں گے۔ کہتے ہیں کہ باشندے وہاں کے چاہتے ہیں اور حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ صاحبان ذی شان کو اس ملک میں رہنے نہ دیں۔ لیکن بہ وقت پوہنچنے فوج کے مقام سکھر میں اغلب ہے کہ صاحبان متعینہ کوئٹہ وادر وغیرہ کو کمک اور رسد وغیرہ سامانِ حرب پوہنچ جاوے گا.....

دوست محمد خاں

ص ۴ کالم ا

ایک اور چٹھی سے واضح ہوتا ہے کہ خان مذکور نے مقام خلم میں پانچ ہزار آدمی جمع کیے ہیں اور ارادہ جہاد کا صاحبان ذی شان پر رکھتا ہے۔ بندوقیں اور باروت وغیرہ سامان لوگوں نے خرید کے پونہچا دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر خان مذکور متابعت نہیں قبول کرے اور جنگ و جدل میں کوشش کرے گا تو وہ ایک سرکش اشتہار

دیا جاوے گا اور بروقت گرفتار ہونے کے پھانسی پاوے گا۔

سنا جاتا ہے کہ خان مذکور اون قاتلوں سے جرمانہ لیتا ہے جو کہ از راہِ ظلم گزرتے ہیں۔ واضح ہوتا ہے کہ بیسویں تاریخ ماہ گذشتہ کو محمد افضل نام ایک بیٹون خانِ مذکور کے مقامِ باجگاہ پر تاخت لایا۔ یہاں کپتان کوڈرنکش معہ سپاہ گورکھا اور قریب دو سو سواروں قوم افغان کے ان کے منتظر تھے اور دشمن قریب پانچسو سوار اور کچھ پیادہ کے رکھتے تھے غرض انھوں نے بلندیوں پر سے بندوقیں فیر کرنی شروع کیں لیکن گورکھوں نے از راہِ جوانمردی اونھیں سامنے سے مار ہٹایا اور سوارانِ انگریزی نے بھی اون کا تعاقب کر کے اکثروں کو گھوڑوں کی ٹاپوں میں مار ڈالا۔ اور بہتوں کو گرفتار کر لیا۔ کہتے ہیں کہ چونکہ میر دلی بہت سی سپاہ سے ظلم میں آتا ہے سو کپتان کوڈرنکین باجگاہ سے سیفان کو چلے جاویں گے۔

مشہور ہے کہ اب نہضت رایاتِ ظفر آیات سپاہِ انگریزی کا طرف ہرات کے ہے اور بعضے ہم پنجاب سے بھی خبر دیتے ہیں۔

سنا جاتا ہے کہ شاہِ جم جاہ حضرت شاہ شجاع الملک ایام سرما جلال آباد میں بسر کریں گے۔

میرٹھ

دریافت ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور میں اکثر چوری ہوتی رہتی ہے اور چور روز بروز دلیر ہوتے جاتے ہیں۔ خزانۂ سرکاری میں بھی سنا جاتا ہے کہ کئی سو روپیہ کی چوری ہوگئی ہے۔ مسٹر گارگلن صاحب ارادہ ولایت کا رکھتے ہیں۔

نیپال

واضح ہوتا ہے کہ نیپالیوں سے اب مطلقاً لڑائی واقع نہیں ہوگی جب تک کہ وہ لوگ نقض عہد و پیمان نہیں کرنے کے اور علاوہ ازیں جو کچھ گورنمنٹ نے پیش کیا اونھوں نے منظور کیا، اگر وہ شرطیں نہایت سخت تھیں چنانچہ شرطِ اوّل یہ ہے کہ نیپال اپنی سپاہ کو اپنی سرحدات میں بلالے لیکن مشہور ہے کہ کچھ سپاہ ضرورتاً بھیجی جاوے گی۔

چین

دریافت ہوتا ہے کہ سر جے۔ بی بریمر صاحب توکنٹون میں پونہچ گئے لیکن ایڈمیرل ایلٹ صاحب پچیسویں تاریخ جون تک مقام مذکور میں نہیں پونہچے تھے مگر خبر تھی کہ ایک دو دن میں پونہچیں گے بموجب حکم بریمر صاحب کے کچھ جہاز تو واسطے محاصرہ لنگر گاہ کے کیپ سنگھ نوم میں چھوڑے گئے اور باقی سرحدات مشرقی کی طرف بھیجے گئے، ساتھ ارادۂ تسخیرِ جزیرۂ چوزان وغیرہ کے مگر اکثر امر آنے پر ایلٹ صاحب کے منحصر ہیں، کہتے ہیں کہ اہلِ چین اس مہم کو اپنی دانست میں بہت آسان سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا شکست دینا کون بڑی بات ہے۔ ابھی یہ لوگ

ص ۴ کالم ۲

خواب غفلت میں ہیں. لیکن اس میں شک نہیں کہ جب سپاہِ انگریزی جزیرۂ چوزان یا کسی اور جگہ کو انکی سلطنت میں سے مسخر کرے گی تب کچھ اِن لوگوں کی غفلت رفع ہوگی اور آنکھیں کھلیں گی۔

واضح ہوتا ہے کہ ایک جہاز جنگی چین کا سرحدِ اول پر مقیم ہے اور اوس کے ساتھ اکثر کشتیاں پتھروں کی بھری ہوئی ہیں تاکہ وقت ضرورت کے اونھیں ڈباکر راہ بند کردیں اور یہ بھی مشہور ہے کہ حاکم جہاز کو حکم ہے کہ اگر جہاز ملکہ انگلستان کے ارادہ داخل ہونے کا کریں تو بمقابلہ پیش آوے۔

قلات

صاحب اخبار آگرہ از روے چٹھیات لفٹنٹ لوڈی صاحب اور کپتان بین صاحب کے لکھتے ہیں کہ بھتیجا محراب خاں متوفی کا واسطے تسخیر مقام مذکور الصدر کے بڑھا تھا. نصیر خاں فرزندِ محراب خاں اوس کے مقابلے کو قلات سے باہر آیا اور لفٹنٹ لوڈی صاحب کو معہ ڈیڑھ ہزار آدمیوں کے قلعہ میں چھوڑا. جب خان مذکور نے اپنے تئیں ناقابل مقابلہ کے پایا تو پھر قلعہ میں ہٹ گیا مگر لفٹنٹ لوڈی صاحب قلعہ کو تھامے رہے اور جب انھوں نے دریافت کیا کہ دشمن فصیل قلعہ پر چڑھ آتے ہیں تو ایک حوالدار کو معہ بارہ سپاہیوں کے واسطے دیکھنے اس حال کے بھیجا نامبردوں نے دیکھا کہ مردمان قلعہ زینہ چوبی دشمنوں کے واسطے لٹکا کے اونھیں اوپر قلعہ کے چڑھاتے ہیں چنانچہ تیس آدمی اون میں سے قلعہ میں داخل ہو گئے لیکن حوالدار مذکور نے قریب بیس آدمیوں کو جو کہ زینوں پر تھے نیچے گرادیا اور مارڈالا اور اون تیس آدمیوں کو جو کہ اندر قلعہ کے آگئے تھے گھیر لیا مگر اب محراب کے بیٹے نے کچھ شرطیں کر کے قلعہ کو سپردِ دشمنوں کے کردیا۔

بردوان

واضح ہوتا ہے کہ صاحبان عالیشان کونسل نے بکمال عنایت بابو دُرگا نرائن راے صدر الصدورِ ضلع بردوان کو بباعث اعتماد کے اوس کی دیانت و امانت پر ساتھ تفویض عہدۂ جلیلہ حکومتِ دیوانی اور دورہ اوس ضلع کے سرفراز کیا۔ کہتے ہیں کہ بابوے موصوف بہت دیانت دار اور ہوشیار ہے عہدۂ مفوضہ کو بخوبی انصرام کرے گا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۸۹ ۴ اکتوبر سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

ص احکام ا

احکام

مسٹر روبرٹ ٹیوڈر ٹکر صاحب جنٹ مجسٹرٹ اور ڈپیوٹی کلکٹر غازی پور نے بذریعہ سارٹی فکٹ ڈاکٹر کے رخصت چودہ مہینے کی لی واسطے جانے کیپ گڈ ہوپ کے مسٹر الیفرڈ ولیم بگی صاحب جج مین پوری نے بارویں تاریخ سے رخصت ایک مہینے کی لی، صاحب موصوف کو حکم ہے کہ مقدماتِ آفس کو سپرد مسٹر جان کینکوک صاحب جنٹ مجسٹرٹ اور ڈپیوٹی کلکٹر کے کریں۔ مسٹر جی ڈی ٹرن بل صاحب ایسسٹنٹ مجسٹریٹ جونپور نے رخصت حاصل کی واسطے امورِ خانگی اپنے کے مسٹر بی بلول صاحب ایسسٹنٹ کمشنر اضلاعِ بنارس کے ہوئے۔

اشتہارات

سرکلر نمبر دو مصدرۂ صاحبانِ صدر بورڈ رِونیو جس کا وعدہ چھاپنے کا ہم نے سابق میں کیا تھا، اب چھپ چکا ہے۔ جن کو منظور ہو اس چھاپہ خانہ کے سپرنٹنڈنٹ کو لکھیں۔ فوراً بلا توقف بھیجا جاوے گا۔ قیمت حسبِ تفصیلِ ذیل ہے۔

کاغذ سیرام پور پر	۸/ ے
کاغذ کشمیری پر	/ ے

رسالہ صرف موسوم بہ قمقام

ایک رسالہ بیچ علم صرف کے تصنیف نصر اللہ خاں صاحب ہمشیرہ زادۂ فتح خاں بن صدر خاں الخلیل الخوزگی کی نو تصنیف ہے، اس چھاپہ خانہ میں چھپا ہے، مقدار دو جزو کی ہے، نہایت مبسوط و مختصر ہے ایک دریا کو کوزہ میں سمایا ہے۔ جس کو منظور ہو سپرنٹنڈنٹ سے منگا لیوے۔ قیمت مقررہ ۸/

پولیس

سنا گیا ہے کہ ان دنوں وارداتیں بہت کم ہوتی ہیں، نسبت سابق کے بہت امن ہے۔ ظاہرا اس کا یہ سنا

جاتا ہے کہ ان روزوں میں اکثر بدمعاش گرفتار ہوئے اور سزایاب بھی ہوئے اور ایک خط بہت طول طویل اس باب میں آیا ہے اوس میں بہت وجوہاتِ انتظام اور سبب امنیت کے مندرج ہیں اور بہت دلچسپ ہے لیکن بسبب نہ باقی رہنے جگہ کے اس وقت پرچۂ اخبار میں کہ وہ خط اخیر وقت میں آیا' اس دفعہ مندرج نہیں ہوسکا انشاءاللہ پرچۂ آیندہ میں درج ہوگا۔

بابو راج کرشنا دی سب ایسسٹنٹ ڈاکٹر اسپتال دہلی

ص ا کالم ۲ ہم بہت افسوس کرتے ہیں کہ بابوئے مذکور مرگیا۔ یہ بابو اس پیشۂ ڈاکٹری میں بہت مستعد اور مشتق تھا۔ علاجِ انگریزی میں خوب مہارت رکھتا تھا۔ اکثر صاحبان انگریز جو ان سے ملاقات رکھتے تھے' بہت تاسف کرتے ہیں کہ ایسا آدمی ہندوستان میں کم ہوتا ہے اور اس پر اتنا خوش خلق اور نیک چلن تھا کہ ہر شخص جس نے اوس سے ملاقات کی ہے بہت افسوس کرتا ہے۔

قلات و کوئٹہ

اخبار صحیحہ سے واضح ہوتا ہے کہ بیٹا محراب خاں کا تخت قلات پر بیٹھا اور مسٹر لوڈی صاحب پولیٹیکل اجنٹ نے حرم والدہ محراب خاں میں پناہ لی لیکن بطور قیدیوں کے ہے۔ نواز خاں گورنرِ قلات بلوچوں کے پاس چلا گیا ہے۔ یہ قوم ارادہ رکھتی ہے کہ یا تو کوئٹہ کو بھی تسخیر کرے یا اس مہم میں تباہ ہو جاوے

غورو نام ایک سردار جس نے کہ افواجِ انگریزی کو درۂ بلند میں بہت دق کیا تھا' وہ بھی اس ہنگامہ پردازی میں ان کے شریک ہے۔

دوست محمد خاں ابھی خلم میں ہی مقیم ہے اور واسطے دریافت کرنے اس بات کے کسی کو بھیجا ہے کہ گورنمنٹ اوس سے کیا شرطیں کرتی ہے ڈاکٹر لارڈ صاحب معہ تیسری رجمنٹ شاہِ والاجاہ اور تین لاکھ روپیہ کے واسطے بلانے خانِ موصوف کے گئے کپتان سنیڈرز صاحب ہرات سے چلے آئے ہیں اور قلعہ کو ایسا مضبوط کر آئے ہیں کہ اب اوس کو فتح کرنا بہت دشوار ہے خبر ہے کہ دوست محمد خاں بیس ہزار آدمیوں سے آتا ہے لیکن برنس صاحب خیال کرتے ہیں کہ شرایط گورنمنٹ کو قبول کر کے چلا آوے گا ظاہر ہوتا ہے کہ والی بخارا نے ایک ہزار سوار جرار پیچھے خان مذکور کے بھیجے ہیں سو اب امید یہ ہے کہ وہ اب لاچار ہو کر متابعت شاہ جم جاہ کی قبول کرے گا لفٹنٹ سٹرٹ صاحب بہ ہمراہی سپاہِ افغانانِ نوملازم کے مقام خلم میں دوست محمد خاں کے بیٹے سے ملے' افغانوں نے فوراً سلامی اوتاری بعد ازاں ہتھیار پھینک کے اوس کے پیچھے دوڑے اور قدم چوم کے ساتھ ہوئے مسٹر لارڈ ارادہ تسخیر بعضے قلعوں کا اوس طرف جمرود کے رکھتے ہیں اور واسطے اس مہم کے دو رجمنٹیں پیادوں اور ایک رجمنٹ سواروں کی طلب کرتے ہیں

لیکن پذیرا نہیں ہوتا۔

خبر ہے کہ موسم بہار میں کوچ سپاہِ ظفر پناہ کا واسطے تسخیر ہرات اور بجوڑ کے ہوگا۔ کہتے ہیں کہ بجوڑ میں دریا اور پہاڑ بہت دشوار گزار ہیں، قلعہ پر چوبیس توپیں بہت اچھی اور جنگی چڑھی ہوئی ہیں۔ خندق بھی بہت عریض اور عمیق ہے لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ بفور پہنچنے افواجِ ظفر امواج کے وہ لوگ اطاعت قبول کریں گے۔

ص ۲ کالم ۱

میجر کلیبرن صاحب

حال سرگذشت اور مصائب موصوف کا بیچ جنگ مقام کاہن کے از روے ایک چھٹی مقام پولاجی مندرجہ اخبار بمبئی کے واضح ہوتا ہے کہ جب صاحب موصوف قریب دس بارہ کوس کے فاصلہ کے مقام مذکور سے رہے تو بلوچوں نے آکر مقابلہ کیا اور تلواریں پکڑکے بکمالِ عزم و جرات حملہ کیا سپاہ انگریزی نے از راہ جوانمردی اونھیں آگے سے مار ہٹایا اور اون میں سے قریب نصف آدمیوں کے تہ تیغ کیے لیکن بباعث نایابی پانی کے سپاہ بہت تباہ حال تھی۔ بعد ازاں خبر پائی کہ کچھ تھوڑے سے فاصلہ پر یہاں سے پانی ہے، سو بمجرد استماع کے گھوڑوں اور مویشی کو معہ نوکر چاکروں کے وہاں بھیج دیا، تھوڑی دیر تک منتظر اون کی مراجعت کے رہے کہ اس اثنا میں سوار خبر لائے کہ اون کو دشمنوں نے محاصرہ کر کے تہ تیغ کیا۔ چار و ناچار بباعث نہ ہونے دواب بار برداری کے توپیں وغیرہ اسباب وہیں چھوڑ دیا اور میجر موصوف کچھ اسباب ضروری لے کر طرف پولاجی کے روانہ ہوئے۔ ان کے عقب پر حملہ ہوا اور جو کچھ اسباب کہ یہ لے جاسکے تھے، وہ بھی لٹ گیا۔ غرض تمام خزانہ اسباب اونٹ گھوڑے جو کچھ کہ تھا سب لوٹ لے گئے اور کپتان ریٹ اور لفٹنٹ فرینک لن اور مسٹر مور اور انسٹین ولیمس مارے گئے اور لفٹنٹ توچ صاحب نے زخم کاری کھائے۔ سپاہ میں سے قریب دو سو آدمیوں کے مارے گئے۔

کرنال

افواہ ہے کہ مقام مذکور الصدر سے دو پلٹن طرف شملہ کے کوچ کریں گی اور سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ صاحب پولیٹیکل اجنٹ نے کچھ رپورٹ درباب سازش اور منصوبہ بندی قوم سکھ اور نیپالیوں کے کی ہے چنانچہ خبر ہے کہ دو کمپنیوں نصیری پلٹن کے تئیں بھی حکم طیاری کا واسطے کوچ کوٹ گڑھ کے آگیا ہے۔ بباعث حرکت کرنے نیپالیوں کے اوس ضلع میں۔ اگر یہ افواہ پیرایہ صدق سے عاری نہیں ہے تو اس میں شک نہیں کہ عہد و پیمان جو گورنمنٹِ انگریزی سے ہوئے ہیں، کچھ صورت بگڑیں گے۔

لدھیانہ

واضح ہوتا ہے کہ بائیسویں تاریخ ماہ گذشتہ کو آٹھ سردار قوم غلجی میں کے قلعہ میں بند کیے گئے۔ لیکن یہ

نہیں معلوم ہوا کہ اسیرانِ مذکورین واسطے کس قدر مدّت کے قلعہ مذکور میں رکھے جاویں گے۔ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے بروقت تشریف لے جانے حضرت شاہ شجاع الملک کے قندھار سے کابل کو بہت سی فتنہ پردازی اور بد ذاتی کی تھی اور بعد شکست کے بیچ حمایت سردار سلطان محمد خاں کے کوہاٹ میں پناہ لائے تھے چونکہ درمیان سرکار انگریزی اور مہاراجہ والیٔ لاہور کے دوستی ہے، نظر بریں مہاراجۂ موصوف نے سردارانِ مذکورین کو سپرد اہالیان گورنمنٹ کے کر دیا۔ جارج رسل کلارک اجنٹ گورنر جنرل اور رفیق عزیز الدین لدھیانہ میں ہیں اور چندے اور بھی رہیں گے۔ ص ۲ کالم ۲

انگلستان

اخبار مرقومۂ ماہ اگست سنہ رواں سے حال مقامِ مذکور کا اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ ارکانِ سلطنت انگلستان اور روس اور پروشیا اور آسٹریا نے ساتھ سلطانِ ترکستان کے عہد و پیماں کیا ہے واسطے انفصال معاملہ کے جو کہ درمیان شاہِ مصر اور سلطانِ ترکستان کے واقع ہے خلاصہ اوس عہد و پیمان کا یہ ہے کہ محمد علی والیٔ مصر تمام ممالکِ ترکستان جو کہ اُوس کے قبضہ میں آگیا ہے سلطان موصوف کو واپس کر دے اور صرف مصر اور ایکر پر خود قابض اور متصرف رہے اور واسطے ان دو جگہ کے بھی سلطانِ ترکستان کو خراج دیتا رہے لیکن ایسا واضح ہوتا ہے کہ شاہِ مصر کو قبول سے اس شرط کے انکارِ محض ہے بلکہ وہ کہتا ہے کہ ایک وجب زمین بھی نہ دوں گا اور در صورت مجبوری کے تمام جہازوں اور مکانات کو جلا دوں گا۔ چنانچہ شاہِ موصوف نے بہت سپاہ بیچ خشکی اور دریا کے جمع کی ہے اور سپاہ مددگاروں کی بہت فراہم ہو گئی ہے۔

بباعث عدم شمول شاہِ فرانس کے بیچ مقدمہ انفصال معاملہ شاہِ مصر اور سلطانِ ترکستان کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرانس اور انگلستان میں بھی جنگ عظیم واقع ہو

واضح ہو کہ وہ لڑکا جس نے دو پستول ملکۂ انگلستان پر چھوڑے تھے، اس کے تئیں بعد تحقیقات کے بباعث ثبوتِ دوانگی معاف کر دیا مگر مقید ہے۔ انگلستان میں ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے واسطے اجراے جہازِ دُخانی کے سکندریہ سے انگلستان تک۔ کہتے ہیں کہ درمیان دونو مقاموں کے مسافت چودہ روز کی ہو گئی ہے یعنی چودہ دن میں جہاز ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جایا کرے گا اور خرچ کرایہ بھی بہت تھوڑا ہو گیا ہے یعنی ایک متنفس کو صرف قریب ڈھائی سو یا تین سو روپیہ کے دینا پڑے گا اور یہ بھی ارادہ کمپنی موصوف کا ہے کہ ایسی ہی کفایت سے جہازِ دُخانی مصر سے کلکتہ کو جاری کریں وہ شخص جس نے لارڈ رسل صاحب کو مارا تھا اوس کو پھانسی ملی۔

نیلام اسباب گورنمنٹ

نیلام اسباب پیش کشوں اور تحفوں گورنمنٹ کا ہو چکا۔ تمام اسباب دو لاکھ اکّا دن ہزار روپے کو بکا۔

کہتے ہیں کہ اتنے روپیہ اوٹھنے کی توقع کسی کو نہ تھی۔

نصیر خاں

خبر ہے کہ نصیر خاں فرزندِ محراب خاں نے بیچ خدمت شاہ جم جاہ کے پیغام کیا ہے کہ اگر پندرہ لاکھ روپیہ بابت زیورات جو کہ یہاں سے لوٹ لے گئے ہیں اور پانچ لاکھ روپیہ بابت نقصان شہر اور تین لاکھ بابت پھیر لینے شہر کے دو تو البتہ صلح ہو جاوے۔

آگرہ

ص ۲ کالم ۱

واضح ہوتا ہے کہ ۲۰ تاریخ ستمبر شب یکشنبہ کو تیس قیدیوں زندانِ فوجداری کے نے کہ اکثر اون میں کے میعادی سات برس اور چودہ برس کے تھے اشلاق سنگینِ آہنی کو کہ عقب میں جیل خانہ کے تھا حکمت عملی سے توڑ کر قصد بھاگنے کا کیا چنانچہ تیرہ آدمی جیل خانے سے نکل آئے اور بھاگ گئے کہ اس اثناء میں سپاہی بھی اس حال سے آگاہ ہو کر دوڑے اور دیکھا کہ قیدی مستعد بھاگنے کے ہیں۔ الغرض محبوسوں نے قصد مقابلہ کا کیا۔ چنانچہ ایک نے اون میں سے ایک لکڑی ایسے زور سے ایک سپاہی کے سر پر ماری کہ زخم شدید اوسے پونہچا تب اور سپاہیوں نے ضرورتاً تلواریں کھینچیں اور ایک ایک کو مجروح کیا' اس میں داروغہ وغیرہ جیل خانہ نے (کذا) پونہچ کر دار و گیر کیا اون تیرہ آدمیوں میں سے جو کہ بھاگ گئے تھے پچیسویں ستمبر تک سات آدمی گرفتار ہوئے۔ اغلب ہے کہ باقی چھ بھی گرفتار ہو جاویں گے۔

کابل

تیسری تاریخ ماہ گذشتہ کو ایک پرائیویٹ رجمنٹ ۱۳ ملکہ کا تھوڑے سے فاصلے پر کابل سے مرا ہوا پایا گیا۔ عضو عضو اوس کا جدا کیا ہوا تھا اور ایک زخم گولی کا بھی رکھتا تھا۔ پیشتر اس واردات سے خدمت گار ایک افسر انگریزی کا بھی اسی جگہ اسی صورت سے مارا گیا تھا۔ شاہ جم جاہ نے ملا شکور کے تئیں عہدۂ وزارت اور مصاحب سے موقوف کر دیا۔ مردمان کابل نزدیک آجانے دوست محمد خاں سے بہت خوش ہیں۔ جنگِ مقام باجگاہ میں سپاہِ شاہ اور جمبازوں نے بہت کارہاے نمایاں کیے۔ ان میں سے صرف ایک آدمی مارا گیا اور نو یا دس زخمی ہوئے اور دشمنوں میں سے چالیس آدمی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔

مندراس

اخبار کلکتہ سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۹ تاریخ اگست کو صبح کے وقت مقام مذکور میں طوفانِ ہوا اس زور و شور سے ہوا کہ بیان نہیں ہو سکتا اور تین گھنٹہ کامل تک رہا۔ رعد خروش میں رہا اور بجلی چمکنے سے ایک لمحہ نہ ٹھہرتی تھی' مینہ بھی بہت کثرت اور زور سے برستا رہا۔ سنا جاتا ہے کہ نومبر ۱۸۳۶ء میں بھی یہاں ایک ایسا

ہی طوفان ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ اور تو فضلِ الٰہی رہا کسی کو کسی نوع کا ضرر جان و مال سے نہ ہوا۔ بالا باعث گرنے بجلی کے بہت مال اسباب نواب صاحب کا نقصان ہوا۔ بجلی نواب صاحب کے توشہ خانہ میں گھس گئی اور قریب چار لاکھ روپیہ کے اسباب قسمِ پوشاک وغیرہ اجناس نفیسہ کے نقصان کیا۔ ایک تلوار نواب والاجاہ کے وقت کی کہ قیمتی دو ہزار روپیہ کی تھی، ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

بمبئی

ص ۳ کالم ۲

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ سکھوں نے دائیں کنارہ ستلج کے اوپر محاذی چھاونی فیروزپور کے کچھ سپاہ تعین کی ہے اور واسطے وقت ضرورت کے اور طیاریاں بھی کرتے جاتے ہیں اور بظاہر بہانہ یہ ہے کہ واسطے حفاظت قافلوں انگریزی کے جو کہ کابل کو جاتے ہیں، پہرے بٹھائے گئے ہیں۔

شملہ

دریافت ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور الصدر میں چرچا ہے کہ قریب دو تین ہزار گورکھوں کے حدودِ تبت میں منڈلاتے پھرتے ہیں اور واسطے حملہ کرنے کنا ور کے مستعد ہیں بلکہ مشہور ہے کہ ان میں سے ڈھائی سو آدمیوں نے مقام مذکور میں آ کے قیام بھی کیا ہے لیکن یہ مبالغہ معلوم ہوتا ہے۔ خبر صحیح یہ سنی جاتی ہے کہ مردمانِ مذکورین مقام مانا تال میں آ گئے ہیں جو کہ حدودِ مذکور سے دو منزل فاصلہ پر ہے اور تحقیق نہیں ہوا کہ کس ارادے سے آئے ہیں۔ حاکم وہاں کے اون کے آنے کو بیچ حدودِ مذکورہ کے خالی ارادۂ فاسد سے نہیں تصور کرتے ہیں۔ خبر تھی کہ دو سو گورکھے بسرکردگی لفٹنٹ اوبرائن صاحب کے چھبیسویں تاریخ ماہ گذشتہ کو طرف کوٹ گڑھ کے بھیجے جاویں گے اور بروقت ضرورت باقی پلٹن نصیری بھی سباٹو سے اون کی مدد کو جاوے گی۔ بعضے یہ خیال کرتے ہیں کہ والیٔ نیپال نے جو یہ سپاہ اتنے پیچا پیچ رستوں سے بھیجی ہے، یہ صرف واسطے مدد مردمانِ لداخ اور تبت خورد کے اور مقابلہ قوم سکھ کے بھیجی گئی ہے۔ پل دریائے ستلج کے جو کہ مقاماتِ نجا اور پواری اور وینگٹیو اور رام پور اور کیپو میں تھے سب منہدم کروا ڈالے ہیں اور راہ بند کر دی ہے۔ غرض کہ کوئی شملہ سے کوٹ گڑھ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ ایک فقیر نے قلّے پر جیکو پہاڑ کے اقامت اختیار کی ہے اور لوگوں کو ورغلا کر کچھ وعظ و نصیحت کرتا ہے، کہتے ہیں کہ بیشتر یہ شخص بطور ایک جاسوس کے رہتا تھا اور ہندو لوگ اس کا ادب بہت کرتے تھے، چند مدت سے کسی طرف کو چلا گیا تھا لیکن اب خبریں لڑائی کی سن کے پھر چلا آیا ہے۔

منگھیر

مقام مذکور الصدر میں ایک عورت نے بموجب رسم اپنی قوم کے اپنے بہنوئی کے تئیں جو کہ واسطے بیاہ کرنے کے کہیں کو روانہ ہوا چاہتا تھا، ایک تنوری دی اور اس میں زہر ملا دیا اور ایک دایۂ کہن سال کو بھی تھوڑی سی

اوس میں سے کھلائی۔ تھوڑی دیر بعد دونو آدمی مرگئے جبکہ نعشیں دونو آدمیوں کی صاحب مجسٹریٹ کے پاس بھیجی گئیں تو وہ ایسی ایک پریشان حالت میں تھیں کہ امتحان سم نہیں ہوسکتا تھا۔ مقدمہ ڈسمس ہوگیا۔ عجب تماشا ہے کہ یہ عورت بعد ازاں بیخ علتِ قتل ایک شخص کے گواہان مقدمہ مذکورہ بالا میں سے گرفتار آئی اور پھر بھی بباعث نہ پہونچنے درست گواہوں کے اُس نے رہائی پائی۔

ص ۴ کالم ۱

لاہور

مصر لعل سنگھ نے عرض کی جرنیل مہان سنگھ ناظم کشمیر نے روپیہ اور پشمینہ بابت ماہوار کے حضور میں بھیجا ہے۔ ارشاد ہوا کہ حاضر کرو۔ دیوان ساون مل کے بھتیجے نے عرض کی کہ دیوان مذکور ایک دو ساعت میں یہاں پونہچے گا۔ دیوان حاکم رائے کو حکم ہوا کہ تم استقبال کرکے اوسے باغ عملا سنگھ میں اوتارو اور مصر مذکور کو حکم ہوا کہ ساڑھے سات سو روپیہ بابت ضیافت کے ڈیرہ دیوان مذکور پر بھجوا دو۔ بارہویں تاریخ ماہ گذشتہ کو گیارہ ہزار روپیہ نقد اور اکیس گائیں اور تیرہ گھوڑے اور ایک ہاتھی معہ جل زردوزی اور ایک تصویر سونے کی سنکلپ کی۔ بھائی امر بخش کو حکم ہوا کہ دیوان ساون مل کو اپنے ساتھ لے آویں چنانچہ دیوانِ مذکور نے حضور میں حاضر ہو کے دو گھوڑے عمدہ معہ ساز نقرہ اور طلا کے اور اکتالیس تھان گلبدن کے اور کھیس وغیرہ اور دو سو باون پٹکے طلائی اور پانسو روپیہ واسطے تصدق فرق مبارک کے نذر گزارنے خود بدولت احوال ضلع ملتان کا پوچھتے رہے۔ راجہ دھیان سنگھ نے عرض کی کہ اگر علاقہ دار الضرب امرتسر جیو کا جواہر مل کو تفویض ہووے تو ماشاء اللہ بہت خیر خواہی سے سرانجام کرے گا۔

اَمراپور

واضح ہوتا ہے کہ شہر مذکور الصدر میں ایک روز بحسب اتفاق آگ لگ گئی اور ایک ساعت کے عرصے میں قریب تین ہزار سات سو مکاناتِ خام و پختہ کے جل کر خاکستر ہوگئے اور اکثر آدمی بھی ضائع ہوئے۔ مال اسباب سوداگروں کا قیمتی ہزارہا روپیہ کا جل گیا۔ ناظم رنگون کا بقضائے الٰہی فوت ہوا مگر اب تک کوئی ناظم بجائے اوس کے مقرر نہیں ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ کثرت بارش سے فصل بھی یہاں کی خراب ہوگئی۔ غرض یہ علامتیں معلوم ہوتی ہیں بداقبالیِ حاکم کی۔

حضور والا

مرزا شاہرخ بہادر اور نواب حامد علی خاں کو حکم ہوا کہ ما بدولت کے تئیں کم کرنا کسی کی تنخواہ کا منظور نہیں ہے اگر تم سے بندوبست نہیں ہوسکتا تو کچھ اور تدبیر کی جاوے گی۔ مرزائے موصوف نے عرض کی کہ سابق نوازش خاں مختار نے بھی کمی تنخواہ کی تھی۔ چنانچہ یہ بات مشہور ہے۔ ارشاد ہوا کہ ما بدولت کو حق تلفی کسی کی منظور نہیں۔

صاحب کلاں بہادر واسطے حصول رخصت دورہ کے حاضر ہوئے۔ دوشالہ عنایت ہوا صاحبِ موصوف

نے دو اشرفیاں نذر گزارنیں بتقریب جشن سالگرہ کے مرشد زادو اور سرداروں نے نذریں دیں۔ صاحب قلعدار نے پانچ اشرفیاں صاحب کلاں بہادر کی طرف سے نذر گزرانی۔ از راہِ تفصیلات تھان جامہ وار اور کلاہِ مقیشی دوشالہ قبائے کمخواب مرزا بلاقی صاحب بہادر کو اور مالائے مروارید مرزا فخر الدین بہادر کو عنایت ہوئی۔

صاحبِ کلاں بہادر

خط بنام راجہ نابھ کے درباب عذر خواہی راجہ جسونت سنگھ اور مبارکباد مسند نشینی کے بھیجا گیا۔ کاغذات اضافہ زر نذرانہ حضور والا کے وکیلِ حضور کو دلوائے۔ خط بنام نواب بہادر جنگ خاں کے بیچ مقدمہ تنخواہ نواب شیر جنگ خاں کے جاری ہوا۔ صاحبِ ممدوح ۲۸ تاریخ ماہ گزشتہ کو معہ عملہ اور وکیلوں سرداروں اور رئیسوں کے دورہ کو گئے۔

محمد اکبر خاں

واضح ہوتا ہے کہ محمد اکبر خاں فرزندِ دوست محمد خاں نے طرف سغیان اور اور مقاموں کے جا کے ہنگامہ داری کی تھی مگر شکست فاش کھا کر بھاگ گیا۔ کہتے ہیں کہ دوست محمد خاں اون اضلاع میں اکثر دوست اور رفیق رکھتا ہے اور ساتھ مدد والیانِ خُلم اور قندس کے ارادہ لینے بامیان کا رکھتا ہے چنانچہ دریافت ہوتا ہے کہ ایک پلٹن تلنگوں کی کابل سے طرف بامیان کے روانہ ہوئی ہے۔

پشاور

سردار پیر محمد خاں مقام پشاور سے رخصت حاصل کر کے طرف لاہور کے روانہ ہوا۔ انتظام نمک ارکوہاٹ بخوبی ہوگیا ہے اور قوم آفریدی اور خیبری راضی ہیں۔ امیر خاں بیجوری اب تک ناوکی میں مقیم ہے۔ سردار سلطان محمد خاں نے دس گھوڑے بہت عمدہ پشاور سے منگوائے ہیں کہ روزِ مبارکِ دسہرہ کو سرکار خالصہ جی میں پیش کرے۔ جنرل اونطائٹہ صاحب بندوبست تحصیل ملک یوسف زئیوں میں مصروف ہیں۔

بھرت پور

۹ تاریخ ماہ گزشتہ کو پادری انند مسیح اور بابو جانی بانکے لعل بھائی بابو جانی بیجناتھ متوفی کا جو کہ نمک خوارانِ قدیم سرکارِ بھرت پور سے ہیں ہے پور کی طرف سے واردِ بھرت پور ہوئے۔ جب خبر ورود ان لوگوں کی حضور مہاراجہ بہادر میں پونہچی اسی وقت کار پردازانِ ریاست کو حکم ہوا کہ ان لوگوں کو ایک مقام دلکش میں اوتار کے کھانا پینا سرکار سے پونہچایا کرو۔ ۱۱ تاریخ پادری موصوف واسطے ملازمت مہاراجہ کے گئے اور حسنِ اخلاقِ مہاراجہ سے بہت خوش ہوئے۔ دوسرے دن پھر بابوے مذکور کے ساتھ گئے۔ وقت رخصت دو سو روپیہ اور خلعت پانچ پارچہ کا معہ دوشالہ پادریِ موصوف کو عنایت ہوا۔ پادری صاحب ۱۴ تاریخ طرف آگرہ کے روانہ ہوئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۹۰   ۱۱ اکتوبر ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ   جلد ۳

ص ا کالم ا

سرکلر اورڈر صدر نظامت عدالت

ممالک مغربی کے صاحبانِ کمشنر اور سشن جج اور مجسٹریٹ اور انڈیپنڈنٹ جنٹ مجسٹریٹ اور ساگر اور کماؤں کے صاحبانِ کمشنر اور ان کے ایسسٹنٹوں کے واسطے:

۱۔ مجھے حکم ہے کہ یہی دستور العمل جس سے کسی قیدی کی گواہی اور کسی ضلع میں کہ جس میں وہ مقید نہ ہو ممکن الحصول ہووے، آپ کی خدمت میں بھیجوں۔

۲۔ یہ تجویز ہوئی ہے کہ جس وقت ایسے قیدی کی گواہی ضرور ہو تو صاحب عدالت کو جسے گواہی مذکور درکار ہے چاہیے کہ نظامت عدالت کو اس بات سے اطلاع دے کر اس ضلع کے صاحب مجسٹریٹ سے جس میں وہ مقید ہے، اوس کو طلب کرے اور صاحب مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ ایسی طلب ضروری میں نظامت عدالت کو اس حکم کی تعمیل کی رپورٹ بھیج کر قیدیِ مذکور کو محکمۂ مرقومہ میں روانہ کرے اور پھر جیل خانے میں آنے کے وقت اطلاع دیوے۔

سرکلر موزلی اسمتھ، ایکٹنگ رجسٹرار مقام الہ آباد جولائی ۱۸۴۰ء

ممالکِ مغربی کے صاحبانِ مجسٹریٹ اور ساگر کے صاحبانِ اسسٹنٹ کے لیے: اکثر داروغہ اور پولیس کے اہل کار جب مناسب جانتے ہیں تب زمینداروں کو پولیس کے کام میں غفلت کا متہم کر کے مجسٹریٹ صاحب کے پاس ان کی رپورٹ بھیجتے ہیں جس سے زمیندار یا اس کے کارندوں پر جرمانہ ہوتا ہے چونکہ گورنمنٹ کو یہ معلوم ہوا کہ اس سے زمینداروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے لہٰذا آپ کی آگاہی کے واسطے مجھے حکم ہوا کہ جب ایسی رپورٹ ہو تو آپ کو مفصلہ ذیل کے موافق عمل کرنا چاہیے۔

۲۔ جب آپ کو کسی زمیندار کے حق میں رپورٹ پونہچے کہ اس نے پولیس کے کام میں غفلت کی ہے تب کچھ ضرور نہیں کہ آپ اس کو اصالتاً کچہری میں بلاویں بلکہ ایک ہفتہ یا دس دن کی میعاد میں اس مقدمہ کے بابت اس سے صرف صورتِ حال طلب فرماویں اور جو صورت حالِ مذکور خاطر خواہ نہ ہو یا اس میعاد کے اندر آپ کی خدمت میں نہ پونہچے تو اس

شخص کو جواب دہی کے واسطے وقتِ معین میں اصالتاً یا مختاراً حضور میں طلب کریں اور جب حکم کے موافق حاضر ہو تب آپ یہ لحاظ رکھیے کہ پیشتر سے اسی دن دعویٰ ثبوت کرنے والے گواہوں کو طلب کیجیے اور مدعا علیہ کو بھی اپنے گواہوں کے حاضر کرنے کا حکم دیجیے تاکہ آپ اس مقدمے کو فوراً انفصال کریں۔

۳۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے مقدمے میں مدعا علیہ کو حاضر ضامنی پر چھوڑنا لازم ہے اگر حاضر ضامنی نہ دیوے تو وہ حوالات ص اکالم میں مقید ہونے کے قابل ہے۔ موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹرار ۱۲ جون ۱۸۴۰ء

سرکلر

صاحبانِ کمشنر ممالکِ مغربی کے واسطے:

ممالک مذکورہ کے صاحبانِ صدر بورڈ ریونیو کے حکم سے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ انھوں نے آیندہ کے فصلی سال میں افیون کی قیمت فی اثار جو اسّی تولہ کا ہو نو روپیہ مقرر کی ہے سو آپ کو چاہیے کہ اپنے ضلع کے صاحبان کلکٹر کو اسی قیمت پر افیم بیچنے کا حکم دیں۔

۲۔ اس حکم کے جاری کرنے میں اون احکام کو جو ہمارے سرکلر ۳۰ اپریل ۱۸۳۶ء میں مندرج ہیں، آپ لحاظ رکھیے۔

ہنری میٹرز الیٹ سکریٹری مقام الہ آباد ۲۵ اگست ۱۸۴۰ء

ایکٹ یعنی قانون

درباب شمول دیرہ دون کے ساتھ ضلع سہارن پور کے

بموجب ایکٹ مذکورہ کے حکم دیا گیا ہے کہ ضلع دہرہ دون کا واسطے تمام مطلبوں کے ساتھ ضلع سہارن پور کے شامل کیا جاوے۔

بامیان

ازروے مضمون چٹھیات اوس طرف کے واضح ہوتا ہے کہ سردار دوست محمد خاں ارادہ رکھتا ہے کہ بامیان اور سیغان کو ایک طرف چھوڑ کے کوہستان کابل میں سپاہ جمع کرے اور بعد جمع ہونے سپاہ کے غوربند سے گذر کے کابل پر یورش کرے اور محمد اکبر خاں کو راہِ بدخشاں اور کاشغر سے روانہ کیا ہے کہ علاقہ بیجور میں پونہچ کر جمعیتِ سپاہ بہم پونہچاوے۔

کابل

وہاں کی چٹھیات مورخہ ۷ تاریخ ماہ گذشتہ سے دریافت ہوتا ہے کہ اوس تاریخ تک کچھ جنگ و فساد وہاں واقع نہیں ہوا لیکن خبر لڑائی کی تھی۔ دوست محمد خاں اوس دن تک مقامِ ہیبک میں مقیم تھا اور خبر تھی کہ سیغان کی طرف روانہ ہوگا اور مشہور تھا کہ درمیان اوس کے اور والیِ خلم کے کچھ جھگڑا ہوگیا ہے۔ کپتان فریزر رجمٹ دوئم سواروں

کے معہ کچھ پیادوں اور دو رسالوں کپتان اینڈرسن کے سواروں کے اور دو توپ کے مقام چوپکا کو گئے ہیں واسطے دیکھنے دو گھاٹیوں کے جو کہ جانب شمال سے کوہستان کو جاتی ہیں اور اون میں سرکشوں نے فتنہ برپا کر رکھا ہے۔

۱۱ کالم

کہتے ہیں کہ ایک سردار قوم بارکزئی کا دس پندرہ ہزار سواروں سے دوست محمد خاں کے ساتھ شامل ہونے کو ہے۔ ہٹ جانا سپاہ انگریزی کا مقام باجگڈھ سے بامیان میں بہت افسوس کیا گیا اور نامردی پر مردمانِ افغان کی دلالت کرتا ہے جو کہ مانند ریوڑ بھیڑوں کے سامانِ جنگ چھوڑ کر اور اپنے افسروں کا اسباب لوٹ کے بھاگ گئے۔ ایک کمپنی نو ملازم قومِ افغان کی جو کہ بسرکردگی کپتان ہوپکنس صاحب تھی، دوست محمد خاں سے جا ملی اور باقی نزدیک بامیان کے مقیم ہیں اور اغلب ہے کہ وہ بھی وقت آنے خان مذکور کے شامل ہوجاویں گے۔ بعضے سردار حضرت شاہ شجاع الملک کے دوست محمد خاں سے مل گئے ہیں اور اُن کی خط و کتابت پکڑی گئی ہے نام ان لوگوں کے نکونامرا اور آغا حسین اور محمود خاں ہیں، یہ لوگ دربار میں بلائے گئے تھے لیکن پہلا تو بخوفِ جان بلباسِ زنانہ زنانے میں چھپ رہا آخر کار اوسی حالت سے دربار میں پکڑا آیا اور دونو پچھلوں نے متابعت حکم کی اور گرفتار ہوئے۔

چٹھیات رجمٹ ۳۵ پیادگانِ ہندوستانی سے جو کہ چھٹی تاریخ کابل سے بامیان کو روانہ ہوئی ہے ایسا معلوم ہوا کہ اونھوں نے ۱۱ تاریخ تک چھ منزلیں طے کیں مگر پچاس اونٹ اون کے ضایع ہوئے اور توقع تھی کہ سولویں تاریخ تک بامیان میں پونہچیں گے۔ ایک رجمٹ انگریزی اور رجمٹ ۴۸ پیادگان ہندستانی کی کڈجاہ میں مقیم ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ بباعث کمی باربرداری کے پہلی تاریخ اکتوبر تک وہیں قیام کریں گی۔

کاہن

ہفتہ گذشتہ میں افواہ تھی کہ کپتان برون صاحب نے معہ اپنی تھوڑی سی سپاہ کے کچھ عوض شکست میجر کلیبرن صاحب کا لیا ہے۔ حال یہ ہے کہ قومِ بلوچ بغرور فتح قلات وغیرہ کے محاذی کاہن کے آپڑے تھے مردمانِ قلعہ نے نکل کر اون پر حملہ کیا اور شکست کامل دی اور تمام اسباب لوٹ لیا لیکن واضح ہو کہ ابھی یہ خبر قرینِ یقین نہیں ہے کیونکہ چٹھیات مقامِ سکّھر وغیرہ میں اس کا کچھ ذکر دیکھا نہیں گیا ہے۔

خیرپور

واضح ہوتا ہے کہ امیر خیرپور نے صاحبِ پولیٹی کل اجنٹ سندھ کو پیغام جنگ بھیجا تھا، سو صاحبِ موصوف نے ۲۲ تاریخ ماہِ گذشتہ کو دو کمپنیوں بلم ٹیر کی کو معہ کچھ سپاہ گورہ اور توپخانہ کے حکم متحرک ہونے کا دیا ہے۔

خبر ہے کہ رجمٹ ۳۰ پہلے قلات پر جاوے گی بعد ازاں قندھار کو روانہ ہوگی لیکن پندرویں تاریخ نومبر تک سب سپاہ قلات کو نہیں جاوے گی کیونکہ انتظار سوالات خان قلات کے جواب کا سپریم گورنمنٹ سے ہے۔

مضمونِ خط بابت انتظامِ پولیس

سُنا گیا ہے کہ ان روزوں میں گرفتاری بدمعاش اور بدوضعوں کی بہت عمل میں آئی اور اکثر سزایاب بھی ہوئے یہی بڑا اسبب قوی ہے نہ ہونے واردات کا۔ عرصۂ مزید سے کثرتِ واردات نہیں سنی جاتی بلکہ خفیف منتخب مثل دزدی اور نقب وغیرہ بھی نہیں سُنیں۔ مشہور ہے کہ جو نقب زن نام آور تھے، گرفتار ہوئے ہیں ہمارے مجسٹریٹ صاحب بہت مصروفیت رکھتے ہیں انتظام میں، فی الواقع انتظام فوجداری بے سیاست کے نہیں ہوتا۔ ایک تھانہ دار معطّل ہوا، چند بدمعاش گرفتار ہوئے، اب بہت امن ہے شہر میں۔

رام لیلا

سنا گیا کہ اس برس دسہرہ کو چھاونی راجپورہ میں بدستورِ مستمرہ رام لیلا منایا گیا تو نسبت ایام سابق کے بہت دھوم دھام رہی، کثرت لوگوں کی بشدت رہی کہ سابق ایسی کثرت نہیں ہوئی اور بہت امن رہا کچھ دنگہ اور فساد نہیں ہوا مگر راہ میں مراجعت کے وقت نواب حامد علی خاں سواریِ بگی سے گر پڑے۔ کہتے ہیں کہ بہت ضربِ شدید آئی۔

جیل خانہ

یوم دوشنبہ گذشتہ کو رات کے وقت چودہ ڈکیت جن کو لفٹنٹ ملز صاحب نے قرب وجوارِ میرٹھ سے گرفتار کر کے بھیجا تھا اور صاحب جج دہلی کے ہاں سے اونھیں دس دس برس کی قید کا حکم ہوا تھا اونھوں نے ارادہ بھاگنے کا کیا اور اس وقت قابو اور موقع پا کر نکل آئے اور جو کوئی سامنے آیا اس کو بیڑیوں سے جو کہ بیشتر سے کاٹ ڈالیں تھیں، مارا لیکن اتنی خیر ہوئی کہ کوئی بھی اون میں سے نہ بھاگ سکا مگر وقت دار وگیر کے چار آدمی اون میں سے مارے گئے اور پانچ آدمی زخمی ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ایک اون میں سے بھی بعد ازاں مر گیا۔

حضورِ والا

داروغۂ خزانہ کو حکم ہوا کہ زرِ تنخواہ آمد خزانۂ انگریزی میں سے تنخواہ ولی عہد بہادر اور لواحقانِ حضور کی بھجوا کر باقی روپیہ تا حکمِ ثانی امانت رکھے اور مرزا شاہرخ بہادر کو حکم ہوا کہ بے باقی تنخواہ کی کر دو۔ بلدیو سہائے نام ایک شخص جو کہ سابق ملازم والیِ جھجر کا تھا اوس نے معرفت مرزا فخرالدین بہادر اور شوقی رام کے ملازمت حاصل کی، ایک اشرفی نذر گزرانی خلعت مرحمت ہوا اور کاروبار مودی خانہ اور خرچ روزمرّہ کا کنور دیبی سنگھ سے موقوف ہو کر بنام اوس کے ہوا۔ تنخواہ خانسامانی تین مہینے سے تقسیم نہیں ہوئی۔ بروقت صحت نواب حامد علی خاں کے تقسیم ہو گی۔ بتقریب دسہرہ راجہ بھولا ناتھ نے ایک کشتی جو سبزی کی اور کچھ روپے نذر گذرانے اور ہندو ملازموں نے بھی نذریں گذرانیں اور خلعت اور انعام حسبِ معمول پائے۔

جنرل ونتورا

واضح ہوتا ہے کہ جنرلِ موصوف جو بیچ تسخیر کرنے قلعوں کوہستان علاقہ منڈی کے فتحیاب ہوتے رہے ہیں فتح کملاگڑھ میں بہت تنگ ہیں کیونکہ توپیں وہاں نہیں جاسکتی ہیں پس سوائے اس کے کہ اون کو رسد نہ پونہچنے دیں اور قحطِ غلّہ وغیرہ سے تنگ کریں اور کوئی طور شکست دینے اون کے کا نہیں معلوم ہوتا۔ مقامِ کلّو میں بھی کچھ سپاہ ان کی گئی ہے، غرض دونو جگہ فتنہ برپا ہے۔

سکّھر

اوس طرف کے اخبار سے ظاہر ہے کہ دوہزار بلوچ قریب لکھی گانو کے جو کہ دس کوس پر مقامِ مذکور الصدر سے واقع ہے، منڈلاتے پھرتے ہیں چنانچہ اسی واسطے کوچ رجمٹ ۲۳ کا موقوف رہا ہے۔ قوم بلوچ بباعث حاصل ہونے ایک فتح کے فوجِ ظفر موجِ انگریزی پر بہت گستاخ ہوگئی ہے اور لباس فقیری میں واسطے معائنہ قوتِ سپاہِ انگریزی کے آتے ہیں چنانچہ ایک کو اون میں سے گرفتار کیا تھا اوس کے پاس خنجر باروت وغیرہ سامانِ جنگ سب کچھ نکلا اور بندوق اوس کی دریا کے کنارہ پر دبی ہوئی تھی۔

گوالیار

باباجان صاحب بیٹا کرنیل بیپ ٹسٹ صاحب کا جو کہ مہاراجہ سیندھیہ کے ہاں نوکر تھا، چند مدت سے بیمار تھا چند روز ہوئے کہ مرگیا۔ تمام لشکر نے چار روز تک ماتم رکھا اور کچھ کام نہ کیا۔ مردمانِ قرب وجوارِ چندیری کے فساد انگریزی اور دستبرد سے ایک سردار کی جو کہ اونھیں لوٹتا ہے اور طرح طرح کی تکلیف اور اذیت دیتا ہے، بہت تنگ ہیں۔

اودھ

واضح ہوتا ہے کہ اِن دنوں خاطر شاہِ نصفت پناہ فرماں فرمائے ملکِ اودھ کی واسطے گرفتاری اور سزا دہی غارتگروں اور مفسدوں اوس ضلع کے بہت مصروف ہے چنانچہ کرنیل روبرٹ صاحب حسب الحکم شاہ ممدوح کے ایک شخص نامی سردارانِ غارتگروں میں سے گرفتار کر کے حضورِ شاہ میں لے آئے اور شاہِ ممدوح اس بات سے بہت خوش ہوئے۔ کہتے ہیں کہ انتظامِ ملک میں خلل رہتا ہے، چھوٹے چھوٹے مالگذار اور زمیندار عاملانِ شاہ سے بمقابلہ پیش آتے ہیں اور ادائے مال واجب میں تکرار کرتے ہیں۔

حیدر خاں

دریافت ہوتا ہے کہ حیدر خاں بیٹا دوست محمد خاں کا جو کہ بالفعل حسب الحکم صاحبان صدر کے بمبئی میں مقیم ہے، وہاں ایک مکان دلکش اوسے لے دیا ہے اور واسطے خرچ ضروری اوس کے ایک ہزار روپیہ نقد ماہواری بھی مقرر

کیا گیا تھا۔ چند مدت ملتا رہا بعد اوس کے پانسو روپے مقرر کیے۔ خان مذکور اس بات سے بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور حضورِ گورنر جنرلِ مقامِ بمبئی میں استغاثہ کیا اور شکائتیں بے التفاتی اہالیانِ کمپنی کی لکھیں۔ لارڈ کو اوس کے حال پر رحم آیا اور زرِ معینۂ سابق بحال اور برقرار رکھا۔ ص ۲ کالم ۲

چین

منکشف ہوتا ہے کہ گورنر مکاؤ نے بشمول کپتان ایبٹ صاحب کے منڈارنوں اوس نوح کے سے قول و قرار کیا ہے واسطے جاری کرنے سرانجامِ ضروریات اور رسد شہر مذکور کے اور ایڈمیرل الیٹ صاحب نے بھی واسطے گرفتار کرنے کشتیوں کے حکم دیا ہے۔ صاحبِ موصوف نے ۳۰ تاریخ جون کو طرف شمال کے کوچ کیا۔ ......لن گورنر بیمار ہے اس نے ایک اشتہار متضمن قتل انگریزوں اور غارت کرنے اون کے جہازوں کے جاری کیا ہے۔

منارا

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ جزیرۂ مذکور اور اوس کے اطراف وجوانب میں ہیضۂ وبائی کی بہت شدت ہے سینکڑوں آدمی اس مرضِ خانہ خراب سے ہلاک ہو گئے ہیں اور اکثر مبتلا ہیں۔ وہاں کے حاکم کی توجہ طرف معالجے مریضوں کے بہت مصروف ہے اور طبیب واسطے بیماروں کے مقرر کیے ہیں۔

نفع تجارت

ایک صاحب جوکہ کارگذاران پرمٹ کلکتہ میں سے ہیں درباب نفع اور نقصان تاجرانِ کلکتہ کے ایسا لکھتے ہیں کہ اموراتِ تجارت روز بروز فروغ پاتے ہیں چنانچہ اب کے سال نرخ آمدنی محصول ہر طرح کے اجناس و اقماش کے بہ نسبت سالِ گذشتہ کے نفع زیادہ ساٹھ لاکھ روپیہ سے ہوا ہے اور اجناس رفتنی میں بھی چھ لاکھ کئی ہزار روپیہ کی منفعت ہے۔ واضح ہو کہ فوائد آمدنی صرف انگلستان اور فرانس سے ہوا ہے اور انتفاعِ اجناسِ رفتنی مقامات پیگو، منیلا وغیرہ سے۔ اور قومِ پرتگیز جوکہ قدیم الایام سے کارِ تجارت میں مصروف رہتی تھی بسنہ ۱۸۲۹ء سے اون کی تجارت میں بہت خسارہ ہے۔ اُن کی تجارت بہت کم ہوگئی ہے اور اگر ان کی تجارت پہلی سی ہوتی تو اس سے بھی زیادہ نفع ہوا کرتا لیکن حاصل آمدنی اور رفتنی افیون میں بہت نقصان ہوا ہے۔

اور جس دن سے کہ درمیان صاحبانِ عالیشان اور اہالیانِ چین کے خصومت ہے، تجارت سنگاپور نے بہت رونق پائی ہے چنانچہ صرف محصول نمک میں ایک کروڑ چونتیس لاکھ چوہتر ہزار کئی سو روپیہ منافع ہوا ہے مگر نرخ خریدنے شورہ قلمی کے قریب پانچ لاکھ روپیہ کے خسارہ ہے اور باعث ارزانی نرخِ شورہ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیس پچیس برس سے اکثر ملکوں اور ولایتوں میں جنگ وجدال بھی کم واقع ہوئی ہے اور خرچ باروت کا بہت کم ہے۔

ص ۴ کالم ۱

کنور نونہال سنگھ

۱۸ تاریخ ستمبر کو بارہ دری رام باغ میں دربار فرمایا، ارکان دولت باریاب مجرا ہوئے۔ عرضی فقیر عزیز الدین انصاری اور رائے گوبند جس کی متضمن حال روابط اتحاد سرکارین عالیین کے ملاحظہ ہوئی۔ سردار تیج سنگھ نے عرض کی کہ جرنیل کورٹ صاحب بابت حدود اراضی موضع راہبان کے تنازع رکھتے ہیں۔ پروانہ بنام جرنیل موصوف کے صادر ہوا کہ جو کچھ عہد مہاراجہ سرگباشی میں قرار پایا ہے اوس پر قائم رہو۔ عرضی جرنیل ونٹورا صاحب کی متضمن فتح میدان گڈھ علاقہ منڈی کے ملاحظہ ہوئی۔ پروانہ درجواب صادر ہوا کہ خیر خواہی تمھاری حضور میں ظاہر ہے لازم کہ انتظام قلعوں کملا گڈھ اور سراج گڈھ کا بصلاح سردار اجیت سنگھ اور شیخ غلام محی الدین کے کرو۔ مصر لعل سنگھ کو ارشاد ہوا کہ خلعت اکیس پارچہ کا واسطے دیوان ساون مل کے تیار کرو۔ پروانہ بنام جنرل اونطائلہ کے جاری ہوا کہ بموجب آئین مہاراجہ سرگباشی کے گھوڑے بابت نذرانہ کے یوسف زئیوں سے لے کر بھیج دو۔ دیوان ساون مل کو ارشاد ہوا کہ ملتان میں پہنچ کر مرمت تین قلعوں یعنی قلعہ ملتان اور شجاع آباد اور قلعہ سیدو اصل کی کرو اور قریب تین لاکھ روپیہ کے ضرب و باروت اور غلہ وغیرہ اوس میں جمع رکھو۔

اکبر آباد

واضح ہوتا ہے کہ منجملہ تیرہ قیدیوں مفرورہ کے آٹھ آدمی گرفتار ہوئے اور باقیوں کی تلاش میں بھی جاسوس اور پیادے گئے ہیں، اور ہر طرف سراغ جوئی میں مصروف ہیں، اغلب ہے کہ گرفتار آدیں۔ یہاں تمام غلہ جات فصل خریف پیدا ہوئے ہیں مگر بسبب کمی مینہہ کے آخر برسات میں جوار بہت کم پیدا ہوئی۔ اس باعث اغلب ہے کہ زمینداروں کو خسارہ ہو۔

حاکمان مقام مذکور دائیں طرف قلعہ کے متصل دریا کے ایک گنج بہت وسیع اور پختہ تیار کرواتے ہیں، یقین ہے کہ تھوڑے عرصے میں آباد ہو جاوے گا اور سوداگر اور بیوپاری اوس میں واسطے خرید و فروخت اجناس کے مسکن اختیار کریں گے۔

بھرت پور

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہے کہ مہاراجہ بلونت والی مقام مذکور نے از روے دانشمندی کے اہلکاران نمک حرام کے تئیں جو کہ سالہا سال سے محیط ہو کر تمام ملک کے مال کے تئیں اپنے تصرف میں لائے تھے اور سپاہ اور رعیت پر ظلم کرتے تھے اور زمینداروں سے سہ چند اور چار چند خراج لے کر اوس میں سے چوتھا حصہ خزانۂ سرکار میں داخل کرتے تھے اور عزیزوں اور خیر اندیشوں کو حضور میں نہیں پہنچنے دیتے تھے تاکہ راز سربستہ اون کا افشا نہ ہو، طرفۃ العین میں نظر بند کیا اور سب سے محاسبہ طلب ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ لوگ سواے اپنے

ص ۴ کالم ۲

آدمیوں کے اور کسی کو حضورِ مہاراجہ میں دخل نہیں دیتے تھے اور حال اس قدر بدعت کا مہاراجہ تک نہیں کھلتا تھا جب سے کہ لوگ نظر بند ہیں تب سے مہاراجہ دربارِ خاص و عام میں اجلاس فرما کے طرف داد خواہوں کے مصروف رہتے ہیں اور صبح سے نصف شب تک سوائے انفصال معاملات و مقدمات اور تدبیروں انتظام ریاست کے کوئی اور ذکر محفلِ مہاراجہ میں نہیں ہوتا۔ غبن مال سرکار کا جو کہ تحریر متصدیانِ پرگنات سے ظاہر ہوا زیادہ ایک لاکھ باسٹھ ہزار روپے سے ہے ابھی تحقیقات درپیش ہے۔ عامل پرگنات کے بھی لواحقانِ دیوان میں سے ہیں۔

شکستِ دوست محمد خاں

ایک اخبار سے جو کہ ابھی ہمارے پاس پونہچا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھ کمپنیاں پیادوں کی اور رسالہ توپخانہ اسپی گاربٹ صاحب اور چار پانچ سو سواروں نے خانِ مذکور کی سپاہ پر حملہ کیا اور اونہیں شکستِ فاش دی۔ فوج خان مذکور کی زیادہ دس ہزار آدمیوں سے تھی اور خان مذکور اور والیِ خلم خود اوس کی سرداری میں تھے۔ سپاہ نصرت پناہِ انگریزیہ نے توپیں اور نقارہ نشان فوجِ خانمذکور کے سب چھین لیے اور وہ خود بھی زخمی ہوا۔ وہ افغان جو کہ کپتان ہوپکن صاحب کی رجمٹ میں سے بھاگ گئے تھے، وہ بھی خان مذکور کے ساتھ تھے۔ وہ سب ارے گئے اور کسی نے اون کو پناہ نہ دی۔

اخبار مذکور میں کچھ ذکر اور تعداد کشتوں اور مجروحوں کی نہ تھی مگر مشہور ہے کہ لفٹنٹ لیجٹ صاحب زخمی ہوئے۔ افواج انگریزی نے سات میل تک سپاہ دشمن کا تعاقب کیا اور لڑائی میں بہت دادِ شجاعت دی۔ تاریخ جنگ معلوم نہیں ہوئی۔ انشاءاللہ حالِ مفصل پرچۂ آئندہ میں درج اخبار ہوگا۔

لدھیانہ

سردار سلطان محمد خانِ بارکزئی متوسلِ والیِ لاہور ۱۹ تاریخ ماہ گذشتہ کو واسطے گفتگوے مقدماتِ مردمانِ غلجی وغیرہ کے صاحب والامناقب جارج رسل کلارک صاحب کے پاس وارد ہوئے، بعد ملاقات اور گفتگو کے پھر لاہور کو چلے گئے۔ اسی تاریخ نیقرعزیزالدین انصاری بھی معہ لالہ کشن چند وکیل سرکار لاہور اور مولوی رجب علی منشی اجنٹی کے روانۂ لاہور ہوئے۔ صاحب ممدوح ۲۹ تاریخ واسطے مبارکبادِ مسند نشینی دیوانندسنگھ نابھ والے کے تشریف لے گئے اور جنرل معتبر سنگھ بھی صاحب کے ساتھ نابھ کو گئے۔ سنا جاتا ہے کہ عنقریب حرم محترم شاہ والاجاہ کے تشریف فرماے کابل ہوں گے۔

نابھ

راجۂ نابھ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ برہمنوں اور پروہتوں کو پٹیالہ جنید وغیرہ کے بہت انعام دیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۹۱ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۴۰ع یوم یکشنبہ جلد ۳

س ا کالم ا

پولیس

اس ہفتے میں دو مقدمے بڑے نامی بدمعاشوں کے دورہ کے سپرد ہوئے، کچھ عجب نہیں کہ اگر اس قسم کے دو چار بدمعاش اور بھی گرفتار ہو گئے اور سزا کو پہنچے تو واردات بہت کم ہو جاوے گی شہر میں۔ سُنا جاتا ہے کہ کوتوال بہت کھوجی اور تلاش بہت رکھتا ہے۔ اس باب میں اور کچھ تعجب نہیں کہ اگر تمام پولیس دار اسی طرح بہمہ تن اس باب میں کوشش رکھیں تو انتظام بدمعاشوں کا بہت جلد صورت ظہور کی دکھلاوے۔ ہر چند ایک ہی تھانہ دار صرف موقوف ہوا ہے، اس پر اب بہت تھانہ دار خائف ہیں اور یہی سبب ہے کہ صرف اوس کے معطل ہونے کے دن سے بہت کثرت گرفتاری بدمعاشوں کی سُنی جاتی ہے۔

انتظام تمام پولیس

ہر چند حاکم کی تیز نظری کے زیادہ ہونے سے اس گروہ پر کوئی امر بہتر واسطے مزید انتظام کے نہیں، لیکن بدِ نظر اس کے کہ حکام ہر ساعت اور لحہ ان کے سر پر نہیں کھڑے ہوتے، ان کے ہر لحہ کی نیک و بد کو نہیں دیکھتے رہتے اور جہاں ایک مدت مدید ایک تھانہ دار ایک خاص علاقہ میں رہا تو نیک و بد سب علاقہ میں رہتے ہیں، اگر اور کچھ نہیں تو البتہ چشمِ مروت تو ان لوگوں کو ہو سکتی ہے اور خصوص حال ہندوستانی اہلکاروں کا کہ ایک مانی ہوئی بات پُرانی ہے، احتیاج تفصیل کی نہیں، اس صورت میں بہت مناسب ہوتا کہ تھانہ دارانِ ہندوستانی کو ایک خاص تھانہ میں ایک مدتِ ممتد نہ رکھا جاوے۔ اور سابق بھی اکثر جگہ اگر ایسا عمل میں آیا تو بہت انتظام رہا ہے، بہت مناسب ہو کہ دوسرے مہینے تیسرے مہینے تبدیلی اہلکارانِ پولیس کی عمل میں آتی رہے تو یقین ہے کہ کوئی تھانہ دار کسی بدمعاش سے آلودہ بھی نہ ہونے پاوے اور چشم پوشی بھی ان کی کسی طرح پر نہ کرے اور انتظام بہت خوبی سے رہے۔

طفلِ مقتول

وہ لڑکا جو تھانۂ بھوجلہ پہاڑی میں مارا گیا تھا، اس ہفتہ میں حکم اخیر اوس مقدمہ میں ہوگیا، دو آدمی جو تھانہ دار نے گرفتار کیے تھے، مجرم قرار دیے گئے تھے، وہ اس جرمِ خاص سے بری ہوئے۔ سُنا گیا کہ شاید بعلتِ تحقیقاتِ معاش حوالات میں ہیں۔ ایک چمار اس مقدمہ میں بطور ایک شاخ کے پیدا ہوا تھا کہ اوس کے گھر سے تھانہ دار نے ایک کڑا بنام نہاد اس کے کہ وہ کڑا از زیورِ طفلِ مقتول میں سے ہے، نکالا تھا۔ کہتے ہیں کہ اوس چمار نے بڑی چمار چودس مچائی پہلے تو اقرار کیا کہ ہاں صاحب یہ کڑا میرے گھر سے نکلا اور یہ کڑا مجھے انھیں دو نو مدعلیہانے دیا تھا، اوس وقت کہ یہ دونو لاش لڑکے کی بازار میں ڈالنے تھے، لیکن صاحب مجسٹریٹ کے محکمہ میں اظہار ہوا تو اول تو مطابق تھانہ کے سب کچھ لکھایا، پھر آخر اظہار میں ایک شگوفہ یہ چھوڑ دیا کہ صاحب مجھے چار دن سے ہوش نہیں، یہ اظہار میرا صحیح نہیں، جب مجھے ہوش ہوگا تب میں مفصل لکھواؤں گا۔ سو بمقتضاے سررشتۂ انصاف مقدمہ ملتوی رہا، بعد چند روز کے ہوش و حواس سے درست ہوکے یہ اظہار دیا کہ تھانہ دار نے جبر سے اور کچھ کھلا کے مجھ سے یہ لکھوایا، ایک سو روپیہ دینے کہے، حقیقت میں میں اس مقدمہ سے واقف نہیں۔ اور مدعی اور سُنار وغیرہ جن سے مدعی نے بنوانا کڑے اور زیور طفل کا بتلایا اونھوں نے اقرار شناخت اوس کڑے کا نہ کیا اور ثابت نہ ہوا کہ یہ کڑا طفلِ مقتول کا ہے، نسبت اس خلاف بیانی کے چمار پر اغلب ہے کہ وکیلِ سرکار کی معرفت نالش پیش کی جاوے۔ کہتے ہیں کہ پہلے تھانہ دار نے ہلاک ہونے میں اس لڑکے کے ہلاکت بسبب زہر کے ظاہر کی تھی کہ اوس کا پیٹ بھی چیرا گیا تھا پھر انجام کو دو شخصوں کو بعلت پھانسی پھانسا اور ایک چمار کو بعلت کڑا نکلنے کے گرفتار کیا، جس کا انجام کو یہ گل کھلا، لیکن تھانہ دار کا اب بھی یہی بیان سُنا جاتا ہے کہ یہ نہ اقرارِ شناخت مدعی کا بسبب اغوا بعضے مختار وغیرہ کے ہے، الحاصل کہ تھانہ دار بالکل موقوف ہوگیا۔

ہم نے بہت جگہ سنا شہر میں کہ اکثر لوگ بہت تعریف سے ذکر کرتے ہیں۔ حسنِ تجویز پر صاحب قایمقام مجسٹریٹ کے اس مقدمہ میں، اکثر بلکہ تمام شہر کی بھی راے ہے کہ اس مقدمہ میں یہی چاہیے تھا جو کہ ان حاکم نے تجویز کی۔

ٹی گرانٹ صاحب مجسٹریٹ دہلی

صاحب موصوف جو رخصتی گئے تھے، پہاڑ سے آئے، ۱۵ تاریخ اس مہینے کی یہاں داخل ہوئے، اپنا کام کرنے لگے، اسی تاریخ آتے ہی خزانہ اور اشٹانپ ملاحظہ کیا۔

حکم

از روے ایک اخبار صحیحہ کے واضح ہوتا ہے کہ بمبئی میں ایک حکم جاری ہوا ہے واسطے خریدنے دس ہزار اونٹوں کے مقام سندھ میں اور چھ لاکھ روپے کی ہنڈوی کی گئی ہے واسطے اس کام کے۔

ص اکالم ۲

دوست محمد خاں

ص۲ کالم ۱

مضمون چٹھیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خان موصوف سیغان میں مقیم ہے اور پھر ارادہ مقابلہ کا رکھتا ہے، چھ کمپنیاں رجمنٹ ۳۵ پیادگان ہندوستانی کی اور کچھ سپاہ گورکھا حضرت شاہ شجاع الملک کی معہ چند ضرب توپ کے اوس طرف روانہ ہونے کو ہیں واسطے مکرّر شکست دینے خان مذکور کے۔ جنگِ سابق میں چار آدمی سپاہِ انگریزی سے مارے گئے اور چودہ زخمی ہوئے۔

از روے مضمون ایک چٹھی مورخہ ۲۰ تاریخ ستمبر کے حال مفصل اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ ۱۸ تاریخ ماہِ مذکور کو افواجِ ظفر امواجِ انگریزی نے سپاہِ دوست محمد خاں اور والیٔ خلم کو شکستِ فاش دی۔ خانِ مذکور زخمی ہوا اور تین سردار اور پانسو سپاہی اوس کے میدانِ جنگ میں کام آئے اور توپ خانہ وغیرہ سب اسباب سپاہ دشمن کا جو کہ پرچہ گذشتہ میں درج ہوا تھا، سپاہ انگریزی کے ہاتھ آیا۔

واضح ہو کہ ۱۸ تاریخ کو بریگیڈیر ڈنی صاحب کو خبر پونہچی کہ سپاہ دوست محمد خاں کی محاذی بامیان کے آن پونہچی، صاحب موصوف یہ حال سن کر دوسرے دن کچھ سپاہ اور توپوں سے باہر نکلے اور کچھ دور نہیں گئے تھے کہ سامنے سے دوست محمد خاں بسر کردگی قریب آٹھ ہزار آدمیوں کے نمودار ہوا، صاحب موصوف نے بمجرد دیکھنے افواجِ غنیم کے سپاہِ دشمن میں کھل بلی ڈال دی ساتھ گولوں اتواپ آتش فشاں کے اور اون کی جمعیت کو پریشان کر دیا۔ دشمن نے پھر اپنے تئیں جمع کر کے ارادہ حملہ کا کیا لیکن بہادرانِ لشکر ظفر پیکر انگریزی نے اتواپ آتشبار سے اون کا منہ پھیر دیا۔ آخر کار جب اونھوں نے اپنی کوشش کو بے فائدہ محض جانا تو اپنے زخمیوں کو اوٹھا کے بھاگ گئے۔ کہتے ہیں کہ گورکھوں رجمنٹ انگریزی اور سپاہِ موسومہ جانباز نے اس لڑائی میں کارہاے مردانہ کیے۔

کرنیل اورچرڈ

کرنیلِ موصوف بسر کردگی رجمنٹ گوروں کے کابل کو جاتے تھے۔ اثناء راہ میں سے اونھوں نے چٹھی اس مضمون کی بھیجی کہ ہم کو متمردوں نے راہ میں گھیر لیا ہے اور بباعث بیماری اکثر آدمیوں رجمنٹ کے میں مقابلہ اون کا نہیں کر سکتا، سو جنرل صاحب نے بفورِ استماع ایک رسالہ سواروں کا اور ایک کمپنی رجمنٹ ۳۷ اوسی وقت واسطے مدد کرنیلِ موصوف کے بھیجی۔ بعد پونہچنے رجمنٹِ مذکورہ کے کابل میں کچھ سپاہ بسر کردگی جنرل سر آر سیل صاحب کے کوہستان کو بھیجی جاوے گی۔ کہتے ہیں کہ اوس مقام میں اکثر قلعہ مستحکم اور فصیل دار گانو

ص۲ کالم ۲

ہیں، اغلب کہ مقابلہ قرار واقعی کریں گے۔ منجملہ اور سرداروں کے سردار سلطان محمد خاں بارکزئی براحقانِ دوست محمد خاں میں سے ہے اور قریب دس ہزار آدمیوں بندوقچی قوم بارک زئی کے ہمراہ رکھتا ہے، یقین کہ

وہ خوب لڑے گا۔

جنرل ناٹ صاحب معہ دو توپوں قلعہ شکن کے طرف قلات کے روانہ ہوئے ہیں۔

روس

واضح ہوتا ہے کہ تحقیقاً لفٹنٹ شیکس پیر صاحب معہ تمام غلامانِ قوم روس کے خیوہ سے نکلے ہیں، لیکن ابھی کچھ حال بڑھنے کپتان ایبٹ صاحب کا نہیں سُنا۔

کوچ سپاہ

رجمنٹ ۶۴ پیادگان دہلی سے اور رجمنٹ ۱۹ پیادگانِ ہندوستانی فیروزپور کی طرف روانہ ہوگی اور رجمنٹ ۵۴ پیادگانِ ہندوستانی کی اور پانچویں رجمنٹ لائٹ کیولری اور کپتان نکل صاحب کا رسالہ توپ خانہ کا معہ رجمنٹ ۲۷ پیادگانِ ہندوستانی کے کرنال سے بیسویں تاریخ ماہِ حال کو روانہ کابل ہوں گے۔ رجمنٹ ۲۶ ہندوستانی آگرہ سے فیروزپور کو جاوے گی اور ۹ رجمنٹ ملکہ کی میرٹھ میں آجاوے گی اور پہلی اور نویں رجمنٹ توپخانہ اسپی کی متھرا سے طرف کرنال کے کوچ کریں گی۔ اور یہ بھی مشہور ہے کہ ڈریگون دوسرا ۳۰ تاریخ ماہ حال کو کانپور سے کرنال کو جاوے گا۔ الغرض افواج متعینہ شمال کو مژدہ ہو کہ یہ سپاہ یا تو اون کی مدد کو یا اون کی بدلی کو روانہ ہوتی ہے۔

نقلِ اورڈر درباب مہم مقامِ کڈجاہ کے

لفٹنٹ کرنیل ویلزسی بی دل سے مبارکباد دیتے ہیں سپاہِ تابع حکم اپنی کو اور خصوصاً اوس گروہ کو جس کو کہ وہ لڑائی میں لے گئے تھے اور فتح یاب ہوئے۔ صاحب موصوف شکر کرتے ہیں ہر شخص ہندوستانی اور انگریز کا جو کہ شریکِ جنگ تھا اور واسطے ضایع ہونے آدمیوں کے وہ بہت افسوس کرتے ہیں، لیکن یہ بھی اُمید نہیں تھی کہ بغیر از تلف ہوئے آدمیوں کے چار قلعہ ہاتھ آویں۔ القصہ لفٹنٹ موصوف نے واسطے اطلاع میجر جنرل کمیندنگ کے حال اوس کا گوش گزار کیا۔

چین

اوس طرف کے اخبار مورخہ ۲ تاریخ اگست سے واضح ہے کہ جزیرہ چوزان کو افواج انگریزی نے مسخر کیا، چالیس آدمی چین والوں کے مارے گئے۔ کرنیل برل روائل آئرش کو گورنر مقامِ مذکور کا کر دیا، مگر تمام رعایا وہاں کی بھاگ گئی اور بہت ڈر گئی۔

مینگالور نام ایک جہاز بھرا ہوا چائے کا بحرِ چین میں تباہ ہوگیا، مگر اہلِ جہاز سب بچ گئے اور کسی کو کچھ آسیب نہ پونہچا۔

حال مفصل جو کہ چٹھیات افسران متعینۂ جہازوں جنگی سے دریافت ہوا ہے واسطے ملاحظۂ ناظرین اخبار کے

ص ۳ کالم ۱ مندرج ہوتا ہے: یعنی جہازِ کموڈور سر گورڈن بریمر صاحب کا جزیرہ چوزان میں پہنچا اور ۴ تاریخ جولائی کو دار الخلافہ ٹینگاہی میں لنگر انداز ہوا، کموڈور موصوف نے افسران سول اور ملیٹری چین سے استدعا سونپ دینے مقامِ مذکور کی کی اور کہا کہ درصورت انکار کے تم زیادہ تر بلا میں گرفتار ہوگے اور اگر متابعت کروگے تو تمھارا مال اسباب اور جانیں سب بچ جاوینگی۔ منڈارون نے جواب صاف نہ دیا اور آپس میں مشورہ کر کے کہا کہ ہم تم کو اپنی تجویزوں کے نتیجہ سے آج رات کو اطلاع دیں گے، لیکن دوسرے دن صبح تک کچھ جواب نہ دیا اور طیاری لڑائی کی جہازوں پر معلوم ہونے لگی۔ اور صاحب ممدوح نے بخیال رفع شر کے دوپہر دن چڑھے تک انتظار کیا' اس میں ایک گھنٹہ بجا اور اب زیادہ تر انتظار کرنا بے فائدہ معلوم ہوا' آخرکار ایک جہاز انگریزی میں سے ایک توپ سر ہوئی۔ اوس طرف سے بھی جواب دیا گیا اور ایک بیڑہ کشتیوں جنگی کا دریا میں نمودار ہوا' الغرض چند باڑوں نے اتواپ جہازِ انگریزی کی اونھیں ہٹا دیا اور بعدازاں کچھ ملاحوں اور سپاہ نے جہازوں پر سے اُتر کے باہر مقامِ مذکور کے جھنڈا گاڑ دیا۔ اور سلامی شاہانہ اوتاری اور اس طرح ۵ تاریخ جولائی کو جزیرہ چوزان تصرف اہالیانِ گورنمنٹ میں آگیا۔ جب سپاہِ انگریزی جزیرہ میں اُتری تو اونھوں نے دیکھا کہ تمام رعایا نے بخوفِ سپاہ ظفر پناہ بھاگ کے قلعہ میں پناہ لی ہے اور سُنا کہ گرد قلعہ کے ایک فصیل مستحکم اور ایک نہرِ عمیق ہے' القصہ چھٹی تاریخ جب سپاہ نے قلعہ پر کوچ کیا تو دیکھا کہ وہ بھی خالی کر دیا تھا صرف ایک آدمی واسطے درخواست پناہ اور عذر تقصیرات کے رہ گیا تھا۔ دوسرے دن اوس شہر میں سے جو کہ پستی میں ہے پھر توپیں سر ہونے لگیں مگر سپاہِ انگریزی نے اون کو بھی پست کیا اور دو تین مقام اور بھی محاصرہ کیے گئے ہیں۔

حکم کمیندر انچیف

تمام افسران جو کہ بباعث اپنے امورات خانگی کے اپنی رجمنٹوں سے غیر حاضر ہیں اون کو حکم ہے کہ بجلدی تمام اپنی اپنی پلٹن میں پونہچ جاویں۔ اور جنرل افسران کمینڈنگ کو حکم ہے کہ تاصدورِ حکم ثانی اون کی درخواستیں رخصت کی بیش از رخصت مقررہ پیش نہ کریں سوائے اوس کے کہ بذریعہ سارٹی فکیٹ ڈاکٹر کے ہو۔

ان احکام سے لوگ طرح طرح کے خیال کرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ مہم نیپال درپیش ہے اور اکثروں کا یہ بیان ہے کہ کچھ سپاہ واسطے مدد فوجِ متعینہ افغانستان کے بھیجی جاوے گی اور تیسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ عزم پنجاب منظور ہے کیونکہ اوس طرف کے لوگوں کا فریب اور درپردہ مدد دوست محمد خاں کی سب گورنمنٹ پر ظاہر ہے' چنانچہ چند مدت گزری کہ ایک فقیر شملہ میں مرگیا اور اوس کے پاس کچھ کاغذات نکلے اور یہ تصور کیا گیا کہ وہ شخص بطریق جاسوس اور ایلچی کے

ص ۴ کالم ۱ سکھوں کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ اور علاوہ ازیں اور سبب بھی ہیں جن سے کہ گورنمنٹ اون کے امورات میں مداخلت کر سکتی ہے منجملہ اون کے ایک یہ ہے کہ نونہال سنگھ اور اوس کے رفقا واسطے تصرف ریاست کے دفات مہاراجہ کھڑک سنگھ کی

چاہتے ہیں، اور دوسرے یہ کہ جب تک تسخیر پنجاب عمل میں نہیں آنے کا تب تک فتح کامل افغانستان کی ناممکن ہے۔

دہلی

یہاں بہت بھاگڑ ہو رہی ہے بباعث متحرک ہونے مختلف رجمنٹوں کے واسطے اعانت یا تبدیلی سپاہ کے۔ مردمانِ میگزین کو ایک لمحہ فرصت نہیں حاصل ہوتی اور اونٹ اور خیمہ اور چھکڑے وغیرہ کرایہ کیے جاتے ہیں۔ خبر ہے کہ رجمنٹ ۶۴ پیادگانِ ہندوستانی کی ۲۰ تاریخ ماہ حال کو طرف فیروزپور کے کوچ کرے گی۔

چنار گڈھ

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ملک میں گرد نواحِ مقامِ مذکور کے عالمِ آب ہو رہا ہے بباعث کثرتِ بارش اور طغیانی آب کے، درمیان مقامِ مذکور اور کلکتہ کے اکثر جگہ میں کنارہ دریا کے ہواسے ہیضۂ وبائی بشدت جاری تھی مگر اب کچھ زور اوس کا گھٹ گیا ہے، آدمی کم مرتے ہیں۔

لاہور

واضح ہوتا ہے کہ طبیعت مہاراجۂ عالیجاہ فرماں فرمائے لاہور کی چند مدت سے علیل تھی، اب معالجہ سے اطبائے حاذق کے بہت افاقت حاصل ہے مگر نقاہت بہت ہو گئی ہے، اس باعث اکثر کنور نونہال سنگھ دربار فرماتے ہیں اور انجاحِ اموراتِ ریاست میں متوجہ اور مصروف رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کنور موصوف دانائی اور شجاعت اور عزم میں کم مہاراجۂ سرگباشی سے نہیں ہیں اور روز وفات مہاراجہ سے تمام عیش وعشرت کو جو کہ لازمہ ایام جوانی اور دولت کے ہیں یک قلم ترک کر کے انتظام ملک اور پرورش رعایا اور آراستگی سپاہ اور دادرسی مظلوموں میں شب و روز متوجہ اور مشغول رہتے ہیں۔ الحق اس خوردسالی اور ایسی دولت میں اتنا نیک بخت اور اس قدر کاروبار سلطنت میں مصروف ہونا دلیل ترقی کی اور روز افزونی ملک و دولت کی ہے اور سردارانِ ہندوستان کا حال خلاف اس کے سنا جاتا ہے۔

حیدرآباد سندھ

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مقامِ کاہن میں بالفعل امن و امان ہے۔ کپتان برون صاحب نے چالیس اونٹ غلہ کے اور ساٹھ بیل واسطے توپوں کے اور بہت سی بھیڑیں بہم پونہچائی ہیں۔ اور بمبئی میں افواہ ہے کہ ایک ساہوکار مقام مذکور کا کہتا ہے کہ میں کپتان برون صاحب کو معہ اون کی سپاہ کے ایک امن دار اور پوشیدہ رستے سے مقامِ کاہن سے نکال لے جاؤں گا۔

کنور نونہال سنگھ

ص۴ کالم

عرضی جرنیل ونتورا صاحب کی اس مضمون کی آئی کہ اقبالِ حضور سے تمام ملک سراج گڈھ علاقہ منڈی کا

تصرف سرکار میں آگیا، اب صرف ایک قلعۂ کمانگڈھ باقی رہا ہے وہ بھی عنقریب اقبالِ حضور سے پایا جاوے گا۔ خطوط واسطے طلب گورو صاحب اور سادھو سنگھ کرتارپوریہ اور سردار نہال سنگھ آلو والہ کے روانہ ہوئے کہ حسب معمول اور آئین قدیم کے پوجاے دسہرہ میں شامل ہو۔

سردار پیر محمد خاں اور سردار سید محمد خاں نے حاضر ہو کے نمونۂ قرابین کا ملاحظہ کروایا خود بدولت نے پسند فرمایا۔ دل سنگھ معتمدِ راجہ اجیت سنگھ لاڈو والہ نے ایک گھوڑا با سازِ نقرہ اور اکیس پارچہ پوشاکی معہ خطِ شوقیہ کے حسبِ معمول نذر گذرانا، لالہ بشن داس وکیل میر رستم خاں اور پیراں خان خیرپوریہ کا حاضر ہوا۔ بصلاح بھائی رام سنگھ کے خلعت سترہ سترہ پارچہ کا معہ حلقہ کمان اور ترکش اور شمشیر اور ایک ہاتی معہ ہودج نقرہ کے واسطے رئیسانِ موصوفین کے اور خلعت سات پارچہ کا اور ایک جوڑی کڑے کی اور تین ہزار روپیہ نقد وکیلِ مذکور کو عنایت کر کے رخصت فرمایا۔

عبدالرحمان معتمدِ جرنیل ونتورا صاحب نے عرضی پیش کی کہ واسطے تیاری چھاونی کے روپیہ مرحمت ہوں، چنانچہ تنخواہ تین ہزار روپیہ کی راجہ سوچیت سنگھ پر کردی۔ جنرل کورٹ صاحب اور جنرل امر سنگھ مان اور جنرل گلاب سنگھ اور جنرل تیج سنگھ وغیرہ سرداران نے عرض کی کہ فدوی معہ پلٹنوں اور توپ خانوں اور رجمنٹ سواروں کے نیچے قلعہ گوبند گڑھ کے حاضر ہیں۔ پروانہ بنام خلیفہ نورالدین کے جاری ہوا کہ جس قدر کرتیاں اور توسدان طیار ہوئی ہوں، جلد تر بھیج دیں۔

بھرت پور

۲۴ تاریخ ستمبر کو کپتان مکنجی صاحب اور کپتان براڈفورڈ صاحب متعینہ سپاہِ اکبرآباد رونق افروز ہو کر پایہ باغ میں کہ مخصوص واسطے قیام صاحبان عالی شان کے ہے اوترے۔ جبکہ خبر ورود صاحبانِ موصوفین کی گوش زد مہاراجہ کے ہوئی، فی الفور جانکی لعل کے تئیں واسطے مدارات کے خدمت صاحبانِ عالی شان میں بھیجا۔ کارپردازانِ ریاست نے طرح طرح کے کھانے مہیا کیے، صاحبان موصوفین حُسنِ اخلاق اور اشفاقِ مہاراجہ سے اور اہتمام سے کارگذارانِ ریاست کے بہت خوش ہوئے اور بسبب کمی ایام رخصت کے ملازمت مہاراجہ سے مقصر رہ کر واسطے سیر مکانات کے طرف ڈیگ کے روانہ ہوئے۔

گوالیار

دسہرہ کے روز مہاراجہ جھنکو راؤ سیندھیہ بہادر پہر دن رہے بہت توزک سے اوس صحرا میں تشریف لے گئے جو کہ قدیم سے مقام پرستش ہے۔ سپاہِ کمپوے کرنیل جیکب صاحب اور جوزف سکندر صاحب وغیرہ کی جو کہ ساتھ سلاح اور یراقِ درست کے تین کوس تک دو رویہ صف باندھے کھڑی تھی اوس نے سلامی و تاری

صفحہ کالم ۲

اور اسی طرح گولہ اندازانِ توپ خانہ جان بیپٹسٹ صاحب نے جو کہ تین سو ضرب توپ کے بائیں طرف صف باندھے کھڑے تھے بمجرد دیکھنے مہاراجہ کے واسطے ادا کرنے مراتب سلامی کے فلیتہ باسہ اتو پ میں آگ دی اور صدائے آتوآپ سے زمین و زماں میں زلزلہ ڈال دیا۔ اہل تماشا چالاکی سے گولہ اندازوں کی متحیر رہے۔ رات کے وقت مہاراجہ ممدوح نے اوسی تجمل اور عظم وشان سے مراجعت کی ارکان دولت نے بار یاب مجرا ہوکر نذریں گذرانیں اور ساتھ عطائے خلعتوں کے سرافراز ہوکر رخصت ہوئے۔

آگرہ

چھٹی اکتوبر یوم سہ شنبہ کو جناب لفٹنٹ گورنر بہادر نے دربار میں اجلاس فرمایا، رئیس اور وکیل راجہ ہائے نامدار کے باریاب ہوئے اور عرض معروض کرکے رخصت ہوئے۔ کہتے ہیں کہ چند مدت سے ایسا ہوتا ہے کہ ہر مہینے میں ایک بار یوم سہ شنبہ کو ارباب ملازمت کو بار ہوتا ہے دربار صاحب والا مناقب فیض بار میں۔

حضور والا

بموجب حکم تنخواہ علاقہ خانساماني کی تقسیم ہوئی۔ عرض ہوئی کہ نواب نوازش خاں نے وفات پائی استماع فرما کے کچھ روپیہ نقد واسطے حاضری کے ڈیرہ خان مذکور پر بھیجے۔ بموجب حکم حضور والا کے مرزا شاہرخ بہادر اور مرزا بلاقی واسطے دریافت کرنے خیریت مزاج کے نواب حامد علیخاں کے ہاں تشریف لے گئے اخان مذکور نے عرض کی کہ اب اقبالِ حضور سے مجھے آرام ہے بعد صحتِ کلی کے نذر شکرانہ حضور میں بھیج دوں گا اور وقت رخصت اکیس کشتیاں پارچہ کی مرزا شاہرخ بہادر کو اور گیارہ مرزا بلاقی کو نذر گذرانیں۔ مرزا ولی عہد بہادر نے مناالعل کو مختاری سے موقوف کرکے، ضیاء الدولہ رکن الدولہ کے بیٹے کے تئیں ساتھ مختاری اپنی سرکار کے معزز کیا۔

بموجب عرض مرزا شاہرخ کے جام بیگ نام ایک شخص کے تئیں خلعت چار پارچہ اور دو رقم جواہر مرحمت کرکے خدمت جیب خاص اور نذر و نیاز کی مرحمت کی نامبردہ نے آٹھ سو روپیہ نذر گذرانے۔

باہتمام موتی لال پرنٹر اور پبلشر کے چھاپا گیا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو ۱۰؎ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۹۲ | ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ | جلد ۳

ص ا کالم ا

انتظام عام پولیس

ایک خط پایا ہم نے درباب انتظام پولیس کے، مقام خطوط میں مندرج ہے۔ یہ کارسپانڈنٹ جو لکھتے ہیں یہ ایک چھوٹی بات ذراسی بات ہے، مشتی نمونہ از خروار، اکثر جگہ خصوص بیرونجات کے تھانوں میں تو یہی حال البتہ سنا جاتا ہے، تھانہ داروں کو چھوٹی بات پر بھی چشم نمائی رہا کرے تب تھوڑی رعیت ان کے بڑے ظلم سے امن میں رہے۔ حاکمانِ فوجداری کورٹ کو ضرور ہے کہ ان کو ہر وقت دیکھتے رہیں شیر کی نظر سے اور چوری نقب پر موقوفی ان کی لازم پکڑ لیں۔ اور عملۂ صدر پر بھی چشم نمائی رہے کہ ان لوگوں سے سازش نہ کرسکیں کیونکہ ان کی سازش بغیر، حوصلہ اہالی پولیس کا نصف رہ جاتا ہے۔

چھاونی دہلی

تمام وکمال رجمنٹ ۶۴ پیادہ ہائے ہندوستانی کی نے اکیسویں تاریخ کو اس مہینے کی کوچ کیا اور تمام سپاہی اور افسر لوگ بہت شگفتہ روئی اور کشادہ دلی سے روانہ ہوئے۔

کابل

اخبارات سے دریافت ہوتا ہے کہ کپتان اڈورڈ کانلی رجمنٹ چھٹی لائٹ کیولری کے نے بیچ فتح تین قلعوں علی خان کے جو کہ متصل چریکار کے واقع ہیں، زخم گولی کا کھایا اور فوراً مر گئے۔ حال اس لڑائی کا ازروے ایک چٹھی مورخہ ۳۰ تاریخ آئندہ شنہ کے اس طرح واضح ہوتا ہے کہ ۲۹ تاریخ ستمبر کو لڑائی شروع ہوئی اور قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک جنگ جدل ہوتی رہی، آخر تینوں قلعہ فتح ہوئے اور کپتان مذکور اور دو گورہ رجمنٹِ انگریزی کے اور دو سپاہی ہندوستانی مارے گئے۔ واضح ہو کہ کپتان متوفی حضرت شاہ شجاع الملک کے پولیٹکل اسسٹنٹ بھی تھے اور چونکہ صاحب عزم اور عالی ہمت تھے، سو انھوں نے از خود درخواست شریک ہونے کی بیچ اس لڑائی کے کی تھی۔ ان کے مارے جانے سے لوگ بہت افسوس کرتے ہیں۔

برگیڈیر ڈنی صاحب

چٹھی مقام کابل مورخہ ۲۹ تاریخ ستمبر سنہ حال سے واضح ہوتا ہے کہ برگیڈیر موصوف الصدر نے ۲۲ تاریخ ماہ گذشتہ کو بفور استماع اس بات کے کہ دوست محمد خاں نے اپنی سپاہِ پریشاں کو سیفان میں مجتمع کیا ہے، معہ چھ کمپنیوں رجمٹ ۳۵ اور چھ کمپنیوں رجمٹ گورکھا اور چارسو توپوں اور کچھ سواروں کے اوس طرف کوچ کیا اور جب کہ مقام ص اکالم ۲ اکربات میں پہنچے تو وہاں جو کچھ آدمی تھے، وہ سب بھاگ گئے۔ بعد ازاں سیفان میں برگیڈیر موصوف نے سنا کہ دوست محمد خاں طرف غوری یا کندس کے ڈیڑھ سو آدمیوں سے بھاگ گیا ہے اور والی خلم مستعد تھا واسطے منظور کرنے شرائطِ انگریزی کے، صاحب برگیڈیر وہاں سے درہ کمرود کو جاویں گے واسطے سرادہی صالح بیگ کے۔

گرد کابل کے لوگ بہت ناراض ہیں، اور کیمپ میں ہر شب آگ لگا جاتے ہیں۔ سپاہی رجمٹ گوروں کے ابھی بیمار ہیں۔ ۲۳ تاریخ سے تاریخ چٹھی تک سات آدمی مر گئے۔ خبر تحقیق ہے کہ دو بیٹے دوست محمد خاں کے جو کہ نظر بند تھے غزنیں میں سے بھاگ گئے اور یہ خوف ہے کہ وہ اضلاع خلجی اور زرمت میں جا کر رعایا کو واسطے سرکشی اور اعانت دوست محمد خاں کے ترغیب و تحریص کریں گے۔

حضور والا

کپتان انجلو صاحب سکرتر باریاب مجرا ہوئے اور بعد دریافت خیریتِ مزاج مبارک اور مذکورات اطراف کے برآمد ہوئے، خلعت چھ پارچہ کا پرورش خان کو بابت معذرت نوازش خاں اوس کے باپ کے عنایت ہوا۔ نیاز علی کو معہ اوس کے اسباب کے قلعہ سے نکلوا دیا۔ عرض ہوئی کہ ضیاء الدولہ مختار مرزا ولی عہد بہادر نے تین ہزار روپیہ بابت مختاری کے نذر گذرانے بتقریب غسل صحت مرزا شاہرخ بہادر کے خلعت چھ پارچہ کا حکیم احسن اللہ خاں صاحب کو مرحمت ہوا۔ ۱۹ تاریخ سواری حضور والا کی واسطے زیارت درگاہ سید حسن رسول نما کے گئی، کچھ روپیہ نیاز درگاہ اور تیس روپیہ خادموں کو عنایت کیے۔

کنور نونہال سنگھ

رام باغ میں دربار فرمایا فقیر عزیز الدین نے باریاب مجرا ہو کر نذر گذرانی، دیر تک کچھ حال پوچھتے رہے۔ پروانہ بنام دیوان ساون مل ناظم دوآبہ کے صادر ہوا کہ معتمد صاحبان عالی شان واسطے تلاش اونٹوں باغ والہ سرکار کمپنی کے وہاں پہنچے ہیں، جہاں کہ معتمدان مذکورین نشان دہی اپنے اونٹوں کی دیں، فی الفور دلوا دیں۔ پروانہ بنام جنرل ونتورا صاحب کے جاری ہوا کہ بالفعل طرف کملا گڈھ کے عزم نہ کریں۔

سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ والہ نے حاضر ہو کے نذر گذرانی، خود بدولت نے مشار الیہ سے حال قلعہ بھلور اور ذخیرہ وغیرہ کا استفسار فرمایا۔ سردار عطر سنگھ کالہ والہ نے عرض کی کہ فدوی نے اقبالِ حضور سے راجہ منڈی کو

بخیریت قلعہ گوبند گڈھ تک پونہچا دیا' ارشاد ہوا کہ تمھاری خدمت حضور پر ظاہر ہے۔ پروانہ بنام کارداران کانگڑہ کے جاری ہوئے کہ سردار اجیت سنگھ طرف کوہستان کے مامور ہوا ہے' رسد رسانی میں کوشش کرنا۔

ص ۲ کالم ۱

باجگاہ

حال جنگ مقام مذکورہ کا مفصلاً اس طرح واضح ہوتا ہے کہ ۳۰ تاریخ اگست کو قریب نواخت ایک گھنٹہ دن کے خبر پونہچی کہ دشمن نزدیک آپونہچے ہیں' سپاہِ انگریزی بغور استماع اس بات کے مستعد مقابلہ ہوئی' لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ فوج انگریزی ہوشیار اور مستعدِ جنگ ہے تو فوراً بھاگ گئے اور سپاہِ انگریزی بھی اپنے مقامون پر پھر آئی۔ صبح کے وقت وہ لوگ پھر بلندیوں اور ٹیلوں پر جمع ہوئے اور کیمپ اور سپاہِ انگریزی پر بندوقیں سر کرنے لگے' سپاہ ظفر پناہ اوٹ میں ہوگئی اور گولیوں کی زد کو بچایا' بعد ازاں ایک گروہ سواروں کا قریب پاؤ میل کے فاصلہ کے نمودار ہوا اور گرد سپاہ انگریزی کے تلواریں اور برچھیاں چمکاتے ہوئے پھرنے لگے' یہ حال دیکھ کر لفٹنٹ بھی معہ سواران موسومہ جانباز اور چالیس آدمیوں اپنے گروہ کے باہر نکلے' لیکن صاحب موصوف نے دیکھا کہ سپاہِ دشمن بہت ہے تو ایک کمپنی گورکھوں کی بھی ہمراہ لی اور اوپر بلندیوں کے چڑھے' جب قریب سوگز کے فاصلہ درمیان دونو سپاہ کے رہا تو سپاہِ انگریزی جمع ہوکر آگے بڑھی اور جب فاصلہ کل دس گیارہ گز کا رہ گیا اور حریفوں نے دیکھا کہ سپاہ انگریزی بڑھتی ہی چلی آتی ہے تب بے اوسان ہوکر بھاگ گئے۔ سپاہِ نصرت پناہ نے ایک میل تک اون کا تعاقب کیا اور سوارانِ قوم افغان ملازم انگریزی نے جو کہ موسوم بہ جانباز بباعث اون کی شجاعت کے ہیں اونھوں نے گھوڑے اور اسباب مقتولوں اور مجروحوں کے لوٹنے شروع کیے۔ الحاصل دشمنوں نے ایک اور جگہ قیام کیا اور وہاں سے بھی ہٹائے گئے' پھر اونھوں نے اپنے قلعوں میں پناہ لی اور چونکہ تعداد میں سپاہ انگریزی سے دوچند اور سہ چند تھے' اس لیے زیادہ تر پیچھا کرنا اون کا مناسب نہ جانا اور اپنے کمپو میں مراجعت کی۔ سپاہِ انگریزی میں سے چار آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے اور تین گھوڑے مارے گئے اور اسی قدر زخمی ہوئے۔ اس طرف سے خاطر جمع ہوئی ہی نہ تھی کہ خبر شکستِ خیبک کی سُنی اور سپاہِ ظفر پناہ نے بہ مجبوری باجگاہ کو ہٹ جانا مناسب جانا' اور یہ خوف ہوا کہ مبادا دوست محمد خاں اور میر ولی اون پر حملہ کرے' لیکن بصد خرابی بامیان میں پونہچے ' صرف ایک گورکھا اثناء راہ میں زخمی ہوا۔

کہتے ہیں کہ باعث جنگ مذکورہ کا یہ تھا کہ محمد افضل خاں فرزند دوست محمد خاں سے لوگوں نے کہا تھا کہ جانباز تیرا مقابلہ نہیں کریں گے' القصہ سپاہِ دشمن میں سے دس آدمی مارے گئے اور پندرہ زخمی ہوئے اور نو آدمی اور پندرہ گھوڑے گرفتار آئے۔ بعضے سردار جن کے مطیع قریب چالیس ہزار آدمیوں کے ہیں' اونھوں نے متابعت شاہ شجاع الملک کی قبول کی اور خلعت پائے۔ وقت رخصت اونھوں نے عرض کی کہ

ص ۲ کالم ۲

اگر کوئی شخص دشمنوں میں سے ہمارے کوہستان کی طرف آوے گا تو ہم اوسے جیتا نہ چھوڑیں گے۔

افواج

صاحب اخبارِ آگرہ لکھتے ہیں کہ ہنڈوی پندرہ لاکھ روپیہ کی ممالک پنجاب سے واسطے دوست محمد خاں کے بھیجی گئی تھی، سو اثنا راہ میں روکی گئی۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ بموجب درخواست مسٹر کلارک صاحب بہادر اجنٹ لدھیانہ کے ایک سپاہ واسطے فیروز پور کے کوچ کیا چاہتی ہے اور مشتمل ہوگی رجمنٹوں مفصلۂ ذیل سے: رجمنٹ تیسری گوروں کی، رجمنٹ ۱۹ پیادگان ہندوستانی کی میرٹھ سے پہلا ٹروپ اور پہلا برگٹ توپ خانۂ اسپی کا، رجمنٹ تیسری اور رجمنٹ پانچویں لائٹ کیولری کی، رجمنٹ ۲ پیادگان ہندوستانی کی اور رجمنٹ ۳۹ پیادگانِ ہندوستانی کی۔ اور میجر جنرل الفنسٹن صاحب کمینڈر اِس تمام فوج کے ہوں گے۔ واضح ہوتا ہے کہ بلوچستان میں بھی مقام بمبئی سے کچھ سپاہ بھیجی جاوے گی بموجب تفصیل ذیل کے: پہلا اور چوتھا ٹروپ توپخانہ اسپی کا اور کچھ رسالہ سواروں کے، دس رجمنٹیں ہندوستانی اور دو رجمنٹیں گوروں کی، سپاہ پیادہ دو برگٹ میں تقسیم کی جاویں گی، پہلا تو زیرِ حکم برگیڈیر والیت کے رہے گا اور دوسرا بسرکردگی ڈنگٹورس صاحب کے۔ اغلب ہے کہ تین رجمنٹیں تو کراچی اور سکھر اور دادر وغیرہ میں رکھی جاویں گی اور باقی واسطے مقابلہ حریفوں کے کام آویں گی۔

کپتان بردن

صاحبِ اخبار بمبئی لکھتے ہیں کہ ایک چٹھی کپتان موصوف کی مقام کاہن سے آئی ہے، صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ ہم سب یہاں خوش و خرم ہیں۔ میں نے جنگ میجر کلیبرن کو ساتھ بلوچوں کے دیکھا، قوم بلوچ اس شکست کو بہت بڑی شکست خیال کرتے ہیں کیونکہ اوس میں چھ سرداراون مارے گئے۔ صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ میں اس جگہ کو ایک مہینے اور بھی تھام سکتا ہوں، کیونکہ ڈیڑھ سو اونٹ آٹے کے اون کے ہاتھ آگئے ہیں۔

قلات

واضح ہوتا ہے کہ روز بروز گروہ محراب خاں کے بیٹے کا زیادہ ہوتا جاتا ہے اور وہ لوگ تہِ دل سے قصد اوس کی ہمراہی کا رکھتے ہیں اور اگر کبھی اوس سے جدا بھی ہوجاتے ہیں تو وہ خالی از مطلب نہیں ہوتا یعنی یا تو واسطے لوٹنے قافلوں کے چلے جاتے ہیں یا واسطے حصولِ خوراک وغیرہ ضروریات کے۔ اور سنا جاتا ہے کہ علاوہ جمع ہونے ہزاروں آدمیوں کے قلات اور درہ ہائے مستنگ میں اس طرف کوئٹہ کے بھی بہت آدمی مجتمع ہوئے ہیں۔ ص ۲ کالم

جنرل ناٹ صاحب نے بسرکردگی ایک لائٹ کمپنی اور رجمنٹ ۴۲ اور رسالہ سواران الگزینڈر صاحب کے قندھار سے کوچ کیا اور چار توپیں اور کچھ سوار اور پیادہ اور بھی روانہ ہوں گے۔ کوئٹہ میں سپاہ بہت بیمار ہے کرنیل والیس نے قوم غلجی کو مطیع کر رکھا ہے۔

کوچ فوج

رجمنٹ دسویں کیولری نصیر آباد کو حکم ہے کہ بعورِ صدورِ حکم فیروز پور کو روانہ ہو جاوے لیکن بباعث نہ ہونے دواب باربرداری کے یہ لوگ بہت متردد ہیں۔ گورنمنٹ تو تمام اونٹوں کو خریدتی ہے اور گاڑیاں بہت کم یاب ہیں۔

رجمنٹ تیسویں پیادگان ہندوستانی نچ کے تیئں بھی حکم روانگی فیروز پور کا سنا جاتا ہے اور از روے ایک چٹھی مقام متھرا کے واضح ہوا ہے کہ ٹروپ توپ خانہ اسپی کا اور پہلی رجمنٹ سواروں کی بیسویں تاریخ کو کوچ کرے گی اور نویں رجمنٹ سواروں کی اکیسویں ماہ حال کو۔

منصوری

واضح ہوتا ہے کہ روزِ وفات سے اوس سکھ کے جس کے پاس سے کچھ کاغذات نکلے تھے، حاجی خان کاکر قیدِ سخت میں مبتلا ہے اور بہت محافظت رہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ سکھ متوفی ذات کا حجام تھا اوس کے پاس سے خطوط راجۂ نیپال کے بنام سکھوں کے نکلے، الحاصل یہ شخص بازار لینڈور میں نزدیک کوتوالی کے مرگیا، بباعث بارشِ باران اور برودت ہوا اور نہ ملنے کوئی جگہ امنیت کے ان آفاتِ آسمانی سے۔

کپتان ایبٹ

سینٹ پیٹرز برگ دار الخلافۂ ملک روس سے چٹھیاں کپتان موصوف کی اس مضمون کی آئی ہیں کہ خانِ خیوہ کیسی ہی شرطیں پیش کرے، شاہِ روس نہیں قبول کرے گا اور عنقریب ارادہ بھیجنے ایک اور فوج کا طرف خیوہ کے رکھتا ہے۔

واضح ہوتا ہے کہ اب کپتانِ موصوف انگلستان کو گئے ہیں اور ایک کتاب اپنے سفر کے حال کی چھپوایا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس سفر میں صاحب موصوف نے بہت تکالیف اوٹھائیں، ایک دفعہ بہت زخمی ہوئے اور دو انگلیاں ایک ہاتھ کی کٹ گئیں۔

روس

از روے ایک اخبارِ معتبر کے واضح ہوتا ہے کہ واسطے مہم خیوہ کے سپاہ روس آراستہ اور آمادہ ہے اور بسرکردگی جنرل پروسکی کیمنڈر سابق کے سپاہ سینٹ پیٹرز برگ سے نکلی ہے، کہتے ہیں کہ اس جنرل کے اوپر بباعث نامراد پھر جانے سپاہ کے سابق میں کچھ الزام نہیں آیا ہے۔ کیونکہ موقع وقت کا ایسا ہی ہوگیا تھا، لیکن اب کے دفعہ سب طرح کا سامان کر لیا ہے، تاکہ کسی طرح کی احتیاج اور تکلیف نہ ہووے۔

ص ۳ کالم ۲

مصر

والیِ مصر نے اب اقرار کیا ہے کہ میں خوں ریزی نہیں چاہتا اور ارادہ رکھتا ہوں کہ تمام بیڑہ جہازوں کا اور ملک سیریا اور ایجر سب چھوڑ دوں، اور صرف فیاضی پر سلطان کی تکیہ کروں۔ کونسلوں نے جواب دیا کہ دس دن میعادی اقرار کے ہو چکے، اب تم کچھ دعویٰ سیریا پر نہیں رکھتے، لیکن اگر تم جلد تر بیڑہ سلطان کا پھیر دو گے اور ابراہیم پاشا کو مع سپاہ بلالو گے تو سلاطین متفقہ صرف مصر تمھیں دیں گے۔ کہتے ہیں کہ ابراہیم پاشا نے والیِ مصر کو سمجھایا ہے واسطے صلح کر لینے کے، کیونکہ سپاہِ متعینہ سیریا پر اعتماد وفا نہیں ہو سکتا اور لوگ مستعد سرکشی ہیں۔

چین

واضح ہوتا ہے کہ لن گورنر کنٹون نے اشتہار لگایا ہے کہ بادشاہی جہاز واسطے روکنے آمدِ انگریزی جہازوں کے منہ بڑے دریاؤں کے بند کریں اور ملاحوں کو طلب کر کے حکم دیا ہے واسطے لوٹنے تمام بیگانہ جہازوں کے اور اون کو انعام مرحمت ہوگا جو کہ دشمن کے جہازوں کو آگ لگا دیں گے اور انگریزوں کو قتل کریں گے۔ گورنر مذکور بڑی تیاریاں کر رہا ہے واسطے جنگ سپاہِ انگریزی کے۔ شہر ہنگ ہاہن دار الخلافہ جزیرۂ چوزان کا جس کے لینے کا ذکر پرچہ گذشتہ میں کیا گیا تھا ایک بڑا شہر چھ میل مدور ہے سنگِ خارا سے تعمیر کیا گیا اور ایک خندق آٹھ یا نو گز چوڑی مع بروج متعددہ کے اوس کے گرد ہے۔ فتح چوزان میں اکیانوے ضرب توپ اور بہت سامانِ جنگ سپاہِ انگریزی کے ہاتھ آیا۔

گورنر جنرل بہادر

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ استعفا صاحب ممدوح کا کورٹ ڈائی رکٹرس میں قبول و منظور ہو گیا اور اغلب ہے کہ اب بموجب منظوری استعفا کے ساتھ کورٹِ موصوفہ کے ولایت کو تشریف لے جاویں گے، لیکن بعضوں کی رائے یہ ہے کہ صاحب ممدوح بغیر سرانجام اور اختتام مہمات ملکی کے جو کہ انھوں نے شروع کیے ہیں نہیں تشریف لے جاویں گے۔ مشہور ہے کہ لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر بجائے صاحب موصوف کے بطور پرو ویژنل گورنر کے مقرر ہوں گے اور ستمبر ۱۸۴۳ء تک یہ عہدۂ جلیلہ اونھیں رہے گا جو کہ تاریخ ہے صاحب موصوف کے اختتام عہدۂ ممبر کونسل اور ڈپیوٹی گورنر بنگال کی۔ آئندہ جو کچھ حال درباب صاحب ممدوح کے واضح ہوگا، مشرحاً لکھا جاوے گا۔

ص ۴ کالم ۱

خط

صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اُردو اخبار سلمہ

نہیں معلوم وہ خبر انتظام عام پولیس کی کب ظہور پکڑے گی جو مدت سے سُنی جاتی ہے اور اخباروں میں بھی بارہا دیکھا، لیکن اثر اوس کا اب تک ظاہر نہیں ہوا۔ میں بہت شہروں میں پھرا، بعضی جگہ تو بیرونجات میں چال

تھانہ داروں کا سُنا بلکہ دیکھا کہ، رعایا کی تکلیف سے ان کے حال سے دل کٹتا ہے الحق کہ اگر حکام وہ حال اپنی آنکھ سے
دیکھیں تو بمقتضائے رحم دلی کے دریائے غضب جوش میں آوے اور محکمہ رحم و انصاف کا یہی وارنٹ جاری کرے کہ
ایسے سنگ دل تھانہ داروں کو کوہ مشقت کے نیچے سے کبھی باہر نہ نکالیں اور اوس غریب رعایا کو اون پر مسلط کریں جن
کو کہ انھوں نے فرعونِ زماں بن کر لکڑی اور جانور سے کم جانا ہے۔ میں نہیں جانتا ان کو خدا کا بھی خوف ہے، یہ
خدا کو بھی جانتے ہیں یا نہیں۔ حقیقت میں اگر دیکھیے تو یہ بمنزلہ نگہبان کے واسطے حفاظت گلہ رعایا کے ہیں،
لیکن یہ نگہبانانِ گرگ سیرت حفاظت کیا کریں جب کہ خود ہی اون کو پھاڑ کھانے کا قصد رکھیں، کوئی واردات
ہو تو ان کو عید ہو کہ کسی ایک علت کے بہانے میں دس بیس بے گناہوں سے اپنی ہنڈیا تازی کریں، سرکار سے
کوئی حکم انتظام کے واسطے جاری ہو، یہ اوس کے ذریعہ سے اپنے لیے روپیہ بنانے میں مصروف ہوں۔ اور بعضے
امر جزوی خفیف اس طرح کے ہوتے ہیں کہ وہ لوگ حوصلہ استغاثہ کا نہیں کر سکتے اور کریں تو زیادہ اور نقصان
اور ہرج میں مبتلا ہوویں۔ تفصیل اس اجمال کی بہت طول طویل ہے اور صورتیں بہت مختلف ہیں۔ ایک نمونہ
اوس کا بطریقِ اختصار کے میں لکھتا ہوں جس سے تھوڑا حال ظاہر ہو سکتا ہے اور عاقلِ فہیم اوس پر قیاس
کر سکتا ہے، مثلاً ایک حکم جاری ہو حاکم کے ہاں سے کہ واسطے فوج سرکاری کے یا کسی اور کار سرکاری کے واسطے
بیس گاڑیاں مطلوب ہیں۔ تھانہ دار صاحب اس حکم کو من و سلوا سمجھے، تمام علاقہ کے زمینداروں کو طلب کیا (وہ
غریب ناخواندہ دہقانی حقیقتِ حال اور اصل تعداد گاڑی ہائے مطلوبہ کو کیا جانیں) اون سے ظاہر کیا کہ ایک
سو گاڑی سرکار میں مطلوب ہے اور سب کی گاڑیاں چھکڑے گھیر لیے، چونکہ حقیقت میں صرف بیس مطلوب ہیں
تو جو ذرا مالدار اسامی دکھلائی دی اوس سے سرگوشی ہوئی کہ بھائی تم اگر کچھ دو تو تمھاری گاڑی چھکڑا چھوڑ دیں، غرض
اسّی سے تو یوں گھیر کر اپنا گھر بھرا، اگر فی گاڑی کم سے کم پانچ روپے لیے تو چار سو روپیہ اپنی جیب میں رکھا، باقی بیس
جو سرکار میں مطلوب تھیں روانہ کر دیں اور یہ بیس گاڑی اون غریب لوگوں کی ہوں گی جن کے پاس کچھ دینے کو
ص ۲ کالم ۲
نہ تھا۔ اور جب ایسے تھے تو دوسرا چھکڑا یا بیل اون کی کھیتی اور قلبہ رانی کو بھی نہ رہے گا اور وہ مالگذاری سرکار کی
کس طرح کر سکیں گے۔ اب اگر نظر غور سے خیال کیا جاوے تو درحقیقت تکلیف اوس غریب رعایا کی بھی ہوئی اور
انجام کار نقصانِ سرکار بھی لازم آئے گا، لیکن ان کو کچھ غرض نہیں ان کو اپنے روپیہ بنانے سے کام۔

اب وہ لوگ جنھوں نے پانچ روپیہ گاڑی پر دیا وہ ایک گاڑی میں شریک کہیں دس آدمی تھے، کہیں پانچ
کہیں سات، تو فی آدمی کسی کو ایک روپیہ کسی کو آٹھ آنے، کسی کو اس سے بھی کم حصہ میں دینے آئے تھے اور وہ
کوئی مقام عدالت سے دس کوس رہتا، کوئی پانچ کوس، کوئی بیس کوس، اگر نالش کرنے جاوے تو کھیت کیاری کا کام
چھوٹے، آٹھ آنے کاغذ کو چاہئیں، غرض کوئی دس حصے بلکہ زیادہ کا نقصان ہو جاوے۔ اوس نسبت جو کہ اپنے حصہ

میں اسے دینا پڑا تھا' اور منت خوش آمد گواہوں کی اور دشمنی پیدا ہونے عملہ عدالت سے (کہ وہ کیا بدخواہ ہیں عملہ تھانہ کے) اور ہرج کار علاوہ اس کے' غرض اس نظر پر کوئی غریب ایسی بات کو عدالت میں پیش کرنے کا حوصلہ نہیں کر سکے اور سوائے اس کے ہزار ہا سبب اور صورتیں مختلف ہو سکتی ہیں کہ وہ مانع ہو سکتی ہیں اوس ہر ایک کے نالش پیش کرنے کی۔

ہر چند ان کے انواع واقسام کے فریبوں کی مسدودی بالکل تو کبھی نہیں ہو سکتی لیکن صاحبانِ مجسٹریٹ یا جنٹ یا اسسٹنٹ مجسٹریٹ کو بہت ضرور ہے کہ دوسرے تیسرے مہینے اپنی غریب رعائے دیہات کا حال دیکھتے رہیں اور اون سے بات چیت بالذات کرتے رہیں تو بے شک ان کے دل میں بھی خوف رہے اور وہ غریب بھی حوصلہ کہنے کا حاکم سے رکھیں بعضے جگہ تو مردمانِ دہقانی تھانہ دار کو بالکل حاکم جانتے ہیں۔

الراقم ش ر مسافر مقام کلکتہ

نابھ

۵ تاریخ اکتوبر سنہ حال کو پندرہ گھڑی دن چڑھے بموجب ساعت نیک مستخرجہ اہل تنجیم کے راجہ صاحب نے مسندِ ریاست موروثی پر اجلاس فرمایا' اوّل تو صاحب والامناقب کلارک صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل بہادر نے خلعتِ فاخرہ پانچ رقم جواہر اور شمشیر اور ایک سپر اور ایک ہاتی اور گھوڑے کے سرکار کمپنی کی طرف سے عنایت کیا' بعد ازاں راجہ ہائے پٹیالہ اور جنید اور کھتیل اور لاڈوہ اور منی مزرعہ اور سود فوجدار سنگھ ماجھی واڑہ والہ اور نواب کوٹلہ وغیر معتمدانِ ملک محفوظہ نے خلعت اور ہاتی گھوڑے پیش کیے' پانچ دن تک محفل جشن آراستہ رہی' بعد ازاں راجہ ہائے موصوفین اپنے اپنے علاقوں کو چلے گئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۹۳ یکم نومبر سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

ص ا کالم ا

ذکر اشتہار

ہم بہت خوش ہیں ظاہر کرنے کو اس بات کے کہ ایک اشتہار مجسٹریٹ اوفس خاص دہلی سے جاری ہوا ہے، جس کی نقل آخیر صفحہ اخبار ہذا میں مندرج ہے، ناظرین اخبار کو اوس کے ملاحظے سے حال مفصل اوس کا واضح ہوگا۔

ہم بہت شکر کرتے ہیں صاحب مجسٹریٹ کا، اور جس عاقل فہیم نے اس کو سنا، بہت محظوظ ہوا۔ یہ کتنی رعایا پروری ہے اور انصاف دوستی اور فی الحقیقت اس میں سب طرح کے محاسن موجود ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اہالی پولیس سے مقصود ہے حفاظت اور نگہبانی اور آرام واسطے رعایا کے، جس صورت میں کہ اِن سے تکلیف ہو اور رنج پونہچے اُن کو جن کے واسطے یہ رکھے جاتے ہیں، تو ان کا رکھنا بے فائدہ ہے اور علاوہ اس کے ایک فائدہ عظیم اس میں یہ ہوگا کہ اب کسی متنفس کو رعایا میں سے کبھی یہ عذر نہ رہے گا کہ صاحب پولس وار تھانہ دار سرکار کی طرف سے ہوتے ہیں برخلاف ہماری رائے کے، اکثر ہماری رائے بموجب ہودیں تو یہ واردتیں اور تکلیفیں وقوع میں نہ آویں جو کہ اب ہوتی ہیں۔

صاحب مجسٹریٹ نے عام اطلاع دے دی سب کو کہ ان کے انتظام نیک وبد کا اختیار حاصل ہے اِن کو، اگر یہ سب بالاتفاق نارضامندی اور مظلومیت اپنی ثابت کریں گے تو البتہ سرکار پولسدار کو موقوف کر سکتی ہے، سرکار کو کوئی عذر نہ ہوگا، سرکار کو صرف رفاہِ عام رعایا منظور ہے، یہ لکھہا روپیہ جو خرچ ہوتا ہے حاکم مقرر کیے جاتے ہیں صرف واسطے رفاہ اپنی رعایا کے۔ اور ایک اور اس میں خوب بات ہوگئی، اب اہل کارانِ پولس کی بھلی بدنامی وہ نہ سنی جاوے گی جو کہ ہر کوئی حق اور ناحق پکارا کرتا ہے، کس واسطے کہ اگر یہ پکارنا اون کا درحقیقت راست اور درست ہے تو اب تو سرکار نے اون کی رائے پر منحصر رکھا ہے، وہ سب بالاتفاق ظاہر کریں ویسا ہی عمل میں آوے نہیں تو جو ایک دو کسی اہل کار سے ناراض ہوئے تمام عالم میں بدنامی اوس کی پکارتے پھرے اور نام کو تمام رعایا کی مظلومیت ظاہر کی۔ اب ظاہر ہے کہ اگر تمام رعایا سچ بے آرام ہوگی تو جس حالت میں اس طرح کی شنوائی اون کے کلام کی منظور ہے تو بے شک ظاہر کرے گی، نہیں تو یہ پکارنا اون کا محض خلافِ واقع ہوگا۔

—— سنا گیا کہ درصورت اور بمبئی میں برضامندی تمام رعایا کے عہدہ جسٹس آف پیس بہت خوب طور سے جاری ہوگیا ہے اور انصاف بہت خوبی سے ہوتا ہے، لوگ بہت خوش ہیں اور فی الحقیقت کہ جس طرح انصاف یہ لوگ اپنے ملک کا کرسکتے ہیں دوسرے ملک والے کو مشکل ہے۔ ہم بہت شکر کریں جو یہاں کے لوگوں کو بھی اس عقل و ہوش کی ہدایت حاصل ہووے لیکن یہ بھی ہم یقین کرتے ہیں کہ اس ملک میں خاص اس شہر میں کبھی یہ توفیق نہ ہوئی ہے نہ ہوگی۔ یہ فائدہ عام ہونے کے نام سے نفرت رکھتے ہیں، یہ لوگ بجز فائدۂ ذاتی اپنے کے کچھ مقصود نہیں رکھتے۔ فقط۔

ص ۱ کالم ۲

دوست محمد خاں

از روے مضمون ایک چٹھی انگریزی کے واضح ہوا کہ اوس طرف افواہیں مختلف درباب خانِ مذکور کے سُنی جاتی ہیں، مگر سوائے اس خبر کے کہ خانِ مذکور کے ہمراہ کئی ہزار آدمی ہیں اور کچھ خبر تحقیق نہیں سُنی گئی۔ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ خانِ مذکور بامیان میں آکے درۂ غوربند میں اُتر جاوے گا، کیونکہ اکثر خطوط مردمانِ کوہستان کے اسی مضمون کے پکڑے گئے تھے، مگر والیٔ خلم ارادہ بامیان کا رکھتا تھا اور جب یہ خیال کیا گیا تھا کہ دوست محمد خاں درۂ غوربند میں مقیم ہے تو سفیر با تدبیر گورنمنٹ نے کچھ سپاہ قریب پانچ سو سوار اور پیادہ اور دو ضرب توپ اور چند افسرانِ انگریزی کے بسر کردگی کپتان فریز رصاحب کے مقام چاروخار میں بھیجی تھی اور جب کہ لفٹنٹ لینگ دو کمپنیوں ۲۷ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی سے آن پونہچے تو کپتان فریز رصاحب نے سوارانِ قوم افغان کو باشتباہ آمیزش اون کے کمیدنٹ کے دشمنوں سے کابل میں بھیج دیا۔ دو ہزار آدمیوں نے دشمنوں میں سے انتظار شمولِ دوست محمد خاں کا نہ کر کے واسطے حملہ جمعیت انگریزی کے درۂ غوربند کو عبور کیا مگر حال شکستِ بامیان کا سُن کر پھر اولٹے پھر گئے۔ غرض سپاہِ انگریزی چند روز تک اسی طرح منتظر حملہ دشمنوں کے رہی، آخرِ کار ۲۹ تاریخ ستمبر کو سر روبرٹ سیل چاروخار میں پونہچے اور ایک دفعہ ہی طرف درۂ تاتان اور قلعہ علی خاں کے بڑھے، بفور نزدیک آنے سپاہِ انگریزی کے، قلعہ سے سوارانِ انگریزی پر گولیاں آنے لگیں۔ آخر کار بائیں طرف سے قلعے کے افواجِ انگریزی نے بھی چھرے توپ کے دشمنوں پر مارنے شروع کیے اور کپتان ایبٹ صاحب نے بھی شارپ نل کہ قسم گولہ سے ہے، دائیں اور بائیں طرف سے قلعہ پر مارے، جب دشمن تاب نہ لا کے قلعہ کے اندر چلے گئے تو سواروں اور پیادوں نے پچاس گز کے فاصلہ سے آگے پیچھے طرف قلعہ کے کوچ کیا، علی خاں جو کہ مقابل سپاہِ انگریزی کے صف باندھے کھڑا تھا، اوس نے زخم گولی کا کھایا اور بفور زخمی ہونے اوس کے گروہ اوس کا متفرق اور پریشان ہوگیا۔ اس میں سر روبرٹ سیل نے حکم آگے بڑھنے کا دیا اور حریف چند بندوقیں سر کر کے بھاگ گئے اور یہ تمام جنگ و جدل صرف دو گھنٹے میں ختم ہوگئی۔ اگرچہ تھوڑی دیر تک سپاہ انگریزی پر وہ لوگ آگ برساتے رہے لیکن اونھوں نے تمام بروج اور فصیل وغیرہ کو اڑا دیا لیکن یہ بڑا افسوس ہے کہ علی جان بھاگ

ص ۲ کالم ۱

گیا، یہی شخص درۂ مذکور میں مفسد اور فتنہ انگیز ہے اور دوست محمد خاں کو بلاتا ہے اور اوسے یہ پیغام بھیجا ہے کہ تمام سردار تمھارے شریک ہوں گے۔ الغرض سپاہِ انگریزی میں سے بارہ آدمی اور پانچ گھوڑے کشتہ اور مجروح ہوئے اور کپتان کائلی پہلوں میں سے شمار کیے جاتے ہیں بباعث کھانے ایک زخم گولی کے۔

تحصیلداران وفوطہ داران

سنا گیا کہ ہمارے صاحب کلکٹر نے بسبب بٹہ لینے روپیوں کے جس کا ذکر سابق میں لکھا گیا تھا دونوں تحصیل کے خزانچیوں کو موقوف کیا اور واسطے موقوفی دونوں تحصیلداروں کے بھی رپورٹ صاحب کمشنر بہادر کی خدمت میں کی ہے، دیکھا چاہیے کہ کمشنر صاحب کے ہاں سے کیا حکم آتا ہے۔

کہتے ہیں چند درخواستیں تحصیلداری کے عہدے کے واسطے کلکٹر صاحب پاس گزری ہیں، سُنا جاتا ہے کہ دونوں پرگنوں میں بعض بعض گانو میں یہی رتبہ حاصل کریں گے، اس حال میں بہت ضرور ہے کہ تحصیلدار واقف کار اور ماہر حال نیک وبد ہر ایک گانو کا ہووے۔ ہر چند درخواست تحصیلداری تو ہر ایک نواب رئیس امیر غریب خورد وکلاں گزار دیتے ہیں لیکن سرکار کو بہت کوشش چاہیے ہے انتخاب کرنے میں صاحبِ لیاقت اور صاحبِ واقفیت اس کام کے، کیونکہ بہت ضروری ہے واسطے تحصیلدار کے کہ رِدنیو کے کام سے بخوبی واقف ہو اور حال دیہات کا اور طور تحصیل اور حقیقت ہر ایک باشندگان دیہات پر کماحقہٗ آگہی رکھتا ہو۔

میرٹھ

منشی جلال الدین کو کارگلن صاحب سشن جج نے عہدۂ سررشتہ داری محکمہ سشن پر مقرر کیا۔ یہ صاحب بہت قدردان سُنے جاتے ہیں۔ منشی مذکور بھی بہت صاحب جوہر شخص ہے، سُنا جاتا ہے کہ اس نوکری سے ناراض ہے، کچھ خوش نہیں، وہ عہدۂ منصفی وغیرہ عہدہ ہاے جلیل کے قابل مشہور شخص ہے۔

لاہور

اکثر اخباروں میں دیکھا گیا کہ سکھوں نے سوالات گورنمنٹ کو منظور کر لیا اور گزرنے کرنیل بلٹن صاحب کے برگٹ کو بھی اپنی ملک سے قبول کیا۔ بالفعل چند مدت کے واسطے پھر صلح اور معاملہ ہوگیا، جب تک کہ کوئی اور موقع اور قابو نقضِ عہد وپیمان کا ہوگا۔

بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ کنور نونہال سنگھ اس بات کو منظور نہیں کرتے اور ایک روز اونھوں نے عین دربار میں تلوار کھینچ کر اور میان زمین پر پھینک کر قسم کھائی کہ اگرچہ مہاراجہ کھڑک سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ خواہانِ صلح انگریزوں سے ہیں، لیکن میں حتی الوسع اپنے ملک کو بچاؤں گا اور تسلط انگریزوں کا نہ ہونے دوں گا اور جو کوئی چاہے مجھے چھوڑ دے، جتنے آدمی میرے ساتھ رہیں گے، اُتنوں ہی کی سرداری میں دمِ واپسیں تک لڑوں گا۔ مشہور ہے کہ

ص ۲ کالم ۲

سوداگران ممالک کمپنی کو بھی واسطے لے جانے اسباب ملک کوہی میں ممانعت کی۔ کہتے ہیں کہ کنور موصوف نے راجہ پٹیالہ کو بھی واسطے دینے پچاس لاکھ روپیہ مطلوبہ گورنمنٹ کے منع کیا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

کپتان برون

اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ سردار قوم مری کا گورنمنٹ کا دوست ہوگیا اور چند روز ہوئے کہ مقام کاہن میں اُس نے کپتانِ موصوف کے پاس صلح اور معاملہ کا پیغام بھیجا۔ کپتانِ موصوف نے منظور کیا اور جواب دیا کہ جب تک تم دو سرداروں کو بطریق یرغمال نہیں بھیجو گے واسطے ہمارے بامن و امان پہونچانے کے ان پہاڑوں سے میدانوں میں، تب تک ہم اس جگہ کو نہ چھوڑیں گے۔ سردارِ مذکور اس بات پر راضی ہوا اور فوراً اپنے بھتیجے کو معہ تیس بلوچوں کے ان کے پاس بھیج دیا اور درستی معاملہ کی اور خاطر جمع صاحبِ موصوف کی کردی۔ چنانچہ خبر تھی کہ کپتان موصوف ۲ستمبر کو وہاں سے کوچ کرکے، دوسری تاریخ اکتوبر کو مقامِ پولاجی میں پونہچیں گے۔

ہم بہت خوش ہیں سننے سے اس بات کے کہ کپتان موصوف نے اس بلا سے نجات پائی۔ درحقیقت قوم مذکور اگرچہ بہت دلیر ہے لیکن بہت راحم بھی ہے اور امید یہ ہے کہ اب وہ ہمیشہ سرکارِ انگریزیہ کے دوست رہیں گے۔ صاحبان عالی شان نے بھی تمام بلوچوں کو جوکہ بھکر میں مقید تھے آزاد کرکے اون کو اون کے بال بچوں میں بھیج دیا۔

اور از روے ایک چٹھی مقام شکارپور مورخہ یکم اکتوبر کے واضح ہوا کہ کپتانِ موصوف معہ سپاہ اور توپ وغیرہ کے بہمراہی بلوچانِ مذکورین بامن و امان پہاڑوں سے نکل آئے اور پولاجی میں پونہچے۔ قوم مری سے یہ بہت عمدہ کام وقوع میں آیا ہے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنی آزادی قدیم کا بحال اور برقرار رہنا چاہتے ہیں۔

بابو رام ٹونو ملک

واضح ہو کہ بابوے مذکور ہر سال اون قرضداروں کو جو کہ بباعث اجراے ڈگری کے مقید ہوتے ہیں، آزاد کرواتا ہے۔ اب کے سال عجب ماجرا واقع ہوا یعنی بنگالی لوگ جو کہ روپیہ لوگوں کو قرض دیتے ہیں اور جن کی ڈگریاں عدالتِ دیوانی سے ہوئی تھیں، اونھوں نے اس بات کو غنیمت سمجھ کے کل عرصہ دو دن میں ایک سو اٹھتر آدمیوں کو مقید کروایا اور یہ سب قیدی روز مقررہ کو چھوٹ گئے اور قرض خواہوں نے بھی اس خیال سے کہ بابوے مذکور ایام درگا پوجا میں قیدی آزاد کرواتا ہے، بہت سے اور آدمیوں کو بھی قید کروایا، اور وہ اب تک مقیدِ زنداں ہیں، اب تک کچھ تجویز اون کے واسطے نہیں ہوئی۔ ص۳ کالم۱

تیاری سپاہ

واضح ہوتاہے کہ احکام واسطے تیاری ایک سپاہ جہازی کے واسطے روانگی بحر ایران کے جاری ہوئے ہیں تاکہ درصورت وقوعِ جنگ کے محمد علی پاشا والیِ مصر سے، اوس طرف کے مقاموں کو بھی مضبوط کر رکھیں۔

کنور نونہال سنگھ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ کنور موصوف نے دوست محمد خاں کو لکھا ہے کہ میں بخوبی ارادہ رکھتا ہوں اور مستعد ہوں تمھارے ساتھ ہو کے مقابلہ سپاہ انگریزی کا کروں اور فرزند خان مذکور کو طلب کیا ہے باایں اقرار کہ میں اوس کو فوج سکھ کا سپہ سالار بناؤں گا اور مشہور ہے کہ نیپالی لوگ بھی اس سازش میں شریک ہوجاویں گے۔

چین

ظاہر ہوتا ہے کہ خرید و فروخت افیون کی حدودِ ملکِ چین میں جاری ہے اور مشہور ہے کہ کٹی نام ایک جہاز کو تجارتِ افیون میں وہاں بارہ لاکھ روپے کا مفاد حاصل ہوا، حدود چین میں تجارتِ افیون بہت فائدہ دیتی ہے۔

کلکتہ

چٹھیات مقام ہزاری باغ سے واضح ہوا کہ رجمٹ دوسری گوروں کی کو حکم ہے کہ جلد طرف کانپور کے کوچ کرے اور چونکہ خیمے نہیں ہاتھ آتے اور وردی رجمٹی بھی تیار نہیں ہوئی ہے، اس لیے لوگ بہت دق اور پریشان خاطر ہوئے ہیں۔

چٹھیات انگلستان سے واضح ہوا ہے کہ آرل منٹو صاحب بہادر، بجاے صاحبِ والامناقب نواب گورنر جنرل بہادر کے، گورنرِ ہندوستان ہوئے ہیں۔

لفٹنٹ جان شا

براے ویٹ چٹھی کابل سے واضح ہوتا ہے کہ لفٹنٹ موصوف رجمٹ دوسری پیادگانِ ہندوستانی کو سرکٹا ہوا پایا۔ کہتے ہیں کہ صاف موصوف کو اون کے خدمت گاروں ہی نے مار ڈالا، چنانچہ دو آدمی کو نوکروں میں سے گرفتار بھی کیا ہے۔

لکھنؤ

واضح ہوتا ہے کہ منگل سین ڈکیت آخر کار گرفتار ہوگیا۔ ظاہر ہو کہ ڈکیت مذکور بیچ پناہ جنگلوں نان پارہ اور تلسی پور کے جو کہ نیچے پہاڑوں نیپال کے واقع ہیں، دو ہزار آدمیوں سے رہتا تھا اور چھ مہینے ہوئے کہ صاحب رزیڈنٹ سے والیِ اودھ نے رجمٹ روبرٹ کی واسطے اوس کی گرفتاری کے طلب کی تھی، چنانچہ چھ کمپنیاں اس واسطے تعین کی گئی تھیں اور درصورت مخفی ہونے ڈکیت مذکور کے ممالک نیپال میں صاحب رزیڈنٹ نیپال

ص ۳ کالم ۲

سے بھی درخواست اعانت واسطے اوس کی گرفتاری کے کی گئی تھی۔ الغرض سپاہ مذکور نے ڈکیتوں کو ملک نیپال میں نکال دیا اور چونکہ اون کو حکم جانے کا حدود نیپال میں نہ تھا، اس لیے وہ مقام ترائی میں ٹھہر گئے اور نیپالیوں نے ڈکیت مذکور کو گرفتار کر کے لفٹنٹ ہولنگر صاحب افسر ٹھگی ڈیپارٹمنٹ کو سپرد کیا۔ ایک افسر اور اکثر سپاہی رجمنٹ کے بباعث تمازت آفتاب اور ہواے جنگلوں کے مر گئے اور اکثر بیمار ہیں۔

دہلی

میجر جنرل الفنسٹن صاحب بہادر یوم دوشنبہ گذشتہ کو یہاں وارد ہوئے اور چند روز واسطے ملاحظہ رجمنٹ سواروں کے جو کہ اس طرف سے جانب شمال کو جاویں گے مقام کیا۔ پہلی رجمنٹ لائٹ کیولری کی ۲۵ تاریخ کو داخل ہوئی اور اکثر رسالے اور رجمنٹیں اس طرف سے گزریں گی۔

آتش زدگی

کل کے دن قریب نواخت دو گھنٹہ کے اسکول انگریزی کے متصل ایک چھپر میں آگ لگی اور بعد ازاں بہ چھپروں میں مدرسۂ مذکور کے بھی جا لگی، دو چھپر جل گئے مگر اتنی خیر ہو گئی کہ کسی آدمی کو کچھ آسیب نہ پونہچا، قریب تہ اون چھپروں کے ایک بنگلہ پھوس کا اور بہت سے چھپر تھے، وہ سب بچ گئے۔

حضور والا

بتقریب دیوالی کے لوازمہ خیرات تصدق کر کے حمام میں غسل فرمایا۔ بتقریب عُرس والدہ کے مرزا شاہرخ کو پانسو روپے عنایت ہوئے۔ مرزاے موصوف مع بیگمات اور مرشد زادوں کے باغِ کلالی میں تشریف لے جا کے رسوم عرس بجا لائے۔ خلعت پانچ پارچے کا بابت مختاری سرکار اشرف محل کے فاضل بیگ کو معہ تین رقم جواہر کے عنایت کیا۔ دریافت ہوا کہ تاج محل بیگم صاحبہ نے مرزا خجستہ اختر صاحبزادہ مرزا ولی عہد بہادر کو اپنی فرزندی میں لیا، بعد ازاں حضورِ انور نے اسی تقریب سے رقص طوائف وغیرہ کا ملاحظہ فرمایا۔

صاحب سکرتر بہادر

خطوط بنام بہادر جنگ خاں اور مظفر خاں اور دوندے خاں اور اکبر علی خاں وغیرہ کے جاری ہوئے کہ تمھارے علاقے میں صاحب گیرائی ٹھگان پونہچتے ہیں، چاہیے کہ جہاں کہیں کہ صاحبِ موصوف ٹھگوں کو نشان دیں، گرفتار کر کے حوالے صاحبِ موصوف کے کر دو۔

عرض ہوئی کہ دیوالی کے دن بباعث چلنے ہواے تند کے آگ لگ گئی، کچھ چھپر وغیرہ جل گئے۔

نقل اشتہار مجسٹریٹ اوفس

ص ۴ کا

بعضے آدمیوں سے شکایت عملہ پولیس اور کوتوال شہر کی اور تکلیف عام تمام رعایا کی سنی جاتی ہے اور یہ کہ رئیس

لوگ بخوف عزت اور خوف عملہ پولیس کے استغاثہ عدالت میں نہیں کر سکتے، لیکن یہ بات یعنی ناراض ہونا اور مظلوم ہونا عام رعایا کا صرف بعض کے کہنے سے یقین نہیں کی جا سکتی، کس واسطے کہ محتمل ہے کہ یہ بعضے دو چار لوگ اہلکاران پولیس کے ہاتھ سے نالاں ہوں اور تمام عام رعایا سکنۂ شہر مظلوم نہ ہووے۔ اور سماعت تمام عام گروہ رعایا سکنۂ شہر کی بھی دفعۂ واحد البتہ متعذر ہے، کیونکہ تمام گروہ عام سے کس طرح جواب ایک دفعہ کیا جا سکے، مگر چونکہ سرکار کو بہر حال رفع تکلیف اور دفع ظلم اور رفاہِ عام رعایا منظور ہے اس واسطے مناسب ہے کہ تمام ساکنین علاقہ سب محلوں ہر ایک تھانہ کے متفق ہو کر ایک شخص کو اپنے میں سے بطور مختار محلہ دار مقرر کریں اور سب بالاتفاق اوس کے ناراضی اور مظلومی اپنی سرکار میں ظاہر کریں، تو البتہ درصورت اتفاق رائے تمام ساکنین اون محلوں کے جو اوس تھانے میں ہیں اور مظلومی اور نارضامندی اون کی کے، تھانہ دار اوس علاقے کا موقوف یا متبدل جیسا کہ بعد تحقیقات کے مناسب متصور ہوگا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر تمام رعایا ساکنین سارے شہر کی نارضامندی اور مظلومی بطور مرقومۂ بالا عمل میں لاوے تو کوتوال موقوف ہو سکتا ہے۔ اور اسی طرح محلے دار کے کہنے سے جو بدمعاش اوس محلے میں ہو چاہیے کہ گرفتار کیا جاوے اور قید کیا جاوے۔

واضح ہو کہ اس تجویز سے یہ مراد نہیں کہ ظہور اس امر کا کچھ گھبراہٹ سے ہو یا شور و غوغا کے ساتھ لوگ گھبرا دیں، بلکہ چاہیے کہ وہ آپس میں بسہولت اور طمانیت تجویز مستحسن کر کر، ایک شخص متدین اور لائق کو بالاتفاق بطور مختار اور محلہ دار مقرر کر کے امر مرقوم الصدر پیش کریں۔ اور یہ محلہ والے اور محلہ دار یہ نہ سمجھیں کہ یہ محلہ دار ہر ایک مقدمے میں جواب دہ پولیس کا ہوگا یا کچھ اس سے بازپرس پولیس میں ہوگی، بلکہ مختار محلہ دار صرف واسطے درپیشی اس خاص کام کے یعنی درپیشی مظلومیت عام رعایا کے ہے۔ فقط۔

حکم ہوا کہ ایک ایک نقل اس روبکار کی بطور اشتہار کے ہر ایک تھانہ میں بدیں حکم بھیجی جاوے کہ اوس کو گذرگاہ عام میں آویزاں کیا جاوے اور نیز ایک نقل اوس کی اسی طور دروازۂ کچہری پر رہے کہ جس کسی کو رکھنا نقل اس حکم کا پیشِ خود منظور ہووے، خواہ روبکاریات بھیجی گئی تھانجات سے، خواہ روبکاریِ دروازہ کچہری سے، کاغذ سادہ پر نقل لے لیوے اور واسطے دستخط کے اجلاسِ حاکم اس محکمے میں پیش کرے، اوس وقت بعد مقابلے اور صحت اوس کے مزین بدستخط ہو جاوے گی۔ فقط ۲۳ اکتوبر ۱۸۴۰ء

ص ۴ کالم ۲

تقررِ ضلع جدید

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ارادہ صاحبان گورنمنٹ کا یہ ہے کہ درمیان مرشد آباد اور بھاگل پور کے ایک ضلع نیا مقرر کریں اور صدر اوس ضلع کا ضلع سونی مقرر ہووے اور اوس ضلع میں چھ تھانے ضلع مرشد آباد سے اور چھ تھانہ ضلع بھاگل پور سے لے کر داخل کیے جاویں۔ تمام ضلع سونی کا درمیان مرشد آباد اور بھاگل پور کے رہے۔ کہتے ہیں کہ اگر

گورنمنٹ اس طرف ضلع جدید مقرر کرے گی تو واسطے رعایاے اوس نواح کے البتہ بہت آسایش ہو جاوے گی. کیونکہ اب اگر کسی غریب پر رعیت میں سے کچھ ظلم ہوتا ہے تو وہ بباعث بُعد مسافت کے فریاد نہیں کر سکتا ہے اور در صورت تقرر ضلع مذکور کے اون لوگوں کو قابو ہوگا واسطے استغاثے کے اور اپنی داد فریاد کو پونہچا کریں گے۔

مصر

صاحب اخبار بمبئی از روے اخبار صحیحہ انگلستان کے لکھتے ہیں کہ صاحبانِ ایڈمیرل یعنی جنرلان سپاہ جہازی نے طرف سریا کے کوچ کیا اور دو جہاز بڑے اور تین جہاز چھوٹے یہاں چھوڑے۔ ابراہیم پاشا بھتیجا محمد علی پاشا کا جو کہ حاکم عرب تھا وہ بھی کئی رجمنٹوں سے آن پونہچا ہے اور از روے چٹھیات مورخہ ۲۹ اگست سنہ حال کے جو کہ مقام بیروت سے آئی ہیں ایسا واضح ہوتا ہے کہ انسداد اور محاصرہ حدود کا کموڈور ریپر نے (کذا) مشتہر کر دیا۔ مردمانِ ڈروس اور مردمانِ الیبین کو مسلح اور آمادہ کر کے اندرونی ملک میں بھیج دیا ہے اور ابراہیم پاشا نے ترائی میں کچھ سپاہ جمع کر کے سپاہ سلیمان پاشا سے اتفاق کیا، حدودِ سیریا میں بہت سی سپاہ واسطے حفاظت کے مقرر کر کے انتظام خوب کیا ہے۔ بالفعل ابراہیم پاشا بعلبک میں ہیں اور سلیمان پاشا بیروت میں۔ شہر سکندریہ میں آٹھ سو ضرب توپ چڑھی ہوئی تیار ہیں۔ علاوہ اتنی اتواپ خورد کے اور تمام گولہ انداز اور سپاہی جہازوں کے اسکندریہ میں بلا لیے ہیں۔

مرشد آباد

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ راجہ مرشد آباد نے بیچ عیوض دیانت اور امانت اور وفاداری اپنے دیوان کے، اوسے لاکھ روپیہ مرحمت کیے اور اپنے اوستاد کو تیس ہزار روپیہ عنایت کیے۔ اور کہتے ہیں کہ ایک صاحب انگریز کو جو کہ مدت سے اون کا نگہبان تھا، لاکھ روپیہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا۔

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عـــ سالیانہ

نمبر ۱۹۴ ۸ نومبر سنہ ۱۸۴۰ع یوم یکشنبہ جلد ۳

مہاراج ہندوراو

سنا گیا کہ امیر بخش طوائف نے چند ہزار روپے کے اسباب کی نالش مہاراج ہندوراو اور ان کے آدمیوں پر کی ہے کہ لے کر توشہ خانے میں رکھ لیا اور پھر نہ دیا۔ سو تحقیقاتِ مقدمہ سررشتۂ فوجداری عدالت میں درپیش ہے۔ اہلکارانِ ہندوستانی جو منع نہیں سمجھتے امور ممنوعہ کو، اون کے واسطے یہ من وسلوا ہے اور نعمتِ غیر مترقب۔ کوئی مرے کوئی جیے، ان کو اپنے حلوے مانڈے سے کام۔

بٹّہ کلدار روپیہ

سنا جاتا ہے کہ شہر میں بسبب بٹّے کلدار روپے کے رعایا کو بہت تکلیف گزرتی ہے۔ صرّاف وغیرہ ایک پیسہ اور دو پیسہ فی روپیہ کلدار پر بٹّہ لیتے ہیں۔ لوگ بہت آرام پاویں جو سرکار واسطے رفع اس تکلیف کے کچھ تدبیر عمل میں لاوے۔ بہت بہتر ہوتا جو تمام رئیس رعایاے شہر مثل مراتب مندرجہ اوس اشتہار کے جو از راہِ انصاف دوستی صاحب مجسٹریٹ کے جاری ہوا ہے، اس باب میں بھی ہر محلّے میں ایک مختار مقرر کرنے کا اختیار پاتے اور تمام شہر کی طرف سے وہ مختار تکلیف عام رعایا کی سرکار میں ظاہر کرتا اور تدبیرِ مستحسن پھر اس باب میں عمل میں آتی، بلکہ اور اس قسم کی جو باتیں عام فائدے کی ہوں اسی طرح پر پیش کی جاویں۔ لیکن اس صاحب ہمت اور نیک طینت گروہ اس نواح کے سے ہم کو نہیں یقین ہوتا کہ یہ عام فائدے کے تذکرے کو کان دھر کے بھی سماعت کریں، چہ جائیکہ کوشش اوس میں عمل میں لاویں۔ ان کا تو یہ حال ہے کہ ایک بھائی پر اگر ناحق کچھ ظلم ہو، تو دوسرا مضحکہ اور شماتت کرنے کو موجود ہو، چہ جائیکہ اور غیر عوام کے واسطے یہ کچھ تکلیف اور تدبیر کا ارادہ بھی کریں۔

دہلی

پہلی رجمٹ اور نوین رجمٹ لائٹ کیولری کی اور توپ خانہ اسپی ڈلانوس صاحب کا ۲۸ تاریخ یہاں سے روانہ ہوا، اور جب رجمٹ ۲۶ پیادگان ہندوستانی ۳۱ تاریخ کو یہاں پونہچی اور دوسری تاریخ ماہ حال کو روانہ ہوئی۔ میجر جنرل

الفنسٹن صاحب بہادر نے رجمنٹوں مذکورۂ بالا کو دیکھ کے بہت تعریف کی۔

سات سو اونٹ محمولہ ذخیرہ سامانِ جنگ کے یوم چہار شنبہ گذشتہ کو یہاں سے روانہ ہوئے واسطے کابل کے۔ اور اسی قدر ماہ گذشتہ میں بھی روانہ ہوئے تھے۔

ج الف ہاردی صاحب بہادر سشن جج ۲۱ تاریخ ماہ گذشتہ کو تشریف فرمائے دہلی ہوئے۔ خزانہ لاکھ روپے کا بحراست سپاہیوں بیسویں رجمٹ پیادگان ہندوستانی کے یہاں کے خزانے میں آیا اور یہاں سے لدھیانے کی طرف روانہ ہوگا۔ اور سنا جاتا ہے کہ قریب بیس لاکھ روپے کے رام پور سے آوے گا۔ سنا جاتا ہے کہ کچھ گاڑیاں محمولۂ سلاح الٰہ آباد سے آتی تھیں، پچھے منزل پر یہاں سے غارت گروں نے اون پر حملہ کیا بخیال خزانے کے لیکن سپاہیوں ہمراہی نے چھرّے مار کر اونھیں بھگا دیا۔ صرف ایک گاڑی وان ضربِ چوب سے زخمی ہوا۔

کالم ۲

لُدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ لارڈ بشپ صاحب ۲۶ تاریخ ماہ گذشتہ کو وہاں داخل ہوئے اور ملاحظہ اسکول اور شفاخانہ وغیرہ سے بہت محظوظ ہوئے اور گرجا گھر میں جا کر وعظ کہی۔

صاحب اخبارِ مذکور لکھتے ہیں کہ چونکہ نظر دوستیِ قدیمی پر کر کے مہاراجہ فرمانفرمائے لاہور نے واسطے روانگی سپاہ انگریزی کے راہِ پنجاب سے پروانگی دی ہے، اب مہاراجۂ ممدوح نے یہ بھی مناسب جان کر اجازت دی کہ واسطے عبور سپاہ وغیرہ کے پُل باندھا جاوے۔

اجمیر

رانائے اودے پور ۲۸ تاریخ ماہ گذشتہ کو مقام مذکور میں پہنچے۔ کرنیل صدرلین صاحب بہادر مقام پھکر تک واسطے ملاقات راجۂ موصوف کی تشریف لے گئے۔ سنا جاتا ہے کہ میلہ پھکر کا اب کے بہت خوب ہوگا، کیونکہ اُس طرف قحط نہیں ہے اور غلّہ وغیرہ مایحتاج بہت افراط سے ملتا ہے۔

ٹونک

واضح ہوتا ہے کہ عبدالکریم خاں مع اکثر سواروں کے جن کو کہ نواب نے چند روز سے موقوف کر دیا تھا، اپنے بھائی کے مکان میں سے بھاگ گیا اور مقامِ چھپرا میں جا کر اور عاملِ نواب کو مع اور چند آدمیوں کے قتل کر کے، جو کچھ ہاتھ آیا لوٹ لے گیا اور بعد ازاں ملک ہروتی کی طرف چلا گیا۔

حضور والا

عرضی صاحب کلاں بہادر کی اس مضمون کی آئی کہ فدوی ماہ رمضان میں حاضر ہوگا اور کچھ تسلّی درباب اضافے کے بھی لکھی تھی، بایں شرط کہ حضور بھی بعضے شرایط منظور فرماویں۔

عرض ہوئی کہ گوہر النسا بیگم صاحبہ نے وفات پائی۔ حضور نے بہت افسوس کیا اور ساڑھے پانسو روپیہ واسطے برداشت جنازہ اور حاضری کے بھیجے۔

قلات

ص ۲ کا ۱

اوس جگہ کے اخبار سے واضح ہے کہ لفٹنٹ لوڈی صاحب اب تک بدستور خانِ قلات کے ہاں مقید ہیں اور درصورت نہ معاملہ ہونے کے گورنمنٹ سے خانِ مذکور ارادہ قتل صاحبِ موصوف کا رکھتا ہے، اور ہر ایک سردار قوم بلوچ کا صاحبِ موصوف کا دشمن ہوگیا ہے۔ خان مذکور بالفعل کیمپ مستونگ میں مقیم ہے اور مشہور ہے کہ چھے ہزار آدمی اور چھے توپیں اوس کے ساتھ ہیں اور ارادہ حملہ مقام کوئٹہ کا رکھتے ہیں۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اونیسویں تاریخ ماہِ گذشتہ کو جنرل بوائد صاحب کمینڈنٹ سپاہ سرہند نے صبح کے وقت چٹھی کمینڈر انچیف صاحب کی پائی، لیکن صاحب موصوف نے مضمون چٹھی کا کسی سے بھی نہ کہا اور فوراً ڈاک بٹھا کے اسی دن قریب نواخت ایک گھنٹہ انگریزی کے طرف کرنال کے روانہ ہوئے۔ یہ خیال کیا گیا تھا کہ صاحب موصوف کو حکم آیا ہے واسطے جانے اون کی تمام سپاہ کے فیروزپور کو۔

کہتے ہیں کہ والیِ لاہور بالکل مسلوب الاختیار رہے، انتظام اموراتِ مالی اور ملکی میں کچھ دخل نہیں رکھتا، لواحق اور توابع اوس کے جو کچھ اپنے حق میں بہتر جانتے ہیں، سو کرتے ہیں۔ اوس کے کان تک کوئی بات نہیں پہونچنے دیتے۔ چونکہ گرفتاری اور سزا دہی ایسے سرکشوں اور مفسدوں کی جو کہ بباعث تسلط کے ایک شخص مستحق ریاست کو اوس کی سلطنت اور ملکِ موروثی سے محروم کرکے، آپ اوس کی جگہ حکمرانی کرتے ہیں، عین صواب اور مناسب ہے اور چونکہ اسیر کرنا ایسے شخصوں کا بغیر از فوج کشی اور سامانِ جنگ و جدل کے ناممکن متصور ہے، نظر بریں ؛ لوگ یہ خیال کرتے ہیں بلکہ زباں زد ہر خاص و عام ہے ؛ کہ بمجبوری آخرکار ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہوگا کہ درصورت عدم متابعت حکم کے فہمایش سے، مفسدوں اور سرکشوں اوس ریاست کے تئیں بزورِ تیغ دستگیر کرکے کہیں بنارس وغیرہ میں بطور اور سردارانِ سرکش اور نافرماں بردار کے محبوس کرکے، حق حق دار کو دلوادیں۔ گورنمنٹ کو بپاس دوستی کے صرف یہ لحاظ رہتا ہے کہ کسی کی حق تلفی نہ ہووے اور رعایا امن و امان میں رہے۔

راس بیل صاحب

ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب موصوف نے درستی بھیجنے سپاہ کی واسطے تسخیر قلات کے کرلی ہے اور اگر تین نہیں تو دو رجمنٹیں ہندوستانی مع دو چار توپ قلعہ شکن کے تو ضرور درۂ گنداوا کی طرف بھیجی جاویں گی اور قریب آخر اس مہینے تک قلات میں پہنچ جاویں گی۔ کہتے ہیں کہ کئی ہزار آدمی خان قلات کے ہمراہ ہیں۔

س، کالم ۲

کراچی

چٹھیات مقام مذکور مورخہ ۱۳ تاریخ اکتوبر سے واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں لوگ فتنہ و فساد برپا کر رہے ہیں اور چونکہ وہاں ہمیشہ جہازاتِ دُخانی پر بمبئی سے سپاہ آتی رہتی ہے اور تیاری واسطے روانگی اپر سندھ وغیرہ کے کرتے ہیں، اس سبب وہ زیادہ تر مستعدِ فساد ہوتے ہیں۔ چنانچہ خبر تھی کہ مسٹر والیس صاحب پولیٹیکل اجنٹ کراچی کے، سکھر میں چلے جاویں گے۔

مندراس

افواہ عام ہے کہ گورنر اور کونسل مقام مذکور کے موقوف کیے جاویں گے۔ کہتے ہیں کہ آیندہ کو واسطے انصرام امورات ملک کے ایک لفٹنٹ گورنر مقرر ہوں گے۔ مشہور ہے کہ ضلع مذکور میں تنخواہ صاحبانِ سول کی کم ہو جاوے گی اور بموجب حکم سپریم کورٹ ہندوستان اور منظوری کورٹ آف ڈائرکٹرس کے، آیندہ سے صاحبانِ کلکٹر دو ہزار تین سو تینتیس روپے سے زیادہ نہیں پاویں گے۔

اور اخبار موسومہ مندراس آتھی نیئم سے واضح ہوتا ہے کہ بعضے قاصد مع چند کواغذ کے نزدیک بلگام کے گرفتار ہوئے ہیں۔ اُن میں مضمون درباب سازش اور منصوبہ بندی کے بیچ ممالک جنوبی مرہٹہ کے اور کچھ ذکر درباب سپاہ مقامات متفرقہ کے بھی ہے۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ راجہ کولاپور بانی مبانی اس کا ہے۔

کیمپِ دہاجر

حال دغا اور فریب دشمنوں اور صدمہ سپاہ انگریزی کا بباعث حملہ حریفوں کے قلعہ جلغار پر از روے ایک چٹھی مقامِ مذکور کے اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ یوم شنبہ کو سپاہِ انگریزی نے مقام جلغار کی طرف کوچ کیا اور بفور پہنچنے کے جنرل سیل صاحب نے ارادہ توڑنے قلعے کا ساتھ توپوں کے کیا۔ الغرض اتواپ قلعہ شکن سر ہونے لگیں اور نواخت تین گھنٹے تک سامان گولہ اور باروت وغیرہ خرچ ہو گیا، مگر اس خیال سے کہ فصیل میں سوراخ قابل گھس جانے سپاہ کے ہو گیا ہے، افواج انگریزی کو حکم ہلے کا ہوا، لیکن چند لمحے بعد حریفوں نے سپاہِ مذکور کو مار ہٹایا۔ سپاہ انگریزی میں سے رجمنٹ ۱۳ کے چودہ آدمی مارے گئے اور گیارہ زخمی ہوئے۔ اور رجمنٹ ۳۷ کے دو آدمی مارے گئے اور دس زخمی ہوئے۔ اور رجمنٹ ۲۷ کے کل دو آدمی زخمی ہوئے۔ اور سبب اس خرابی کا یہ تھا کہ دیوار میں روزن لایق جانے کے نہ ہوا تھا اور زینہ ہاے چوبی بھی بہت چھوٹے تھے۔ القصہ وقت غروب آفتاب کے سپاہ کو واسطے جانے بین کے حکم ہوا اور قریب سات بجے رات کے حریفوں نے جگہ خالی کر دی اور صرف پانچ لاشیں اون کے کُشتوں کی وہاں پائی گئیں۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ وہ اپنے کُشتوں اور مجروحوں کو اُٹھالے گئے۔

کالم ۱

بعد ازاں افسرانِ انگریزی نے بھی اپنے مجروحین وغیرہ کو ڈولیاں بھیج کے منگوالیا اور بعد توڑنے بروج وغیرہ

عمارات پختہ قلعہ کے کوچ کیا۔ خبر تھی کہ تین چار مقام اون کے وہاں ہوں گے اور باقی رجمٹ ۳۰ بھی اون سے جا ملے گی۔ سنا جاتا ہے کہ اوس طرف چند قلعے اور بھی ہیں اور فوج پیادہ کا بھیجنا اُس طرف بہت ضرور ہے، کیونکہ اُس طرف نہریں وغیرہ بہت ہیں اور سوار کچھ کام نہیں کر سکتے۔

درۂ تاتان

صاحب چٹھی مورخہ ۲۹ ستمبر جو کہ مقام مذکور الصدر سے آئی ہے لکھتا ہے کہ سپاہِ ظفر پناہ نے مقام کرابھوگ سے طرف چیکل کے کوچ کیا۔ بعد ازاں چریکار میں پہنچے اور وہاں کپتان فریزر سے شامل ہوئے۔ یہاں جنرل مذکور نے کچھ سپاہ چھوڑ کر واسطے محاصرۂ قلعۂ درۂ مذکور کے بہمراہی سواروں کے کوچ کیا۔ بعد ازاں کپتان سینڈرز صاحب نے بھی بسرکردگی لائٹ کیولری دویم کے کوچ کیا۔ حریفوں نے ایسی آگ برسائی کہ اولٹے پھر آئے اور تین گھوڑے زخمی ہوئے۔ پھر جنرل موصوف نے ایک کمپنی رجمٹ ۳۰ کو واسطے ہٹا دینے اون دشمنوں کے جو کہ ایک ٹیلے پر کھڑے تھے، بھیجا۔ کمپنی مذکور نے نیچے حکم انسائن مین کے بہمراہی دو توپوں اور سپاہ شاہ شجاع الملک کے بہت خوب کام کیا اور آگے دشمنوں کے لین باندھ دی اور شہر پر گولے مارنے شروع کیے۔ اور جبکہ دیوار میں ایک سوراخ ہوگیا تو کپتان سینڈرس نے حکم ہلے کا دیا اور سپاہ ٹولیاں باندھ کے آگے بڑھی۔ پیش از پہنچنے ان کے انسائن مذکور نے دشمنوں کو اندر قلعے کے بھگا کر ایک شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس میں دشمنوں نے تنگ ہوکر سپاہ انگریزی پر گولیاں مارنی شروع کیں۔ چنانچہ ایک گولی سینے پر کپتان اِی کانلی صاحب رجمٹ چھٹی لائٹ کیولری کے لگی اور فوراً مر گئے۔ بعد ازاں دشمن ہر طرف بے سروپا بھاگ گئے اور درۂ تاتان قبضۂ اہالیان سرکار انگریز بہیں آ گیا۔ سپاہ انگریزی میں سے چار آدمی مارے گئے اور دس زخمی ہوئے تھے۔ اون میں سے بھی دو مر گئے اور دو قریب بہ مرگ ہیں۔ کپتان سینڈرز بیچ انہدام بروج وغیرہ قلعے کے مصروف ہیں۔ علی خاں سردار مع مردمانِ ہمراہی اپنے کے بھاگ گیا۔

چریکار

واضح ہو کہ بعد انہدام اور جلا دینے قلعوں وغیرہ درۂ تاتان کے سپاہِ مذکور طرف چریکار کے گئی، اور دوسرے دن وہاں سے بھی کوچ کیا۔ بعد اُٹھانے بہت سی تکلیف اور مصائبِ راہ کے میدان بھاگرام میں پہنچی۔ بعد طے کرنے پندرہ میل انگریزی کے، ایک کچا قلعہ جلکا نام نودار ہوا قریب آدھے میل کے فاصلے کے دریاے غوربند سے، اور اوس کو کپتان سینڈرز نے پہلے ہی سے گھیرا تھا۔ اتنے میں توپیں اور سوار بھی آن پہنچے، اور توپیں قلعے پر لگا دی گئیں اور پانچ کمپنیاں ۱۳ رجمٹ گوروں کی بھی سپاہِ متعینۂ قلعے کے ہمراہ ہوئیں اور گولہ چلنے لگا۔ بعد ازاں سپاہ انگریزی نے بسرکردگی لفٹنٹ کرنیل ٹرونسن ۱۳ رجمٹ گوروں کے حملہ کیا، جبکہ نزدیک قلعے کے پہنچے تو سوراخِ دیوار کو قابل جانے کے نہ پایا اور دشمنوں نے اوپر سے آگ برسانی شروع کی۔ آخر کار سپاہِ

مذکور پھر آئی۔ مگر سولہ آدمی مع ایک سارجینٹ میجر کے مارے گئے، لیکن دشمن بارشِ گولہ ہائے انگریزی سے گھبرا گئے۔ اس میں سپاہ انگریزی بموجب حکم کے اپنے ڈیرے کو پھر آئی، مگر مسلح رہی کہ اس میں قریب نواخت آٹھ گھنٹے رات کے خبر پونہچی کہ دشمن قلعے کو خالی کر گئے۔ کہتے ہیں کہ یہ صرف شرارت اُن سوارانِ دُرّانی کی تھی جو کہ اون کے ساتھ تھے۔ سُنا جاتا ہے کہ اِن دُرّانیوں نے قریب لاکھ روپے کے سفیر گورنمنٹ سے بروقت روانگی کابل کے لیے تھے واسطے ہمراہ جانے شاہزادے کے۔ اس لڑائی میں پندرہ آدمی مارے گئے اور ۳۳ آدمی زخمی ہوئے۔ لفٹنٹ آوڈو اور کرنگ اور جارج وڈ اور انسائن مین نے کارِ مردانہ کیا اور دادِ شجاعت دی۔ برنس صاحب بھی اس لڑائی میں شریک تھے۔

غزنیں

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہے کہ حضرت شاہ شجاع الملک واسطے مسند نشینی خان قلات کے راضی ہیں۔ اس صورت میں اغلب ہے کہ خانِ مذکور قلعے کو سپرد اہالیانِ گورنمنٹ کے کر دے گا۔ وابستگانِ دوست محمد خاں علاوہ ان دو بیٹوں خان مذکور کے جو کہ بھاگ گئے تھے، قلعے میں بامن و امان ہیں۔ کہتے ہیں کہ کوشش شہزادگانِ مذکورین یعنی فرزندانِ دوست محمد خاں کی بیچ جمع کرنے سپاہ کے اب تک بے اثر اور بے فائدہ ہوئی ہے، بباعث فتح برگیڈیر ڈنی صاحب کے۔ اور اب دونو درۂ زورل میں مخفی ہیں اور جاسوس انگریزی اُن کی تلاش میں پھرتے ہیں۔

جلال آباد

مقام مذکور میں سپاہ بیمار رہتی ہے، رات کو نہایت سردی پڑتی ہے اور بعد نواخت بارہ گھنٹے دن کے تمازتِ آفتاب بدرجۂ کمال ہوتی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دوست محمد خاں قریب ۸۰ میل کے فاصلے کے جریکار سے مقیم ہے اور بیچ ترغیب اور تحریص سردارانِ جلال آباد کے کوشش کرتا ہے۔ اگر یہ بھی نہ بن پڑے گا تو واسطے پہنچنے لاہور کے کوشش کرے گا۔ خبر تھی کہ جنرل سیل صاحب بیسویں تاریخ اکتوبر تک کابل میں داخل ہوں گے اور برگیڈیر ڈنی ۸ تاریخ بامیان سے کوچ کریں گے۔

کوئٹہ

وہاں کی چٹھیات سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۲ تاریخ ماہ گذشتہ تک امن و امان تھا۔ لیکن مشہور تھا کہ قوم بلوچ بہت جمع ہوئی ہے اور مقامِ مذکور پر حملہ کرے گی۔ اس جگہ بہت سردی رہتی ہے اور بیماری کا بھی غلبہ ہے۔ جنرل ناٹ صاحب مع اپنی سپاہ کے یہاں پہنچے۔

کانپور

سر جے ٹیک ول تیسرے ڈرگون یعنی سوارانِ گورا کے اُس طرف کرنال کے شامل ہوں گے، اور میجر جنرل

پولوک جو کرنیل پہلے برگٹ توپ خانۂ اسپی کے ہیں، وہ بھی برگٹ کے شامل ہوں گے، اگر وہ طرف سرحدات کے کوچ کرے گا۔ توپ خانہ آگرے کا جس کو حکم روانگی کانپور کا تھا، بالفعل آگرے ہی میں رہے گا اور وہ سپاہ کہ جس کو حکم واسطے روانگی بنارس اور دیناپور کے تھا، وہ کانپور میں ہی رہے گی۔ لیکن مشہور ہے کہ اوس کو حکم واسطے روانگی فیروزپور کے ہوگا۔

آگرہ

واضح ہوتا ہے کہ صاحب والامناقب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر ہفتۂ آیندہ میں طرف بیٹھر کے تشریف لے جاویں گے اور چند روز وہاں رہیں گے۔

رجمنٹ بارہ دوسری تاریخ کو اور لفٹنٹ کرنیل پریا رہ ذی پنچ منٹ توپ خانے کے ۴ تاریخ یہاں پہنچے پہلی رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کو یہی حکم ہے کہ ساگر سے طرف آگرے کے روانہ ہووے اور وہیں رہے۔

بمبئی

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ قریب بیس پچیس اشرافوں کے وہاں کے باشندوں قوم بنگالی اور پارسی اور مسلمان میں سے ساتھ عہدوں جس ٹس آف پیس کے معزز اور ممتاز ہوئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اگر اسی طرح ہر ایک ضلع میں ہندوستان کے مردانِ اشراف اور ذی علم اور دیانت دار اور با ایمان اور خدا ترس مقرر کیے جاویں تو البتہ انتظام بخوبی ہو اور رعایا بہت امن و امان میں بسر کرے۔

گیا

واضح ہوتا ہے کہ راجہ متر جیت سنگھ وہاں کے راجہ نے وفات پائی۔ اس واقعے سے وہاں کی رعایا بہت گریہ و زاری کرتی ہے، کیونکہ راجہ متوفی غریب اور محتاجوں کو بہت پرورش کرتا تھا اور بہت ذی مروت اور سلیم الطبع تھا۔ چار مہینے بیشتر اپنی وفات کے راجۂ موصوف نے اپنے راج کو درمیان اپنی رانیوں اور بیٹوں کے تقسیم کر کے ایک معبد میں گیا جی کے گوشۂ عزلت اختیار کیا تھا، اور روزِ وفات تک اوسی جگہ عبادت میں مشغول رہا۔

مصر

واضح ہوتا ہے کہ بدستور درمیان سلاطینِ متفقہ اور محمد علی پاشا کے تکرار ہو رہی ہے۔ چاروں کونسلوں نے شرائط صلح نامہ کے منظور کرنے میں اوسے مجبور کیا۔ الغرض بعد بہت سی کوشش کے اجنٹوں فرانس کی طرف سے پاشائے مذکور نے کچھ شرطیں قبول کیں اور واسطے باقی کے استدعا بخشش کی سلطان سے کی۔ اہالیانِ سلاطین مع کالم موصوفین نے تب حکم حملہ سریا کا دیا اور سلطان روم نے یہ فتویٰ جاری کیا کہ محمد علی کو ہم نے پادشاہت سے معزول کیا۔

اور اخبارِ سمرنا سے یہ واضح ہے کہ سردارانِ مفصلۂ ذیل کو عہدہ ہائے مفصلۂ ذیل مرحمت ہوئے: عزت محمد پاشا جو کہ حاکم ڈارڈینلس تھا، اس کو حاکم قلعہ سینٹ جین ڈی اکر کا کیا، اور حکم ہوا کہ جلد اوس طرف روانہ ہووے۔ ابراہیم پاشا کو جنرل برگڈ کا کرکے حاکم ڈارڈینلس کا فرمایا۔ حاجی علی پاشا حاکم کونیہ کو، حاکم سریا کا کیا یعنی دمشق اور ترپلی کا۔ اور اوس کی جگہ ایوب پاشا کو مقرر کیا۔ اسد پاشا حاکم سیواس کو حاکم اپیو کا کیا اور اوس کی جگہ حامدی پاشا ے دیار بکر کو مامور فرمایا۔ مصطفی پاشا کو حاکم بالاستقلال کینڈیا کا کیا۔ اور علی رضا پاشا کو بھی بالاستقلال حاکم بغداد کا کرکے ضلع وجیدہ اور شامل کردیا۔ اور اس طرح محمد علی پاشا سے ان ضلعوں کو جو کہ اوس نے بڑی جانفشانی سے حاصل کیے تھے، چھین کے سپرد اپنے سرداروں کے کیا۔ بیڑہ انگریزی اور دو کشتیوں آسٹریا کی نے بیروت پر حملہ شروع کیا ہے، لیکن ابھی رعایائے ملکِ سریا قطعی پاشائے مذکور کی جانب داری سے ہاتھ نہیں اٹھا سکتی، کیونکہ سپاہ مصر وہاں پڑی ہے۔ اور علاوہ ازیں سپاہِ سلاطینِ متفقہ اوس ملک میں عشر عشیر بھی فوج مصر سے نہیں ہے، لیکن کچھ سپاہ ملکِ آسٹریا اور انگلستان سے آیا چاہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ درصورت نہ راضی ہونے محمد علی پاشا کے اوپر شرائط سلطان کے، فرانس کی طرف سے بھی اعانت اُس کی نہ ہوگی۔ محمد علی پاشا نے حکومت مصر کی قبول کرکے استدعا سریا کی تاحین حیات اپنے کی تھی، سلطان نے اوس کی عرضِ حال کو نامنظور کیا اور سرحداتِ سریا پر لڑائی شروع کردی۔

سکھر

مقامِ مذکور میں بالفعل امن ہے۔ قومِ مری اور بوگتی چُپ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ میجر کلب برن صاحب میں ہمارے تین چار سو نہایت شجاع اور جنگی آدمی مارے گئے اور بہت نقصان ہوا۔ اور جب کہ اونھیں مستعدِ صلح پایا تو کپتان برون صاحب نے اُن سے معاملہ کرکے مع ڈاکٹر گلاس اور لفٹنٹ ارسکن کے طرف شکارپور کے کوچ کیا۔ خبر تھی کہ صاحب موصوف دو تین دن میں داخلِ سکھر ہوں گے۔

واضح ہوتا ہے کہ مہم قلات بموجب حکم گورنمنٹ کے جنرل ناٹ صاحب کو تفویض ہوئی۔ دنگ رجمنٹ ۴۰ گوروں کا اور رجمنٹ ۳۸ بنگالہ کی طرف درۂ بلند کے واسطے مدد جنرل ناٹ صاحب کے دوچار روز میں روانہ ہوں گی۔ خبر ہے کہ ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی قندھار کو بھیجی جاوے گی۔ اور پہلی گرینیڈیئرز کی اور رجمنٹ پانچویں ہندوستان کو آویں گی۔ اور پچیسویں واسطے محافظت درۂ گنداوا کے بھیجی گئی ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۹۵ ۱۵ نومبر ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

ص کالم ۱

سرکلر اورڈر

مما لکِ مغربی کے ضلع اور شہر کے صاحبانِ جج اور کماؤں کے صاحب کمشنر کے لیے:

۱۔ ازبسکہ صاحبانِ عدالت مذکورہ کو دریافت ہوا کہ زرڈگری کے ادا کرنے کے واسطے شے مرہونہ کے نیلام ہونے میں دستورِ بیجا رواج پاتا ہے۔ لہذا آپ کی اور جتنی عدالتیں آپ کے تحتِ حکومت ہیں، اون کی ہدایت اور اطلاع کے واسطے یہ دستور العمل بھیجتا ہوں۔

۲۔ صاحبانِ عدالتِ موصوفہ نے فی الحال یہ ٹھہرایا ہے کہ تجویز سراسری جو مرتہن کے حق میں اکثر کی جاتی ہے سو بے قاعدہ اور بے فائدہ ہے کیونکہ صرف شئے مذکور میں مدعا علیہ کی حقیت فروخت ہو سکے گی لیکن اوس پر رہن کا دعویٰ برقرار رہے گا اور حکم قانون یہ ہے کہ خریداروں کو نیلام مذکور کے وقت جتایا جاوے کہ اس اراضی یا اسباب کے نیلام کی بابت مدعی علیہ کی حقیت کے سوائے اور کسی طرح ان کا حق نہ ہوگا۔

۳۔ اور صاحبانِ عدالت مرقومہ کی رائے یہ ہے کہ جس اسباب میں پیشتر کا دعویٰ متصور ہو تو مناسب ہے کہ عند الفرصت نیلام کرنے والے خریداروں کو اطلاع کر دیں کہ اس بیعہ پر ایسا دعویٰ ہے۔

موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹرار مقام الہ آباد ستمبر ۱۸۴۰ء

سرکلر اورڈر

مما لکِ مذکورہ کے صاحبانِ کمشنر دائرسایر اور صاحبان سشن جج مجسٹریٹ اور انڈیپنڈنٹ جنٹ مجسٹریٹ اور ساگر اور کماؤن کے صاحبانِ کمشنر اور اون کے اسسٹنٹوں کے لیے:

۱۔ گورنمنٹ کے نقیہوں کی صلاح ہے کہ صاحب مجسٹریٹ یا اور کوئی صاحب عدالت کو کسی جسٹس آف دی پیس کے سامنے اپنے جسٹس اف دی پیس کے عہدہ کی بابت حلف کرنا ضرور ہے، لہذا گورنمنٹ کی رضا و رغبت یہ ہے کہ تمام صاحبانِ عدالت میں سے جس نے شاہ ولیم چہارم کی وفات کے وقت سے حلف نہیں کیا

تو کسی اس صاحب کے سامنے جو اس کام کی لیاقت رکھتا ہو اور اس کے علاقے میں وارد ہووے، اب اپنے جسٹس آف دی پیس کی بابت حلف اٹھاوے مگر اتنی احتیاط لازم ہے کہ حلفِ مذکور عدالت کی کچہری میں اوٹھایا جاوے اور حلف نامہ گورنمنٹ کے سکریٹری کے پاس جوڈیشل ڈی پارٹ منٹ میں داخلِ دفتر ہونے کے واسطے بھیجا جاوے۔

۲۔ جو جو صاحب پریسیڈنسی میں جاویں جنھوں نے شاہ ولیم چہارم کی وفات کے وقت سے حلف نہیں کیا تو وہ ایسے وقت میں کلکتے کے صاحب مجسٹریٹ کلاں کے روبرو یا اور کوئی جو اس کام کی لیاقت رکھتا ہو، اپنے عہدے کی بابت از سرِ نو حلف اٹھاوے۔ حل کالم ۲

سرکلر اورڈر

۱۔ صاحبانِ صدر بورڈ کی مرضی سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ اپنی قسمت کے تحصیلداروں کو آپ حکم دیویں کہ جتنا روپیہ تمھارے متصل کے منصف تمھارے سپرد کر دیں اوسے اپنے قبضے میں رکھو اور منصفوں کی اجازت کے بموجب مبلغِ مذکور کا جمع خرچ اپنے ہاتھ سے کرتے رہو مگر اتنا لحاظ رکھنا چاہیے کہ جتنا روپیہ تمھارے تفویض کیا ہے اُس سے زیادہ مت دو۔

۲۔ تحصیلداروں کو کچھ ضرور نہیں کہ لوگوں کی یا ان کے مقدمات کی کیفیت لکھیں جن کے واسطے منصف مبلغِ مذکور لیوے یا دلوا دیوے کیونکہ یہ سب کیفیت منصف خود لکھے گا لیکن تحصیلداروں کو صرف اتنا لازم ہے کہ اس باب میں ایک صورت حال اس روپے کے وصول اور خرچ ہونے اور ان کی تاریخوں کا لکھ رکھیں اور صورت حال جو اس خط کے ملحق ہے اس کے واسطے کافی ہوگا۔

۳۔ یہ سب جمع خرچ اس بندوبست کے بموجب اس حسابِ معمولی سے جو صاحب کلکٹر کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے شمول ہوگا اور اس روپے کا بقیہ جو تحصیلدار کے ہاتھ ہے ہمیشہ ظاہر کیا جاوے گا۔

ہنری میرز النیٹ سکریٹری مقام الہ آباد ۱۱ ستمبر ۱۸۴۰ء

سرکلر اورڈر

ممالکِ مغربی کے ضلع اور شہر کے صاحبان جج کے لیے:

۱۔ قانون ساتویں ۱۸۲۵ء کی چوتھی دفعہ کی ضمن چہارم کی تفسیر کی بابت جو ایک سال فی الحال صاحبانِ عدالتِ مذکورہ کے حضور پیش ہوا کہ آیا صاحبان کلکٹر کو اِن حالتوں میں جو ضمن مذکورہ میں متخیل ہیں اختیار ہے کہ نیلام میں توقف کریں سو آپ کو اطلاع دینے کے لیے مجھے حکم ہے کہ صاحبانِ عدالتِ موصوفہ نے یہ دستور العمل ٹھہرایا کہ صاحب کلکٹر کو ضمن مذکورہ کی رو سے بدون کوئی حکمِ خاص صاحبانِ عدالتِ مرقومہ کے نیلام میں توقف کرنے کا کچھ اختیار

نہیں اور جب تک کوئی ایسا حکم خاص نہ ہو تو نیلام تاریخ معینہ میں بلا توقف ہوگا۔

۲- اب خیال رکھیے کہ تفسیر نمبر ۹۴، مورخہ ۱۲ ماہ جون ۱۸۳۳ء کی دوسری دفعہ کا آخری مضمون جو نیلام میں توقف کا موجب ہوتا ہے جب تک صاحبانِ عدالت موصوفہ سے حکم صادر نہ ہو، منسوخ ہوا۔

موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹر مقام الہ آباد ۱۸۴۰ء

ص ۲ کالم ۱

فوتِ کھڑک سنگھ و کنور نونہال سنگھ

مہاراجہ کھڑک سنگھ فرمانفرمائے پنجاب نے جو کہ مدت سے عارضہ جسمانی میں مبتلا تھا، پانچویں تاریخ ماہِ حال کو صبح کے وقت اس جہانِ فانی سے انتقال کیا۔ بفور استماع اس واقعۂ جانکاہ کے رانی ایسر کنور ہمشیرۂ سردار منگل سنگھ نے ارادہ ستی ہونے کا کیا اور قریب نواخت گیارہ گھنٹے کے مع تین باندیوں کے اپنے تئیں ساتھ مہاراجہ کے جلا دیا، بعد جل جانے رانی صاحبہ وغیرہ عوراتِ مرقومۂ بالا اور نعش مہاراجہ کے سواری واسطے غسل کے طرف دریائے راوی کے بڑھی اور وقت گزرنے کے ایک پھاٹک میں سے شہر کے بباعث صدمہ ازدحام ہاتھیوں کے ایک بڑا شہتیر کنور نونہال سنگھ اور میاں اودھم سنگھ خلفِ راجہ گلاب سنگھ کے پر گرا۔ میاں اودھم سنگھ تو فوراً مر گیا لیکن کنور موصوف نواخت دس گھنٹے رات تک حالتِ غفلت میں پڑے رہے، بعد ازاں مر گئے۔

ہیئت اموراتِ خانگی پنجاب کی اغلب ہے کہ بالکل بدل جاوے گی لیکن اب تک سرکار انگریزیہ سے تو وہی دوستانہ طریق جاری ہے چنانچہ لوگ یقین کرتے ہیں کہ یوم چہار شنبہ آیندہ کو برگٹ انگریزی اوس طرف سے عبور کر کے طرف پشاور کے روانہ ہوگا۔

اور ایک اور اخبار سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ کھڑک سنگھ نے ۵ تاریخ کو مرضِ مزمنہ سے وفات پائی اور کنور نونہال سنگھ کے جسم پر نیچے دیوارِ برج قلعہ لاہور کے ضربِ شدید پونہچی اور اس کے صدمے سے مر گئے اور ارکانِ سلطنت نے کنور شیر سنگھ کو مسندِ راج پر بٹھا دیا۔

فیروزپور

وہاں کے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ رجمنٹ ۴۴ گوروں کی اور رجمنٹ ۴۵ پیادگانِ ہندوستانی کی ۷ تاریخ کو اور ۵ کیولری اور توپخانہ اسپی آٹھویں تاریخ کو بسرکردگی کرنیل شلٹن صاحب رجمنٹ ۴۴ کے وہاں پہونچے۔ خبر روانگی برگٹِ مذکور کی ۱۵ تاریخ کو ہے اگر اور کمپنیاں بھی وقت پر آن پونہچیں گی۔

پل کشتیوں کا جو کہ سکھ بناتے ہیں، نویں تاریخ تک طیار ہو جاوے گا اور سپاہ انگریزی اوس پر سے باآسانی عبور کرے گی، صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ ۸ تاریخ کو خبر وفات مہاراجہ کھڑک سنگھ اور کنور نونہال سنگھ کی یہاں پونہچی اور دریافت ہوا کہ کنور مرحوم بباعث گرنے ایک شہتیر کے مر گئے۔

سلطان محمد خاں

خانِ مذکور جو کہ لاہور میں مقیم ہے، کہتے ہیں کہ اوس ہی نے سامانِ جنگ واسطے دوست محمد خاں اپنے بھائی کے بھیجا تھا اور مشہور یہ ہے کہ مہاراجہ والیِ لاہور کے ہاں سے گیا تھا۔ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اب مملکتِ سکھ میں سے نکالا جاوے گا۔

قلات

ص ۲ کالم ۲

یومِ دوشنبہ کو ڈو اکس پیرس چٹھیاں ایک مقام شملہ کی اور دوسری فیروز کی یہاں سے گزریں، کہتے ہیں کہ پچھلی در باب تسخیرِ قلات کے تھی۔

دوست محمد خاں

چٹھیاتِ افسرانِ افواج متعینہ کوہستان سے واضح ہے کہ ۱۳ تاریخ ماہِ گذشتہ کو کیمپ میں خبر پہونچی کہ خانِ مذکور از راہِ درۂ غوربند درۂ توتان میں آیا ہے اور قریب پندرہ میل کے وہاں سے ایک قلعے میں پناہ لی ہے اور جاسوس مذکور نے خبر دی کہ دو اب خان مذکور کے بہت تباہ ہوگئے اور اگر ایک گروہ سواروں کا جاوے تو اسے روک سکتا ہے اور سوائے سو آدمیوں کے اوس کے ساتھ نہیں ہیں بقور استماع لفٹنٹ ڈوسن مع پانسو آدمیوں کے جانباز ذخیرہ اوس طرف روانہ ہوئے اور جب وہاں پونہچے تو دریافت کیا کہ وہ طرف مقامِ بخرو کے بھاگ گیا تھا۔ الغرض صاحب موصوف پھر طرف چریکار کے پھر آئے۔

سر الکزینڈر برنس صاحب اوس کے مقام کی تلاش میں ہی رہتے ہیں اور جاسوس بھی خبریں سچ لاتے ہیں۔ لوگ وہاں کے اب تک نوکری سرکار انگریزی کی چھوڑ کر خان مذکور کے پاس چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۴ تاریخ اکتوبر کو ایک کمپنی کوہستانی رجمنٹ لفٹنٹ ماس کی خانِ مذکور سے جا ملی اور اندیشہ ہے کہ دوسری کمپنی بھی اون کے ساتھ نہ جا ملے۔

۱۵ تاریخ ماہِ مذکور کو کیمپ سپاہ انگریزی نزدیک کرا بھاگ کے تھا اور واسطے حملہ ایک قلعہ متین کے تیاریاں ہوتی تھیں اور یہ تصور کیا جاتا تھا کہ باعثِ متانت یہ قلعہ سپاہ کو بہت تکلیف دے گا۔ سردارِ قلعہ کو واسطے قبول کرنے شرائط گورنمنٹ کے لکھا گیا تھا لیکن اوس نے یہ جواب دیا کہ تم نے تمام دن قلعہ تُجلکا کو توڑا اور پھر بھی اندر قلعے کے نہ جا سکے اور میر مسجدی بھی ہاتھ نہ آیا اب میرا قلعہ اوس کے قلعے سے مضبوط ہے اور میں نے اپنے عیال و اطفال اور اسباب کو سرکا دیا ہے، جب تم چاہو آ جاؤ لیکن میں صاف لکھتا ہوں کہ میں کبھی کافر بادشاہ کی متابعت نہیں کروں گا اور دمِ واپسیں تک لڑوں گا چنانچہ جنرل سیل صاحب نے واسطے سزادہی سردار مذکور کے کوچ کیا۔

قلعہ بابو خوشگڈھ

چھٹی کیمپ مورخہ ۱۰ تاریخ اکتوبر سے واضح ہے کہ جب سپاہ جنگی بسرکردگی روبرٹ سیل صاحب کے آگے بڑھی تو توقع تھی کہ بہت خونریزی ہوگی کیونکہ لوگ قلعے کو بہت مضبوط بیان کرتے تھے تھوڑی دیر بعد کوچ کرنے جنرل مذکور کے کپتان سینڈرس بھی مع جمس فریزر اور تین چار سو سوار اور پیادہ اور دو ضرب توپ کے طرف قلعہ مذکور کے گئے۔ رستہ بباعث ٹیلوں اور پانی وغیرہ کے بہت خراب تھا۔ القصہ بفور نزدیک آنے سپاہ انگریزی کے دشمنوں نے قلعے کو خالی کر دیا اور بھاگ گئے۔ سپاہ انگریزی نے بے جنگ و جدل قلعے پر قبضہ کر لیا۔ بیٹا دوست محمد خاں کا مع چار سو پیادہ اور دو سو سوار کے درہ غوربند میں پہنچا ہے اور خانِ مذکور اب تک بجزو میں ہے۔ کپتان سینڈرس بعد انہدام قلعہ کے آکر آگے کو جاویں گے اور حرکاتِ خانِ مذکور کو دیکھتے رہیں گے۔

ص ۲ کالم ۱

کابل

اوس طرف کی چٹھیات مورخہ ۱۹ تاریخ اکتوبر کے مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں پہلے یہ خبریں ہوئی تھیں کہ دوست محمد خاں بیگ میں ہے اور چنانچہ لفٹنٹ ریٹری اوسے معا (کذا) کرنے چلے گئے تھے۔ اب سردارِ مذکور بجزو میں ہے۔ کہتے ہیں کہ سردار مقام مذکور کا اوس کی برادری یعنی قوم بارکزئی میں سے ہے اور اُس ملک کو ایسا پہاڑ دار اور جنگل دار بیان کرتے ہیں کہ اس موسم میں ارادہ کرنا اُوس جگہ کا ناممکن ہے۔

مشہور ہے کہ دوست محمد خاں بیجور اور کاس گڈھ کے سفر کے لیے ارادہ کرے گا۔ اگر خانِ مذکور کو بجزو ہی میں رہے۔ جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے تو تین پلٹنیں چھاونی جدید میں اور دو بالا حصار میں تعین کی جاویں گی اور شاید ایک پلٹن ان میں سے کوہستان میں رہے۔ رجمٹ ۳۵ پیادگان ہندوستانی اور کپتان گارٹ صاحب کا رسالہ توپ خانہ اسپی کا بامن دامان بامیان سے یہاں داخل ہوا۔ سپاہ گورکھا اور اتواپ پادشاہی ہنوز راہ میں ہیں۔

مسٹر روس بل صاحب

واضح ہوتا ہے کہ صاحب موصوف کو اختیار حکومت پولیٹی کل کا قندھار تک ہوگیا، اس لیے صاحب موصوف مع ایپر سندھ کے تلات اور شال کو بھی نیچے اپنے چارج یعنی تحویل اور ذمّہ داری کے رکھتے ہیں۔ یہ دلیل قدردانیِ گورنمنٹ کی ہے۔

بنارس

وہاں کی چٹھی سے واضح ہوتا ہے کہ رجمٹ ۱۲ پیادگانِ ہندوستانی نے واسطے مستعد اور تیار رہنے کے واسطے کوچ کے احکام پائے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ رجمٹ ۶۷ کو بھی یہی حکم آوے گا۔

بھرت پور

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں بابو جانی بانکے لعل کے تئیں جو کہ نمک خواران قدیم سرکار بھرت پور سے ہے۔ اور مرد ذی لیاقت ہے خلعت وغیرہ عنایت کیا اور موضع چمنا کہ قدیم سے بیچ جاگیر بزرگوں بابوے مذکور کے تھا اور چند مدت سے سرکار میں قُرق ہو گیا تھا پھر سند اوس کی بابوے مذکور کو مرحمت کی اور پالکی اور گھوڑا وغیرہ سامان سفر عنایت کر کے بتقریب سفارت دربار لفٹنٹ گورنر بہادر میں رخصت فرمایا۔

ص ۳۲ کالم
ایک روز ایک شخص عیار نے ازروے مکر و فریب ایک خریطہ کسی ایک صاحبان پیمائش کی طرف سے حضور مہاراجہ میں گزرانا۔ عندالتحقیق دریافت ہوا کہ خریطہ جعلی ہے اور اوس میں نام کسی انگریز مفقودالخبر کا تھا اور تحایف اور تزلزل سے اوس کے بیان کے بھی فریب اوس کا ظاہر ہوا، سو مہاراجہ نے اس عیار مکار کو گرفتار کر کے ہمراہ اپنے وکیل کے روانۂ آگرہ کیا۔ ۳ تاریخ نومبر کو مہاراجہ مع بعضے مقربوں اور کچھ سپاہ کے طرف گوردھن کے روانہ ہوئے۔

ضلع برار

ازروے مضمون ایک خط کے واضح ہے کہ چند سال سے درمیان قوم ہنود اور مسلمانوں اوس ضلع کے دشمنی اور نزاع واقع ہے اور بسبب عدم توجہ ارکان سلطنت اور کارپردازان ریاست حیدرآباد کے کچھ انتظام فتنہ و فساد کا نہیں ہوتا تھا، اکثر اون میں جنگ و جدل بھی ہو گئی اور خونریزی ہوئی لیکن جس روز سے کہ نواب مرزا غلام عباس علی خاں سرکار حیدرآباد کی طرف سے امین اوس جگہ کے ہوئے ہیں اوس دن سے بہ تدبیر صایبۂ نواب موصوف کے آتش فتنہ منطفی ہوئی ہے اور بہت امن و امان ہے۔

بحر ایران

بحر ایران سے ایک جہاز دُخانی بمبئی میں آیا اوس کے ذریعے سے اخبار دمشق اس طرح واضح ہوتا ہے کہ سفیران سلاطین متفقہ نے ابراہیم پاشا کو لکھا ہے کہ تم گیارہ روز کے عرصے میں سریا سے دست بردار ہو جاؤ مگر محمد علی پاشا اتفاق سلاطین یورپ سے نہیں ڈرتا اور کہتا ہے کہ جس وقت میں اشتہار دوں گا تمام رعایا مسلمان میرے علم کے نیچے جمع ہو جاوے گی کیونکہ سلطان روم کے ساتھ تمام کافر تو میں ہیں اور مسلمان اونھیں نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔

دہلی

سُنا گیا کہ نواب رام پور کے ہاں سے بیس لاکھ روپے کی اشرفیاں جو کہ اوس نے قرض دی ہیں، خزانۂ دہلی میں پہنچیں بحراست سپاہیوں رجمنٹ ۲۱ پیادگان ہندوستانی اور کپتان بومر صاحب رجمنٹ مذکورہ کے اور

چھ لاکھ روپے کی ہنڈیاں کانپور سے اور پندرہ ہزار روپے علی گڑھ سے اور ہزار چار سو روپے متھرا سے یہاں پونہچے

لارڈ بشپ صاحب

صاحب موصوف ۱۳ تاریخ صبح کے وقت یہاں داخل ہوئے اور کوٹھی میں صاحب والامناقب کرنیل جمس اسکز بہادر کی رونق افروز ہوئے سلامی توپوں کی حسب معمول عمل میں آئی۔ سنا جاتا ہے کہ یوم یکشنبہ کو گرجا گھر میں جاکر نماز پڑھوائیں گے اور وعظ کہیں گے اور یوم دوشنبہ کو یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔

پشاور

میکشن صاحب بباعث ناموافقت ہوا کے علی مسجد سے پشاور میں آئیں گے، بعد صحت پھر وہاں جاویں گے۔

بنبئی

واضح ہوتا ہے کہ صاحبان اخبار بنبئی بیم و امید میں ہیں درباب پونہچنے کشتی ڈاک آیندہ کے اور یہ بات باعث ہے تفکر اور تردد کی۔ حال یہ ہے کہ صاحب اخبار بنبئی کو خبریں پونہچی ہیں مقام بصرہ سے کہ تحقیقاً ابراہیم پاشا طرف قسطنطنیہ کے کوچ کرتا ہے اور صاحب اخبار استماع اس خبر سے جو کہ سچ خیال کی گئی ہے لکھتا ہے کہ کشتی ڈاک آیندہ کی راہ میں روکی جاویں گی۔

صدر دیوانی عدالت

دریافت ہوتا ہے کہ ارباب عدالت موصوف نے واسطے تقرر ایک ہندوستانی ڈپوٹی رجسٹرار کے واسطے عدالت موصوف کے سفارش کی ہے اور تنخواہ پانسو روپے مہینے لکھ بھیجی ہے یہ تو تحقیق نہیں ہوا کہ گورنمنٹ اس عہدہ کو منظور کرے گی لیکن اغلب ہے کہ سفارش پھر بھی کی جاوے گی۔

مولمین

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں سب چپ چاپ ہیں لیکن صاحب اخبار لکھتا ہے کہ چھوڑ دینا ارادہ ہائے جنگ نیپال کا والی برہما پر کچھ بہت خوب اثر نہیں کرے گا کیونکہ وہ یہ یقین کریں گے کہ جو کچھ خواہش نیپالیوں کی تھی وہ منظور ہو گئی۔

گورنر جنرل بہادر

اخبار موسومہ کلکتہ کریر سے واضح ہے کہ گورنر ممدوح نے ذرہ ذرہ حال تباہ اور بدبخت حالت اندرونی نامہ و پیغام کا بیچ ہندوستان کے حاکمان انگلستان کی خدمت میں بھیجا ہے اور اور صاحب عزم لوگ ضلع جات بنگالہ کے بھی اس میں کوشش کر رہے ہیں۔

گوالیار

مشہور قزاق گجراج سنگھ نام جوکہ برسوں سے باشندگانِ اضلاعِ گوالیار کو لوٹ کر دق کرتا رہتا تھا اور کبھی ہاتھ نہیں آتا تھا' اب اسے مردمانِ متعینہ صاحبِ محکمہ ٹھگی نے باعانت آدمیوں مہاراجہ کے گرفتار کیا۔

اندور

منکشف ہوتا ہے کہ صاحبِ والامناقب سرکلاڈ مارٹن ڈیڈ صاحب بہادر نے واسطے تربیت اطفالِ اندور کے ایک اسکول انگریزی مقرر کیا ہے سو اوس کے خرچ کے لیے تین ہزار روپیہ سالانہ سرداروں اور تونگروں سے اوس جگہ کے مقرر ہو گیا۔

بنگالہ

نواب نظام حاکمِ بنگالہ عنقریب ارادہ تشریف لے جانے کلکتے کا رکھتے ہیں اور سُنا جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر اون کے استقبال کو جاویں گے۔

کلکتہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ بابو راج کرشنا دی متوفی سب ایسسٹنٹ سارجن سابق دارالشفاے دہلی کا جس کی وفات کا حال کسی پرچے میں سابق ذکر کیا گیا تھا اوس کی دانائی اور علمیت اور نیک چلن کے لحاظ سے گورنر جنرل بہادر نے کپتان ڈی۔ ایل رچرڈسن صاحب سے جن کی خدمت میں بابوے مذکور نے مدت تک تربیت پائی تھی' استدعا کی کہ ایک کتاب حالات بابوے مذکور کی براے یادگار لکھیں اور کہتے ہیں کہ گورنر ممدوح اوسے کورٹ آف ڈائرکٹرس میں بھیجیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ نوازشیں صاحب ممدوح کی باعث ترغیب تحصیلِ علوم کی واسطے لوگوں کے ہوں گی۔ واضح ہو کہ تحصیل علوم بابوے مرحوم کی بنظر اوس کے ہندوستانی ہونے کے بہت بڑی تھی اور اوس کی رائیں اور تجویزیں بہت عمدہ تھیں۔ جب کہ بہت بیمار اور قریبِ مرگ ہوا تو اوس نے اپنے متعلقوں کو جو کہ اوس کے پاس تھے' کہا کہ میری وفات کے بعد میری بی بی کا بیاہ کسی اور سے کروا دینا۔ کہتے ہیں کہ وہ لڑکی صرف گیارہ برس کی ہے اور دو برس اوس کے بیاہ کو ہوئے ہیں۔ بابوے مغفور نے ایک مہینے پیشتر اپنی روانگی کے کلکتے سے اپنا بیاہ کیا تھا۔

بجنور

واضح ہو کہ مقام دارانگر گھاٹ میں گنگا کے پُل بندھ کر تیار ہو گیا ہے' اس میں شک نہیں کہ تیار

ہو جانا اس پل کا واسطے اکثر رجمٹوں کے جو کہ ادھر سے کوچ کریں گی بہت مفید اور مناسب ہو گیا۔

کرنال

مشہور ہے کہ اونیسویں رجمٹ وغیرہ کو جو کہ کرنال میں پونہچی تھیں، حکم واسطے ترک کوچ کے ہوا ہے۔ ایک بڑی چھاؤنی سرہند میں بنا چاہتی ہے واسطے ایک سپاہ مشتمل سات یا آٹھ پلٹنوں اور رسالوں گورہ اور ہندوستانی کے ۔ جنرل نوائڈ صاحب بہادر ہڈکوارٹر کرنال سے وہاں جاویں گے۔

شکارپور

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہے کہ درمیان ایک گروہ انگریزی اور مردمانِ قوم بلوچ کے جنگِ عظیم واقع ہو گئی۔ حال مفصل یہ ہے کہ صاحب چھٹی لکھتے ہیں کہ کچھ سپاہ سوار و پیادہ بسرکردگی میجر بوسکادن وغیرہ افسروں کے نزدیک گانو گنداہ نام کے قوم مذکور سے دو چار ہوئی اور ایک سو تراسی آدمی اون کے مار ڈالے۔ سپاہ انگریزی میں سے کل دو سوار مارے گئے اور پانچ نے زخم کاری کھائے اور تراسی اونٹ جو کہ قوم مذکور واسطے لے جانے اسباب مغروقہ کے لائی تھی، بیچ قبضے اہالیان گورنمنٹ کے آئے سنا جاتا ہے کہ بڑا گروہ ان سرکشوں کا گنداوا کو چلا گیا ۔ کہتے ہیں کہ میجر موصوف وہاں کچھ سپاہ لے جا کر اونھیں سزا دیں گے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۹۶ ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

حکم اشتہار بیچ اجلاس مسٹر چارلس گرانٹ صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ خاص دہلی کے یہ کہ

ص ا کالم ا

اور اضلاعِ پار جمن میں یہ دستور ہے کہ اکثر لوگ مبتدی بعمر پانزدہ شانزدہ سالہ یا زیادہ اس سے کہ استعدادِ علمی رکھتے ہیں مگر کار و بارِ سررشتہ سے ناواقف ہیں سررشتے میں حاضر رہ کر تمام کام سررشتے کا سیکھتے ہیں تین چار برس اور جبکہ کوئی عہدہ خالی ہوتا ہے تو منجملہ اہلکاروں سررشتہ کے اوس عہدے پر مامور ہوتا ہے اور منجملہ امیدواروں اور تربیت یافتوں کے جو شخص لایق معلوم ہوتا ہے اوس خدمت پر مامور ہوتا ہے اور اس صورت میں حسب ترتیب مراتب سب کی ترقی بھی ہوتی ہے اور کارِ سرکاری بھی بخوبی بلا انقلاب اور تزلزل کے سرانجام ہوتا ہے۔ اس ضلع میں ہم نے یہ دیکھا کہ جب کوئی عہدہ خالی ہوتا ہے تو امیدوار لوگ صرف کسی چٹھی کے ذریعے سے یا صرف استعداد ذاتی اپنی کے بھروسے سے خواہاں اوس کے ہوتے ہیں اور اس طرح سے تقرر میں بھی اون کے سہولت اور اجرائے کار کی بھی صورت اچھی نہیں ہوتی اور غالباً یہاں یہ طریقہ اس واسطے نہیں ہے کہ وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر سررشتہ میں کام کریں گے تو کچھ عہدہ سرکار سے بالیقین نہیں ملے گا۔ اس لیے یہ اشتہار واسطے اطلاع خاص و عام کے دیا جاتا ہے کہ جو شخص چالاک مبتدی بعمر پانزدہ شانزدہ سالہ یا زیادہ عمر کا جو استعدادِ علمی رکھتا ہے لیکن غیر واقف کار سررشتے سے ہے اور جو کام کہ سررشتے کے ضروری ہیں وہ اوس کے ہاتھ سے نہیں نکلے، وہ کام کرے، اوّل اوس کو پروانہ اجازت کام کرنے کا بوعدۂ پرورش بر وقت بشرطِ لیاقت ملے گا اور بعد اوس کے سال بسال کام اوس کا دیکھ کر ہر سال اوس کو کارکردگی کا پروانہ ملے گا کہ بعد چند سال کے اگر کوئی عہدہ اس ضلع میں خالی نہیں ہوگا تو اُن پروانوں کے ذریعے سے اور اضلاع میں البتہ اُس کو کام ملے گا۔

لاہور

حال مفصل وفات مہاراجہ کھڑک سنگھ اور کنور نونہال سنگھ کا اس طرح واضح ہوتا ہے کہ مہاراجہ والی لاہور

نے پانچویں تاریخ یوم پنجشنبہ کو بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ انگریزی کے اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کی۔ ارکانِ دولت نے بعد جزع اور فزع کے نعشِ مہاراجہ کو لے جاکر صندل وعود میں جلایا۔ وقتِ مراجعت بمجرد نزدیک آنے سواری کے دیوار برجِ قلعہ کی گر پڑی۔ کنور صاحب موصوف کو مع چند آدمیوں کے صرف شدید چوٹ پونہچی اور سرِ مبارک پارہ پارہ ہوا مصاحبانِ درگاہ اندر قلعہ کے لے گئے الغرض روزِ پنجشنبہ سے یوم شنبہ تک کنور موصوف زندہ رہے اور یوم شنبہ کو چار گھڑی دن چڑھے مر گئے وزیرانِ درگاہ نے ان دو حادثۂ جانکاہ سے خاک اپنے سروں پر ڈالی اور بہت نالہ وزاری کی آخر کار بجز صبر و شکیب کے چارہ نہ جانا اور کنور شیر سنگھ کے تئیں مسندِ ریاست پر بٹھایا دو رانیاں ایک رانیِ پہدوڑ اور دوسری رانی کٹوچ ساتھ کنور موصوف کے ستی ہوئیں۔

اور از روے ایک خط مقام لاہور کے ظاہر ہوتا ہے کہ راجہ دھیان سنگھ نے از راہ نمک حلالی اور خیر خواہی کے وفاتِ کنور ممدوح کو تا تشریف آوری کنور شیر سنگھ کے مقام ڈالہ سے مخفی رکھا اور ہنگام پہنچنے کنور موصوف کے نعش کنور نونہال سنگھ کی اونھیں دکھلا کر آہ وزاری کی اور رانی چند کنور والدہ کنور مرحوم اور رانیوں پہدوڑ اور کٹوچ کے تئیں اوس کی وفات سے خبر دی۔ رانیوں پہدوڑ اور کٹوچ نے ارادہ ستی ہونے کا کیا، چنانچہ بصلاح ارکانِ سلطنت کے نعش مذکور مرحوم کو سمادھی مہاراجہ رنجیت سنگھ پرے گئے اور اون دونو رانیوں نوجوان نے اوپر چتا کے جاکر زیور وغیرہ مالیت ایک لاکھ روپے کا برہمنوں اور محتاجوں کو دیا بعد ازاں چتا میں آگ دے دی اور وہ دونو نازک بدن جو کہ تابِ مہتاب بھی نہ لا سکتی تھیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔

سکھر

دہاں کی چٹھیات مورخۂ ۹ تاریخ نومبر سے واضح ہے کہ آخر کار لفٹننٹ لوڈی صاحب مارے گئے۔ حال مفصل یہ ہے کہ میجر بوسکاون صاحب جو کہ بسر کردگی کچھ سوار و پیادہ اور توپ خانے کے طرف دادر کے بھیجے گئے تھے، ۲ تاریخ ماہ حال کو وہاں پونہچے اور دریافت کیا کہ بردھیوں نے شہر کو لوٹ لیا تھا اور کیمپ انگریزی کو دھمکا رہے تھے۔ الغرض میجر موصوف نے اون کو درہ بلند کی طرف ہٹایا اور اون کے کیمپ پر قبضہ کیا۔ دہاں دیکھتے کیا ہیں کہ لفٹننٹ لوڈی صاحب برہنہ اور پابہ زنجیر اور سر کٹے پڑے ہیں۔ لوگ بہت تعجب کرتے ہیں کہ صاحب مذکور کیونکر ان لوگوں کے ہاتھ آگئے تھے، آیا وہ کہیں گئے تھے اور اثناء راہ میں سے اونھوں نے گرفتار کیا۔ القصہ ان لوگوں سے کبھی وفا نہیں ہوگی، اِن کا خمیر بدذاتی سے ہے اور وہ بھی خدا جانے کیا باعث تھا کہ اونھوں نے کپتان برون صاحب کو چھوڑ دیا۔

ص ۱ کالم ۲

ہم بہت خوش ہیں ظاہر کرنے کو کہ یہاں کے صاحب کلکٹر مجسٹرٹ نے ایک اشتہار جاری کیا ہے

اس ہفتہ میں جو کہ بذریعہ اون کی چٹھی کے واسطے اندراج اخبار کے ہم نے پایا، شروع اخبار میں مندرج ہے۔ حال مفصل جس کے ملاحظے سے معلوم ہوگا۔ حقیقت میں یہ ہے کہ یہ طریقہ واسطے تقرر امیدواروں کے اوپر کسی عہدۂ خالیہ کے بہت بہتر اور مناسب ہے اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں معلوم ہوتا۔ یقین ہے کہ اس میں بلاسعی وسفارش ہر ایک شخص اپنی لیاقت اور حوصلے بموجب عہدہ پاوے گا۔

سندھ

حال بہادری اور جوانمردی سوارانِ رجمنٹ کرنیل اسکز صاحب بہادر کا ازروے رپوٹ ایک افسر سوارانِ مذکورین کے اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ ۱۹ تاریخ اکتوبر کو خبر ہوئی کہ مقام دادر پر دشمن حملہ کریں گے۔ مسٹر میکفرسن صاحب بسرکردگی سوارانِ مذکورین شہر سے باہر نکلے میدان میں آئے۔ قوم بروہی نے کہ تخمیناً قریب چھ سات ہزار آدمیوں کے تھے، چاروں طرف سے اون پر حملہ کیا۔ سوارانِ مذکورین نے از بس شجاعت اونھیں مار ہٹایا لیکن ہم افسوس کرتے ہیں کہ ایک رسالہ دار قدیمی کار آزمودہ اور تیس سوار مارے گئے اور ۲۳ افسر اور سپاہی زخمی ہوئے اور اسی قدر گھوڑے بھی کشتہ اور مجروح ہوئے۔ تین کمپنیاں پیادگانِ بمبئی کی بھی بسرکردگی کپتان ویٹ کن صاحب کے موجود تھیں لیکن صاحب موصوف انھیں قلعہ میں چھوڑ گئے تھے۔

دہلی

مسٹر سی لنزی صاحب بہادر سشن جج جو کہ رخصت کے لیے گئے تھے، داخلِ دہلی ہوئے اور مسٹر جے ایف اروی صاحب جو کہ بطور قائم مقام سشن جج یہاں کے تھے، طرف علی گڑھ روانہ ہوئے۔ مسٹر جے ایچ سمتھ صاحب کلکٹر پرمٹ واسطے دورہ کے تشریف فرما ہوئے۔

آگرہ

واضح ہوتا ہے کہ جناب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر ایک ہفتہ میلہ ڈیسر میں قیام کر کے مراجعت فرماویں گے والدہ راجہ سرنیت سنگھ متوفی رئیسِ بہدادر کی نے وفات پائی ارباب گورنمنٹ کو منظور ہے کہ واسطے بندوبست دیہات جاگیر اور اداے قرضیات، راجہ متوفی کے ایک کے تئیں معتمدانِ سرکار میں سے بطورِ امین مقرر کریں۔ گنج نو جو تجویز صاحب کمشنر کے لبِ جمن تعمیر ہوتا ہے عنقریب تیار ہو جاوے اور آباد کیا جاوے گا۔

کرنال

وہاں کی چٹھی کے مضمون سے واضح ہے کہ ایک گروہ سکھوں کا دریاے ستلج سے عبور کر کے طرف رام پور کے اوترا ہے چند میل اوپر کوٹ گڈھ کے اس طرف دریا کے اور پلٹن گورکھا اون کی حرکات کو دیکھتی رہے گی۔

ص ۲ کالم ۳

نیپال

واضح ہوتا ہے کہ سپاہ نیپال قریب سرحدات گورنمنٹ کے بے ادائیاں کرتی ہے اور راجہ وہاں کا انھیں زیر و زبر نہیں کر سکتا اس لیے سُنا جاتا ہے کہ اگر یہی حال رہا تو کچھ سپاہ واسطے اون کی تنبیہ کے بھیجی جاوے گی اور اخبار موسومہ ہرکارہ سے واضح ہے کہ پانچ یا چھ رجمنٹیں پیادوں کی اور اسی قدر سوار اور توپ خانہ حدود نیپال میں جمع ہوا چاہتا ہے۔

نواب عبدالغیاث خاں

ظاہر ہو کہ نواب عبدالغیاث خاں خلف نواب جبار خاں برادر زادۂ امیر دوست محمد خاں چھے برس سے لُدھیانے میں رہتا تھا سرکار کمپنی نے از بس عنایت ایک کوٹھی پختہ مع باغ واسطے نواب موصوف کے تعمیر کروائی تھی اور کچھ زر نقد واسطے گذران کے مقرر کر دیا تھا اب دریافت ہوتا ہے کہ بموجب حکم سرکار انگریزی کے نواب موصوف ساتویں تاریخ نومبر کو لدھیانہ سے طرف فیروز پور کے روانہ ہوئے اور وہاں سے کابل کو جاویں گے۔

منصوری

واضح ہوتا ہے کہ تین مصاحب حاجی خانِ کاکڑ کے جو کہ جنگِ قندھار میں ہمراہ خانِ مذکور گرفتار آئے تھے اور کوہ منصوری میں مقید تھے وہ تینوں حسب الطلب صاحب اجنٹ کے لدھیانے میں پونہچے اور وہاں سے بہ حراست برقندازوں کے فیروز پور میں صاحب موصوف کے پاس بھیجے گئے لیکن یہ تحقیق نہیں ہوا کہ باعث اون کی طلبی کا کیا تھا۔

اسکردون

اوس طرف کے خط سے واضح ہوتا ہے کہ راجہ احمد شاہ والی اسکردوں نے اطاعت زور آور سنگھ کار دار راجہ گلاب سنگھ جموں والے کی از سرِ نو اختیار کی اور چند دولت مندوں لداخ کے تئیں اپنا ضامن دیا کہ اگر میں خلاف اپنے عہد و پیمان کے کروں گا تو یہ میری طرف سے جواب دہی کریں گے۔ زور آور سنگھ نے تحریر راجہ مذکور کو قرینِ اعتماد تصور کیا اور ارادہ رکھتا ہے کہ ملکِ اسکردون اوس کے حوالے کر کے نذرانہ والیِ لاہور کا اوس کے ذمّے کر دیوے اور اسی طرح رانی لداخ کے تئیں بھی بلایا ہے کہ بشرطِ ادائے زرِ نذرانہ سال بسال ملکِ لداخ اوس کے حوالے کرے۔

قندھار

از روے ایک خط مقامِ مذکور کے صاحب بمبئی لکھتے ہیں کہ شاہزادگانِ عالیشان یعنی بیٹے حضرت شاہ شجاع الملک کے بہت ظلم کرتے ہیں اور مردمانِ قرب وجوار کو واسطے اپنے خاص مطلبوں کے گرفتار اور قتل کرتے ہیں اور لوٹ لیتے ہیں صاحب اخبار لکھتا ہے کہ کچھ عجب نہیں اگر ایسی باتوں سے نام گورنمنٹ بہ بدی مشہور ہو جاوے۔

کنداوا

رجمٹ ۲۵ پیادگانِ ہندوستانی کی نے سفرِ دریاے سندھ سے انفراغ حاصل کیا اور ازراہِ لرخانا واسطے سزادہی من ۲ کالم قوم بہوری کے طرف گنداوا کے جاویں گے۔

کہتے ہیں کہ یہ ہی قومِ غارتگر ہے جن کو کہ سوارانِ سندھ وغیرہ نے بسرکردگی کپتان بوسکادن صاحب اور لفٹنٹ رچرڈسن صاحب کے شکست دی تھی۔

وفات

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ رانا ے مقام جابوا متعلقہ ممالکِ ہولکر مرگیا اور راجۂ جالون بہ عارضۂ تپ راہیِ ملکِ عدم ہوا۔ کہتے ہیں کہ اس پچھلے راجہ کا کوئی وارث نہیں ہے اور آخر کو یہ ریاست ممالک قلمروِ انگریزی کے شامل کی جاوے گی۔

والی خلم

دریافت ہوتا ہے کہ سر ڈبلیو کمناٹن صاحب نے دو سیّدوں عالی خاندان کے تئیں طرف بخارا کے بھیجا تھا واسطے گفتگو کرنے قید کرنیل سٹودرٹ صاحب کے بادشاہ سے القصہ والی خلم نے ان دونوں کو پکڑ کے قید کر رکھا تھا اب اون کو رہا کر دیا ہے اور وہ دو طرف منزلِ مقصودہ کے روانہ ہوئے ہیں۔

کابل

اخبار سے واضح ہے کہ وہ اکثر خطوط جو کہ سکھوں کی طرف سے واسطے اور سرداروں کے بمضمون منصوبہ بندی اور سازشں کے بھیجے گئے تھے اور حکامِ انگریزی نے اُن کو راہ میں گرفتار کیا تھا وہ سب جعلی نکلے اور یہ ثابت ہوا کہ مردمانِ حاکم کابل نے اونھیں بنایا تھا اور مطلب اس میں یہ تھا کہ گورنمنٹ انگریزی کو یقین ہووے کہ سکھ اون کے دشمن ہیں اور پشاور شامل افغانستان کے کیا جاوے اور از سرِ نو عہدنامہ مرتب کیا جاوے۔

حضور والا

دریافت ہوتا ہے کہ حضورِ انور نے نواب احمد قلی خاں کی صاحبزادی کو ساتھ خطاب زینت المحل بیگم کے ممتاز کیا اور پانسو روپیہ تنخواہ بیگم موصوفہ کی اور پانسو روپیہ تنخواہ اون کے نواحقوں کی مقرر کی مرزا ولیعہد بہادر کو واسطے لانے بیگم صاحبہ موصوف کے حکم ہوا تھا اور اونھوں نے قبول نہ کیا چنانچہ حضورِ انور نے اونیسویں تاریخ نومبر کو صبح کے وقت کالے صاحب پیرزادے کو مع قاضی صاحب اور مرزا شاہرخ بہادر اور مرزا فخرالدین اور مرزا ابلاقی اور مرزا مغل وغیرہ مرشد زادوں اور سرداروں اور اہلکاروں کے مکانِ نواب موصوف پر بھیجا' وہاں رسمیاتِ نکاح حضور ساتھ زینت المحل بیگم صاحبہ کے عمل میں آئیں اور مہر سات لاکھ روپے کا باندھا گیا۔ نواب موصوف نے

زیور دس ہزار روپے کا اور چار کشتیاں پارچہ پوشاکی کی ایک چھپر کھٹ، ایک پلنگ اور تیس ظروف نقرئی اور تین
چھکڑے ظروف مسی اور چینی کے اور چار مسند تکیے وغیرہ اسباب اور چار گھوڑے باساز نقرہ اور ایک ہاتی بیچ جہیز
اپنی بیٹی کے دیا اور کشتیاں پارچہ اور عطر وگل کی مرشد زادوں کو دے کر رقص طوائف دکھلا کر قریب دوپہر کے
زینت المحل کو مع مرشد زادوں وغیرہ کے رخصت کیا۔ وقت سہ پہر حضور انور نے اسامیان ہمراہی بیگم صاحبہ
ممدوحہ کو ایک ایک دوشالہ اور ملازمان نواب موصوف کو انعام مرحمت کرکے رخصت فرمایا اور تمام مرشد زادوں
اور بیگمات نے مع مرزا ولیعہد بہادر کے بیگم موصوفہ کو نذریں دیں۔ بعدہٗ حضور انور زیارت درگاہ محل کی کرکے
برآمد ہوئے۔ امیر امرا بارباب مجرا ہوئے، خلعت چھ پارچے کا اور تین رقم جواہر کنور دیبی سنگھ کو بابت مختاری مرزا
شاہرخ بہادر کے اور ایک دوشالہ بابت نیابت کنور مذکور کے سالگرام کو عنایت ہوا۔

ص ۱۱ کالم ۲

دوست محمد خاں

ناظران اخبار پر واضح ہو کہ خان مذکور بعد بہت سی جنگ وجدل اور کشت وخون کے مانند بندگان
زمان پذیر کے سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر کے پاس پناہ لایا اور غاشیۂ اطاعت ودوش ارادت پر رکھا لیکن
ہم بہت افسوس کرتے ہیں کہ ڈاکٹر لارڈ اور لفٹنٹ برَوڈفٹ پہلی رجمٹ گوروں کے مارے گئے اور لفٹنٹ کریسن
دوسری رجمٹ سواروں کے اس لڑائی میں مارے گئے اور کپتان پوسنبی صاحب دوسری رجمٹ لائٹ کیولری کے
اور کپتان فریزر صاحب زخمی ہوئے اور سات افسر اور بھی ضائع ہوئے علاوہ ان کے اور افسر بھی مارے
گئے ہیں جن کا حال ابھی ہمیں مفصل نہیں معلوم ہوا۔

واضح ہو کہ ۴ تاریخ نومبر کو بوقت شام دوست محمد خاں بہمراہی رئیس بہزود کے آیا اور اپنے تئیں
خود بخود حوالۂ سر ڈبلیو مکناٹن صاحب بہادر کے کیا۔ سپاہی دوسری رجمٹ پیادگان ہندوستانی کے
بہت کام آئے اور کہتے ہیں کہ لفٹنٹ موفٹ صاحب عین جنگ میں اپنی جان بچا کر چلے گئے۔ دوست محمد
خاں ساتھ دوسو آدمیوں مسلح اور کار آزمودہ کے تھا اور کہتے ہیں کہ وہ خوب لڑے۔ باقی حال مفصل انشاءاللہ
پرچۂ آئندہ میں درج کیا جاوے گا۔

حال قتل لفٹنٹ لوڈی صاحب کا اس طرح واضح ہوتا ہے کہ صاحب موصوف زیر حراست قوم بروہی
کے سپرد کیے گئے تھے اونھوں نے قساوت قلبی سے اونھیں قتل کیا۔

پرگنہ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ بباعث وقوع اکثر فریب اور دغابازی عملکاران دفتر کلکٹری کے ارباب گورنمنٹ
نے ارادہ کیا ہے کہ واسطے انتظام امورات کلکٹری کے ایسی تدبیر کی جاوے کہ بار دیگر کچھ فریب کسی کا پیش رفت

نہ ہووے۔ نظر بریں ایک کمیٹی پانچ صاحبوں لیئق اور دانا کے تئیں واسطے اوس کے تدارک کے مقرر کیا ہے اور ایک نقشہ ایسا بنا چاہتا ہے کہ اگر ایک صاحب کلکٹر ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جاوے تو وہاں کے حساب کتاب سے فوراً آگاہ ہو جاوے۔

ص ۲ کالم ا

شام

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ابراہیم پاشا خلفِ محمد علی پاشا فرمانفرمائے ممالک شام نے بموجب اشارے اپنے باپ کے ساکنانِ کوہستان مئی مانند وغیر کو جو کہ مذہب عیسوی رکھتے ہیں ایک فرمان اس مضمون کا لکھا ہے کہ مدت سے حقیقت بغاوت اور غلبہ تمھارے کی بیچ کان والی مصر کے پونہچی ہے اور حرکات ناشایستہ تمھاری اون کے گوش گزار ہوتی ہیں لیکن والی مصر بمقتضائے شفقت اور رحم دلی کے اغماض اور تجاہل فرما کے کبھی تمھاری بے ادبیوں پر خیال نہیں کرتے تھے اب کے بغاوت تمھاری حدِ نہایت کو پونہچی اس واسطے لکھا جاتا ہے کہ راہِ عدول سے باز آؤ اور ہم بھی تمھارے ساتھ بمقتضائے انصاف بطورِ سابق سلوک اور رعایت جاری رکھیں گے اور محصول اور خراج زمین جیسا کہ ہمیشہ سے مقرر ہے زیادہ اوس سے طلب نہیں کریں گے اور بعد صدور اس فرمان کے بھی تم اطاعت قبول نہیں کرو گے تو بحکم ضرورت کچھ سپاہِ سوار و پیادہ مع اتوابِ آتش فشاں کے واسطے تمھاری تنبیہ کے مامور ہوگی اور تمھیں پامال کر کے تمام ممالک مقبوضہ تمھارے کو اپنے تصرف میں کرے گی۔

جوابِ فرمان

واضح ہو کہ رعایائے مئی مانند نے بیچ جواب فرمان پاشائے مذکور کے جو عرضداشت بھیجی ہے خلاصہ اوس کے مضمون کا یہ ہے کہ جس قدر جور و ستم چند مدت سے متواتر ہمارے اوپر گذرے ہیں اب ہم اوس کے تحمل کی طاقت نہیں رکھتے اور تمام ظلموں میں سے سخت تر یہ ہے کہ عاملانِ جفا کار علاوہ محصول اور خراجِ مقرری کے طرح طرح کے مکر و فریب سے ہم سے روپیہ لیتے ہیں اور جو کہ زر نہیں دے سکتا اوسے انواع سیاست اور عذاب میں مبتلا کرتے ہیں اور ہماری خدماتِ سابقہ کو فراموش کر کے ہمارے حقوق کو لوحِ خاطر سے دھو ڈالا ہے۔ ہماری اطاعت اور فرماں پذیری میں کچھ شک نہیں۔ جس وقت حکومتِ مصر حدودِ شام میں پونہچی ہم نے اوسی وقت سے اطاعت اختیار کی اور جبکہ حاکم دمشق سے لڑائی ہوئی تو ہم مانند بندگانِ فرماں پذیر کے واسطے جنگ اور مقابلے دشمنوں کے مستعد ہوئے اور لشکر دشمن کو متواتر شکستیں دیں اور علاوہ ازیں اور دشمنوں مصر کے تئیں بھی شکستیں مکرر اور متواتر دی ہیں چنانچہ اون کے عوض امیدوارِ سرفرازی تھے لیکن خلاف ہماری توقع کے ظاہر ہوا یعنی عاملانِ مصر طرح طرح کے مکر و فریب سے محصول اور خراجِ زمین لیتے ہیں اور بے حرمت کرتے ہیں۔ اب ہم امیدوار ہیں کہ بہ نظرِ پرورش ہم سے زیادہ محصول نہ لیا جاوے۔ اس صورت میں

ہم مطیع رہ کر زرِ خراج حسب قدیم ادا کرتے رہیں گے۔

شکارپور بھکر

ص ۱۲ کالم ۲

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوا کہ تاریخ ۱۵۔ اکتوبر سنہ حال کو مسٹر انڈرو راس بل صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ بہ ارادہ شمول شادی صاحب زادہ میر علی مراد خاں رئیس کوٹ دیجی کے سکھر سے مع اور چند صاحبانِ ذیشان کے روانہ طرف کوٹ مذکور کے ہوئے۔ بمقام خیرپور کہ پاس سکھر اور کوٹ مذکور کے ہے، وہاں قیام کیا مشہور ہے کہ نہ ملنا میر رستم خاں سے باعث رنج خاطر اون کی کا جان کے بالواسطہ ملاقات رئیس مذکور بھی کی۔ رئیس موصوف نے سلامی توپ خانہ اور مراسم تعظیم وتکریم صاحب موصوف ممدوح کی ادا کیں۔ بعدہٗ رئیس مذکور واسطے ملاقات صاحب ممدوح کے آئے۔ اس طرف سے صرف سلامی فریبٹ آرم کی سپاہیانِ ہمراہی سے ہوئی۔ اٹھارویں تاریخ صاحب ممدوح وارد مقام کوٹ دیجی کے ہوئے۔ جب واسطے ملاقات میر علی مراد خاں کے گئے، اکیس اکیس فیر تین توپ خانہ رئیس مذکور سے بروقت آنے صاحب کے اور اکیس برخاست کے اور مراسم تعظیم وتکریم ادا ہوئے۔ دوسرے روز میر علی مراد خاں واسطے ملاقات صاحب ممدوح کے آئے، اس طرف سے بھی بعد سلامی معمولی فرجیٹ آرم کے اکیس فیر توپ بروقت آنے کے اور اکیس فیر بروقت برخاست اور مراسم تعظیم وتکریم ادا ہوئے اور نسبت خیرپور یہاں تکلف ملاقات اور حسنِ انتظام خوب عمل میں آیا اوس کا باعث یہ سنا جاتا ہے کہ سرکار میر علی مراد خاں میں ایک شخص باوقار سلیقہ شعار شیخ علی حسن نامی ہندوستانی ملازم ہے اور درنیولا بعہدہٗ وکالت مقرر ہے۔ اوس نے آقا اپنے کو قاعدۂ انگریزی سے واقف کر کے بیچ مراسم ملاقات صاحبان عالیشان کے حسب رویۂ ہندوستان مستعد کیا۔ استعداد اور دانائی وکیلِ مذکور اس قدر تو منتج فوائد ہوئی کہ عزت اوس کے آقا کی نسبت میر رستم خاں کے دوبالا ہوئی اور اطوار اور اوضاع اور طرزِ ملاقات اون کی سے صاحب لوگ خوش ہوئے اور ملک سندھ میں رئیس بانمکیں اون کو قرار دیا۔ تین روز ہنگامۂ محفلِ شادی اور رقص اور آتش بازی جاری رہا بعد اوس کے صاحب ممدوح رخصت ہو کر سکھر میں آئے۔

حیدرآباد

عند الاجلاس نواب آصف جاہ فرمانروائے حیدرآباد نے ارشاد فرمایا کہ منصب دار ہمیشہ دربار میں حاضر ہو کے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ یہ بات مناسب نہیں۔ لازم ہو کہ صبح سے پہر رات گئے تک راحت محل میں حاضر رہا کریں۔ منولعل کو حکم ہوا کہ ماہ بہ ماہ گوشوارہ تنخواہ داروں کا حضور میں گذرانا کرے۔ قاسم علی بیگ منصبدار کو واسطے تیاری عرس بخشی بیگم صاحبہ کے دو ہزار روپے مرحمت ہوئے۔ نواب مبارز الدولہ مع بارہ ندیموں کے اب تک قلعۂ گول کنڈہ میں مقید ہیں۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا۔

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۹۷ ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

حضورِ والا

محمد قلی خاں نواب احمد قلی خاں کے فرزند نے حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور ہمشیرۂ فدوی کو بتقریبِ رسمیات چوتھی کے رخصت فرماویں، حضور والا نے خانِ مذکور کو ساتھ خطاب قمقام الدولہ عزیز الملک محمد قلی خاں بہادر سالار جنگ اور عطائے خلعتِ پانچ پارچہ اور تین رقم جواہر کے سرافراز کر کے نواب زینت المحل بیگم صاحبہ کو مع جلوس اور مرزا بلاقی کے رخصت فرمایا۔ چنانچہ بیگم صاحبہ موصوفہ نے اپنے باپ کے ہاں جا کے رسمیات چوتھی ادا کیں۔ نواب احمد قلی خاں نے تواضع اور مدارات مرزا بلاقی کی بخوبی کی، بعدۂ بیگم ممدوحہ اپنے باپ سے رخصت ہو کر حضورِ والا کے پاس قلعہ میں حاضر ہوئیں اور خوان میوے کے نذر گذرانے، تب محل میں بھی رسمیات چوتھی کی عمل میں آئیں۔ بعد ازاں حضورِ انور نے خلعت ملبوسِ خاص مع تین رقم جواہر کے بابت مختاری سرکار زینت المحل بیگم صاحبہ کے مرزا بلاقی کو اور خلعت چھے پارچے کا اور تین رقم جواہر محمد قلی خاں بہادر سالار جنگ کو بابت مرزائے موصوف کے عنایت کیے اور خلعت تین پارچہ اور دو رقم جواہر آغا مرزا خانِ مذکور کے بھائی کو اور خلعت تین تین پارچہ کے چار آدمیوں ہمراہی بیگم موصوفہ کو مرحمت کیے۔ اونھوں نے حسب مراتب اشرفی اور روپے نذر گذرانے۔ خلعت پانچ پارچے کا معہ تین رقم جواہر کے ...... خواجہ سرا کو عطا کر کے فرمایا کہ تم بجائے محمد بخش خواجہ سرا کے مقرر کیے جاؤ گے۔ نامبردہ نے گیارہ روپے نذر گذرانے۔

دریافت ہوا کہ مرزا شاہرخ بہادر نے خلعت چھے پارچے کا مع تین رقم جواہر بابت مختاری کی اپنی سرکار کے کنور دیبی سنگھ کو اور خلعتِ امینی کل بخشی گری اور کپتانی کا سالگرام کو عنایت کیا اونھوں نے بیس بیس روپیہ نذر دیے۔

ولایت علی کپتان نے استعفائے روزگار گذران کر عرض کیا کہ فدوی کو امین ہونا سالگرام کا منظور نہیں ہے۔ زرِ نذرانہ فدوی کا واپس ہو اور حساب سمجھ لیا جاوے۔ ارشاد ہوا کہ حساب اپنا سالگرام کو سمجھا کر جس قدر روپیہ تمھارا نکلے اُوس سے لو۔ سُنا جاتا ہے کہ عہدہ کپتانی کا کسی لواحق کو مختارِ شاہی کے تفویض ہوگا اور اوس سے زرِ نذرانہ ولایت علی کو دلوایا جاوے گا۔

عرض ہوئی کہ جبس گارڈنر صاحب مرزا بلاقی کو اپنے گھرے گئے اور کشتیاں پارچہ وغیرہ کی تواضع کر کے رخصت کیا۔ جمعہ گذشتہ کو بتقریب عید سواری حضور انور کی مع تمام جلوس کے واسطے نماز کے عیدگاہ میں گئی بعد ادائے نیاز اور فرضیات کے سواری پھر رونق افروزِ قلعہ مبارک ہوئی۔ تسلک سلامی حسب دستور عمل میں آئی۔

ص ۱ کالم ۲

صاحبِ کلاں بہادر

صاحب موصوف ۲۴ تاریخ یہاں داخل ہوئے۔ وکیلوں نے حضورِ والا اور مرزا ولیعہد بہادر کے حاضر ہو کے خیریت مزاج استفسار کی فرمایا کہ فضلِ الٰہی ہے اور ہماری طرف سے بھی آداب عرض کرو۔

دریافت ہوا کہ درمیان راجہ بلب گڈھ اور والدہ اوس کی کے کچھ نفاق ہے، اس سبب امورات ریاست خراب رہتے ہیں چنانچہ ایک خط بنام راجہ مذکور کے جاری ہوا۔ خبر ہوئی کہ کرنیل اسکنر صاحب روانہ ہانسی ہوئے۔

دوست محمد خاں

ازروے ایک خط ہمارے کارسپانڈنٹ کے ظاہر ہوا ہے کہ حسب صلاح اور صوابدید اہالیانِ گورنمنٹِ انگریزی کے امیر دوست محمد خاں ماہِ فروری میں یہاں تشریف لاویں گے اور رجمٹ ۴۰ پیادگانِ ہندوستانی کی جو کہ ادھر آنے کو تھی ہمرکاب امیر موصوف کے آوے گی لیکن ابھی یہ نہیں تحقیق ہوا کہ امیر موصوف یہاں قیام کریں گے یا کہیں اور تشریف لے جاویں گے۔

قلعۂ کملا گڈھ

واضح ہوتا ہے کہ جنرل ونتورا صاحب اور سردار لہنا سنگھ سندان والہ شب و روز بیچ تسخیر قلعہ مذکور کے کوشش کرتے ہیں اور آگے لے جانے مورچالی میں سعی کرتے ہیں لیکن کچھ اثر پذیر نہیں ہوتا کیونکہ قلعۂ مذکور قلۂ کوہ پر واقع ہے۔ ضربِ توپ تفنگ اوس پر اثر نہیں کرتا۔ راجگان پیشیں نے پہاڑ کو ترشوا کر اوسے تیار کروایا ہے۔ اوس کی دیواریں چونہ گچ کی نہیں ہیں کہ اون پر گولہ اثر کرے۔ علاوہ ازیں اوس کے گرد دریا اور جنگل درختانِ خاردار کا ہے۔ القصہ کہتے ہیں کہ اب سردار مذکور نے بباعث نشان دہی پیرانِ سال خوردہ کے اوس جنگل خاردار کو قطع کر کے مورچال نزدیک قلعہ کے پونہچایا ہے۔ اغلب ہے کہ عنقریب قلعۂ مذکور قبضۂ اہالیانِ سرکار لاہور میں آجاوے۔

عبورِ سپاہ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ارکانِ دولتِ لاہور نے نظر بر عہد و پیمان سرکارین عالیین پروانہ بنام سورج بھان اجٹین کے روانہ کیا کہ سو سوار ہمراہ لے کر فوج انگریزی کو گذر فیروزپور سے از راہ پل عبور کروا کے سرحد پشاور تک پونہچا دیوے اور خود متکفل رسد رسانی اور محافظتِ سپاہ کا ہو کر بکمال حراست ملکِ خالصہ جی سے نکال دیوے۔ ایسا نہ ہو کہ اونھیں کسی نوع کی تکلیف ہووے۔

دوست محمد خاں

من الکلم ۱

از روے چٹھیات کیمپ کے جو کچھ حال مفصل جنگِ سپاہ انگریزی اور دوست محمد خاں کا واضح ہوا ہے واسطے ملاحظہ ناظرینِ اخبار کے مشروحاً لکھا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ ۲۹ تاریخ ماہ گذشتہ کو خبر پونہچی اور چٹھی لفٹنٹ مال سپہ سالار سپاہ کوہستانی کی کیمپ مذکور میں اس مضمون کی آئی کہ کچھ سپاہ بھیجی چاہیے کیونکہ ہماری کوہستانی سپاہ دوست محمد خاں سے شامل ہونے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بغور پونہچنے چٹھی کے لفٹنٹ ڈینگ مع ایک کمپنی رجمٹ ۲۷ کے بھیجے گئے اور قریب دوپہر دن چڑھے کے تمام سپاہ میجر جنرل سر روبرٹ سیل کی نے طرفِ باغِ عالم نام ایک قطعے کے کوچ کیا۔ یہاں خبر پونہچی کہ دوست محمد خاں بخروسے درہ کوہستان میں آگیا ہے۔ یہاں ۳۰ اور ۳۱ تاریخ فوج انگریزی اور کچھ سپاہ مینا واسطے دیکھنے میدانوں کے بسرکردگی کپتان سینڈرس اور لفٹنٹ پروڈفٹ کے باہر نکلی۔ پہلی تاریخ ماہ حال کو سب سپاہ قلعہ میر مسجدی میں گئی۔ یہاں خبر پونہچی کہ خان مذکور پروان درہ میں آگیا ہے۔ سپاہ انگریزی میں یہ صلاح ٹھہری کہ کل صبح کو درۂ مذکور کی طرف کوچ کیا چاہیے اور سپاہ کے کئی حصے کیے گئے۔ قریب صبح اگلے گارد نے کوچ کیا راہ میں نہریں اور ٹیلے وغیرہ بہت سدراہ تھے۔ قریب نواخت نو گھنٹے کے دریاے غوربند میں پونہچے۔ یہاں بیچ عبور اتواپ کے بہت دقت ہوئی بعد ازاں ایک زمینِ بلند پر پونہچے۔ وہاں ایک قلعے پر سے دشمنوں نے بندوقیں فیر کرنی شروع کیں۔ سوا افواجِ انگریزی یہاں سے لین باندہ کی طرف قلعہ کے بڑھی۔ یہاں کے گانو والے جوق جوق آن کے عاجزی اور التجا کرنے لگے واسطے بچا دینے اون کے اسباب کے سپاہ دوست محمد خاں کے ہاتھ سے۔ الغرض سوارانِ انگریزی نے بہمراہی ڈاکٹر لارڈ اور لفٹنٹ بروڈفٹ کے اوس طرف دریا کے عبور کیا مگر یہاں بھی عبورِ اتواپ میں بہت دقت کرنی پڑی۔ بغور عبور سواروں کے خان مذکور بسرداری چار ہزار سواروں وغیرہ کے قلعہ سے نکل آیا اور بلندیوں پر چڑھ گیا۔ اس میں سپاہ انگریزی اور توپیں بھی حسب آئینِ جنگ آراستہ ہوئیں۔ جب دشمنوں نے ان کی طرف حرکت کی تو کپتان فریزر مقابل ہوئے اور اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ تلواریں علم کر کے دشمنوں پر حملہ کریں اور افسروں نے بھی یہی حکم دیا اور سپاہ نے اون پر حملہ کیا۔ دوسرے ٹرپ نے ایک مقام پر قائم ہو کر خوب مقابلہ کیا، افسرانِ سپاہ نے بہت دادِ شجاعت دی۔ سوارانِ دشمن قطاروں پر فوجِ انگریزی کے آن گرے اور چاروں طرف سے اکثروں کو تہِ تیغ کیا۔ دوست محمد خاں نیچے ایک پہاڑ کے کھڑا تھا اور لنگی اپنے سر سے اُوتار کے یہ چلاتا تھا کہ بنامِ خدا و پیغمبر لڑو اور ان کافروں کو یہاں سے نکالو۔ اس اثنا میں سوارانِ انگریزی پیچھے ہٹتے ہوئے نظر آئے اور اُن کے چھُٹے ہوئے بے سوار گھوڑے ہر طرف بھاگنے لگے اور سوارانِ خانِ مذکور تعاقب کرتے چلے آتے تھے چنانچہ کپتان فریزر بھی اپنے گھوڑے پر خون آلودہ چلے آتے تھے۔ ان صاحب کی تمام پشت اور دایاں ہاتھ کٹ گیا تھا اور کپتان پونسینی کے بائیں بازو میں گولی لگی تھی اور تمام چہرہ

حل کالم ۲

کٹ گیا تھا۔ بعد ازاں پھر علم سرخ دشمن کا نمودار رہا، سپاہ انگریزی نے پھر پین باندھی اور توپیں لگا دیں مگر سپاہ دشمن گولے کی زد سے دور دور چلی گئی اور پریشان ہوگئی۔ بعد ازاں جنرل موصوف نے دو کمپنیاں رجمنٹ ۲۷ کو اور کچھ سواروں کو واسطے تلاش افسرانِ مفقود الخبر کے حکم دیا اور دو توپوں اور تین کمپنیوں کو بسرکردگی لفٹنٹ ڈیوس اور لفٹنٹ رنڈ کے واسطے حملہ دشمنوں کے جو کہ پہاڑوں پر جمع ہوتے تھے حکم دیا۔ لفٹنٹ ڈیوس نے ان پر فیر کیے۔ دشمنوں نے اپنے علم کو وہاں سے لے جا کر قلہ کوہ پر قائم کیا۔ بعد ازاں بموجب حکم جنرل موصوف کے رنڈ بھی مع تینوں کمپنیوں کے اوپر پہاڑوں کے چڑھ گئے اور گولیاں دشمنوں کی اس سے بالا بالا گئیں، صرف ایک حوالدار اور تین سپاہی زخمی ہوئے اور بعد بھگا دینے دشمنوں اور تصرف پہاڑ کے کمپنیوں مذکورہ نے مراجعت کی۔ اس وقت لفٹنٹ کرنیل سالٹری بھی مع نعشوں اینٹیسن اور ڈاکٹر لارڈ کے آ گئے۔ پہلے صاحب کی نعش بے سر تھی، لفٹنٹ بروڈفٹ کی نعش رات تک نہ پائی، آخر کو بغیر سر کے ہاتھ آئی۔ بعد ازاں سپاہ منصورہ اپنے مقاموں پر آ گئی۔ حال مقتولوں اور مجروحوں دشمنوں کا ابھی کچھ تحقیق نہیں ہوا مگر سپاہ انگریزی میں سے ڈاکٹر لارڈ پولیٹیکل اجنٹ اور لفٹنٹ اینٹیسن کرکمین اور لفٹنٹ بروڈفٹ مارے گئے اور کپتان فریزر اور پولیسیمی زخمی ہوئے۔ بارہ گھوڑے مارے گئے اور سولہ زخمی ہوئے۔

ناظرینِ اخبار کو ملاحظے اس حال کے بہت تعجب ہوگا کہ بعد اختتام اس لڑائی کے دوست محمد خاں پانچ چار سواروں سے سیدھا کابل کی طرف گیا۔ کہتے ہیں کہ اوس کے ہمراہیوں نے مقابلہ سپاہِ انگریزی سے انکار کیا۔ البتہ خان مذکور مع ایک دو سواروں کے کیمپ جنرل سیل میں سے گزر کے کابل پہنچا۔ ولیم مکناٹن صاحب نے ہنگام مراجعت سواری ہواخوری شام سے دیکھا کہ دو آدمی اون کے دروازے پر کھڑے ہیں، ایک نے اون میں سے صاحب موصوف سے کہا کہ امیر تمھارے دروازہ پر حاضر ہے۔ صاحب موصوف نے پوچھا کہ کون سا امیر۔ جواب دیا کہ دوست محمد خاں۔ اس میں دونو گھوڑوں پر سے اوتر پڑے اور بغل گیر ہوئے۔ بعد ازاں صاحب موصوف خان مذکور کو محل میں لے گئے۔ خان مذکور نے اپنی تلوار صاحب کی نذر کی اور کہا کہ میں اپنے تئیں سر ڈبلیو مکناٹن کا قیدی تصور کرتا ہوں اور پناہِ گورنمنٹ انگریزی میں آیا ہوں۔ صاحب مذکور نے تلوار واپس دیدی۔ کہتے ہیں کہ تمام لوگ وہاں کے حالتِ خانِ مذکور پر رقت کرتے ہیں اور یقین ہے کہ واسطے گذران خان مذکور کے تدبیر عمدہ کی جاوے گی۔

دادر

ص ۲ کالم ۱

وہاں کی چٹھیات مورخہ ماہِ حال سے حال مفصل اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ سرکش وہاں کے بسرکردگی خانِ قلات درۂ بلند میں سے نکلے اور دہنہ درۂ مذکور پر خیمہ کیا۔ دوسرے دن تمام دشمنوں نے جو کہ قریب چار ہزار سوار اور پیادہ کے تھے، بارادۂ حملہ کوچ کیا۔ تھوڑی دیر تک تو آہستہ آہستہ بڑھتے رہے بعد ازاں بجلدی تمام نزدیک کیمپ انگریزی کے آن کے اپنی سپاہ کے دو حصے کیے، ایک حصہ تو سامنے سے مقابل ہوا اور دوسرے نے دائیں اور پیچھے سے ارادہ

حملے کا کیا سپاہ انگریزی میں سے توپیں سر ہونے لگیں۔ سوار کرنیل اسکز صاحب کے رسالے کے جو کہ آگے گئے تھے اون کو حکم حملے کا ہوا' سواران مذکورین بلفور حکم اون پر جا گرے اور پچاس آدمیوں کو تہ تیغ کیا اور اُن کے پہلے مقام تک ہٹا دیا' ایک رسالدار مارا گیا۔ چھ دفعدار اور اٹھارہ سپاہی زخمی ہوئے۔ اس لڑائی میں دشمنوں میں سے سات آدمی مع ایک سردار کے مارے گئے۔ ۳۱- تاریخ کو انھوں نے کیمپ انگریزی پر حملہ کیا مگر کپتان ہیبت نے اُون پر توپیں سر کر کے متفرق اور پریشان کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد قریب ہزار آدمیوں کے دادر کی طرف چلے' مردمان شہر نے دروازے کھول دیئے اور بیچ لگا دیئے زینہ ہاے چوبی وغیرہ کے اون کی مدد کی' نایب نے بھی جو کہ منتظم شہر ہے کچھ مقابلہ نہ کیا' آخر کار دشمن شہر کو لوٹ کر چلے گئے مگر محاصرے میں ڈیڑھ سو آدمی اُون کے مارے گئے۔ سپاہ انگریزی میں سے ایک رسالدار مارا گیا اور ۲۷ آدمی زخمی ہوئے۔ کپتان میکفرسن اور کارٹرائٹ بھی زخمی ہوئے ہیں۔ واضح ہو کہ آپ پانسو آدمی رجمنٹ ۴۰ کے ۲۰ تاریخ ماہ حال کو شامل ہونے کو تھے اور خبر آمد آمد مسٹر راس بیل صاحب کی تھی۔ لفٹنٹ جری کے ساتھ دو سو سوار و پیادہ اور ڈیڑھ سو اونٹ باغ کی طرف واسطے لانے غلّہ لے گئے ہیں۔ ایک خدمت گار کپتان لوڈی صاحب مرحوم کا کیمپ میں آن نکلا' وہ کہتا ہے کہ قریب دس بارہ ہزار آدمیوں کے یہاں سے دس میل پر پہاڑوں میں چھپے ہوئے بیٹھے ہیں اور قوم کو جک کو ترغیب دیتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ہو کر لشکر انگریزی پر حملہ کرو' سپاہ کو باعث کمر بندی کے تکلیف ہوتی ہے۔

مستونگ

وہاں کی چٹھی اس مضمون کی آئی ہے کہ ہم یہاں مع توپوں کے پونہچے مگر عبور و مرور اتواب میں باعث نہروں وغیرہ کے بہت تکلیف ہوئی اور ہم نے سُنا کہ رجمنٹ ۳۸ پیادگان ہندوستانی بنگالہ کی ۸ تاریخ بھکر سے اور ایک ونگ رجمنٹ ۴۰ کے نے ۱۱ تاریخ ماہ گذشتہ کو کوچ کیا ہے اور سپاہ بمبئی بھی گینداوا سے کوچ کرتی آتی ہے لیکن ہم ان کے واسطے نہیں ٹھہریں گے۔ ہم کل یہاں سے کوچ کریں گے اور ایک ہفتے میں قلات کو تسخیر کریں گے۔ یہاں خبریں آئی ہیں کہ اہل قلات بخوبی لڑیں گے۔ چنانچہ وہاں لوگ بخوبی جمع ہوتے جاتے ہیں۔ آزاد خاں بھی مع سپاہ جنگ آزمودہ کے شامل ہو گیا ہے اور قسم کھائی ہے کہ دم واپسیں تک لڑیں گے۔ اسی واسطے ہم کل یہاں سے کوچ کر کے تیسری تاریخ نومبر کو قلات میں پونہچیں گے اور امید رکھتے ہیں کہ بیشتر از تفنن قلات کو لے لیویں گے۔

پنجاب

از روے ایک چٹھی فیروزپور کے واضح ہوتا ہے کہ مسٹر کلارک صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ لاہور فیروزپور میں آیا چاہتے ہیں۔ صاحب موصوف نے کچھ سوال کیے ہیں' جن کے جواب پر مدار صلح و جنگ ہے چنانچہ ایک برگیٹ فیروزپور میں اور ایک برگیٹ سواروں کا کرنال میں جمع ہوا چاہتا ہے۔ لوگ خیال کرتے ہیں کہ مہاراجہ کھڑک سنگھ نے باعث نہر کے

وفات پائی اور سکھوں نے نیپالیوں کو ترغیب جنگ ساتھ انگریزوں کے دی ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ضرور ان سے لڑائی ہوگی اور تیاری جو کہ سپاہ بمبئی میں ہو رہی ہے اس واسطے ہے کہ بشراکت سپاہ بنگالہ کے طرف پنجاب اور نیپال کے کوچ کرے۔

سپاٹو

از روے اخبار صحیح کے دریافت ہوتا ہے کہ ساتویں تاریخ ماہِ حال کو نصیری پلٹن نے سپاٹو سے طرف رام پور کے کوچ کیا۔ بباعث اجتماع ایک بڑے گروہ سکھوں کے جن کا عبور کرنا دریاے ستلج سے مشہور ہے لیکن دربار لاہور سے اس باب میں انکار ہے مگر افواہ یہی ہے کہ یہ لوگ بارادۂ تاخت سپاہ کے جو کہ فیروزپور کو جاوے گی، اُترے ہیں۔ غرض بہر صورت اجتماع سکھوں میں گمان غالب ہے۔

نیپال

واضح ہوتا ہے کہ ایک صاحب کے پاس ایک چٹھی رزیڈنٹ نیپال کی اس مضمون کی آئی کہ ایک سپاہِ نیپال مشتمل اٹھائیس ہزار آدمیوں کے پہاڑوں پر جمع ہوئی ہے اور منتظر ہے کہ بفور اجازت والی چین سرحداتِ انگریزی پر اُترے، اس سبب صاحب موصوف کو اپنی جان کی طرف سے بھی اندیشہ رہتا ہے۔

بڑودا

دریافت ہوتا ہے کہ فرمانفرماے بڑودا نے اوزبیل گورنر بہادر کو بقصد ہوکر بلایا تھا اور اپنے تئیں ضامن انفصال فساد دونوں گورنمنٹ کا کیا تھا مگر سر جیمس کارنیک صاحب بہادر نے انکار کیا اور بیان کیا کہ جب تک بالکل فیصلہ نہیں ہو جاوے گا تب تک ہم کو اعتبار نہیں۔

چین

چٹھیات مقام سنگاپور سے جو کہ کلکتے میں آئی ہیں حال لڑائی جہازوں جنگی انگریزی کا بیچ حدودِ چین کے اور گرفتار ہونے ایک انگریز مسمی مسٹر ونسنٹ سٹینٹن کا اور لے جانا صاحب مذکور کا کنٹون میں اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ دو لڑائیاں درمیان سپاہِ چین اور فوجِ انگریزی کے ہوئیں۔ ایک تو نویں تاریخ جولائی کو شہر آملے پر اور دوسری ۱۰ تاریخ اگست کو حدودِ مکاؤ پر۔ باعث جنگ آملے کا یہ تھا کہ جب جہاز انگریزی یہاں پونہچا تو اربابِ جہاز نے یہ ارادہ کیا کہ ایک اظہارِ جنگ حاکم کو یہاں کے بھیجا چاہیے اور بعد بہت سی کوشش کے اظہارِ مذکور باستصواب ایک افسر چین کے حاکم کے پاس بھیجا، بعد چند مدت کے افسر مذکور مع کاغذِ اظہار پھر آیا اور کہا کہ وہ اسے نہیں لیتے مگر اہلکارانِ حدود نے اس کی نقل لے لی ہے، بعد ازاں اربابِ جہازِ انگریزی نے بذریعہ ملاحوں بے سلاح ویراق کے اور ایک جھنڈے سفید پھریرے کے کہ نشانِ صلح ہوتا ہے سرحدات پر بھیجا۔

ص ۱۳ کالم ۱

اہلِ چین نے کچھ خیال نہ کیا اور کناروں پر سب سپاہ جمع ہو کے مستعدِ جنگ ہوئی اور ملاحانِ مذکور کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا، اس میں اتواپ انگریزی کے چند گولے ایسے پونہچے کہ چند آدمیوں کے گرتے ہی تخمیناً دو ہزار آدمی جو کہ کناروں پر کھڑے تھے، بھاگ گئے۔ بعد ازاں توپیں طرف قلعۂ آماے کے لگائی گئیں اور باعث جنگِ سرحدِ مکاؤ کا یہ تھا کہ جب مسٹر سٹیشن پکڑے گئے تو انگریز و ساکنینِ مکاؤ نے کپتان ہنری سمتھ کمینڈر سکو اورن سے واسطے تدبیر رہائی مسٹر مذکور کے التجا کی کپتان مذکور نے گورنر مکاؤ سے یہ حال بیان کیا اور گورنر مذکور نے رزیڈنٹ چین متعینہ مکاؤ سے ظاہر کیا۔ رزیڈنٹِ مذکور واسطے درستی اس معاملہ کنٹون میں گیا مگر بجاے رہائی مسٹر مذکور کے اونھوں نے ایک سپاہ واسطے نکال دینے انگریزوں کے مکاؤ سے بھیجی۔ القصہ درمیان جہازِ انگریزی اور چینیوں کے لڑائی ہوئی اور پچاس ساٹھ آدمی چین کے مارے گئے اور زخمی ہوئے۔ انگریزوں میں سے قریب چار آدمیوں کے مارے گئے۔ واضح ہو کہ مسٹر ونسنٹ سٹیشن کنارہ دریا پر نہانے کو گئے تھے سو بطمع انعام جو کہ حاکمانِ چین نے واسطے قتل اور گرفتاری انگریزوں کے مقرر کیا تھا مردمانِ چین صاحب مذکور کو پکڑے گئے اور شہر کنٹون میں اوسے قید رکھا اگرچہ گناہ صاحب مذکور کا سواے انگریز ہونے کے اور کچھ نہ تھا۔ پھر بھی اوس کی روبکاری کے لیے بڑی تیاریاں بیچ محل وزیر کے کی گئیں۔ ساتویں دن قریب نواخت دو گھنٹہ کے وانگ چوفو وغیرہ چھے آدمی افسرانِ چین میں سے اجلاس فرما ہوئے اور پیچھے ایک قناعت کے وزیر لن نام بیٹھا تھا اور افسرانِ پولیس وغیرہ بھی حاضر تھے۔ اس میں مسٹر ونسنٹ سٹیشن پابہ زنجیر اور ننگے پانو صرف ایک کمیز و پتلون سے سامنے لائے گئے۔ چینیوں نے بیشتر اظہار لینے کے صاحب مذکور کو کچھ کھانے کو دیا۔ آٹم نام ایک افسر مترجم اور سمجھانے والا سوال و جواب کا تھا۔ پہلے سوال جو کہ صاحب مذکور سے کیے گئے یہ تھے کہ تم کون ہو اور تمھارا کیا نام ہے اور تمھاری کیا قوم ہے۔ صاحب مذکور نے جواب دیا کہ میرا نام سٹیشن ہے، مکاؤ میں رہتا ہوں اور قوم کا انگریز ہوں۔ وانگ چوفو نے کہا کہ تم کیونکر انگریز ہو سکتے ہو۔ ہم نے حکم دیا ہے کہ کوئی انگریز مکاؤ میں نہ رہنے پاوے اور اس باب میں وہاں کے افسروں کی ضمانتیں ہیں۔ مسٹر مذکور نے جواب دیا کہ اب بھی وہاں قریب سو انگریزوں کے ہوں گے یہ حال سن کر اون کو بہت تعجب ہوا اور بعد بہت سی سرگوشی وغیرہ کے اونھوں نے یہ راز وزیر سے اندر قنات کے جا کہ کہا۔ بعد ازاں وانگ چوفو نے پوچھا کہ تم مضمون سے اوس اشتہار کے واقف نہ تھے جس میں کہ واسطے قتل اور گرفتاری انگریزوں ص ۴ کالم ۲ کے انعام مقرر کیا گیا ہے صاحب مذکور نے اقرارِ واقفیت کیا۔ افسر مذکور نے کہا کہ تم پھر کیوں نہانے کو نکلے تھے۔

صاحب مذکور نے جواب دیا کہ یہ لوگ میری تاک میں تھے مجھے پکڑ کے اور جلدی سے کشتی میں بٹھا کے لے آئے لیکن میں نصیحت کرتا ہوں کہ مجھے تم جلدی سے چھوڑ دو ورنہ تین دن کے عرصے میں جہازہاے انگریزی یہاں پونہچیں گے اور مجھے تم سے مانگیں گے۔ پھر افسرِ چین نے سوال کیا کہ تمھارا یہاں کیا کام تھا اور کیوں رہتے تھے۔ صاحب مذکور

نے جواب دیا کہ مسٹر ٹرز کے بیٹوں کو پڑھاتا تھا۔ افسر چین نے بعد ازاں پوچھا کہ تمھاری کتنی سپاہ اور کتنے جہاز حدودِ چین میں آئے ہیں۔ صاحب مذکور نے جواب دیا کہ ۵۴ جہاز تو شمال کی طرف گئے ہیں اور پانچ مکاؤ میں ہیں، پانچ ہزار سپاہ ان جہازوں پر ہے اور اسی قدر اور آنے کو ہے۔ افسر مذکور نے سوال کیا کہ سپاہِ انگریزی واسطے جنگ چینیوں کے کیوں بھیجی گئی ہے۔ صاحب مذکور نے جواب دیا کہ یہ سپاہ صرف واسطے تشفی اپنے سوداگروں کے رنجوں کے آئی جو کہ یہاں لُٹ گئے ہیں۔ افسر مذکور نے پھر یہ سوال کیا کہ اگر وہ لڑنے کو نہیں آئے تھے پس انھوں نے کیوں قلعہ جات تٹنہ پر توپیں سر کیں اور جزیرہ چوزان کیوں لے لیا۔ صاحب مذکور نے جواب دیا کہ پہلے قلعوں پر سے ہی فیر ہوا تھا اور جزیرۂ مذکور اس لیے لیا گیا تھا کہ چٹھی ہماری گورنمنٹ کی جو کہ واسطے والیِ چین کے تھی کسی نے نہ لی اور اگر چٹھی کے لینے میں اہلِ چین انکار نہ کرتے تو لڑائی ہرگز نہ ہوتی۔ پھر افسر چین نے کہا کہ اگر ارادہ تمھاری گورنمنٹ کا صلح پر ہوتا تو کشتیاں نمکِ چین کی وہ کیوں ضبط کر لیتے۔ صاحب مذکور نے جواب دیا کہ وہ عیوض اوس اسبابِ انگریزی کے رکھی گئیں ہیں جو کہ اہلِ چین نے غارت کیا تھا۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ علاوہ ازیں اور سوال و جواب بھی ہوتے اب صاحب مذکور مقیدِ زنداں ہیں۔

کلکتہ

واضح ہوتا ہے کہ عرصے دو یا تین ہفتے سے ہوا ہے ہیضہ وبائی جاری ہے اگرچہ ابھی بہت آدمی ہندوستانیوں میں سے نہیں مرے ہیں لیکن اکثر انگریزوں نے اس مرضِ خانہ خراب سے وفات پائی ہے درمیان انھیں چند روز کے اکثر آدمی جنرل اسپتال کے مر گئے مگر اور اسپتال میں کل ایک دو آدمی ضائع ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ باعث وبا ہونے کا ان دنوں میں یہ ہے کہ رات کو تو بہت کہر پڑتی ہے اور دن کو تمازتِ آفتاب بہت گزندہ ہوتی ہے، اس وقت میں برسنا مینہ کا بہت مناسب اور مفید تبلاتے ہیں۔ نواب نظام بہت تجمل اور عظم و شان سے یہاں تشریف فرما ہوئے۔ تمام خلقت شہر کی کنارۂ دریا پر دیکھنے کو گئی، قلعہ فورٹ ولیم سے اونیس[۱۹] توپ سلامی کی فیر ہوئیں۔

پشاور

افغانانِ یوسف زئی اطاعتِ والیِ لاہور سے منحرف ہو کر ادائے محصول واجبی سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ جنرل اونطائلہ صاحب نے کچھ سپاہ اون کی تنبیہ کو بھیجی تھی، افغانان مذکور تاب مقابلہ نہ لا کر گھاٹیوں میں مخفی ہو گئے۔ فوجِ مذکور نے زر رعایا سے تحصیل کر کے بھیج دیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لہ عہ ششماہی اور عہ سالیانہ

نمبر ۱۹۸ ۶ دسمبر سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

احکام

ص اکالم ا

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ نبسن بطور قائم مقام جج مراد آباد کے ہوئے اور مسٹر ایچ ہینڈوک بطور قائم مقام ایڈیشنل سشن جج روہیل کھنڈ کے ہوئے۔ لفٹنٹ کرنیل فریڈرک ینگ پولیٹیکل اجنٹ دیرہ دون نے چھٹی تاریخ سے ۲۰ تاریخ ماہ حال تک رخصت حاصل کی۔ صاحب موصوف کو حکم ہے کہ چارج اپنے اوفس کا سپرد کپتان فیشر اپنے ایسٹنٹ کے کریں۔ مسٹر ڈبلیو۔ بی اڈکیڈن نے بذریعہ سارٹی فیکٹ ڈاکٹر کے رخصت ایک برس کی لی۔ مسٹر ڈبلیو آرمنس مجسٹریٹ اور کلکٹر بداؤن کے نے ۲۰ تاریخ ماہ حال تک رخصت لی اور مسٹر اِی طامس بطور قائم مقام جاینٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر مرزاپور کے ہوئے۔ مسٹر جے میور اسپیشل ڈپوٹی مہرٹھ نے رخصت دو مہینے کی لی واسطے روانگی کلکتہ کے۔ رخصت تاریخ روانگی صاحب موصوف سے شروع ہوگی۔

حضور والا

بتقریب روز عید خلعت چھے پارچے کا مع تین رقم جواہر اور شمشیر و پرتلے کے پیش امام کو مرحمت کیا۔ بعد داخل ہونے قلعے کے دیوانِ خاص میں تخت طاؤس پر اجلاس فرمایا۔ تمام مرشد زادوں نے ایک ایک اشرفی اور صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر نے ایک سو اکیس اشرفیاں حضور میں اور پانچ اشرفیاں ولی عہد بہادر کو نذر گذرانیں اور صاحب قلعدار نے دو اشرفی حضور والا کو اور ایک مرزا ولی عہد بہادر کو نذر گذرانیں اور زینت المحل بیگم صاحبہ کو تمام مرشد زادوں اور سرداروں اور اہل کاروں سے نذریں دلوائیں۔ نواب احمد قلی خاں نے حاضر ہو کر کنٹھا موتیوں کا حضور انور کو اور بندے اور مالائے مروارید زینت المحل بیگم صاحبہ کو پیشکش کرکے اور دیر تک حضورِ انور سے خلوت رکھ کے رخصت چاہی اور برآمد ہوئے۔ عرض ہوئی کہ مرزا مغل جمس گارڈنر صاحب کے ہاں تشریف لے گئے تھے، صاحب موصوف نے بعد بہت سی تعظیم و تواضع کے کشتی پارچہ اور کچھ اشرفیاں تواضع کرکے رخصت کیا۔ حضور انور نے خلعت تین پارچے کا مع تین رقم جواہر اور خطاب امتیاز الدولہ

نوروز علی خاں خواجہ سرا کو عنایت کر کے، بجائے امام بخش مرحوم مقرر کیا۔ اُس نے گیارہ روپے نقد نذر گزرانے۔ ہمشیرۂ نواب احمد قلی خاں نے محل میں حاضر ہو کر کلاہِ مغلی حضور انور کو اور ایک انگوٹھی زمرّد کی بیگم صاحبہ کو نذر گزرانی۔ وقتِ رخصت حضور والا نے دوشالہ اور بیگم صاحبہ نے دوپٹہ سنجاف دار اور تھان کمخواب اور ململ وغیرہ کے عنایت کیے۔

ص ا کالم ۲

دربارِ تسبیح خانہ میں صاحب کلاں بہادر باریاب مجرا ہوئے، بعد ذکرِ مذکور ادھر اُدھر کے ذکر دوست محمد خاں کا درمیان آیا۔ صاحب موصوف نے عرض کیا کہ خان مذکور بعد جنگ حضور مکناٹن صاحب میں حاضر ہوا اور اس طرف آنے والا ہے، خبر ہے کہ پچیس ہزار روپے کی جاگیر اوسے مرحمت ہوگی۔

صاحب کلاں بہادر

صاحب موصوف نے یوم دوشنبہ کو دربارِ عام فرمایا۔ نواب حسام الدین حیدر خاں اور بخشی نواب مرزا اور نواب احمد قلی خاں اور نواب شیر جنگ خاں اور حسن علی خاں اور نواب محمد میر خاں اور نواب حامد علی خاں مختار شاہی اور رام جی داس ساہو اور شاہزادہ جہاں اختر اور منشی شیر علی خاں وغیرہ وکیل راجاؤں اور سرداروں کے ملاقات اور عرض معروض کر کے برآمد ہوئے۔ بعد ازاں اجلاسِ نوشیروانی میں دادخواہوں کی دادرسی میں مصروف رہے۔

پنجاب

بیشتر ازروے اخبارات حال پنجاب کے دریافت ہوا تھا کہ بعد وفات مہاراجہ کھڑک سنگھ اور مرگِ ناگہانی کنور نونہال سنگھ کے اہالیانِ ریاست نے کنور شیر سنگھ کو مسندِ حکومت پر جانشین کیا لیکن اب اخبارِ لدھیانہ کے مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ کنور موصوف بظاہر مسندِ راج پر بیٹھا ہے، مگر اموراتِ سلطنت میں اوسے کچھ اختیار نہیں ہے۔ رانی چند کنور ما نونہال سنگھ کی حکمرانی کرتی ہے اور راجہ دھیان سنگھ اور بھائی رام سنگھ اور جمعدار خوشحال سنگھ اور سردار لہنا سنگھ اور دیوان دینا ناتھ اور فقیر عزیز الدین وغیرہ دربار کرتے رہتے ہیں اور جو کچھ حکم رانی صاحبۂ موصوفہ کا صادر ہوتا ہے، یہ لوگ بجالاتے ہیں اور رانی موصوفہ اس طرح تسلّی کر کے لوگوں کو کہتی ہیں کہ ایک رانی من جملہ رانیوں کنور نونہال کی حاملہ ہے، چھ مہینے بعد وضعِ حمل ہوگا اگر بیٹا پیدا ہوگا تو وہ وارث ملک و مال کا ہوگا اور نہیں تو جس کی قسمت مدد کرے گی، وہ مسندِ حکومت پر بیٹھے گا۔ سردار اس اُمید سے متسلّی ہو کر اطاعت رانی صاحبہ کی بجالاتے ہیں اور کنور شیر سنگھ بھی اس بات سے ناراض نہیں ہے، بلکہ ہر طرح سے اطاعت رانی صاحبہ کی کرتا ہے۔ اور چونکہ ارکینِ سلطنت اور کارپردازانِ ریاست بھی دانا اور ہوشیار اور کارکردہ ہیں، اس لیے یقین ہے کہ انتظام سلطنت برہم نہ ہوگا اور تا وضعِ حمل رانیِ مذکور کے کوئی سر نہیں اُٹھا سکے گا۔

دوست محمد خاں

ص ۲ کالم ۱

واضح ہوتا ہے کہ محمد افضل خاں فرزندِ دوست محمد خاں بھی کابل میں آ گیا اور دوست محمد خاں مع رجمٹ انگریزی اور کچھ سپاہ رجمٹ ۳۵ کے دسویں تاریخ کابل سے روانہ ہوں گے۔ رجمٹ ۳۵ تو تھوڑی دُور تک ہی خانِ موصوف کی رفاقت کرے گی، مگر رجمٹ ۴۸ مقام جلال آباد سے پنجاب تک اُن کے ہمرکاب رہے گی۔ بالفعل کابل میں امن و امان ہے، حضرت شاہ شجاع الملک پندرویں تاریخ تک ارادہ جلال آباد کا رکھتے ہیں۔

قندھار

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت شاہ شجاع الملک نے ایک اور شہزادے کو حکم دیا تھا کہ بجائے شہزادہ حاکم قندھار کے جا کر حکمرانی کرے، سو شہزادۂ قندھار نے کچھ جواب بے سروپا لکھ بھیجا اور ارادہ نگہداشت سپاہ کا رکھتا ہے۔

کنور شیر سنگھ

اخبار آگرہ سے واضح ہوتا ہے کہ موہن لعل نام ایک شخص ملازمانِ خاص کنور شیر سنگھ میں سے واسطے کسی کام اپنے آقا کے فیروز پور میں کلارک صاحب بہادر کے پاس گیا تھا، سو زبانی شخص مذکور کے صاحب موصوف نے کنور محتشم الیہم کو مبارکباد مسند نشینی کی کہلا بھیجی اور بطریق ..... یہ عرض کیا کہ راجا دھیان سنگھ اور جمعدار خوشحال سنگھ اور بھائی رام سنگھ اور فقیر عزیز الدین سے موافقت رکھیں اور پاس روابطِ دوستی اور اخلاص گورنمنٹ کا ملحوظِ خاطر رہے۔

مصر

از روے ایک اخبارِ صحیح کے دریافت ہوتا ہے کہ چٹھیات مورخہ ۲۴ تاریخ ستمبر مقام دمشق کی سے ایسا واضح ہوتا ہے کہ محمد علی پاشا والیِ مصر بدستور مستعدِ جنگ ہے اور انگریزوں نے سات جہاز اور اوس کے بجرے ہیں اور مقامِ بیروت کو مسخّر کیا ہے، پچیس ہزار سپاہ روس اور آسٹریا کی اُس طرف جاتی ہے اور تین ہزار سپاہ لیبانین کی انگریزوں سے آن ملی ہے۔ مسٹر وری کونسل انگریزی دمشق میں اپنے مکانِ سکونت میں ہی نظربند ہے۔ کشتی ڈاکِ انگریزی کو وہ لوگ دروازۂ صاحب مذکور پر سے گرفتار کر کے لے گئے، مگر درصورت عدم درستی معاملے کے کشتیِ ڈاک از راہِ دیارِ بحر اور قسطنطنیہ کے جایا کرے گی۔

ایران میں بھی فتنہ برپا ہے بعضے جلاوطن اور آوارہ شہزادے تیاری واسطے داخل ہونے ایران کے کرتے ہیں اور ارادہ رکھتے ہیں کہ بپاسِ خاطر علی شاہ کے جس نے کہ پندرہ دن بادشاہت کی ہے اور اب ترکستان میں

رہتا ہے، ملکِ ایران میں فتنہ برپا کریں۔ قوم موسیٰ فخ قوم بنی لوم سے جنگ وجدل میں مصروف ہے، لیکن پچھلوں کے قبضے میں کنارے دریائے ٹگرس کے ہیں، چنانچہ انھوں نے دو کشتیاں اون کے اسباب کی بذریعے قبضۂ دریا کے اُن سے چھین لی ہیں۔

ص ۱۱ کالم ۲

اسکندریہ

از روے ایک اور اخبار کے دریافت ہوتا ہے کہ بیڑہ جہازاتِ جنگی انگریزی اور آسٹریا کے نے مقامِ بیروت اور ٹلیکیا واقع سرحدِ سریا دونوں کو تسخیر کیا اور آٹھ دس جہاز جنگی مصر کے چھین لیے اور بعدازاں واسطے لینے مقام سینٹ جین ڈی ایکر کے گئے ہیں اور اگر وہاں بھی فتح حاصل ہوئی تو یہ سپاہ اوس فوجِ جہازی سے جاملے گی جو کہ اسکندریہ کی طرف بھیجی گئی ہے۔

ظاہر ہوتا ہے کہ بفور پونہچنے خط سلطان کے متضمن موقوفی محمد علی پاشا کے سلطنت اور حکومتِ اسکندریہ سے کونسلان ممالکِ روس اور انگلستان اور آسٹریا اور پرشیا ایک کشتی دُخانی اسٹریا پر سوار ہو کر روانہ ہوگئے اور محمد علی پاشا نے اپنے مشیرانِ سلطنت کو بُلاکر واسطے تدبیرِ جنگ کے مشورہ کیا اور عزم بھیجنے بیڑے کا طرف دریاے شور کے رکھتا ہے، مگر دریافت ہوتا ہے کہ سپاہِ سلطان نے تمام سرحداتِ سریا پر قبضہ کرلیا ہے مقام سندان سے ترپیلی تک، اور افسرادر سپاہ والیِ مصر کی سلطان کی طرف ہوتے جاتے ہیں مگر وہ اپنے جہازوں پر نازاں ہے۔

چھٹی تاریخ اکتوبر سے راہِ آمدورفت بند ہوگئی تھی لیکن بباعث تکرار سوداگرانِ انگریزی کے اور کونسل جنرل وغیرہ کے انسدادِ راہ ۱۴ تاریخ تک ملتوی رہا۔ کہتے ہیں کہ ابراہیم پاشا نے درمیان دو لڑائیوں کے شکستیں کامل کھائیں اور بحالتِ مجبوری پا پیادہ جاں بر ہوا۔

چین

اخبارِ صحیح سے واضح ہوتا ہے کہ وزیرِ شاہِ چین مسمی کیشان نے دہنۂ دریاے پیہو پر ایلچی انگریزی یعنی کپتان الیٹ صاحب سے بہت الفت کی اور خوش خلقی اور کشادہ پیشانی سے پیش آیا اور اسی شخص کو فغفور چین نے حاکم کنٹون مقرر کیا ہے واسطے انفصالِ معاملہ کے۔ سپاہِ چوزان میں بیماری بہت ہورہی ہے جب سے کہ اس جزیرے کو لیا ہے تب سے اونہتر انگریز اور اونیس ہندوستانی ناموافقت آب وہوا سے مرگئے ہیں۔

اور از روے اخبارِ کلکتہ کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب مہم چین اختتام پاوے گی اور حسبِ دلخواہ سوداگرانِ انگریزی کے معاملہ ہوجاوے گا۔ وہ سب کچھ علاوہ چھوڑ دینے جزیرۂ چوزان کے قبول کریں گے۔ کہتے ہیں کہ وہ بالعوض اس کے کوئی اور جزیرہ انھیں دیں گے۔ شہر کنٹون میں صلح نامہ تیار کیا جاوے گا اور پھر اُسی طرح

تجارتِ افیون وغیرہ جاری ہوگی۔

احمد آباد

۱۰ تاریخ ماہِ حال کو یہاں بھونچال آیا اور بہت شدت رہی، مگر کچھ ضرر اُس سے نہیں ہوا۔

اندور

ص ۳ کالم ۱

پیشتر اس سے ہم نے درج اخبار کیا ہے کہ صاحب والامناقب سر کلاڈ مارٹن وِیڈ صاحب نے ایک اسکول انگریزی واسطے تربیتِ اطفال کے مقرر کیا ہے۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف کا یہ ارادہ ہوا ہے کہ علاوہ علمِ انگریزی اور طب انگریزی کے زبانیں ہندی اور مرہٹی بھی انھیں سکھلائی جاویں۔ چند مدت ہوئی کہ مسٹر ولکن سن صاحب پولیٹی کل اجنٹ بھوپال نے قریب شہر مذکور کے ایک مدرسہ علمِ انگریزی اور ہندی اور فارسی کا مقرر کیا تھا، چنانچہ وہاں کے نوابِ حال، صاحب مذکور کے شاگردوں میں سے ہیں۔ نیماڑ میں بھی میجر سینڈرس صاحب نے اسکول بنائے ہیں اور سرکار سندھیہ سے اٹھارہ سو سالیانہ اُن کا مقرر ہے اور بہت لوگ تربیت پاتے ہیں اور عاقل ہو جاتے ہیں۔ اگر اسی طرح اور سردار اور رئیس بھی اپنے اپنے ملکوں اور مقاموں میں مدرسے مقرر کریں اور متکفلِ ادائے خرچ ہو دیں تو اطفال ہر ایک زبان میں تربیت پاویں اور علوم رواج پا جاویں اور خلق کو بہت فائدہ ہو۔

کابل

وہاں کی چٹھی سے واضح ہوتا ہے کہ امیر دوست محمد خاں بالاحصار واقع کابل میں بطریق نظر بند ہیں۔ جنرل سیل اور سر الکزینڈر برنس خان موصوف کی جستجو میں پھرتے ہیں لیکن اُن کی اور سپاہ کی طلب میں چٹھیاں بھیجی گئی ہیں یہاں کی سپاہ ایامِ سرما کو جلال آباد میں بسر کرے گی اور ساتویں تاریخ یہاں سے روانہ ہوگی۔ صاحب چٹھی لکھتے ہیں کہ عن قریب امیر دوست محمد خاں طرف ہندوستان کے روانہ ہوں گے، اور ایک رجمنٹ گوروں کی اور دوسری رجمنٹ کیولری کی ہم رکاب خان موصوف کے اس طرف روانہ ہوگی۔ کیمپ میں مشہور ہے کہ درمیان اور گفتگو کے خان موصوف نے سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر سے یہ بھی اقرار کیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ڈاکٹر لارڈ اور لفٹنٹ کرسپن کو قتل کیا ہے۔

کلکتہ

واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر گرانٹ صاحب اور ڈاکٹر ڈرینڈ وغیرہ واسطے امتحان طلباء، مڈیکل کالج یعنی مدرسۂ طب کے تشریف لے گئے تھے۔ تمام طالب علموں کالج مذکور کے سے سولہ آدمی محکِ امتحان پر کامل عیار نکلے، سو یقین ہے کہ وہ لوگ ساتھ عطائے سارٹی فیکٹ اور انعام کے ممتاز ہوں گے۔

گیا

واضح ہوتا ہے کہ تمام اسباب نقد و جنس گھوڑے ہاتی املاک وغیرہ راجہ سرجیت سنگھ راجہ گیا کا بوساطت ناظر فوجداری کے حصہ ہو کے متعلقانِ راجہ متوفّی کو مل گیا، مگر اسبابِ طلائی اور نقرئی ابھی تقسیم نہیں ہوا ہے، اغلب ہے کہ عنقریب وہ بھی حصہ ہو کر دلوا دیا جاوے گا۔

وفات

ص ۲ کالم ۲

دریافت ہوتا ہے کہ مسٹر کپتان میک لین رجمٹ ۷۰ پیادگان ہندوستانی کے اور کمینڈنٹ سپاہ علی گڑھ کے فیروز پور سے چار منزل کے فاصلے پر یکایک مر گئے ۲۸ تاریخ ماہ حال کو، اثنا راہ میں کچھ علاج معالجہ ادن کا نہ ہو سکا لیکن لفٹنٹ پار کر صاحب پہلی رجمٹ گوروں کے کابل سے اُن کے ساتھ تھے۔

جے پور

پروانہ بنام قلعدار سنبل کے جاری ہوا کہ دو تین گاؤں علاقہ راجہ الور کے تمہارے علاقے میں چوری آئے ہیں، لازم کہ انھیں مع چوروں کے راج میں حاضر کرو، ورنہ تمہارے حق میں بہتر نہ ہوگا، کیونکہ سراغ تمہارے علاقے میں پونہچا ہے، اور کوئی مہینہ نہیں گزرتا ہے کہ دو تین سُراغ تمہارے علاقے میں نہیں پونہچتے ہیں، اس سے ثابت ہے کہ تم چوروں سے سازش رکھتے ہو۔

ماجی صاحبہ نے میجر تھریسی صاحب کو حکم بھیجا کہ منشی دیا چند ہندی نویس ہمارا بعارضۂ جنون بیمار ہے، کسی ڈاکٹر انگریزی کو واسطے اس کے معالجے کے بھیج دو۔

مدناپور

اخبار موسومہ بنگال ہرکارہ سے واضح ہوتا ہے کہ پرگنہ موگری میں ایک سوداگرِ افیون کی دوکان میں اسّی یا سو آدمیوں نے ڈکیتوں میں سے گیارویں تاریخ ماہ حال کو آدھی رات کے وقت حملہ کیا اور ایک برقنداز کو قتل کیا اور اور برقنداز اور نوکر چاکر سب بھاگ گئے۔ بعد ازاں اونھوں نے اندر جاکے ایک صندوق دو ہزار آٹھ سو روپے کا لیا اور ایک صاحب کو بھی جو کہ بخوفِ جان کھیت کی طرف جاکے چھپ رہا تھا، نہایت زخمی کیا اور آگ چھپروں میں لگا کے چلے گئے۔ صاحب مجسٹرٹ ادن کی تلاش میں ہیں یقین کہ بروقت گرفتار ہونے کے انھیں سزاے سنگین ملے گی۔

فیروز پور

ادس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ چھٹی اور ساتویں تاریخ ماہ حال کو سپاہ انگریزی کرنال سے کوچ کر کے داخلِ فیروز پور ہوئی تھی اور ۱۳ تاریخ تک تیاریِ روانگیِ افغانستان میں مصروف رہی، ۱۴ تاریخ

کو صبح کے وقت تمام پلٹنیں اور توپ خانہ اور رسالے نے بسرکردگی برگیڈیر پلٹن صاحب کے از راہ پُل جو کہ مہاراجہ والی لاہور کی طرف سے باندھا گیا تھا، عبور کیا اور بعد ازاں آگے کو روانہ ہوئے۔ صاحب والامناقب جوزف ڈیوی کننگھم صاحب ایسسٹنٹ اجنٹ گورنر بہادر واسطے پونہچانے سپاہ مذکورہ کے مقرر ہوئے اور سرکار لاہور کی طرف سے کرنیل پچیت سنگھ مع ایک سو سواروں کے اور سورج بھان اجنٹیں مع سوارانِ لاسیہ کے تعین ہوئے۔ نواب عبدالغیاث خاں اور حبیب اللہ خاں بھی صاحب اجنٹ سے رخصت ہو کر برفاقت جوزف ڈیوی کننگھم صاحب کے روانۂ کابل ہوئے۔

ص ۲ کالم ا

دربار لاہور

مائی صاحبہ رانی چند کنور نے بموجب عرض مدسودن پنڈت کے مصر روپ لعل اور سردار عطر سنگھ کو ارشاد کیا کہ سواری پھولوں مہاراجہ اور کنور صاحب کو آہستہ آہستہ سری گنگاجی میں پونہچادیں اور ملازمانِ ہمراہی کو خوش و خورم رکھیں۔ مائی صاحبہ موصوفہ نے اسباب دو لاکھ روپے کا واسطے دینے برہمنوں اور اچارجوں کے تیار کروایا۔ افسران پلٹن وغیرہ نے حاضر ہو کر گریہ و زاری کی۔ مائی صاحبہ نے اون کی تسلّی کر کے فرمایا کہ طمانیت رکھو، تمام کارخانے سلطنت کے بدستور قائم ہیں، صرف کنور صاحب ہی نہیں ہیں۔

وقتِ سہ پہر مائی صاحبہ کے حکم سے ارکانِ ریاست نے ثمن برج میں دربار کیا، اخبارات پشاور ملاحظے میں آئے، پیشگاہِ دربار سے بنام لالہ رام چندر مہتمم ڈاک پشاور کے تاکید ہوئی کہ ڈاک پشاور بہت توقف سے پونہچتی ہے، مشارالیہ نے عرض کی کہ ہرکارے اور سربراہ اور جمعدار بسبب مسدودی جاگیر کے بھوکے مرتے ہیں، بغور استماع، پروانہ بنام ساون مل اور ناظم پشاور کے واسطے واگذاشت اون کی جاگیر کے صادر ہوا۔ بوکن خاں داروغہ نے حاضر ہو کے گریہ و زاری کی، بعد تسلّی ارشاد ہوا کہ کارِ سرکار میں چست و چالاک رہو، پرورشِ ملازمین زیادہ سابق سے کی جاوے گی۔ لالہ ٹیک چند نے عرض کی کہ کنور صاحب نے رسد ملازمین کی بند کر کے زرِ نقد مقرر کر دیا تھا، سو ایامِ قحط میں اون کا گذارہ نہیں ہوتا ہے، مائی صاحبہ نے فی الفور متصدیانِ ذخیرہ کو حکم بھیجا کہ رسد ملازمین کی بدستور جاری رکھیں۔

۱۲ تاریخ نومبر کو صبح کے وقت کنور شیر سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ نے بالاخانہ بارہ دری باغ حضوری میں دربار فرمایا، تمام سردار باریابِ مجرا ہوئے۔ عرضی گل شاہ پشاوری کی اس مضمون کی ملاحظہ ہوئی کہ رحمت خاں خیبری خیر خواہِ سرکار ہے، اگر اوس کی جاگیر معاف ہو جاوے تو عین پرورش ہے۔ پروانہ بجواب صادر ہوا کہ حسنِ خدمات مشارالیہ کی حضور میں اظہر ہے، مگر اس باب میں عرضی جنرل اُنطائلہ بہادر کی ضرور ہے۔ عرضی قلعہ دارِ فتح گڑھ علاقہ سری امرت سرجی کی ملاحظۂ مائی صاحبہ میں آئی کہ سپاہیانِ محافظ نے ارادہ نکال لینے اسباب کا توشخانۂ سرکار

میں سے کیا تھا۔ ارشاد ہوا کہ لعل سنگھ بذاتِ خود واسطے دریافت احوال اور انتظام فتح گڈھ کے روانہ ہووے۔
پیشگاہِ دربار سے پروانہ بنام دیوان ساون مل کے جاری ہوا کہ انتظام قلعہ جاتِ علاقہ ملتان اور شجاع آباد وغیرہ کا زیادہ سابق سے رکھے۔ پروانہ بنام میاں جواہر سنگھ کے جاری ہوا کہ بپاس دوستی سرکارین عالیین کے سپاہ انگریزی گذر جہلم سے عبور کرے گی، لازم کہ کشتیاں جمع کر رکھیں، تاکہ عبورِ سپاہ میں تاخیر نہ ہووے۔ عرضی دیوان لچھمی پرشاد کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی مع پلاٹن اور تین ضرب توپ کے واسطے انتظام قلعۂ اٹک کے آیا ہے۔ پروانہ درجواب صادر ہوا کہ حراستِ قلعہ بخوبی رکھیں۔ عرضی جرنیل ونتورا صاحب کی متضمن تعزیت اور حال قلعہ کملا گڑھ اور بیدلی سپاہ بسبب وفات مہاراجہ اور کنور صاحب کے ملاحظہ ہوئی۔ پروانہ درجواب صادر ہوا کہ تم خیر خواہِ سرکار ہو، تشفی اور طمانیت افسروں اور سپاہ کی کر دو کہ پہلے سے زیادہ تر پرورش اون کی ملحوظِ خاطر رکھیں گے۔

ص ۴ کالم ۲

لدھیانہ

واضح ہوتا ہے کہ ۲۳ تاریخ ماہ حال کو صبح کے وقت تینوں پلٹنیں چھاونی لدھیانہ کی مع توپ خانہ اور سواران کرنیل جمس اسکنر بہادر کے میدانِ مرگینج پر دو رویہ صف باندھ کے واسطے سلامی پھولوں مہاراجہ کھڑک سنگھ اور کنور نونہال سنگھ کے کھڑی ہوئیں۔ صاحب والا مناقب اونسٹارٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر اور راے کشن چند وکیل سرکار لاہور متعینۂ اجنٹی لدھیانہ واسطے استقبال طرف دریا کے تشریف لے گئے۔ جب کہ سواری پھولوں کی نے دریاے ستلج سے عبور کیا، تو صاحب موصوف نے دو دو شالے سرکار کمپنی کی طرف سے خاصہ ہاے سواری مہاراجہ کھڑک سنگھ اور کنور نونہال سنگھ پر ڈال کے مراسم تعزیت ادا کیں، اور اسی طرح وکیل مذکور نے بھی دو دو شالے خاصہ ہاے مذکورین پر ڈال کے اور دو گھوڑے اور دو سو روپیہ نقد نذر سواری کر کے ہنگامہ گریہ وزاری از سرِ نو آغاز کیا۔ جب سواری قریب قلعۂ لدھیانہ کے پونہچی، اتواپ انگریزی سر ہونے لگیں اور ۶۵ فیر سلامی کے مودی ہوئے۔ بعد ازاں پلٹنوں اور سواروں نے بھی سرنگوں بہ آئینِ ماتم ہو کر رسم تعزیت اِس طور سے ادا کی کہ آنکھیں تماشائیوں کی پرنم ہوئیں۔

کپتان بواٹد

واضح ہوتا ہے کہ دو ہزار قلی اور آٹھ ہزار یا دس ہزار بیل واسطے رجمٹوں کے جو کہ طرف نیپال کے جاویں گی، ضرور ہیں۔ سو کپتان موصوف جو کہ اجنٹ سنگ بھوم ہیں اون کے بہم پونہچانے میں مصروف ہیں۔

راجہ دربھنگہ

واضح ہو کہ ان دنوں راجہ موصوف واسطے تیرتھ گیا جی کے کہ معبدِ بزرگ اہلِ ہنود کا ہے، تشریف لائے ہیں۔ اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ پسندیدہ راجہ موصوف سے لوگ رطب اللسان ہیں۔ کہتے ہیں کہ راجۂ موصوف

مال اور زر اور جواہر میں راجاؤں اس دیار کے سے بہہ وجوہ فوقیت رکھتے ہیں، چنانچہ ہم رکاب اون کے تجمل ظاہر بہت سا ہے اور مقامِ مذکور میں بھی زرِ خطیر برہمنوں اور محتاجوں کو مرحمت کیا۔ تمام حق دار اور بیجاری وہاں کے ثنا خوان راجۂ موصوف کے ہیں۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۱۹۹ ۱۳ دسمبر ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳

ص ا کالم ا

احکام

مسٹر اِی اے ریڈ صاحب مجسٹرٹ اور کلکٹر گورکھ پور کے نے رخصت ایک مہینے کی حاصل کی۔ صاحبِ موصوف کو حکم ہوا کہ چارج اپنے اوفس کا سپرد مسٹر ڈبلیو ایف طامس جنٹ مجسٹرٹ اور ڈپوٹی کلکٹر کے کریں۔ ڈبلیو ای منی صاحب قائم مقام کلکٹر پرمٹ آگرہ کے تئیں ۲۵ تاریخ ماہِ حال سے رخصت دو مہینے کی عنایت ہوئی اور مسٹر اِی ایچ مورلینڈ صاحب سول اڈیٹر شمال مغربی اضلاع کے بجاے صاحب موصوف کے کام کیا کریں گے۔ مسٹر جی ایف اڈمن سٹن واسطے بندوبست سٹلمنٹ پانی پت کے بھیجے گئے۔ مسٹر جی بی ل صاحب کو حکم استعمال میں لانے اختیاراتِ جنٹ مجسٹرٹ اور ڈپوٹی کلکٹر کا تا صدورِ حکم ثانی ہوا۔ مسٹر جے کیمپر ایڈیشنل صدر امینِ اعلیٰ بنارس کے نے بذریعے سارٹی فیکٹ ڈاکٹر کے رخصت چار مہینے کی لی۔

حضورِ والا

بی بی جزیل تونی اختر صاحب کی نے جو کہ ولایت علی خاں کپتان کے گھر میں ہے، حاضر ہو کے ایک اشرفی حضورِ والا کو اور پانچ پانچ روپے مرزا ولیعہد بہادر کو اور بیگم صاحبہ کو اور پانچ روپے اور قباے کمخواب مرزا شاہرخ کو نذر گزران کے عرض کی کہ زرِ نذرانہ فدیہ کا جو کہ معرفت ولایت علی خاں کپتان کے سرکارِ حضورِ انور اور مرزا شاہ رخ میں صرف ہوا ہے، مرحمت ہووے۔ اور نہیں تو حضور ولایت علی خاں کے تئیں عہدۂ کپتانی پر بحال رکھیں۔ حضورِ انور نے در جواب فرمایا کہ ابدولت نے اوسے موقوف نہیں کیا ہے، وہ از خود جدا ہوتا ہے، اور سرکار مرزا شاہرخ میں جس قدر اُس کا صرف ہوا ہے حساب کر کے لیوے۔ مولوی محمد اسحاق صاحب فایزِ ملازمت ہوئے، کچھ تذکرہ دین و مذہب کا ہوتا رہا، وقتِ رخصت حضورِ انور نے دو اشرفی اور چادر سفید پشمینے کی اور مرزا ولیعہد بہادر اور بیگم صاحبہ اور مرزا شاہرخ بہادر نے ایک ایک اشرفی تواضع کی۔ ایک شخص ولایتی نے مرید حضور ہو کر اجناسِ ولایتی ہر ایک قسم کی ملاحظہ کروائیں۔ پیشگاہِ حضور سے خلعت تین پارچے کا اور دو رقم جواہر عنایت ہوا۔ دریافت ہوا کہ مرزا شاہرخ بہادر نے

بابت غسلِ صحت کے دعوت حضورِ والا اور مرزا ولیعہد بہادر کی کر کے رقص طوائف کا ملاحظہ کروایا ۔ زینت المحل بیگم صاحبہ نے عرض کی کہ حضور نے میرے والد سے ارشاد کیا تھا کہ آمدنی کوٹ قاسم اور چاندنی چوک کی تمھارے طور پر مقرر ہوگی، اب حضور مقرر فرما دیں ۔ ارشاد ہوا کہ جو کچھ اقرار کیا گیا ہے اُس میں کچھ عذر نہیں ہے، بسہولت عمل میں آوے گا ۔ اور نواب احمد قلی خاں دیر تک عرض معروض کر کے برآمد ہوئے ۔ ص ا کالم ۲

عرضی صاحب کلاں بہادر کی اس مضمون کی آئی کہ مرزا تیمور شاہ نے لکھا تھا کہ زرِ تنخواہ ہاتھ نہیں آتا، بندے نے درجواب لکھا کہ دیہات پر دخل حضورِ والا کا کروادو ۔ حضورِ انور مکانِ مرزا محمود شاہ میں تشریف لے گئے ۔ معز الیہ نے پانچ روپے نقد اور خوان میوے کے نذر گزرانے ۔ حضور نے ایک دوشالہ اور ایک انگوٹھی اپنی بیٹی کو جو کہ مرزائے موصوف سے منسوب ہیں، مرحمت فرمائی ۔ عرض ہوئی کہ صاحب کلاں بہادر مع مصاحبانِ سپہ سالار کے سیر مکاناتِ قلعہ کی کر گئے ۔

صاحب کلاں بہادر

خط بنام نواب فیض علی خاں والیِ جھجر کے صادر ہوا کہ تم نے اپنے علاقے میں صاحبانِ انگریز کو خوش رکھ کے اور سرانجامِ رسد حسبِ دلخواہ بہم پہنچا کے اچھی نیک نامی کی حاصل کی، یہ بات بہت خوب ہے، چاہیے کہ ہمیشہ اسی طور سے صاحبانِ ذی شان کو راضی رکھیں ۔ خط بنام مظفر خاں فرخ نگر والے کے صادر ہوا ہے کہ تمھارے علاقے کے زمینداروں نے اڈّوں کو مسمار کر دیا ہے، جلد طیار کروادو ورنہ خوب نہ ہوگا ۔ خانِ مذکور نے درجواب لکھا کہ اڈّا ہائے مذکورین بدستور قائم ہیں، کسی نے سرکار میں جھوٹ عرض کیا ہوگا، چنانچہ پنڈت چتربھج کو حکم ہوا کہ تم جا کر دریافت کرو ۔

منشی سلطان سنگھ کو حکم ہوا کہ نواب حامد علی خاں مختارِ شاہی کے ہاں جا کر یوم جشن دریافت کرے ۔ وکیل نے نواب مذکور سے عرض کی کہ جشنِ والا ۲۱ یا ۲۲ تاریخ کو قرار پایا ہے ۔ ارشاد ہوا کہ ۱۸ تاریخ کو مقرر کریں ۔ وکیل نے عرض کی کہ وہ دن منحوس ہے، فرمایا کہ ۱۷ تاریخ کو مقرر کریں ۔ باتفاق مصاحبانِ سپہ سالار کے سیر قلعے اور شہر اور جامع مسجد کی کر کے داخلِ کوٹھی ہوئے، بعد ازاں مع مصاحبانِ موصوف کے واسطے سیر مکاناتِ خواجہ قطب صاحب کے تشریف فرما ہوئے ۔

راجپوتانہ

واضح ہوتا ہے کہ میجر فاسٹر صاحب مع اپنے برگٹ کے واسطے سزادہی مفسد ٹھاکروں جے پور کے جایا چاہتے ہیں ۔ جن ٹھاکروں نے کہ باغات سرداروں مارواڑ کے قلعہ کلک پر قبضہ کیا ہے اور صاحب پولیٹیکل اجنٹ کو دھمکایا ہے ۔ کہتے ہیں کہ بانی مبانیِ فساد کشن سنگھ اور بشن سنگھ اور بھوری سنگھ ہیں ۔

مڈیکل کالج

طلبہ منتہی مڈیکل کالج یعنی مدرسۂ طب کا امتحان ہوا تھا، اور سولہ آدمی اون میں سے بہتر نکلے تھے، سو بموجب حکم کے ان میں سے چھے طالب علموں کا امتحان پھر لیا جاوے گا۔

ص ۲ کالم ۱

فوجِ قلات

دریافت ہوتا ہے کہ قلات قبضۂ اہالیانِ گورنمنٹ میں آگیا اور رجمٹ ۴۳ پیادگانِ ہندوستانی، تاریخ ماہِ گذشتہ کو طرف قندھار کے جانے کو تھی اور لفٹنٹ ہیمرسلی صاحب کو مع رجمٹ ۴۲ اور رجمٹ ۵ سوارانِ شاہ شجاع الملک کے ساتھ پولیٹکل چارج قلات کے چھوڑ جانے کو تھے اور یہ بھی خبر تھی کہ رجمٹ ۴۳ کو حکم ہے کہ غزنیں میں بجاے رجمٹ ۱۶ پیادگانِ ہندوستانی کے جاوے، لیکن چونکہ راہ بسبب برسنے برف کے بند ہو گئی ہے، اس لیے اغلب ہے کہ رجمٹ مذکور بالفعل قندھار میں ہی رہے گی۔

دادر

از روے چٹھی کپتان میکفرسن صاحب کے حال شجاعت اور وفاداری سوارانِ صاحب والامناقب کرنیل جمس اسکز صاحب بہادر کا بخوبی واضح ہوتا ہے۔ صاحب موصوف اون کی شجاعت کی بہت تعریف لکھتے ہیں۔ زخم صاحب موصوف کا اگرچہ بہت بے طرح تھا، لیکن اب اچھا ہوتا جاتا ہے۔ جبکہ دادر کو دشمنوں نے جلا دیا تھا تو اسباب بنیوں کا کچھ نہیں ضائع ہوا کیونکہ انھوں نے اپنے اسباب کو بیچ گھر ایک سیّد کے رکھا۔ بمدِّ نظر اس بات کے کہ گھر میں سے سیّد کے کوئی نہیں لوٹے گا۔ کہتے ہیں کہ ایک اون سیّدوں میں سے بھی بغی اور دغاباز ثابت ہوا ہے کہ اوس نے کچھ بارود خفیہ دشمنوں کو پونہچائی اور اس باب میں گواہیاں بھی پونہچی ہیں۔

کابل

اوس طرف کے اخبار سے ہویدا ہوتا ہے کہ، تاریخ ماہِ گذشتہ کو میجر جنرل سر روبرٹ سیل صاحب نئی چھاونی میں کابل کی داخل ہوئے اور اُٹھانے بہت سی دقتوں اور تکلیفوں مہم کے جس میں کہ ایک سو تیرہ آدمی کشتہ اور زخمی ہوئے ہیں اور چار افسر انگریزی ضایع ہوئے۔ سپاہ بباعث نہ طیار ہونے بارگوں کے بہت ناراض ہوئی اور چونکہ مقامِ مذکور میں سردی بشدت پڑتی ہے اس لیے وہاں کے رہنے سے خوش نہیں معلوم ہوتی، کیونکہ وہ لوگ ابھی تکلیف اور سختی لڑائی کی اوٹھا کے آئے ہیں۔

دوست محمد خاں

۱۴ تاریخ ماہِ گذشتہ کو خانِ موصوف نے بہمراہی پہلی رجمٹ انگریزی بمبئی اور دوسری رجمٹ کیولری اور ترپ کپتان گاربٹ صاحب کے کوچ کیا۔ رجمنٹیں پچھلی ہندوستان میں آنے کو ہیں، کیونکہ اون کی خدمتیں

واسطے آیندہ کے معاف کی گئیں۔ میجر جنرل سر ڈبلیو کوٹن صاحب نے بھی اسی دن مع دو کمپنیوں رجمٹ ۲، کے اسی دن کوچ کیا۔ بباعث شدت موسم سرما کے کوچ سپاہ کا بہت کم ہوتا ہے، مگر دوست محمد خاں مع سپاہ ہمراہی ۲۴ تاریخ ماہ گذشتہ کو جلال آباد میں پونہچے اور بہت خوش اور تندرست ہیں۔ ص ۲ کالم ۲

مستنگ

وہاں کی چٹھیات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ جنرل ناٹ صاحب بہادر نے قلات کو فتح کر لیا، اوسی دن جس دن کہ میجر بوسکاون صاحب نے مقام دادر میں دشمنوں کو شکست دی تھی۔ سپاہ جو کہ واسطے توڑنے قلعے کے گئی تھی، اوس نے اپنا کام شروع کیا اور بیچ لے جانے توپ اٹھارہ پونڈ کے بہت دقت ہوئی۔ سنا جاتا ہے کہ لفٹنٹ لوڈی صاحب جب تک قلات میں رہے، وہاں کے باشندوں سے کچھ موافقت نہ رکھی اور اُن کی ایسی حرکات سے وہ لوگ انھیں نظرِ حقارت سے دیکھتے تھے اور اسی سبب انجام کو اون کے ہاتھ سے مارے گئے۔

برگیڈ انگریزی

ازروے چٹھیات سپاہ کے جو کہ از راہِ پنجاب افغانستان کو جاتی ہے، ایسا واضح ہوتا ہے کہ اونیسویں تاریخ نومبر کو برگیڈ مذکور بائیں کنارے پہ دریاے راوی کے پونہچا اور اُسی دن دریا سے عبور کر کے آگے بڑھا۔ اونمیں کشتیاں بڑی واسطے عبور اسباب کے بہم کی گئیں تھیں اور راہِ پایاب بھی بہت آسان اور آرام دار تھی۔ دوسرے دن برگیڈ مذکور نے طرف سرک پور کے کوچ کیا۔

تقرر چھاونی

اب ایسا دریافت ہوتا ہے کہ شہرت جو کہ درباب تقرر چھاونی سرہند کے ہوئی تھی، وہ سب بے بنیادِ محض تھی۔ میجر گارڈن صاحب درمیان لدھیانہ اور فیروز پور کے چھاونی تین رجمٹوں کیولری اور دو ہندوستانی اور ایک رجمٹ گورا کی ڈالا چاہتے ہیں۔

سپریم گورنمنٹ

منکشف ہوتا ہے کہ واسطے تیاری تین ہزار سلاح کے حکم آیا ہے، واسطے کام گورنمنٹ مائیسور کے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سپریم گورنمنٹ ارادہ نگاہداشت کچھ رجمٹوں کا رکھتی ہے۔

بمبئی

صاحبِ اخبار بمبئی نے سنا ہے کہ ایک کشتی دخانی کراچی میں بھیجی جاوے گی واسطے لے جانے دوست محمد خاں کے مقامِ بمبئی میں اور علاوہ ازیں افواہیں بہت ہیں۔

ایران

واضح ہوتا ہے کہ شاہِ ایران نے حکم دیا ہے کہ گھوڑے نسلِ ایران کے ہندوستان میں نہ جانے پاویں اور یہ بھی مشہور ہے کہ حاکمِ شیراز نے واسطے روکنے گھوڑوں کے ہندوستان کے جانے سے محصول قریب چھبیس روپے کے اوپر ہر ایک گھوڑے کے مقرر کیا ہے۔

اکبر آباد

ص ۳ کالم ۱

اکیسویں تاریخ دسمبر یوم سہ شنبہ کو جناب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر نے دربار میں اجلاس فرمایا، رئیس شہر کے اور وکیل راجاؤں کے فائزِ ملازمت ہوئے اور بعد عرض و التماس کے رخصت ہوئے۔ بابو جانی بانکے لعل وکیل سرکار بھرت پور نے ۲۸ تاریخ نومبر کو مسٹر طامس صاحب بہادر سکریٹری صاحب والامناقب ممدوح الصدر سے ملازمت حاصل کی۔ اور ۲۹ تاریخ کو مسٹر ہملٹن صاحب بہادر کمشنر آگرہ سے ملاقی ہوئے۔ دونوں صاحبان موصوفین طرح طرح کے اشفاق سے پیش آئے اور بہت سی عزت کی اور بیچ حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کے واسطے ملازمت وکیلِ مذکور کے تقریبِ شایستہ کی۔ القصہ تاریخِ مذکور کو بابوے مذکور شرفِ اندوزِ ملازمت ہوئے اور حسبِ دستور مولوی سید محمد صاحب بہادر وکیلِ مذکور کو حضور میں لے گئے۔ جب روبرو پہنچے تو صاحبِ موصوف بمقتضاے اخلاقِ حمیدہ اور پاسِ عزت مہاراجہ کے تعظیم کو اوٹھے۔ بابوے مذکور نے چند اشرفیاں نذر گزرانیں۔ صاحب موصوف نے معاف فرماکے کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دی اور بعد استفسار مزاج مہاراجہ صاحب کے ارشاد کیا کہ جنرل صاحب بہادر ہمارے دوست ممالک شرقیہ کی طرف سے یہاں تشریف لائے ہیں اور عزم سیر بھرت پور کا رکھتے ہیں، اطلاع اس بات کی حضور مہاراجہ صاحب میں کرو۔ بعد ازاں رخصت فرمایا۔ ۲۸ تاریخ نومبر کو بتقریب وفاتِ کنور نونہال سنگھ کے حسب الحکم گورنر جنرل صاحب بہادر موافق تعداد برسوں عمر کنور متوفّی کے بائیس شلک توپ کی سر ہوئیں۔

لکھنؤ

واضح ہوتا ہے کہ فرمانفرماے اودھ بسبب ضعفِ پیری کے دربار بہت کم کرتے ہیں کیونکہ طاقت نشست و برخاست کی نہیں رکھتے اور تاب بہت سی گفتگو کی نہیں لاتے۔ اکثر اوقات دیوانِ خاص میں پلنگ پر پڑے رہتے ہیں اور اموراتِ ریاست میں احکام اکثر وہیں سے صادر کرتے ہیں، سوا اس سبب اکثر مال گزار بنظر سستی سلطنت اداے مالِ واجبی سے پہلوتہی کرتے ہیں اور جب سپاہ شاہ واسطے اُن کی تنبیہ کے جاتی ہے تو بمقابلہ پیش آتے ہیں۔

دریافت ہوتا ہے کہ متواتر عرضیاں زمینداروں کی حضورِ شاہ میں اس مضمون کی گزریں کہ صف شکن خاں

چکلہ دار رعایا پر بہت ظلم کرتا ہے۔ چنانچہ حضورِ انور نے خانِ مذکور کو خدمتِ چکلہ داری سے موقوف کیا اور میر امداد علی چکلہ دار گونڈہ اور بہرائچ کو بھی بسبب ناراضی اور نالش رعایا کے عہدے سے معزول کیا اور بجائے دونوں چکلہ داروں مذکورین کے دو آدمیوں اشراف اور بادیانت کو مقرر فرمایا۔ کہتے ہیں کہ توجہ خاطر عاطر زمانفرمائے ممدوح کی طرف دادگستری اور رفاہِ رعایا کے بہت مصروف ہے۔

ص ۲ کالم ۲

حیدر آباد

دربارِ نواب آصف جاہ بہادر میں راجہ شنبھو پرشاد نے عرض کی کہ پانسو اشرفی اور سترہ ہزار پانسو روپیہ بابت نذرانے کے جمع ہوئے ہیں۔ اگر حکم ہو تو خزانے میں جمع کیے جاویں۔ حکم ہوا کہ جس وقت ہم حویلی قدیم میں جاویں گے، اس وقت جو کچھ حکم ہوگا وہ عمل میں لانا۔ نواب اقتدار جنگ منصب دار نے عرض کی کہ ایک متصدی واسطے جانے ضلع برار کے حاضر ہے، بعدِ استماع عباس علی خاں کو حکم ہوا کہ تنخواہ چار مہینے کی متصدی مذکور کو دے کر طرف تعلقۂ مذکور کے روانہ کرو۔ بعد ازاں نواب مذکور کو حکم ہوا کہ جمع خرچ سہ ماہہ موضع تیلودہ راجہ بھوانی پرشاد کو لکھوا دیں اور عباس علی خاں بہادر کو حکم ہوا کہ جس قدر منصب دار کہ ہر روز نشست گاہ میں حاضر ہوتے ہیں، تنخواہ چار چار مہینے کی اونھیں تقسیم کر دو۔

بارہ ہزار روپے زینت المحل بیگم نے بابت تحصیل معاملہ دیہات کے حضور میں بھیجے۔ راجہ شنبھو پرشاد نے رسید اون کی نظرِ مبارک میں گزرانی، بعد ملاحظے کے مبلغ مذکور پاس بیگم صاحبہ موصوفہ کے بھیج کر فرمایا کہ پاس اپنے امانت رکھو اور گیارہ ہزار روپے بابت تحصیل خزانہ مواضعات کے آئے تھے حوالے راجہ شنبھو پرشاد کے کر کے فرمایا کہ خزانہ عامرہ میں جمع کرے اور عباس علی خاں کو حکم ہوا کہ دو ماہہ جوانانِ لین ہمراہی کا تقسیم کر دو۔

ضلع کٹک

واضح ہوتا ہے کہ مسمی حیدر بخش خاں نامی ناظر کچہریِ خاص ڈپٹی کلکٹر کٹک کے بعلتِ خیانت اپنے عہدے سے معزول ہو کر مطابق دفعہ چہارم قانونِ دوئم ۱۸۱۲ء کے مدت العمر تک حصولِ خدماتِ سرکارِ کمپنی سے محروم ہوئے۔

اسکندریہ

صاحبِ اخبارِ بمبئی از روے چٹھی ایک سوداگر کے لکھتے ہیں کہ مصر میں بالفعل لوگ خموش ہیں اور کچھ فتنہ برپا نہیں اور پاشائے مصر بجائے روکنے جہازوں ڈاکِ ہندوستان اور مردمانِ مسافر کے، غیبت میں کونسل جنرل اور اجنٹ کمپنی کے حفاظت جہازہائے مذکورین میں مصروف ہیں۔ آمد و رفت شہر اسکندریہ کی برائے نام بند کی گئی ہے لیکن جہازِ تجارت تمام ملکوں کے لنگرگاہِ اسکندریہ سے اطراف میں چلے جاتے ہیں اور بیڑہ جہازوں

ملکۂ انگلستان کا کسی سے کچھ مزاحم نہیں ہوتا۔

کیمپٹی

واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں سپاہ عارضۂ بخار میں بہت مبتلا ہے، ایک سو پچاس آدمی رجمٹ گیارویں کے مقام جبل پور میں داخل اسپتال ہیں اور مقام بلیری میں ہیضۂ وبائی کی بہت شدت ہے۔

جلال آباد

ص ۴ کالم ۱

چٹھیاتِ مقامِ کابل سے واضح ہے کہ امیر دوست محمد خاں کے ہمرکاب رجمٹ ۴۸ پیادگانِ ہندوستانی کی جلال آباد سے ہندوستان کو آوے گی اور یہ بھی ارادہ تھا کہ رجمنٹیں گوروں کی ہمراہ خانِ موصوف کے جاویں لیکن اب اون کو حکم ہے کہ ایامِ سرما کے تئیں جلال آباد ہی میں بسر کریں۔ دوسری رجمٹ سواروں کی ہندوستان کو مراجعت کرے گی۔ کیونکہ میجر جنرل صاحب اب اون پر اعتماد نہیں رکھتے ہیں۔ کپتان مکر یگر صاحب کو ستارہ تغمہ دوسری جماعت کا اور لفٹنٹ اور اجٹین ہیل صاحب رجمٹ ۴۰ کو تغمہ تیسری جماعت کا مرحمت ہوا کیونکہ بوقت تسخیرِ قلعہ جات ہزاری کے صاحب موصوف ہی سپہ سالار تھے۔ کرنیل ڈیلر صاحب کو بھی تغمہ دوسری جماعت کا ملا۔

فیروز پور

اخبار آگرہ سے واضح ہوتا ہے کہ سکھوں کی طرف سے حرکاتِ دشمنانہ پھر شروع ہوئی ہیں یعنی اون کے ایک سردار نے مقام متھن کوٹ میں سے طرف ایک افسر انگریزی کے جو کہ کشتی پر چلا جاتا تھا، بندوق سر کی اور کچھ سپاہ بھیج کر اکثر کشتیوں انگریزی کے تئیں جن میں کہ قریب پندرہ ہزار من غلّے کے تھا، رکھ لیا اور بیان کیا کہ ہمیں دربارِ لاہور سے اس باب میں حکم آیا ہے۔

سنا جاتا ہے کہ قاتل لفٹنٹ لوڈی صاحب کا مقامِ دادر میں ایک سردار عیسو خاں نام قوم بلوچ دریافت کیا گیا ہے اور کہتے ہیں کہ ایک روز پیشتر خانِ مذکور کا بھائی ایک جنگ مقامِ دادر میں مارا گیا تھا۔

پیشتر پہونچنے جنرل ناٹ صاحب کے نصیر خاں کے چچا نے قلات کو لوٹ لیا تھا اور شہر کو مسمار کر دیا تھا اور سپاہ اون کی متفرق اور پریشان ہو گئی تھی۔

لاہور

رانی چند کنور صاحبہ نے واسطے تیاری سمادھ ہائے مہاراجہ کھڑک سنگھ اور کنور نونہال سنگھ کے حکم بنام حکیم نورالدین کے جاری کیا۔ واسطے جاری کرنے کارخانہ جات لاہور اور امرتسر کے جو کہ اب تک بند تھے، احکام بھیجے گئے۔ شیخ غلام محی الدین کو حکم ہوا کہ زرمعاملۂ دوآبہ تحصیل فصلِ خریف کا جلد داخل خزانہ کریں اور شیخ امام الدین

ولد شیخ مذکور کو واسطے بندوبست علاقہ منڈی کے حکم ہوا۔ ۱۲ تاریخ نومبر کو کنور شیر سنگھ مع بھائی رام سنگھ اور
گورمکھ سنگھ اور راجہ خوشحال سنگھ وغیرہ سرداران کے واسطے تعزیت میاں اودھم سنگھ پسر راجہ گلاب سنگھ کے گئے،
بعد ازاں راجہ دھیان سنگھ اور کنور موصوف نے قلعے میں آکر دربار فرمایا۔ اس اثنا میں لالا ٹیک چند نے رانی چند کنور
صاحبہ کی طرف سے آن کر راجہ دھیان سنگھ وغیرہ سرداروں کو طلب کیا۔ بفورِ استماع سب رانی صاحبہ کے
پاس حاضر ہوئے۔ رانی صاحبہ نے فرمایا کہ اب صلاحِ وقت یہی ہے کہ مہر مہاراجہ کھڑک سنگھ کی کاغذات،
اور مقدمات پر ہوا کرے اور اموراتِ سلطنت بدستور بصلاح سرداروں کے ہوتے رہیں۔ یقین ہے کہ چھے مہینے
بعد کنور نونہال کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا، سو تا پیدا ہونے فرزند کے انصرامِ مہامِ سلطنت بدستور بطورِ کونسل ہوتا
رہے۔ وکیل راجۂ لاڈوہ نے عرض کی کہ موکل میرا واسطے تعزیت وفات مہاراجہ صاحب اور کنور صاحب
کے حاضر ہوا چاہتا ہے، ارشاد فرمایا کہ بموجب آئین سرکارین عالیین کے صاحب اجنٹ سے اجازت
لے کر حاضر ہوویں۔ بتقریب تیرویں وفات مہاراجہ کے کنور شیر سنگھ نے اور تمام سرداروں اور امیروں
نے سمادھ کلاں مہاراجہ پر جاکر برہمنوں وغیرہ کو کھانا کھلایا اور ایک ہاتی مع ہودجِ طلائی اور چار گھوڑے
مع سازِ طلا و نقرہ اور چھپر کھٹ اور پوشاکیں اور زیوراتِ طلائی مہا برہمنوں کو دیا اور اسی قدر بنام کنور
نونہال سنگھ کے برہمنانِ مذکورین کو عطا کیا۔ عرض ہوئی کہ کورٹ سنگھ اور جواہر سنگھ کمیدانانِ پلاٹن نے
تمام اثاث البیت اپنا براہِ خدا دے کر گوشہ اختیار کیا کہ در صورت نہ رہنے مہاراجہ اور کنور کے دنیائے دوں
پر ہم کیا اعتبار کریں۔ عرضی سردار اجیت سنگھ سندان والہ کی مقامِ کلو سے آئی کہ بباعث انتقال کنور
نونہال سنگھ کے سپاہ بہت ملول اور بے دل رہتی ہے۔ بفور ملاحظہ تسلّی نامہ بنام افسرانِ پلاٹنِ ہمراہی
سردار معزٌالیہ کے صادر ہوئے۔ گیان سنگھ سوارانِ اردلی کے کمیدان کو حکم ہوا کہ تم واسطے فراہمی کشتیوں کے
اوپر گذرات راوی اور چناب و جہلم کے جاؤ۔ پیش گاہِ رانی صاحبہ سے پروانہ بنام کارداران ڈیرۂ اسمٰعیل خاں
اور نورپور وغیرہ کے صادر ہوئے کہ معاملہ فصلِ خریف کا بہ دیانت و امانت ارسالِ حضور کریں اور پروانہ
بنام گوجران والہ کاردار کے صادر ہوا کہ انتظام علاقۂ گوجران کا بہ دیانت و امانت کریں اور قزاقوں کو
بھی بحکمتِ عملی گرفتار کریں۔ خلیفہ نورالدین نے عرض کی کہ کارِ دیگر کارخانہ جنگی کے امیدوارِ خرچ ہیں۔ چنانچہ
پانچ ہزار روپے مرحمت ہوئے اور حکم ہوا کہ کارخانہ بدستور جاری رکھیں۔ دیوان دینا ناتھ نے عرض کی
کہ واسطے مُہر اور نشان متصدیوں کے کیا ارشاد ہے۔ حکم ہوا کہ بعد کریا کرم کے بدستور مُہر اور نشانی کرتے
رہیں۔ عرضی دیوان حاکم رائے کی مقامِ راول پنڈی سے آئی کہ بموجب حکم حضور کے سرانجام رسد علاقۂ
فدوی میں بخوبی ہوا۔ پروانہ بنام راجۂ رحیم اللہ خاں رجوری والہ کے جاری ہوا کہ حفاظت راہ کشمیر کی اور

انتظام مفسدوں کا قرار واقعی کرے۔ بھائی رام سنگھ اور گورمکھ سنگھ اور جمعدار خوشحال سنگھ اور راجہ ہیرا سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ اور راجہ گلاب سنگھ وغیرہ نے خدمت رانی صاحبہ میں حاضر ہو کے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو کنور شیر سنگھ کو مسندِ ریاست پر رونق افروز کریں۔ رانی صاحبہ نے درجواب فرمایا کہ جہاں تم سے خیر خواہ اور عاقل سردار ہوں وہاں حاجت کسی اور کی کیا ہے۔ یہ بات سُن کر سب چُپ ہو رہے اور اپنے گھروں میں پھر آئے۔ عرضی شیخ غلام محی الدین کی اس مضمون کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی بسبیلِ ڈاک مقام منڈی سے واردِ ہوشیارپور ہے اور عنقریب واردِ لاہور ہو کر باریاب ملازمت ہو گا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اُردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لعہ ششماہی اور عـہ سالیانہ

نمبر ۲۰۰ — ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ — جلد ۳

ص اکالم ا

اشتہار

مشکواة شریف مترجم ساتھ ترجمے اور فوائد کے بیچ زبان اُردو کے، جو نواب قطب الدین خاں صاحب نے بہت کوشش سے باستصواب مولوی محمد اسحٰق صاحب کے ترجمہ اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانے میں چھپی ہے، ایک رُبع تمام ہو چکا دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے پونہچا ہے، اوس کے لکھنے والے صحیح کرنے والے سب بموجب صوابدید نواب صاحبِ موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں، جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے، قیمت اس کتاب کی جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اوس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو عـہ روپے کل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپ چکے گی اور سب چھپ چکنے بعد کتاب لے گا تو قیمت للعہ

احکام

ولیم جمس کانلی صاحب جبکہ روبنسن صاحب ولایت جانے کے لیے اپنے عہدے کو خالی کریں گے تب روہیل کھنڈ کی قسمت کے ایکٹنگ کمشنر ہوں گے۔ جارج فریڈرک ہاروی ایکٹنگ مجسٹرٹ اور کلکٹر سہارنپور کے ہوئے، اور جارج بلنٹ صاحب ایکٹنگ مجسٹرٹ اور کلکٹر علی گڑھ کے ہوئے۔ ولیم رچرڈ کینوی صاحب بجائے صاحب مجسٹرٹ اور کلکٹر مرادآباد کے کام کریں گے۔ کالون مکنزی صاحب جائنٹ مجسٹرٹ اور ڈپوٹی کلکٹر مین پوری کے ہوئے۔ تا صدورِ حکمِ ثانی کام ڈپوٹی کلکٹری اور جائنٹ مجسٹری علی گڑھ کا کریں گے۔ جمس میبرلی صاحب اسپیشل ڈپوٹی کلکٹر میرٹھ بجائے جان میور صاحب کے مقدماتِ لاخراجی انفصال کیا کریں گے۔ جارج بلنٹ صاحب ایکٹنگ کلکٹر مرادآباد نے جو رخصت ۲۰ دسمبر گذشتہ سے پائی تھی، سو گیارویں تاریخ ماہِ گذشتہ کو جس روز وہ اپنی کچہری کے کاروبار پہ حاضر ہوئے، منسوخ ہوئی۔ ولیم ڈی ہیک روتھ ایکٹنگ مجسٹرٹ اور کلکٹر مین پوری کے ہوئے۔ جمس مرسر فرخ آباد کے پرنسپل صدر امین مین پوری کے صاحب جج

کی کچہری کا کاروبار کریں گے، کینلوک صاحب کی وفات کی تاریخ سے چارلس فرگسن طامس ایکٹنگ جج کے آنے تک۔
اور کالون مکنزی صاحب بندیل کھنڈ کے ایکٹنگ ایڈیشنل سیشن جج مقرر ہوئے۔

سرکلر اورڈر

ممالکِ مغربی کے حاکمانِ دیوانی اور فوجداری کے لیے:

۱۔ صاحبانِ عدالت نے مناسب سمجھا کہ جمیع حاکموں کو جو اُن کے تحتِ حکومت ہیں سرکلر نمبر ۲۰ مورخہ ۲ جولائی ۱۸۳۰ء کا مضمون ملاحظہ کروادیں اور آئندہ اس دستور العمل کے بموجب جو اوس میں مندرج ہے عمل کریں، یعنی ہر ایک خط جو صاحبانِ عدالت سے پونہچتا ہے، اوس کے مطلب کا انتخاب اوس کے ساتھ لکھ دیا کریں اگرچہ فی الحال یہ دستور ناجایز ہوگیا ہے لیکن بارہا خطوط اور رپوٹیں جن کا طول لاطائل ہے، صاحبانِ ممدوح کے پاس پونہچے۔ اس لیے بناچاری اون سببوں سے جو کورٹ اوف ڈائرکٹرس کے خطِ مرسولہ کے منتخب میں جو کہ سرکلر مذکور سے ملحق کیا گیا ہے، مندرج ہیں، یہ حکم اجرا کرتے ہیں۔

س اکالم ۲

موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹرار۔ مقام الہ آباد۔ ۱۳ نومبر ۱۸۴۰ء

سرکلر اورڈر

صاحبانِ عدالتِ مذکورہ بموجب حکم کورٹ اوف ڈائرکٹرس کے یہ حکم دیتے ہیں کہ ایک ایسی کیفیت لکھی جاوے جس سے واضح ہو کہ منصفوں کی کچہریوں میں روزمرہ کس قدر کارروائی ہوتی ہے۔ پس چاہیے کہ صاحبانِ جج اس مضمون کو بغور ملاحظہ کریں۔

فیروزپور

ایک صاحب ازروے اخباراتِ لاہور کے اپنی چٹھی میں لکھتے ہیں کہ رانی کنور نونہال سنگھ متوفی کی مسندِ ریاستِ لاہور پر رونق افروز ہوئی اور کنور شیر سنگھ گھبرا کے لاہور سے چلے گئے۔ اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ رانی موصوفہ نے درباب اپنی مسند نشینی کے صاحب اجنٹ گورنر جنرل سے کچھ نہیں پوچھا اور کہا کہ میں تنہا اپنے ملک کی مالک رہوں گی۔ اور مشہور ہے کہ رانی ممدوحہ یہ بھی کہتی ہیں کہ جیسے فرمانفرماے انگلستان ایک ملکہ ہے، میں بھی اُسی طرح اپنے ملک میں فرمانروائی کروں گی اور سب کو اپنی دادگستری سے راضی رکھوں گی۔

اور اخبار لدھیانہ سے واضح ہوتا ہے کہ ۲۰ تاریخ ماہ گذشتہ کو وقتِ صبح تمام ارکانِ سلطنت اور مصاحبین قلعے میں حاضر ہوئے، اور دو گھڑی دن چڑھے کہ ساعت نیک تھی بموجب کہنے مدسودن پنڈت وغیرہ منجموں کے، مائی صاحبہ چند کنور مسندِ ریاست پر جانشین ہوئیں۔ چنانچہ کنور شیر سنگھ نے ایک سو پچیس اشرفی اور راجہ دھیان سنگھ اور ہیرا سنگھ اور راجہ گلاب سنگھ اور بھائی رام سنگھ وغیرہ سرداروں نے

موافقِ قدر و منزلت نذریں گزرانیں اور مراتبِ آداب و کورنش ادا کیے اور متصدیوں اور کارپردازوں نے بھی فراخورِ حوصلہ نذریں دیں۔ مائی صاحبہ موصوفہ نے تسلی اور تشفی ہر ایک صغیر و کبیر کی بخوبی کی۔ گیارہ گیارہ کارتوس ہر ایک توپ سے سر ہوئے۔ اور ڈھنڈورا بہ کھڑک سنگھ کی کاغذات پر جاری ہوئی۔

پروانہ بنام دیوان ساون مل ناظمِ ملتان کے بایں مضمون صادر ہوا کہ وہ خیرخواہ اجلاسِ مابدولت سے ہر ایک کو واقف کر کے، گیارہ گیارہ کارتوس سر توپ بابت سلامی مسند نشینی کے قلعۂ ملتان اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ڈیرہ غازی خاں وغیرہ سے سر کروادیں اور ساتھ جمعیت خاطر کے انصرام مہام مالی اور ملکی میں مصروف رہے اور پروانجات اسی مضمون کے بنام ناظم کشمیر اور ناظم پشاور وغیرہ ناظمان ممالکِ مقبوضہ کے جاری ہوئے۔ بعد ازاں مائی صاحبہ چند کنور شادان و فرحاں ثمن برج میں تشریف لے گئیں اور ارکانِ سلطنت اور کارپردازانِ ریاست اپنے اپنے مکانوں کو گئے۔ ص ۱۷ کالم ۱

غزنیں

وہاں کی چٹھی مورخہ ۱۲ تاریخ ماہ گزشتہ سے واضح ہوتا ہے کہ محمد افضل خاں خلف امیر دوست محمد خاں واسطے لے جانے اپنے عیال و اطفال کے پشاور کو غزنیں میں پہنچا۔ محمد افضل خاں اور اکرم خاں دونوں بیٹے امیر موصوف کے خوش خلقی اور تعظیم و تواضع افسرانِ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی سے بہت خوشی اور رضامندی ظاہر کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دونو امیر زادے بہت ہوشیار اور تربیت یافتہ ہیں۔ خبر تھی کہ وابستگانِ امیرِ موصوف ۲۲ تاریخ ماہِ گزشتہ کو وہاں سے کوچ کریں گے۔ واضح ہو کہ علاوہ اور متعلقوں امیرِ موصوف کے چودہ بیٹے ہیں۔

رجمنٹ ۱۶ امیدوار بدلی کی ہے اور کہتے ہیں کہ رجمنٹِ مذکور اور اور رجمنٹیں انگریزی اور ہندوستانی بھی مستحقِ تبدیلی ہیں، لیکن اغلب ہے کہ بارشِ برف اونھیں اس بات سے مانع آوے گی۔ سپاہ وغیرہ ملازمانِ انگریزی ان دنوں تندرست اور چاق ہیں اور اگرچہ رعایا شاہ شجاع الملک کی حکومت کو ناپسند کرتی ہے، لیکن ابھی چپ چاپ ہے اور اغلب ہے کہ رفتہ رفتہ اطاعتِ گورنمنٹ دل سے قبول کرے گی۔ بعض چٹھیوں سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان یہاں کے بہ نسبت ہندوستان کے بہت کم بدگمانی اور تعصبِ مذہب رکھتے ہیں۔ یعنی اکثر سردار قوم افغان کے صاحبانِ ذیشان کے ساتھ میز پر کھانا کھاتے ہیں اور اُن کے نوکر چاکر بھی دسترخوانوں کو لے جا کر فضلۂ طعام کو بصد آرزو تناول کرتے ہیں۔

سندھ

اوس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مسٹر روس بل صاحب نے واسطے ترغیب و تحریص وہاں کی مختلف قوموں کے اشتہارِ شرطیہ جاری کیے ہیں کہ جو کوئی متابعت گورنمنٹ کی اختیار کرے گا اوس کی پرورش

گورنمنٹ انگریزی سے بخوبی ہوگی۔ اور توقع ہے کہ نتیجہ ان اشتہاروں کا بہت نیک اور خوب ہوگا اور وہ لوگ بہت غنیمت جان کر چلے آویں گے۔ چوروں نے کیمپ انگریزی کو گھیر رکھا ہے اور جو کچھ ہاتھ آتا ہے، چرا لے جاتے ہیں اور چونکہ گوشت گھوڑوں کا اون کے مرغوبِ طبع ہے اس لیے اچھے اور قیمتی گھوڑوں کو اکثر چرا لے جاتے ہیں، سو بمجبوری سپاہ کو کمربستہ مستعد رہنا پڑتا ہے۔

ص ۸ کالم ۲

دادر

مقامِ مذکور میں مرضِ بخار اور اسہال کی بہت شدت ہے، سپاہی رجمٹ ۵ بمبئی کے ۲۵ تاریخ ماہ گزشتہ کو طرف سکھر کے روانہ ہوئے اور سپاہیوں رجمٹ ۲۳ کے نے طرف جانی ڈیرہ کے کوچ کیا اور چند مدت وہیں رہیں گے۔ دریافت ہوتا ہے کہ دادر میں چھاونی سپاہ کی مقرر کی جاوے گی کیونکہ واسطے تیاری گودام گھر کے حکم دیا گیا ہے اور ایک افسر کمسریٹ ہمراہ کرنیل ویمر کے جاتے ہیں۔ لفٹنٹ کورٹس صاحب مع اپنے سواروں کے طرف مڑی کے گئے جو مقام دادر سے قریب چودہ میل کے ہے۔

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ سپاہی رجمٹِ دوئم کے جنھوں نے کہ ہنگامِ جنگ پشت دی تھی، مراجعت کرتے ہیں مگر گھوڑے اون سے لے لیے گئے ہیں تاکہ اور رجمٹوں کو بھی اس بے عزتی سے عبرت ہو جو کہ بباعث ان کی بزدلی کے اِن پر عائد ہوئی۔ اور ایک اور اخبار سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سوارانِ مذکورین بہ طور قیدیوں کے بھیجے گئے ہیں لیکن قرینِ اعتماد نہیں ہوسکتا۔

جلال آباد

ادس طرف کے اخبار سے ظاہر ہے کہ حضرت ظلِ سبحانی شاہ شجاع الملک اور صاحبِ عالی منزلت ولیم جی مکناٹن صاحب، بہادر بباعث بارشِ برف اور غلبہ برودت کے جو کہ موسمِ زمستاں میں بیچ کابل کے بشدت ہوتا ہے، وہاں سے کوچ کر کے مع الخیر ۲۹ تاریخ نومبر کو رونق افروزِ جلال آباد ہوئے۔ واضح ہوتا ہے کہ امیر دوست محمد خاں مقام جلال آباد سے بھی کوچ کر کے بجلدی تمام راہِ خیبر سے گزر کے داخلِ پشاور ہوئے۔

لدھیانہ

اب تک خبر تھی کہ اہالیانِ حرمِ حضرت شاہ شجاع الملک چند مدت اور بھی قیام کریں گے، اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خبر رونق افروزی شاہ ممدوح کی مقام جلال آباد میں سن کر بیچ تیاری لوازمۂ سفر کے مستعد ہیں۔ اغلب ہے کہ قافلہ حرمِ موصوف کا عنقریب طرف جلال آباد کے روانہ ہووے گا۔

حضورِ والا

عرض ہوئی کہ مرزا شاہرخ بہادر نے بموجب حکم حضور کے ایک ایک دو دو سو روپے تنخواہ آرائش محل بیگم صاحبہ مرحومہ اور تاج محل بیگم صاحبہ میں سے کم کر کے زرِ تنخواہ زینت المحل بیگم صاحبہ کا پہنچایا۔ بیگم صاحبہ ممدوحہ نے واسطے تقسیم تنخواہ محل کے حکم دیا کہ مرزا شاہرخ بہادر اور نواب حامد علی خاں نے عرض کی کہ واسطے تقسیم تنخواہ کے روپیہ خزانے میں نہیں ہے۔ بیگم صاحبہ موصوفہ نے خفا ہو کر کچھ زیور نکال دیا کہ اسے گرو رکھ کر تنخواہ محل تقسیم کریں اور فرمایا کہ اگر اسی طرح واویلا تنخواہ کی رہا کرے گی تو سب کو موقوف کر کے عملہ نیا مقرر کیا جاوے گا۔ حضور انور نے بفور استماع زیور بیگم صاحبہ کو واپس بھیج کر اپنے پاس سے تنخواہ محل کی تقسیم کروائی۔ بعد موجودات سواروں کے چند آدمی متوسلانِ ولایت علی کپتان کے موقوف ہوئے۔ جمس گارڈنر صاحب واسطے لانے ملکہ بیگم صاحبہ کے مقام کاسگنج سے اشرف محل بیگم صاحبہ سے رخصت ہوئے۔ بیگم صاحبہ موصوفہ نے ایک بٹوہ اشرفیوں وغیرہ کا واسطے ملکہ بیگم کے عنایت کیا۔ خبر ہے کہ صاحبِ موصوف مع ملکہ بیگم کے تشریف لا کے شادی اپنی بیٹی کی مرزا مغل بہادر مرشد زادے سے کریں گے۔

۱۷ تاریخ شوال کو حضورِ انور ساتھ زینت المحل بیگم صاحبہ کے قطب صاحب کو تشریف لے گئے اور بعد زیارتِ درگاہ اور مزارات مولوی فخر الدین صاحب وغیرہ بزرگوں اور حضرت شاہ عالم بادشاہ اور عرش آشیانی محمد اکبر بادشاہ علیہ الرحمۃ کے وقتِ شام واسطے زیارت روضۂ منورہ نظام الدین اولیا کے تشریف لے گئے اور رات کو چونسٹھ کھمبا میں قیام کر کے صبح بعد زیارت اور نذر و نیاز کے تبرک لے کر رونق افزوں قلعۂ مبارک ہوئے، شلک سلامی حسب دستور عمل میں آئی۔ ۲۲ تاریخ ماہِ مذکور کو پانچ گھڑی دن چڑھے بتقریب جشن والا دیوانِ خاص میں تختِ طاؤس پر اجلاس فرمایا، تمام مرشد زادے اور سردار حاضر ہوئے مرزا ولیعہد بہادر نے ایک اشرفی اور پانچ روپے اور مرزا شاہرخ وغیرہ مرشد زادوں نے ایک ایک اشرفی نذر گزرانی خلعت ملبوسِ خاص مع سپر و شمشیر مرزا ولیعہد بہادر کو عنایت ہوا۔ صاحب کلاں بہادر نے مع صاحبِ قلعدار باریاب مجرا ہو کر بٹوہ ایک سو ایک اشرفی اور دو سو روپیہ سکۂ نو جلوسی کا حضور میں اور پانچ اشرفیاں ولیعہد بہادر کو نذر گزرانیں اور صاحب قلعدار نے دو اشرفیاں حضور میں اور ایک اشرفی مرزا ولیعہد بہادر کو نذر گزرانیں اور وکیل راجہ بلب گڑھ نے پانچ اشرفی اپنے موکل کی طرف سے اور مولوی محمد صدر الدین خاں بہادر صدر الصدورِ دہلی اور منشی نور الدین نے ایک ایک اشرفی نذر گزرانیں۔ حضور سے خلعت، پارچے کا مع نیمہ آستین طلائی کے صاحب کلاں بہادر کو اور چھے پارچے تین رقم جواہر مع شمشیر و پرتلہ صاحب قلعدار کو چھے پارچے تین رقم جواہر مولوی موصوف کو اور چار پارچے دو رقم جواہر منشی موصوف کو اور تین تین پارچے

ص ۲ کالم ا

اور دو دو رقم جواہر کو توال وغیرہ عملۂ انگریزی کو مرحمت ہوئے۔ صاحب کلاں بہادر نے نو اشرفیاں اور صاحب قلعدار اور مولوی موصوف نے ایک ایک اشرفی اور اور عملے نے بھی علی قدرِ مراتب نذریں شکریے کی گزرانیں۔ بعدازاں حضور انور نے ایک اشرفی اور پانچ روپے، واسطے گورنر جنرل بہادر کے اور ایک اشرفی اور دو روپے صاحب کلاں بہادر کو اور علی ہذا القیاس اوروں کو بھی موافقِ مرتبہ اشرفی اور روپے مرحمت فرماکے داخلِ محل ہوئے۔

س ۲ کالم ۲

صاحب کلاں بہادر

صاحب موصوف نے عرضی درباب طلب خطاب کے حضورِ انور میں بھیجی، سو حضور سے خطاب امارت و ایالت مرتبت عقیدت اختصاص فرزند ارجمند لائق العنایت والاحسان مسٹر طامس تھافلس مٹکف صاحب بہادر فیروز جنگ مرحمت ہوا۔ صاحب موصوف نے ایک عرضی شکریہ ارسالِ حضور کی۔

کملا گڑھ

ناظرینِ اخبار کو یاد ہوگا کہ بیشتر حقیقت متصرف ہونے جنرل ونٹورا صاحب کی تمام ملک منڈی پر اور گرفتار کرلانے وہاں کے راجا کی متواتر درجِ اخبار ہوئی ہے، اب اخبارِ صحیحہ سے دریافت ہوا کہ ساتھ اقبالِ عدو مالِ والیِ لاہور اور جانفشانی اور ترددات صاحب موصوف کے قلعہ مذکور کو مسخر کیا اور پانچ توپیں وغیرہ اسباب غازیانِ لشکر کے ہاتھ آیا اور بھاگ سنگھ بھائی راجہ منڈی کا اطاعت قبول کرکے حضور صاحب موصوف میں حاضر ہوا اور امان چاہی۔ اس فتح کے مژدے سے جو کہ مدتِ دراز سے آرزو تھی، سرکارِ لاہور سے حکم جاری ہوا کہ ہر ایک توپ خانہ لاہور اور سری امرت سر جیو وغیرہ ممالک پنجاب میں سے گیارہ گیارہ کارتوس بابت مبارکبادی قلعہ کملا گڑھ کی فتح کے سر کریں۔

افغانستان

اوس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بموجب حکم گورنمنٹ کے جنرل بروک صاحب سپاہ بمبئی کے بجائے جنرل ناٹ صاحب کے مقرر ہوئے اور کہتے ہیں کہ جنرل ناٹ صاحب کو استماع سے اس خبر کے بہت رنج ہوا۔

چٹھیات سے واضح ہوتا ہے کہ تمام سپاہ ملکہ اور کمپنی کی ہندوستان کو مراجعت کرے گی اور سر ڈبلیو مکناٹن صاحب نے اطلاع کی ہے کہ اگر سپاہ متعینہ افغانستان میں سے کچھ طلب کی جاوے گی تو مقامِ خوف ہے الحق مقامِ خوف ہے کیونکہ علاوہ فتح ملک نو کے وہ لوگ ایک تو صاحبانِ ذیشان کو بباعث تعصب مذہب کے کافر بتلاتے ہیں پس وہ ان کی متابعت بغیر از دباغت کے کیونکر قبول کریں گے اور دوسری یہ کہ وہ خود بادشاہ کی حکومت کو نہیں چاہتے اور نگاہِ حقارت سے دیکھتے ہیں، ان صورتوں میں یکبارگی ادھم

آنے سپاہ سے اگر وہ لوگ پھر مصدر حرکات ناشائستہ اور فتنہ انگیزی کے ہوں تو کچھ عجب نہیں۔ چنانچہ واردات قبضے نصیر خاں کی اوپر قلات کے دلیلِ قاطع ہے۔ بہر حال رہنا اس قدر سپاہ کا ملکِ مذکور میں لوگ مناسب تصور کرتے ہیں۔

مندراس

ص ۴ کالم ۱

اخبار کلکتہ سے واضح ہوتا ہے کہ مقامِ بلگام میں ایک برہمن بعلت سرکشی اور سازش کے گرفتار ہوا ہے۔ حال یہ ہے کہ وہ بارہ برس کے عرصے سے کچھ سامانِ جنگ خرید کے جمع کرتا جاتا تھا اور ایک دوکاندار جو کہ بیچ لین رجمٹ ۲۶ پیادگانِ ہندوستانی کے رہتا تھا وہ بھی پکڑا گیا کیونکہ اوس کے ہاں سے بہت افراط سے وردیاں پوشاکی اور سامانِ جنگ مثل گولہ باروت وغیرہ کے نکلا۔ باعث افشاے راز یہ ہوا کہ برہمن مذکور خلاف رسم اور حکم مذہب اپنے کے جو کہ مانع ان کاموں کے ہے بہمراہی سپاہیوں رجمٹ ۱۴ ملکۂ انگلستان کے شکار کو جاتا تھا اور اکثر ہمراہ ایک باجہ نوازِ انگریزی کے، ایک روز اثنائے گفتگو میں برہمن مذکور نے سازندۂ مذکور سے کچھ حال رجمٹِ مذکورہ اور تعداد افسروں اور نمبر عہدے وغیرہ کا پوچھا اور واسطے خرید دینے کچھ اسباب کے استدعا کی جو کہ سپاہ سے تعلق رکھتا تھا۔ غرض اس وقت تو برہمن سے باجہ نواز نے اقرار کیا مگر بعد جدا ہونے برہمن کے اوس نے اپنے سارجنٹ سے جا کر یہ حال بیان کیا۔ رفتہ رفتہ یہ بات کمانیر اور پولیٹی کل اجنٹ تک پونہچی اور بعد روبکاری اور اثبات مقدمہ کے برہمن مذکور مقید ہوا مگر دوکاندارِ مذکور چھوٹ گیا، بایں اقرار کہ دوسری دفعہ ایسی چیزوں کی تجارت نہ کرے۔

کلکتہ

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں بعلت کثرت مریضوں کے طبیب لوگ معالجے اور مداوا سے اُن کے بہ تنگ آ گئے ہیں اور فرصت دم لینے کی نہیں رکھتے۔ اس لیے پیش گاہِ ارباب کونسل سے یہ ایما ہوا ہے کہ ایک دار الشفا اور اشفاد راہِ چیت پور میں تعمیر کریں اور وہاں طبیب مقرر کیے جاویں۔

اون صاحبوں نے جن سے کہ کام مدرسوں کا تعلق رکھتا ہے حضورِ اربابِ گورنمنٹ میں درخواست کی ہے کہ لاکھ روپے سالیانہ جو کہ واسطے مصارف مدرسوں کے ملتا ہے اکتفا نہیں کرتا اگر دو لاکھ روپے مرحمت ہوا کریں تو اربابِ مدارس کو فارغبالی حاصل ہووے، سو درخواستِ مذکور واسطے منظوری کے گئی ہے۔

ضلع برار

واضح ہو کہ سالہاے سال سے درمیان ہندو اور مسلمان ضلع مذکور کے خصومت تھی اور آپس میں لڑتے رہتے تھے اور بہت خوں ریزی ہوتی رہتی تھی لیکن اب دریافت ہوتا ہے کہ ساتھ حُسنِ تدبیر مہاراجہ چندو لعل بہادر

کے انتظام کامل ہوگیا ہے اور کوئی فریقین مذکورین میں سے ایک دوسرے پر ظلم نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ ذات مہاراجۂ موصوف کی واسطے بہبودی اور انتظام ریاستِ حیدر آباد کے بہت غنیمت ہے۔ انتظام مہماتِ مالی و ملکی صرف اوس کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔

ص ۴ کالم ۲

پُورنیہ

واضح ہوتا ہے کہ ضلع مذکور میں عارضۂ بخار بشدت جاری ہے بہت سے آدمی باشندگان شہر میں سے مر گئے اور اکثر صاحبانِ ذیشان بھی اس عارضے سے جانبر نہیں ہوئے۔ اکثر صاحب لوگ جو کہ اس ضلع میں کشتکاریِ نیل کرتے تھے اونھوں نے گرم بازاری موت کی دیکھ کر نقلِ ضلع اختیار کیا کہ مبادا اس بلاے آسمانی میں مبتلا ہو جاویں۔

خاندیس

مفہوم ہوتا ہے کہ اب بھی عارضہ ہیضۂ وبائی کا باوجود بارش باران کے ضلع مذکور میں جاری ہے۔ سینکڑوں آدمی وہاں کے باشندوں میں سے ضائع ہو گئے۔ لوگ وہاں کے بہت دقت میں ہیں، نہ تو گھر چھوڑ کے بھاگ سکتے ہیں اور نہ وہاں کے رہنے میں راضی ہیں۔

مارواڑ

اخبار الکبیر واضح ہوتا ہے کہ حاکمِ مقامِ مذکور چوروں کے گرفتار کرنے میں بہت مصروف ہے اور غلبہ چوروں کا اس قدر ہے کہ کوئی مہینا ایسا نہیں ہوتا کہ دو چار جگہ چوری نہیں ہوتی مگر اب واضح ہوتا ہے کہ صاحب مجسٹریٹِ مقام مذکور نے بصلاح کوتوال اور جمیع عملۂ پولس کے کسی حکمت عملی سے اونھیں گرفتار کر لیا، اگرچہ چوروں نے مقابلہ کیا لیکن آخر کار گرفتار ہوئے، صرف ایک اون میں سے جو کہ نامی تھا، بھاگ گیا۔ صاحب مجسٹریٹ واسطے تلاش اون کے ہمراہیوں کے بہت کوشش کرتے ہیں اور ابھی مقدمہ بھی زیر تجویز ہے اور حکم اخیر اون کے واسطے نہیں ہوا۔

راجۂ گیا

واضح ہوتا ہے کہ ۱۲ تاریخ ماہ گزشتہ کو راجۂ موصوف بعد انفراغ تیرتھ اور عبادت کے بتقریبِ دعوت قصبہ ٹکاری میں تشریف لے گئے اور خبر ہے کہ اوسی طرف سے دربھنگہ کو تشریف لے جاویں گے۔ کہتے ہیں کہ ہمراہ راجۂ موصوف کے قریب ہزار آدمیوں کے بھیڑ بھاڑ تھی اور جلوس سواری بھی بہت تھا۔

اولدفلڈ صاحب

واضح ہو کہ صاحب موصوف نے صاحبِ والا مناقب گورنر جنرل بہادر سے استدعا کی ہے کہ

واسطے مزید اہتمام اموراتِ ڈاک کے مقامِ کلکتہ سے مقامِ بمبئی تک چار صاحبانِ ولایتی مقرر کیے جاویں تاکہ انصرامِ ڈاک بوجہِ احسن جلوہ گر ہووے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا